ओ३म्

विश्वानि देव सवितर्दुरितानि परासुव। यद्भद्रं तन्न आसुव। यजुर्वेद अध्याय ३०

मंत्र: ३

ہے ست وگیان مے - ہے سدا آنند سروپ - اننت سامرتھ یکت آنند
ودیا مے - وگیان ودیا پرد - پرمیشور - آپ تمام جگت اور سب ودیا کا پرکاش
کرنے والے ہو - اور سب آنندون کے داتا سرب جگت اوتپادک ہو - ہمارے برے
کامون - بُری خواہشون سے دور کر کے سب سکھون سے یکت بھدر - کلیان کو پراپت
کیجئے - آپ کی کرپا سے ہی سب وگھنون کا ناش ہوتا ہے ایسی سہاتیا دیجئے کہ ہم کامل
اور یوگ سے ست کے پرکاش مین مستعد ہون" -

پرماتما - نے انسان کو اس سنسار ناپائدار مین فعل مختار بنا کر آزادی کا جوہر بخشا
مگر ساتھ ہی عقل دوربین بھی عطا کی - کہ آزادگی تمہارے احاطہ بندگی مین محدود
ہے یعنے بندگی و عبادت تمہاری کلید در مقصود ہے - انسانیت سے باہر آزادی
مبدا فنا ہے اور اصل مین وہ آزادی نہین بلکہ آواگون کی بنیاد ہے -

پرم دیالتا اور مہان کرپالتا سے ہدایت عام اور شانتی تام کے واسطے اپنے
گیان ہدایت بنیان کو بذریعہ الہام شری اگنی - شری وایو - شری آدت - شری انگرہ
جی مہاتماون کی سرشٹی کی آد مین پرکاشت کیا - وہی گیان موسوم بہ چار وید
آج تک رہنمائے عالم ہے - علیم کل کیطرف سے یہ نہایت ضروری تھا - کہ انسانی حوائج
کے واسطے کامل گیان ہادی عرفان کا نمایان فرماتا - پس اُس سرب انترجامی نے اپنی

لامحدود ودّیا کے کوش سے ہمین مستفیض بنایا - اور **ویدمقدس** کا جلوہ دکھایا -

جان لے حق کی اگر پہچان ہے	وید ہر اک درد کا درمان ہے
ویدِ مقدس رازدانِ غیب ہے	بے نشان کا محرم لاریب ہے
راستی جز وید کے ناپید ہے	وید کیا ہے روح کا بس وید ہے
جو شقی محروم ہووے وید سے	دور ہے وہ دولت جاوید سے

اندنون جبکہ آفتاب ویدمقدس ہماری غفلت کے ابر مین آگیا تھا - اور جہاز ہند ساحل مراد سے دور ہو چلا تھا - ایک بار مراد بھیجکر پرم دیالتا کا اظہار فرمایا یعنے **سری سوامی دیانند سرسوتی** جیو کو مستعد بنایا - جن کے جگت پورشارتھ کی بدولت ہمین خورشید وید کی شعاعون سے نورانی ملی - اور تھوڑے ہی دنون مین جہاز گم گشتہ کو ساحل مراد دکھائی دیا اور اہل جہاز کو اپنے گئے دن پھر آنیکی امید ہوئی -

باعث اس تمام انقلاب کا خلاصتاً یہی ہے - کہ عرصہ تک آریہ ورت روپی جہاز کے کپتان عیش و عشرت مین پڑکر خدمت مفوضہ کو بھول گئے تھے اور وہ تمام ہدایتین اور آرڈر جو بادشاہ حقیقی سے اُنکو ملے تھے - خودغرضی اور لاپروا ہی سے اُنھین طمع کے رومالون مین باندھکر چھپا رکھا تھا - جون ہی سوامی جیو نے صداقت کا جھنڈا اُٹھایا اور **وید مقدس** کا وہا کھیان سُنایا - جہالت کا بھیرا اتھر تھرایا گرداب نادانی کو چکر آیا ؎

چو صیتش در اقواہِ دنیا فتاد	تزلزل در اقوام جہلا فتاد
قرآنی کرانی پورانی تمام	فتادند ہر یک زبنیاد خام
نیاورد بہتان ازان صدق تاب	شبے سایہ بگریزد از آفتاب

بسا پنڈت و مولوی پادری | بنا حق شماتت شدہ مفتری
ولیکن بر ماہ ہر کہ تف افگند | ہمانا ہمان تف بر ویش فتد
نہ نغز و صداقت ز افسون گری | چہ باک ست حق را باین کافری
کسانیکہ خود شپرہ طینت اند | ز خورشید محروم و ظلمت اند
بیا اے طلبگار صدق و صفا | خدا را بنگر از معنی در آ
بچشم خرد دید اقدس ببین | منور شو از نور دنیا و دین

سبب تالیف کتاب

چونکہ آجکل ہمارا ہنگامہ مباحثہ گرم ہے۔ اور برخلاف زمانہ جہالت کے اب ہمین واقفیت رزم و آزرم ہے اسواسطے اکثر کتب غیر مذاہب مطالعہ مین آتی رہتی ہین۔ اندنون ایک کتاب براہین الاحمدیہ (جسکے مصنف مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور ہین) مطالعہ سے گذری۔ علاوہ اور شیخی کے اسکا مصنف دسہزار روپیہ انعام بھی مجیب کے حق مین دینے کا اقراری ہے۔ اور باوجود ناداری کے دل و دماغ مین دعوی ہوائے (چیف آف قادیان یعنے) رئیسی و سرداری ہے۔ ناظرین جسطرح دور کے ڈھول سہاونے ہوتے ہین۔ اور تمام شہرے شاہ جی کہلاتے ہین وہی حال ہمارے رئیس اعظم صاحب کا ہے۔ تمام جائداد صرف خیالی پلاؤ اور تمام ملکیت نیشن کا الاؤ ہے جب استقدر جائداد منقولہ و غیر منقولہ بھی موجود نہین ہے تو واقعہ اعلم خیر الماکرین۔ اس اشتہار سے حضرت کا کیا مقصود ہے

ہیچ ہے۔ ان کید قادیان عظیم

براہین الاحمدیہ کے مصنف نے روپیہ کمانیکا ایک نرالا ڈھنگ نکالا ہے اور عرصہ

آٹھ سال کو کئی طرح کے مکر و فریب اور حیلہ حوالہ مین ٹالا ہے۔ کتاب مین کہین برہمو دھرم والون سے گالی گلوچ ہو رہی ہے۔ کسی جگہ عیسائیون کو کوس رہے ہین۔ کسی جگہ مسیح کو خلف ابن اللہ بنا رہے ہین۔ اور کسی جگہ آریون کو برا بھلا بتا رہے ہین۔ مجھے اس جگہہ کسی اور سے سروکار نہین۔ اور نہ مین کسی غیر کا مختار ہون آریہ دھرم کا پیرو کار ہون۔ اور ویدوکت صداقت کا بندہ جان نثار۔ پس اپنا فرض سمجھتا ہون کہ براہین احمدیہ کو میزان انصاف مین تولون اور اُسکا امتحان کرون ؎

خوش بود گر محک تجربہ آید بمیان   تا سیہ روی شود ہر کہ درو غش باشد

اشتہار کی حقیت کا اظہار

جلد اوّل مین مرزا صاحب نے ظاہری نمود بے بود بلکہ روپیہ کمانے کے سودے بڑے حرفون مین ایک اشتہار کامل ۱۲ صفحہ پر لکھا ہے جس سے سوائے ظاہری شیخی کے کوئی کسی طرح کا نتیجہ نہین نکل سکتا۔ اشتہار کا ایسا بلند بند گو تصدیق کرتا ہے کہ طبلِ تہی از درد بانگ دور۔ اہل انصاف جانتے ہین کہ ظاہری نمودون پر مرنا صداقت کا خون کرنا ہے۔ ایک دانا کا قول ہے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید مطلب انکا اس تمام لاف و گزاف سے صرف یہی ہے۔ کہ کسیطرح روپیہ ہاتھ آئے اور دنیا بخیر ہو جائے۔ مگر مرزا صاحب کو یہ خیال نہین ہے ؎

کلیدِ درِ دوزخ است آن نماز   کہ بر روے عالم گذاری دراز

اِن چال بازیون پر خواہ کوئی جاہل مائل ہو جائے۔ اور حق سے ہاتھ اُٹھائے مگر عقلا ان ہاتھ کھنڈون سے سراسر بیزار ہین۔ اور دانا ان دھوکھون سے آگاہ و واقف کار۔ جہالت کا دور دورہ اب نہین رہا۔ علم نے آنکھین کھولدین۔ محمدی و عیسوی معجزہ اب قدر کے لائق نہین رہے۔ شعبدہ بازی ہوتی ہے

کیونکہ اُسکے شائق نہین رہے ؎

زانہ بساطِ نو آیین نہاد ⁂ شد آن مُرغ کو خانۂ زرین نہاد

اس طرحکی حیلہ بازیون سے قومی حمایت بیکار ہے - اور بیجا بحر طویل سے قرآنی حفاظت دشوار ہے - کیونکہ خود حدیث راوی ہے ستفرق اُمتّی علی ثلاثہ وسبعین فرقہ کلہم فی النار الّا واحدۃً یعنے جسقدر فرقہ مومنون کے ہین سب دوزخ کی آگ مین جلین گے اور دستِ تاسف بسبب نامرادی کے ملین گے - لیکن ایک بہشتی کہلائیگا اور نجات پائیگا - اسپر طرفہ تر یہ ہے - کہ اہل تسنن تشیعہ کے - اور اہل تشیعہ تسنن کے باہمی خاکہ اوڑا رہے ہین اور جوش مذہبی مین آکر خون بہا رہے ہین - ہر ایک اپنی ذات کو ناجی اور دون کو ناری جانتا ہے - اور اِسی قرآن سے بحر بطلان مین سرگردان ہوکر مذہب خود کو حق جانتا ہے - حالانکہ واللہ اعلم بالصواب سبھی ناری ہین - اور پابند جہالت وخواری - آتش نفاق سے جل بھنکر کباب ہو رہے ہین - اور ورطہ نادانی مین حیران وبیتاب - تیغ ابروِ غلمان سے مُرغ سر بریدہ ہین - اور غمزۂ چشمِ حور ان پر دل وجان سے گرویدہ - کسی نے کیا سچ کہا ہے ؎

زاہد کو کون کہتا ہے یہہ حق پرست ہے ⁂ حورون پہ مر رہا ہے یہ شہوت پرست ہے

مجھے انعام صرف خاص وعام درکار ہے نہ کہ زر مندرجہ اشتہار - کیونکہ ایسے انعام بطور مکر انعام صرف وعدہ اور دکھلانے کے ہوتے ہین - نہ کہ دینے اور دلانے کے - اگر جواب معقول ہوا تو اہل انصاف مقبول فرمادین - ورنہ اختیار باقی ہے -

عیش دُنیائے دون دمے چندست ⁂ جہان بعیش جہان نہ خورسندست

گر فریبی بمکرِ خود عالم ⁂ گویدت خلق کاین ہنرمندست

پیر گشتی وباز بخبری ⁂ دل بعصیان ولب بسوگندست

ہر زمان وصل نوبے خواہی ⁂ تو این خاص مزدلبندست

ہوسیہ کردی از رہ تلبیس	آخرت کار با خداوند ست
لعنت اللہ بماکرین گویند	کن حذر گر دلت باین پند ست
بر رسولان بلاغ باشد و بس	بشنو و آنکہ راست پیوند ست

مجھے طولِ فضول سے کام نہین۔ اور نہ دعوی ہمہ دانی سے کلام۔ حق سے مطلب ہے اور ناحق سے نفرت۔ پس مرزا صاحب کے دلائل کا ضعف ظاہر کر دکھلاونگا اور ابطال اُنکا بھی استدلال قاطع سے پہونچاؤن گا۔ تلوار کے دین۔ اور پیار کے دہرم کا مقابلہ کر کے میزانِ انصاف مین رکھکر قوم کے لئے عینک و دوربین بناؤن گا اور جبر و اکراہ کو محبت و چاہ کر دیر دلا کر عقلِ صدق پسند سے اُسکی عمدگی کی داد چاہونگا سत्यमेव जयते नानृतम् جھوٹ خواہ کتنے ہی زور شور دکھلاوے۔ فریاد و داد واویلا مچاوے۔ مگر راستی کی آخر کار فتحمندی ہوگی۔ اور ناراستی کو ورد مند ہی پرماتما حق کا پرکاش کر۔ اور ناحق کا ناش ‬

آغاز کتاب

اعتراض مصنف براہین احمدیہ مندرجہ صفحہ ۳۸ حاشیہ نمبر ۱ جلد ۲

یہہ (آریہ) ایک نیا فرقہ ہے جو ہندؤن مین پیدا ہوا ہے۔ جو اپنی مذہبی مجلس کو آریہ سماج سے موسوم کرتے ہین۔ انکو ان مین سرپرست بلکہ بانی مبانی اس فرقہ کے ایک پنڈت صاحب ہین جنکا نام دیانند ہے اور اس وجہ سے ہم اس فرقہ کو نیا فرقہ کہتے ہین کہ وہ عام اصول جنکا یہہ فرقہ پابند ہے۔ اور وہ تمام خیالات و تاویلات کہ وید کی نسبت اس فرقہ نے پیدا کئے ہین۔ وہ بہیئت مجموعی کسی قدیمی ہندو مذہب مین نہین پائے جاتے۔ اور نہ کسی وید بہاشی اور نہ کسی شاستر مین یکجائی طور پر انکا پتہ ملتا ہے بلکہ منجملہ ان ذخیرہ متفرق خیالات کے کچھ تو پنڈت دیانند صاحب

کے اپنے دل کے بخارات ہین - اور کچھ ایسے بیجا تصرفات ہین کہ کسی جگہ سے سر اور
کسی جگہ سے ٹانگ لی گئی ہے - غرض اس قسم کی کارسازیون سے اس فرقہ کا قالب
طیار کیا گیا ہے ؏

تردید

پوشیدہ نرہے کہ اعتراض کرنے سے پہلے فریق ثانی کے کتب کا مطالعہ کرنا شرط
اولیٰ ہے مگر وہ معترض نہین کیا - اور ساتھ ہی تواریخ سے بھی محض اُمّی معلوم ہوتا ہے
حضرت آپکو کہان سے دریافت ہوا - کہ آریہ ایک نیا فرقہ ہے - کیا عام جہلا کے طور پر آپکو
بھی حق سے کنارہ کرنا ضروری تھا - کوئی پنڈت و ویدخوان آریہ مذہب کو نیا فرقہ نہین
کہتا - بلکہ اہل جہان متفق البیان ہین کہ آریہ دہرم سب سے قدیم اور سریشٹ یعنی اوتم
ہے - اُسکے تمام اصول قدیم رشیون اور منیون کے دلائل منقول و معقول سے حصول
ہین - **وید مقدس** جو اُم الکتاب ہے - آریہ دھرم اُسی کا لب لباب ہے -
آریون کے تمام اصولات وید سے مشہود ہین اور معہ عالمگیر بداہتون کے مشرح موجود -
اب یہان پر ثابت کرنا واجب ہے کہ آریہ دھرم درحقیقت نیا فرقہ ہے یا نہین
اور ہندو قدیم ہے یا جدید - اوّل خود وید مقدس کی بابت غور فرمائیے - کہ قرآن -
انجیل - زبور - توریت اور وید مین سے کون نئی پستک ہے اور کون قدیم - کس مین
گیان کی تعلیم اور تفہیم ہے - اور کس مین قصہ جات و فسانہ جات کی تقدیم ترسیم - نوشیروان
بادشاہ کے وقت عرب مین آپ کے پیغمبر صاحب پیدا ہوئے جنکا نام محمد ہے - اور جب
دنیا کے تجربات کرتے اور تجارت کے سود و زیان مین نفع و نقصان بھرتے اُنکی عمر ۴۰
سال کی ہوئی بت قدیم بُت پرستی سے دل گھبرایا - اور اسی گھبراہٹ مین قرآن کا بنیان آیا
جسکو آجکل عرصہ ۱۳۰۳ سال کا منقضی ہو رہا ہے گویا ۱۳۰۳ سال سے دین محمدی اور

قرآن جسکی صداقت پر آپکو اتنا وہم وگمان ہے - ۱۸۸۶ سال سے انجیل ہے - جو مسیح
کی ہدایت پر دلیل ہے گویا ۱۸۸۶ سال سے مذہب عیسوی کی بنیاد ہے - جو آپ کے دین
سے ۵۸۳ سال ازدیاد ہے - داؤد سے پہلے زبور مفقود تھی اور موسی سے آگے توریت نابود
و نیست و نابود - زردشت موسی سے پہلے خدا کا رسول تھا - اور بقول پارسیوں کے مقرب بارگاہ
و مقبول - جسکی نبوت کا اکثر علمائے محمدیہ بھی اقرار کرتے ہیں - اور اسکی صداقت حقانیت
و معجزات کا شرح اظہار - فاضل شہرزوری - علامہ شیرازی و علامہ دوانی و میر صدرالدین
وغیرہ اُن سے مشہور ہیں اور انکی تصنیفات میں شہادتیں مذکور .. ۳۴۰۰ سال سے پہلے
موسی کا نشان نہ تھا اور عرصہ ۴۷۰۰ سال سے زردشت کے ژند وستا کا ذکر ہے -
راجہ جدھشٹر کا سال جلوس ۴۹۲۰ سال سے پرکاش ان ہے - اور غیاث
اللغات کی ردیف (ف) سے یہہ امر آپ کی ہدایت کا نشان "بدانکہ پیشتر در
در ہندیان سمت راجہ جدھشٹر رواج داشت - راجۂ مذکور نزد ایشان در آغاز کلجگ حال
بودہ و تمام جہان را بر گشادہ و تا این زمان از سمت ایالت (یعنی جلوس و تخت نشینی)
او چہار ہزار و نہ صد و ہشت سال گذشتہ" - آجتک جنتریوں میں بھی وہ مسطور ہوتا
ہے - جس سے ہماری صداقت و قدامت کا ظہور ہوتا ہے - بلکہ طوفان نوح و جلوس
جدھشٹر کا ایک ہی سال ہے - جس سے اہل تعصب کا دل سراپا پُر ملال ہے - اور اُس
ردیف ق سے بھی ہمارے اس دعوی کا اثبات ہے - جو جان مخالف کیواسطے چاردن
طرف سے آفات ہے - "تاریخ طوفان سر آغاز از حادثہ طوفان گیرند سال شمسی حقیقی و
ماہ قمری ابتدائے سال از حمل گیرند - تا این سال چہار ہزار و نہ صد و بست ہشت سال گذشتہ"
صحیفۂ آسمانی پارسیان یعنی ژند اوستا میں زردشت پیغمبر بتلاتا ہے کہ یہی حکم جو میں
تمکو بتلاتا ہوں یزدان یعنے خدا نے میرے سے بہت پہلے وید میں نازل فرمائے ہیں اور
اب آپکے واسطے مجھکو پہونچائے ہیں تاکہ میں تمکو سناؤں اور راہ راست پر لاؤں -

کا فخر ظاہر کرتے ہین اگرچہ اور تمام سمرتان یعنے دنیاوی قانون منو کے بعد تصنیف ہین
مگر تمام متفق اللفظ آریہ دہرم اور آریہ سنتان ہونے کے اقراری ہین -

نکتہ

ایک فاضل سے کسی نے سوال کیا - کہ سوامی دیانند سرستی جی کہتے ہین کہ یہہ ملک
آریہ ورت ہے اور یہان کے باشندے آریہ ہین - مسلمان وغیرہ لوگ کہتے ہین کہ ملک
ہندوستان اور ساکنان اسکے ہندو ہین جسکے معنے چور و رہزن و غلام کے ہین - اصل
مطلب اسکا کیا ہے اور درست کون ہے اور کسطرح کہنا چاہئے - اُسنے جوابدیا - کہ بھائی
جبتک ودّیا کا زور شور - ایجادون کی ترقی - ست دہرم کی طرف توجہ - وید مقدس پر
عملدرآمد - بناوٹی توہمات سے رُسنگاری - ایک پرمیشر کی پرستش جاری رہی - لوگ عالم
باعمل - اور بلا روعایت کے پڑہنے پڑہانے والے رہے - تب تک یہہ ملک آریہ ورت
اور یہان کے باشندے آریہ یا آرج رہے - مگر جب سے اُنہون نے طوق غلامی پہنا - بت پرستی
اختیار کی ایک کو چہوڑ - انیک مُردون شہیدون کے بندے بنگئے - ہزارون لاکھون
اور کروڑون کے آگے سر جہکانے لگے - اصلی کتابون پر نقلون اور فسانون یعنے ویدون پر
پورانون کو ترجیح دی - تب سے ہندو بنگئے - اور ملک ہندوستان - مدعی بھی سچا اور
مدعا علیہ بھی - جہوٹا صرف قاضی ہے -

آریون کے قدیم ہونیکا تواریخی ثبوت

اب تواریخ پر غور کرنی چاہئے - لیتھبرج صاحب کی انگریزی تواریخ ہند مطبوعہ ۱۸۸۰ء
کے صفحہ ۱۶ سے ۲۰ تک آریونکی تاریخ ایک مختصر پیرایہ مین لکھی گئی ہے - آریاون کے نزدیک
وید کی کتابین نہایت متبرک ہین - ہندون اور اہل فرنگ و اہل روم وغیرہ کے بزرگ

آریا تھے۔ غرض آریہ قوم دریاے سرسوتی اور نیز پنجاب کے اور دریاؤن کے کنارون پر گئی۔ سو برس تک آباد رہی۔ اُس زمانہ مین اُنکی حکومت کسی راجہ یا حاکم خاص سے متعلق نہ تھی بلکہ ہر ایک گھرانے کا بزرگ ہی اپنے اپنے خاندان کا سردار ہوا کرتا تھا۔ اور وہی اُس گھرانے کا پروہت یعنے پیشواے دین بھی ہوتا تھا۔ آریہ لوگون کو جب کبھی ضرورت پڑتی تھی تو وہ وحشی باشندون سے لڑا بھڑا بھی کرتے تھے اور چونکہ آریہ لوگ اُنکی نسبت بہت بہادر تھے اور ہتھیار بھی عمدہ رکھتے اور زرہ بکتر لگاتے تھے اسلیئے اپنے مخالفون پر فتح پاتے تھے آریہ لوگ روز بروز زیادہ اور آسودہ ہوتے گئے۔ آخر یہہ ہوا کہ جو میدان پنجاب سے بھی زیادہ زرخیز اور گنگا اور اُسکے معاونون سے سیراب ہے اُسکے فتح کرنے پر اُنہون نے کمر باندھی۔ آخر دشمنون یعنے وحشی لوگون کو بھگا کر بہت سی جمعیت فراہم ہوجانے سے بڑے زبردست ہوگئے آریہ لوگ دریاے سرسوتی کے درمیانی ملک کو برہم رشی دیش۔ اور جو ملک اُسکے مشرق مین الہ آباد تک ہے۔ اُسکو مدھ دیش۔ اور سارے ملک کو آریہ ورت کہا کرتے تھے۔ آریہ لوگون کے بہادر راجہ رامچندر جی نے جنوبی ہند۔ جزیرہ لنکا پر حملہ کرکے اُسکو فتح کیا" آریاؤن کی نسبت یونانیون نے لکھا ہے۔ کہ "ایشیا کے ملکون مین جسقدر قومون سے ہمکو کام پڑا۔ اُن مین آریہ لوگ زیادہ بہادر تھے۔ اور وہ زبان کے بھی بڑے سچے تھے۔ اُنہون نے اُسکی نسبت یہہ بھی لکھا ہے۔ کہ وہ شراب و کباب نہین کھاتے پیتے تھے۔ اور ہر ایک امر مین میانہ رو اور صلح اندیش سادگی اور دیانت مین مشہور اور عدالت مین رجوع کرنے سے نفور تھے"۔

تاریخ ہندوستان کے صفحہ ۵۶۷ مین مورخ تحریر کرتا ہے کہ "ویدون کا مقدم مسئلہ یہہ ہے۔ کہ خدا واحد ہی چنانچہ اکثر مقامات پر وید مین درج ہی۔ کہ حقیقت مین صرف ایک خدا واحد ہی۔ جو سب سے اعلے و برتر روح تمام عالمون کا مالک ہے اور اُسی نے سب عالم پیدا کئے ہین۔ برہما۔ وشن۔ شیو کا بہت کم ذکر پایا جاتا ہے۔ اور اُنکو کچھ فوقیت نہین دی گئی اور نہ وہ پرستش کے قابل سمجھے گئے"۔ مورخ **کالبروک** صاحب فرماتے ہین۔ کہ ہمکو ویدون

مین کوئی ایسا مقام نہین ملسکا - جس سے ان تینون کا اوتار ہونا ثابت ہو - رگ وید
کے ایک منتر کا ترجمہ بھی (وید وکت توحید کے ثبوت مین) یہہ مورخ شہادتاً پیش کرتا ہے - کہ
"پرماتما کمال صدق و عین مسرت ہے - اُسکی ذات بیمثل و غیر فانی ہے - وہ واحد حقیقی ہے -
نہ زبان کو اُسکے بیان کی طاقت ہے - اور نہ عقل کو اُسکی ادراک کی قدرت - وہ سب مین
عیان اور سب پر غالب ہے - اپنے علم بیحد اور حکمت غیر متناہی سے مسرور ہے - زمان اور
مکان سے منزہ ہے - اُسکے پاؤن نہین مگر بہت تیزی سے چلتا ہے - اُسکے ہاتھ نہین
لیکن کل عالم کو اُٹھائے ہوئے ہے - اور بے آنکھون کے سب چیزون کو دیکھتا ہے - اور بغیر کانون کے
ہر آواز کو سنتا ہے - سبکو سمجھتا ہے - اور کسی سمجھانیوالے کا محتاج نہین - پیدا کرنے والا
بچانیوالا - اور کل اشیاء کی صورت پلٹنے والا وہی ہے" -

اُسی تاریخ کے صفحہ ۱۰ پر آریون کے عام حالات یونانیون سے مقابلہ کرتا ہے - "اگرچہ
اُن دونو قومون کے قوانین - اور انتظام کے طریقہ اور ہنر و فن کی کیفیت اور عام تہذیب
اور شائستگی - اور قانون کی پابندی کا مقابلہ کیا جاوے - تو ظاہر ہوتا ہے کہ آریہ لوگ
یونانیون سے شائستگی اور تربیت مین بہت بڑھے ہوئے تھے - آریون کے ملکی جلسے بہ نسبت یونانیون کے
بہت کم ناشائستہ تھے - اور وہ دشمنون سے بہت ترحم کے ساتھ سلوک کرتے تھے - اور ہر قسم کے
علوم مین اُنکو بہت زیادہ دسترس تھی - اور خدا تعالی کی ذات و صفات کے علم کی روشنی
بھی اُسی زمانہ مین ایسی اُنکو حاصل ہوگئی تھی - جس مین اینتھنز کے اعلی ترقی کے زمانہ
مین وہان کے نہایت بڑے عقیل - اور دانا آدمیون کے دلون پر بہت تھوڑی چمکی"

لیتھبرج صاحب کی تواریخ ہند سے یہہ بھی واضح ہے - "آریہ لوگ قدیم سے فلاسفی کے
شوقین رہے - اور فلسفہ اور ہندسہ و طبعیات کے اُستاد اول بھی ہین - چھ مختلف
وقتون مین چھ فلاسفی اُنکی تصنیف ہوئی ہین اور وہ یہہ ہین - اول سانکھ درشن جس کا
مصنف کپل - دوم یوگ درشن جسکا مصنف پاتنجل - سوم نیاے درشن جسکا مصنف گوتم -

چہارم ویشیشک جسکا مصنف کناد - پنجم میمانسا جسکا مصنف جیمنی - ششم ویدانت جسکا مصنف بیاس ہے"

بموجب تشریح بالا ہر ایک بدھیمان یعنی صاحب علم وعقل جان سکتا ہی کہ آریہ دہرم آریہ قوم اور انکی پستکیں وید مقدس سب سے قدیم ہیں - کیونکہ یہہ شہادتیں ہمارے حق میں غیر قوموں کی ہیں - پس انصاف کریں کہ آریہ دہرم و آریہ قوم کس عظمت وشان کے لایق ہے

اب ہندو لفظ کی بابت کچھ تہوڑا ساذکر کرنا خالی از لطف نہوگا کہ آیا یہہ لفظ کس زبان کا ہے - اور کن پستکوں میں اسکا اندراج پایا جاتا ہے - اور کون لوگ اسکا استعمال کرتے ہیں سنسکرت لغات میں ہندو لفظ کا نام ونشان ندارد ہے اور نہ اسکے کچھ معنی بن سکتے ہیں - ویدہاے مقدس سے لیکر راجہ بہوج کے وقت کی تصنیف شدہ پستکوں بلکہ ۱۰۰۰ برس کی مصنفہ کتابوں یعنے ست نارائن کی کتھا وگنیش مہاتم کے زمانہ تک بھی یہہ لفظ کسی سنسکرت پستک میں ندارد ہے - اور فارسی لغات کو دیکھنے سے اس کے معنے چور سیاہ وغیرہ کے پاے گئے دیکھو غیاث اللغات ردیف (ہ) "ہندو منسوب بہ ہند درین لفظ واو براے نسبت است واین نسبت خصوصیت بذوی العقول دارد - ولفظ ہند و درمحاورہ فارسیان بمعنے دزد و رہزن وغلام مے آیدازخیابان - وہندوزن زن ساحرہ راگویند از سکندر نامہ" - فارسی کی کتاب ایسی کوئی شاذ ونادر ہوگی جسمیں اس لفظ کو برے طور پر استعمال نہ کیا ہو - گلستان سے لیکر بدرچاچ ودوتہ نادری وغیرہ تک ہر جگہ انہیں معنوں میں بلکہ اس سے بہی رذیل معنوں میں مستعمل ہے - پس زیادہ تحقیق وتفتیش کی ضرورت نہیں - کیونکہ ایک طرف سے محض انکار اور فریق ثانی کا اقبال واقرار ہے جس سے ہر طرح ثابت ہی کہ یہہ نام ہمارے واسطے ملیچھ بادشاہوں نے موضوع کیا تہا - آریہ بمعنے سرشٹ ونیک وخداشناس اور سماج یعنے مجلس یا نشستگاہ - باہمی دونو

لفظ بلکہ آریہ سماج کے معنے ہوئے۔ وید کے پیرؤن یا خدا شناسون یا نیکون کا جلسہ۔ جس سے کوئی جائے اعتراض نہین ہی۔ اب نہین معلوم کہ وہ کونسا امر ہے جو آریہ لوگ بر خلاف **وید مقدس** کے کرتے ہین۔ میری خیال مین تو ایسا کوئی امر نہین ہے کہ جسکی ہدایت وید نہ بتلاتے ہون مگر آریہ لوگ مذہبی طور پر اُسے بجا لاتے ہون۔ معترض نے بھی کوئی بات نہین بتلائی جسکا جواب دینا ہمارے ذمہ ہوتا۔ اسواسطے دعوی بلا دلیل خود مدعی کی تذلیل ہے۔ جسے کسی طرح حاجت تفصیل نہین۔

رگ وید۔ یجروید۔ شام وید۔ اتھروید مین ہر ایک امور روحانی[1] و جسمانی[2] کی ازمں خوبی سے ہدایت ہے۔ جو کسی طرح محتاج کمزوری و شکایت نہین۔ ہان انکی ایک ایک شرتی حق پسند طبیعتون و صداقت کے طالبون کو رہنمائے سعادت ہے۔ انہین ویدون امور کا پورا اظہار انہام کا دار و مدار ہے۔ اور ادھورا و ناکامل نہ چھوڑنا اُسکی کاملیت کا اظہار بلکہ افتخار ہے۔ شت پتھ۔ ایتری۔ سام ودھان اور گوپتھ ان چار برہمنون مین (جو وید کے تفسیرین ہین) بھی بمفصل تشریح و توضیح اصول آریہ دہرم کی موجود ہے۔ کھٹ درشنون (یعنے چھہ شاسترون) اور دس اُپنشدون مین بھی انہین اصول پر حکمار آریہ ورت کے ویاکھیان مذکور ہین جنسے ست دہرم کی صداقتون کے ظہور ہین۔

قولہ۔ وہ بہیئت مجموعی کسی قدیمی ہندو مذہب مین نہین پائے جاتے۔

اقول۔ ہندو مذہب کی قدامت کی نسبت سوائے اسکے مین کیا کہون۔

یکے بر سرِ شاخ و بُن مے برید — خداوندِ بستان نگہ کرد و دید

بگفتا کہ این شخص بد میکند — نہ با من ولیکن بخود مے کند

حضرت آپکا سوال سراپا غلط بلکہ وہم و خیال ہے۔ **قولہ** اور نہ کسی وید بھاشیہ اور نہ کسی شاستر مین یکجائی طور پر اُنکا پتہ ملتا ہے۔ **اقول** معلوم نہین کہ کسکو پتہ نہین ملتا۔ آیا مرزا غلام احمد صاحب الہامی کو یا سنسکرت کے فاضل پنڈتونکو۔ اگر شق اول ہے

توبالکل تسلیم کے قابل ہے اور اُسکا علاج لیاقت کا محتاج ہے۔ مرزا صاحب سنسکرت سی محض لاعلم اور ناآشنا ہین پس انکو وید بھاش اور شاستروں سے پتہ ملنا سراپا بھول و خطا ہی اور اس حالتین انکا معترض ہونا جسقدر کہون اسی قدر ناروا ہے۔ اگر شق ثانی ہے۔ تو محض نادانی ہے یہی طور پر اگر پتہ نہ ملنا۔ تو لاکھون علماً و فضلا کیون ایک غریب فقیر سنیاسی کے پیرو ہوتے اور مولوی محمد قاسم و سید ابو منصور جیسے کیون پشیمانی مین سر دہنتے اور روتے۔ جس شخص نے صدقِ دل و نگاہِ غور سے ستیہ دہرم وچار میلہ چاندا پور۔ اور ستیاستیہ مباحثہ مباحثہ بریلی۔ اور سوال و جواب مباحثہ جالندھر۔ و شاستر ارتھ کانشی وغیرہ مباحثہ جات سوامی جیو مہاراج کے دیکھے ہون وہ سوامی جیو کی حق بیانی اور دُرفشانی کا قائل و مقر ہو سکتا ہے۔ ہم اس مقام پر ناظرین حق پسند کیواسطے چند سطرین خصوصاً پیش کرکے اُنکے مطالعہ کی انصافانہ طور سے سفارش کرتے ہین ٭

منقول از مباحثہ چاندا پور

"واضح ہو کہ یہہ میلہ صرف دو روز رہا۔ قبل شروع ہونے میلہ کے بعض "مولوی" صاحبان نے سوامی دیانند سرستی جیو کے ڈیرہ پر تشریف لیجاکر فرمایا۔ کہ بہتر ہو اگر اہل ہنود۔ اور اہل اسلام ملکر پادریون کے مذہب کی تردید کرین۔ سوامی جی نے فرمایا کہ اس میلہ مین مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ کوئی کسیکی طرفداری نکرے۔ بلکہ میری سمجھ مین تو یہہ اچھی بات ہے کہ ہم اور مولوی صاحبان اور پادری صاحبان تینون محبت سے ملکر ستیہ کی تحقیقات کرین۔ کسی سے برخلافی کرنی واجب نہین"۔ داناؤن نے سچ کہا ہے۔

بنائے کار بہ بر ثبات و امین باش　　کہ ہر بنا کہ بر اصل است پایدار بود
در تردد رہ نجات مدان　　ہیچ خصلت بہ از ثبات مدان
میل داری برفعتِ درجات　　در معالی ثبات ورز ثبات

ناظرین! کیا ایسے موقعہ پر سوامی جیو کا راستی اور ست دہرم کیطرف قایم رہکر کپٹ
اور فریب مین شامل ہونا اس بات کو ثابت نہین کرتا - کہ جوہر صداقت کی پوری
چاشنی اُنہین حاصل ہو چکی تھی - اور غیر حق سے انکی طبیعت قطعی بیزار تھی -
مرزا نے جسقدر توہمات کا طوفان اٹھایا - اُسکو طوفان نوح سے بھی بڑھا دیا - اور
اگر سچ پوچھو تو راستی کا خون بہا دیا - **قولہ** " بلکہ منجملہ اُن ذخیرہ متفرق خیالات کے
کچھ تو پنڈت دیانند صاحب کے اپنے دل کے بخارات ہین اور کچھ ایسے بیجا تصرفات
ہین کہ کسی جگہ سے سر اور کسی جگہ سے ٹانگ لی گئی ہے - غرض اس قسم کی کارسازیون
سے اس فرقہ کا قالب تیار کیا گیا ہے " **اقول** مرزا صاحب اسلامی تعصب کی بخارات
نکالنے سے باز نہین رہتے اور اسی جوش مین جو موہنہ مین آتا ہے کہتے ہین - حضرت
گھبرائیے نہین - یہ پنڈت جی کے دل کے بخارات نہین ہین - بلکہ صداقت کے احکامات
اور وید مقدس کی ہدایات ہین - ست شاسترون کے فرمان ہین اور علمی دقایق کے
بیان - بدعات سے ہمین کلی نفرت اور توہمات سے قطعی پرہیز ہے - بیجا تصرفات کا الزام
لگانا اور کارسازیون کا اتہام جتانا آفتاب کو دامن سے چھپانا اور چاند پر گرد اُڑانا ہے -
مگر درحقیقت آپکا ذرہ قصور نہین صرف مذہبی تعصب کا فتور یا اسلام کا الہامی
لوز ہے جو آپکو حق کی جانب سے روکتا ہے اور ناحق کے گرداب مین جھوکتا ہے -
پس واجب سمجھتا ہون کہ آپکو اسکا جواب باصواب گوشگذار کرون اور تمام دفتر منقولات
کو آپکے روبرو دہرون - مضامین چورانا اور مرغی کا سر اور ٹانگ اوڑانا کسی اور
کا شیوہ ہے نہ کہ سوامی جیو کا - غور سے **مطالعہ فرمائیے** -

موسی و اسمٰعیل و اسحاق و ابراہیم و لوط و یوسف و یعقوب وغیرہ کے قصہ جات
کو توریت موسوی سے اُڑایا - داؤد و سلیمان ایوب وغیرہ کے واقعات کو سموائیل اور
ایوب کی کتابون سے حفظ فرمایا - آدم و حوا - اور شیطان کے ورغلانیکی حکایت کو طالموت

اور موسیٰ کی پیدایش کی کتاب سے چرایا۔ ابراہیم کا بتونکو توڑنا اور جنات کی قصے فرشتونکا اذکار سوال و جواب قبر اور جہنم کا سات حصونپر تقسیم پانا۔ قیامت کے روز ہاتھ و پانون زبان غیرہ اعضاؤن کا تکلم مین آنا اور شہادت دلوانا غسل اور طہارت و تیمم اور روزہ کہولنے کا بیان یہہ سب یہودیون کی حدیثون اور تواریت سے لکھوایا۔ چنانچہ طالموت و میدارس و ضمامین مذکور ہین جو اس ظلمت کے دور کرنیکے واسطے منبرِ النور ہین۔ عیسیٰ کا ہنڈولے مین باتین کرنا۔ اور لڑکپن کے معجزے جو آل عمران اور مریم اور تحریم کی سورتون مین ترقیم ہین اور اسی طرح اصحاب کہف اور قصہ رقیم جنکا سورہ کہف مین بیان ہے وہ محمد نے عیسایٔون کی احادیث سے لیکر قران مین لکھوایا۔ چنانچہ افرایم نامی کتاب اور انجیل طفولیت مین مفصل درج ہین۔ میزان اور پلصراط کی باتین قدیم آتش پرستونکی حکایتون سے اخذ کی گئی ہین اور حید نامی کتاب سے چہانٹا گیا ہے۔ کعبہ اور آداب حج قدیم قریشی اور بت پرستانِ عرب سے اور بیت المقدس کی تعظیم کا عیسائیون اور یہودیون سے رواج پایا۔ خضر کا قصہ جو کہف مین ہے وہ بھی یہودیون کی حدیثون کا جوڑ توڑ ہے۔ لقمان اور سکندر کی قصص نے (دور از قیاس) یونانیون کی تواریخون سے۔ جلوہ دکھایا اور کچھ سنی سنائی باتون پر عمل ✻ فرمایا۔ اور باقی امورات خانگی و جنگ و جدال روزمرہ کو بھی عروس خیال سے درست کرکے بامحاورہ بنایا۔ غرضیکہ مختلف قصہ جات و فسانہ جات و بیانات کو معہ اپنی خانگی واقعات کے جمع کرایا اور کچھہ مطابق محاورہ عرب کے قافیہ ملاکر اپنے سفری خیالات کو بھی ساتھ ملایا۔

✻ ایک فلاسفر فرماتا ہی۔ ہمکو یقین ہے کہ موسائی و عیسائی و محمدی مذہب کی بنیاد آتش پرستونکی مذہب سی قایم ہوئی ہے کیونکہ شیطان و جبرائیل کا وجود پارسیون سے ہوا۔ اور وہی (شیطان و جبرئیل) اُنکی کتابون مین موجود ہین۔ تصدیق اسکی کتاب سفرنگ سائیرس سے بخوبی ہو سکتی ہے پہلے ہمکو خیال تہا کہ پیغمبری کی بُنیاد کو موسیٰ نے قایم کیا۔ مگر اب ان کتابون سے صاف ظاہر ہے کہ اس تودہ طوفان کے برپا کرنیوالے آتش پرست ہین یا کوئی ان (آتش پرستون) سے بہی پہلے ہوگا۔ جسکی نقل اُنہون نے کی"۔

گویا اسی طرح کہین کی اینٹ کہین کا روڑا۔ بہان متی نے کنبہ جوڑا۔ ذرا غور سے دیکھ اور انصاف سے بیان کر۔ کہ اعتراض کس پر عاید حال ہے۔ کسکا قالب کا سازلون ہی تیار کیا گیا۔ اور کون کتاب الہام ذوالجلال ہے۔ کون مذہب ذخیرہ متفرق خیالات کا ہی اور کون پرماتما کی عنایات بےغایات کا۔ اب ہر ایک دانا و انصاف پسند جان سکتا ہے۔ کہ ان قصہ جات کے مجتمع کرنے کیواسطے کون سی الہام کی درکار ہی۔ اور کس نئی بات کا اُن کتابون سے بڑھکر قران مین اظہار ہے۔ اگر کوئی بات ایسی ہے جو ان کتابون مین بے نشان ہے اور قران اُس بارہ مین فصیح البیان بلکہ رطب اللسان ہے۔ تو جسطرح ہو سکے ضرور دکھلاوین اور اپنی قرآن کی شان کو بڑھاوین ورنہ تواریخی طور پر بھی۔ قرآن قابل اعتبار نہین چہ جائیکہ الہامی قرار دیا جاوے۔

قولہ "اور پہلا اصول اس فرقہ کا یہی ہے۔ جو پرمیشور روحون اور اجسام کا خالق نہین بلکہ یہہ سب چیزین پرمیشور کیطرح قدیم اور انادی اور اپنے وجود کے آپہی پرمیشور ہین"

اقول۔ آریہ سماج کا پہلا اصول یہہ نہین ہے۔ بلکہ کوئی شخص جو آریہ سماج سے ذرہ بھی واقفیت رکھتا ہی۔ آپکی ضرور تکذیب کریگا۔ اور آریہ سماج کے اصول دیکھنے سے آپ کو خود ہی شرمندہ ہونا پڑیگا۔ کہ آپ کے اعتراضون کی خدا کے فضل سے بسم اللہ ہی غلط ہوئی۔ سچ ہے دہوکہ دینا اسی کا نام ہی اور فریب بازی آپ پر اختتام ہے۔ آریہ سماج کا اصول نمبر ا یہہ ہے۔ "سب ودیا اور ودیا سے جو پدارتھ جانے جاتے ہین اُن سبکا آدی مول پرمیشور ہے"۔ مگر سہ

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن ٭ آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن

آریہ سماج کا ویدوکت ریت سے یہہ نشچا ہے۔ کہ ایشر سدا سے سرشٹی رچتا۔ پالن کرتا۔ اور پرلے کرتا ہے اور اسی طرح کرتا رہے گا کیونکہ اُسکے گُن۔ کرم۔ سبھاو انادی ہین رگ وید مین حکم ہے۔ سہ

सूर्याचन्द्रमसौ धाता यथा पूर्वमकल्पयत्। दिवञ्च पृथिवीञ्चान्तरिक्षमथो स्वः। ऋ॰ अ॰ ८ अ॰ ८ व॰ ४८।

"پرمیشور جیسے پورو کلپ مین سوریہ ۔ چندر ۔ ودیت ۔ پرتھوی آنترکھ آدی کو بناتا ہوا ویسے ہی اب بنائے ہین ۔ اور آگے بھی ویسے ہی بناویگا ۔ پرمیشور کی انادی ہونیسے انادی کال سے تمام جگت کو بنانا بھی ضروری ہے ۔ گن ۔ کرم ۔ سبھاؤ کے انادی ہونے سے" پس وید مقدس کا حکم ہے کہ پرماتما انادی زمانہ سے جگت کا کرتا ہے ۔ اور صدہا منتر ویدون مین سرشٹی کی پیدایش کے بارے مین ہین ۔ کہ پرمیشور ہمیشہ سے اُسے پیدا کرتا ۔ دھارن کرتا اور ناش یعنے پرلے کرتا چلا آیا ہے اور اسی طرح رہیگا ۔ کیونکہ وہ ہمیشہ سے موصوف بصفات مذکورہ ہے ۔ اور اسی کو آریہ لوگ مانتے ہین ۔ مگر محمدی لوگون کی طرح اُسکو ۵ یا ۶ ہزار سال سے خالق و رازق و مالک و رحیم و عادل و قادر مطلق نہین مانتے اور نہ اُن سالون سے پہلے اُسکو معزول و مجہول جانتے ہین کیونکہ یہہ عقیدہ سراسر نکوہیدہ ہی اور اُسکا ماننے والا سیدھا نرگ گامی ہوتا ہے ۔

اس جگہ ضروری معلوم ہوا کہ روح کے انادی ہونے پر چند دلائل ارقام کیجاوین وھوھذا

علوم متعارفہ

(۱) جو چیز جہان ہوتی ہین ۔ وُہی وہان سے برآمد ہوتی ہے ۔

(۲) جو چیز جہان نہین ہوتی ۔ وہ وہان سے برآمد بھی نہین ہوتی ۔

(۳) جو کُل مین ہوتا ہے وہی اُسکی جزو مین بھی ہوتا ہے ۔

(۴) جو کُل مین نہین ہوتا وہ جُز مین بھی ناممکن ہے ۔

(۵) اگر کسی مقدار معین کے برابر حصے کئے جاوین تو وہ سب آپس مین برابر ہونگے ۔

(۶) اگر کسی وزن یا پیمانہ مقررہ سے کئی چیزین یکسان تولی جاوین تو وہ سب وزن مین برابر ہونگی ۔

(۷) اجتماع ضدین باطل ہے ۔

(۸) قدیم چیز کی سب ذاتی صفات قدیم ہوتی ہین ۔

(۹) صفت موصوف سے جدا نہین ہو سکتی۔

(۱۰) علم معلومات کے بغیر نہین ہو سکتا۔

(۱۱) جو پیدا نہین ہوا ہے وہ نہین مریگا۔ اور جو پیدا ہوا ہے وہی مریگا۔

۱۔ دعوی۔ پرمیشور قدیم ہے اور اُسکی سب صفات اور علم اور ارادہ قدیم ہین اسواسطے اگر روحین انادی نہ مانی جاوین۔ تو خدا کی صفات زائل ہوتی ہین۔

اسپر دلیل یہہ ہے۔ چونکہ یہہ امر مسلم فریقین ہے کہ پرمیشور اور اُسکی سب صفات اور علم اور ارادہ قدیم ہین اسواسطے اسپر بحث کی ضرورت نہین اور اگر قدیم نہ مانا جاوے۔ تو حادث ماننا پڑیگا۔ پرمیشور جو مالکیت و رازقیت عالمیت و عادلیت و رحیم و کریم وغیرہ صفات سے موصوف ہے کیا یہہ سب صفات اُسکی جدید و حادث ہین؟ کیونکہ اگر روحین قدیم نہین۔ تو سب صفات خدا تعالی کے بھی قدیم نہ رہینگے جو بموجب (۸ و ۹ و ۱۰) علوم متعارفہ کے ناممکن ہے اسواسطے ارواحین قدیم اور انادی ہین اور انادی پرماتما کی انادی قدرت و قبضہ مین موجود ہین۔ حادث نہین اور یہی ہمارا دعوی تھا۔

۲۔ دعوی۔ روحین مجرد اور غیر مرکب چیتن ہین۔ اسواسطے انکی پیدایش نہین ہو سکتی۔

دلیل یہہ ہے۔ پیدایش دو طرح ہوتی ہے ایک اپنے آپ سے دوسری کسی غیر سے۔ اپنے آپ سے پیدایش بھی دو قسم کی ہوتی ہے ایک یقینی دوسری وہمی یقینی جیسے کوئی اپنا حصہ کا ٹکڑا جدا کرکے بنائی جاوے۔ وہمی جیسے اندھیری رات یا تنہائی مین بھوت۔ پریت۔ یا چڑیلوں کے غلط خیال ہوتے ہین۔ اگر بالفرض یہہ مانا جاوے کہ خدا نے روح کو پیدا کیا تو فی الفور سوال ہوتا ہے۔ کیون؟ اور کس چیز سے؟ اور کب؟ اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ اپنی قدرت کے اظہار کرنیکے واسطے اپنے جسم سے کوئی ٹکڑہ کاٹکر جب چاہا بنا لیا۔ یا جب آپ خدا ہی تب سے بنایا۔ تو یہہ اعتراض آتا ہے۔ کہ کیا خدا اسکے پہلے اُسکی قدرت پوشیدہ تھی یا ظاہر صورت اول غلط۔ صورت ثانی فعل عبث ہے۔ اپنے جسم سے ٹکڑہ کاٹکر روحین بنانا اراضی

دریا بُرد و برآمد کا نقشہ ہوجاتا ہی - اور بموجب (علوم متعارفہ ۳) کے ہرایک روح خدا ٹھہرتی ہے جو خلاف عقائد فریقین ہونے سے باطل ہی - علاوہ برآن اُسطرف کمی آجاتی ہے - اور آمنی کے نہونے سے خدا منقسم ہوجاتا ہی - اور یہہ کہ جب چاہا بنالیا - یا جب سے خدا ہی تب سی بنایا - دونون شکوک باطل ہین کیونکہ چاہنا بغیر خواہش کے نہین ہوتا - اور خواہش اپراپت (غیر میسر) کی ہوتی ہی جس سے خدا محتاج و کمزور ثابت ہوتا ہی جو بموجب مذہب فریقین کے باطل ہے جب سے خدا ہے تب سے بنایا - یہہ انادیت کو ثابت کرتا ہے مگر بنانیکی تردید - کیونکہ تقدم و تاخر صانع و مصنوع مین ضروری ہے اسواسطے بنانا ثابت نہین ہوتا بموجب (علوم متعارفہ ۲) کے کیونکہ علم و معلوم و عالم لازم ملزوم ہین اور بموجب (علوم متعارفہ ۹) کی صفت موصوف سے جدا نہین ہوسکتی اور نہ بموجب (علوم متعارفہ ۱۰) کے معلومات کے بغیر علم ہوسکتا ہے - اسواسطے ثابت ہوا کہ روحین **انادی** ہین اور اُنکی پیدائش نہین ہوسکتی ہے اور یہی مطلوب تھا ؎

۳ - دعوی - نیستی سے ہستی نہین ہوسکتی - اور نہ ہستی سی نیستی ہوسکتی ہے اسواسطے روحین "انادی" ہین -

دلیل - نیستی کے معنے یہہ ہین کہ "جو کچھ نہین" - اور ہستی کے معنے یہہ ہین کہ "جو کچھ ہے" اگر ارواح نہین تھی تو وہ ضرور کہین بھی نہونگی اور بموجب (علوم متعارفہ ۲) کے وہ اس عدم خانہ سے برآمد بھی نہین ہوسکتی کیونکہ بموجب حکم (علوم متعارفہ ۱) کے "جو چیز جہان ہوتی ہے وہی وہان سے برآمد ہوتی ہے - چونکہ روحین اب موجود ہین اسواسطے یہہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ وہ پہلے بھی کہین تھین - ورنہ اب بھی نہوتین اور عدم اُنپر کسی طرح جائز نہین لہذا ثابت ہوا کہ روحین **انادی** ہین - نیستی سے ہستی مین نہین آئین اور یہی ثابت کرنا ہمارا مقصد تھا -

۴ - دعوی - روحین ابدی ہین اسواسطے ازلی یا انادی بھی ہین -

دلیل یہ ہے - ابدی ہونا مسلم فریقین ہو اسواسطے اسکی تشریح کی ضرورت نہین ابدی
کے معنے وہ زمانہ جسکی انتہا نہو - اور ازلی کے معنے وہ زمانہ جسکی ابتدا نہو - اب مقام غور ہو
کہ ابدی روحین کیون ابدی ہین وجوہ ظاہر ہین کہ (۱) وہ مرکب نہین تاکہ ترکیب پذیر ہووین
(۲) وہ چیتن اور لطیف جوہر ہین اسلیواسطے وہ مردہ نہین ہوسکتے علی ہذا - اب انہین
وجوہات کو اگر منقلب کرین تو ظاہر ہوتا ہے کہ ابتدا ماننا صرف پیدایش کیغرض سے ہے
ورنہ جسکی پیدایش نہین اُسکی ابتدا نہین - نہ تو روحین ترکیب پذیر اور نہ منقسم ہونیوالی چیز
ہین - پھر انکی پیدایش کسطرح ہوئی کیونکہ ہر چیز ترکیب پذیر کا انحلال لازمی ہے اور وجود
بعد العدم کا نام حادث ہے - مگر جبکہ روحون پر عدم نہین حدوث بھی لازم نہین ہوتا کیونکہ
بحکم علوم متعارفہ ۱ کے ناممکن و اچنبھو ہے جسطرح ایک کنارہ کا دریا ناممکن ہے جسطرح
آفتاب مین اندھیرا ناممکن ہے ویسے ہی ابدی کا حادث ہونا ناممکن ہے کیونکہ بحکم علوم
متعارفہ یہہ اجتماع ضدین باطل ہے لہذا ثابت ہوا کہ روحین انادی ہین اور یہی مطلوب تھا

۵ - دعویٰ - روحون مین فنا یا موت نہین اسواسطے روحین خدا کے قبضہ قدرت مین
ہمیشہ سے ہین اور ہمیشہ رہینگی -

دلیل یہ ہے - کہ موت نام روح اور جسم کی جدائی کا ہے ورنہ موت اور کوئی چیز نہین
اور روحون کیواسطے بالذات موت نہین - کیونکہ وہ باقی ہین اور نہ روحون مین کوئی ایسا
مادہ ہے جو کبھی شامل ہوا ہو یا کبھی اُن سے اخراج پذیر ہو اسواسطے کہ مادہ جاندار نہین
پس بحکم (۲ علوم متعارفہ) کے اُس سے روحانیت بر آمد ہی نہین ہوسکتی - علاوہ برین
جڑہ و چیتن کی ایکتا یعنے وحدت الوجودی ناممکن ہے اور یہہ بموجب حکم - علوم متعارفہ
باطل ہے - لہذا روح کے بالذات چیتن اور مرگ سے مبرا ہونے اور فنا سے آزاد ہونے
کے سبب سے اُسکی ابتدا نہین - اسی واسطے یہہ وجوہ ثابت ہے کہ **روح انادی**
ہے اور یہی ثابت کرنا ہمارا فرض تھا *

اب مادہ یعنے میٹر کے انادی ہونے پرچند دلائل بھی ارقام کرتا ہون گذارش ہے کہ مرزا صاحب اُنکو بھی غور سے مطالعہ مین لاوین اور حق و باطل مین تمیز فرماوین -

(۱) چونکہ خدا غیر مادی ہے اسواسطے مادی دنیا کا اُس سے نکلنا نہین ہوسکتا کیونکہ کسی چیز سے وہی چیز نکلتی ہے جو پہلے اُسکے اندر موجود ہو - اور جو موجود نہو وہ کسی طرح نہین نکل سکتی (بحکم علوم متعارفہ او ۲) اسواسطے مادہ انادی ہے -

(۲) دنیا صرف قدرت سے نہین بنسکتی ہے اور نہ حکم سے کیونکہ قدرت قادر کی ایک صفت ہے اور کوئی صفت اپنے موصوف سے علیحدہ نہین ہوسکتی (بحکم ۹ علوم متعارفہ) حکم بغیر محکوم کے عمل پذیر ہونا دھوکہ بازی ہے - اور حکم صرف شبد ہے - جگت کا شبد سے بننا ناممکن ہے بلکہ مادہ سے - پس مادہ انادی ہے

(۳) پدارتھ ودیا یعنے علم سینس کا پہلا اصول ہے کہ کوئی چیز نیستی سے ہستی مین نہین آتی مگر ہستی سے یعنے नासतोविद्यतेभावोनाभावोवि
द्यतेसतः।
جو نہین ہے اُسکا کسی طرح بھاؤ یعنے پرکاش نہین ہوتا اور جو ہے اُسیکا بھاؤ اور پرکاش ہوتا ہے ہستی سے ہستی ہوتی ہے - اسکے برخلاف ہستی سے نیستی یا نیستی سے ہستی کبھی نہین ہوسکتی - اسواسطے مادہ انادی ہے -

(۴) جسوقت بیان کیا جاتا ہے - کہ دنیا کا پیدا کرنیوالا خدا ہے - تو فی الفور سوال ہوتا ہے کہ کہان سے اور کس چیز سے - محمدی لوگ اسکا جواب دیتے ہین - کہ عدم مین سے بذریعہ قدرت خود کے بنایا - اسپر جب یہ سوال ہوتا ہے - کہ عدم محض سے عدم محض کے سوا اور کچھ نہین نکلتا اور عدم پر جو قدرت ہے - وہ خود عدم محض کا حکم رکھتی ہے - تو جواب یہہ ملتا ہے کہ اپنے سے بنایا اسپر سوال ہوتا ہے کہ اپنے سے بغیر اپنے کوئی چیز نہین نکلتی - پس جو اپنے مین سے ہو وہ اپنا حصہ ہو جس سے دنیا خدا کا ایک ٹکڑہ یا کئی ٹکڑہ معلوم ہوتی ہے - اور بطور مشتے نمونہ از خروارے جب یہہ دنیا خدا کا ٹکڑہ ہے اور بیجان ہے - پس جو چیز جز مین ہے وہی کل مین ہوگی - بحکم

(۳۲و۳۴ علوم متعارفہ) چونکہ یہ مادی اور بیجان ثابت ہی نظر بران خدا بھی جڑہ تسلیم ہوتا ہی نہ کہ روحانی۔ جلالی اور زندہ اور عالم کل۔ مگر یہہ مسلم ہے کہ خدا زندہ اور جلال والا اور عالم کل ہے۔ پس دنیا اُس سے نہیں نکلی اور نہ اُسکا ٹکڑہ ہے۔ بلکہ مادہ سے بنی ہی۔ اور مادہ خدا کی قبضہ قدرت مین انادی زمانہ سے موجود ہی۔ قدرت اور علم اور ارادہ قدیم سے بموجب قاعدہ قدیم کی خدا اُسکا بنانیوالا ہی۔ کیونکہ کوئی جڑہ (چیز) خود بخود نہ بن سکتی ہے اور نہ بنا سکتی ہے (روح چیتن اور زندہ اور غیر مرکب ہی۔

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः।
न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः॥

ترجمہ

شستر یعنے اسلحہ اُسکو کاٹ نہیں سکتی۔ آگ اُسکو جلا نہیں سکتی۔ پانی اُسکو بھگو نہیں سکتا اور ہوا اُسکو خشک نہیں کر سکتی۔ کیونکہ وہ مفرد لطیف اور زندہ ہی جسے باصطلاح حکماء بسیط کہتے ہین وہی انادی روحین انادی زمانہ سی پرماتما کی مالکیت اور قبضہ قدرت اور محکومیت اور عبودیت مین موجود ہین۔ اُنکے کرمون کے انوسار پرماتما اپنی اننت شکتی ان اور نیا یکاری ہونے سے مختلف اجسام کو مادہ سے خلقت کرکے جزا و سزا دیتا ہے۔ ان روحین اور مادہ سی سب چیزون کی بنانے کا علم اُس عالم الکمل کے گیان مین قدیم اور انادی زمانہ سی موجود ہے اور ایشور کے قبضہ و قدرت و محکومیت و عبودیت مین انادی زمانہ سے یہ روحین اور مادہ ہی۔ کوئی وقت ایسا نہین تھا اور نہ ہی اور نہ ہوگا۔ جو یہ اُسکے قبضہ اور قدرت اور عبودیت اور ملکیت سی باہر ہون یا ہون۔ پس عدم سی وجود مین آنا سے

خود غلط املا غلط انشاء غلط + ہست این مضمون زسرتا پا غلط

اب ناظرین پر یہ امر ہویدا کرتا ہون کہ قران نے روح کی بابت کونسی ہی تعلیم فرمائی ہی۔ سورۃ بنی اسرائیل یسئلونک عن الروح قل الروح من امر ربی یعنے "اے محمد اگر تجھ سے روح کی بابت سوال کرین تو کہو مجمل جواب کہ خدا کا حکم یا حکمت"۔ اس سے بھی ثابت ہی کہ روح انادی ہی۔ مگر سمجھنا آسان نہین تھا۔ اسواسطے خلقت کو حیرانی مین ڈالا صریحاً ثابت ہی کہ جب ہی حاکم ہے تب سے حکم ہے کیونکہ خدا کی قدیم کا حکم و علم و ارادہ قدیم ہی اور جب سے حکیم ہی تب سی حکمت ہے بلکہ باہمی لازم و ملزوم ہین

مگر ای مرزا صاحب آپ اس معاملہ مین کیون جرأت کرتے ہین - اور کسطرح سمجھ سکتے ہین - جبکہ خود قران ہی
اس معاملہ مین کم زبان ہے - سورۂ بنی اسرائیل وما اوتیتم من العلم الا قلیلاً یعنے نہین علم دیا گیا
تمکو مگر تہوڑا "زیادہ اعتراض مت کرو اور مت پوچھو - پنجابی مثال ہے ایک نہین اور سو سکھ -
یعنے ایک نفی وانکار اور صدہا آرام مفسر تفسیر حسینی کہتا ہے کہ "علم روح مخصوص ہست بعلم خدا تعالیٰ
وغیر حق سبحانہ تعالیٰ کے بدو وا نیست" درحقیقت یہ وہی امر ہے جسکا سوال اہل مکہ نے
یہود کے سکہلانے سے حضرت محمد سے پوچھا تھا واسطے اُنکے آزمانے کے اور حضرت نے وعدہ
کیا کہ کل بتاؤنگا - بعد اسکے اٹھارہ روز تک گھر مین یا غار مین چھپکر سوچتے رہے مگر کوئی جواب
نبن سکا آخر الامر لاچار ہوکر یہ فقرات تراشے کہ "تمکو علم نہین دیا گیا زیادہ اعتراض مت کرو - اور مت پوچھو"
دیکھو حاشیہ قران صفحہ ۲۹۰ ترجمہ عبد القادر صاحب دہلوی مولفہ ۱۲۰۵ ہجری

اے ناظرین کیا یہ جواب ہے - اور کیا اسی دعوی کا خدا کیطرف سے خطاب ہے - مرزا صاحب جب قران
قاصر البیان ہے تو براہین الاحمدیہ کی کونسی حقیقت وشان ہے - جو اسکے قصور کے پورا کرنے پرخم ٹہونکے
مثل مشہور ہے کہ ملان کی دوڑ مسجد تک - مگر ہان آپ بہی تو چشم بد دور - خدا حافظ چہوٹے ملہم غیب ہین
خیال ہوگا کہ "اگر پدر نتواند پسر تمام کند" اگر تمکو روح کا غیر مادی اور غیر حادث ہونا قرین قیاس نہین آتا -
تو سوای اس ایک آیت ہی روایت کے اپنی ساری قران شریف سے کوئی اور آیت تو بتلائی اور قران کی
اس کمزوری کو دور فرمایئے - اگر نہین ہے تو مبارکباد و مرگ نو بابستاد - اُس دہہزار انعام مین سے چند مبلغان
نکلوائیے - ضاادیق مقفل کو ہوا لگوائیے - لوگ شاستر منگوائیے اور خاطر حزین کی تسکین فرمایئے -
اور اگر خود لیاقت نہین ہے - "تو نہ ہو عیلی سے بنا چشم سوزن" -

اب چارہ دشوار ہے اور بوڑھی طوطی کا پڑہنا غیر قابل اعتبار ہے - مگر آپ کوشش کو
ہاتہ سے نہ دیجیے - اور پیر شو باموز پر عمل کیجیے - افسوس کہ آپ موقعہ پر غافل ہے - تساہل کو
کام فرمایا - چہ سات میل (درمیان گورداسپور وقادیان) کے صاحبنگو گوارا نہ کیا منبع
الجود سراسر محمود مسعود سراپا آنند مقبول بارگاہ خداوند سری سوامی دیانند جی

کی خدمت میں حاضر ہو کر دل نصب منزل کی تسلی کرتے - تو سرگردانی نہ اٹھانی پڑتی - اور بعد انکی
وفات کے بین بین کرنیکا موقعہ ملتا - کسی دانا نے کیا سچ کہا ہے

نور گیتی فروز چشمہ ہور — خوش نباشد بچشم موشک کور
شور بختان بآرزو خواہند — مقبلان را زوال نعمت و جاہ
راست خواہی ہزار چشم چنان — کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

اگرچہ وہ مہاراج رحلت گرائے عالم جاودانی ہو گئے - مگر اُنکے لگائے ہوئے مبارک پودے اب
گلشن شاداب کا حکم رکھتے ہیں - اور بفضل جگدیشور روز افزوں ترقی کر رہے ہیں اب کسی
طرح انہیں باد مخالف سے صدمہ پہونچنے کا اندیشہ نہیں - ہدایات وید مقدس پر اس
چمنستان کی خیابانی ہے - اور فضل و برکت ہادی حقیقی پر انکی عمر روانی - بڑے بڑے فاضل
و فلاسفر انہیں براجمان ہیں اور دل و جان سے ست دہرم وید پر قربان ہیں -

(۱) عالیجناب پنڈت شام جی کرشن ورما دیوان ریاست رتلام
(۲) عالیجناب پنڈت گوپال راو ہری دیش مکھ پردہان آریہ سماج بمبئی
(۳) عالیجناب رائے مولراج صاحب بہادر - ایم - اے سب جج و اُپ پردہان پرپکارنی سبہا اجمیر -
(۴) عالیجناب پنڈت دوارکا داس صاحب ورما ایم - اے پرنسپل مہندرو کالج پٹیالہ -
(۵) عالیجناب پنڈت گورو دت صاحب ورما ایم - اے اسسٹنٹ پرفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
(۶) عالیجناب پنڈت امراؤ سنگھ صاحب شرما ماسٹر کالج رڑکی و سکرٹری آریہ سماج رڑکی -
(۷) عالیجناب لالہ سائیں داس صاحب ورما پردہان آریہ سماج لاہور -
(۸) عالیجناب پنڈت نراین کول صاحب شرما جج عدالت صدر جموں -
(۹) عالیجناب رائے نرائن داس صاحب ورما ایم - اے رئیس راولپنڈی -
(۱۰) عالیجناب پنڈت بھیم سین صاحب شرما مقیم پریاگ راج

(۱۱) عالیجناب پنڈت رودردت جی شرما اپدیشک آریہ سماج کلکتہ

(۱۲) عالیجناب پنڈت گنگا دین صاحب رئیس بہار

(۱۳) عالیجناب منشی جوتش سروپ صاحب ورہا سکرٹری آریہ سماج میرٹھہ

(۱۴) عالیجناب منشی لچھمن سروپ صاحب ورما پردہان آریہ سماج میرٹھ

(۱۵) عالیجناب منشی انندلال صاحب ورما سبھاسد آریہ سماج میرٹھ وغیرہ وغیرہ۔

مگر انکی طرف عدم توجہ کا تو اعلی سبب یہی ہے۔ کہ ہمین پہلے اپنی قوم کی **اصلاح** کرنی منظور ہے اور اول خویش بعدہ درویش کی مثل مشہور ہے۔ ورنہ میدان مباحثہ کی ہر ایک آریہ سماج مین آزادی ہے۔ اور ہر ایک شہر مین ست دہرم کی منادی۔ نہ تو یہہ وہ وقت ہے کہ جو بولا سو مارا گیا۔ قتل الکافرین کہکر سر اُسکا گنبد تن سے اُتار اگیا۔ بلکہ ہمزا صاحب **گورنمنٹ برطانیہ** کی طرف سے ہر ایک اپنی منادی مذہبی کے واسطے آزاد ہے۔ عقلا اب تحقیق پر مستعد جہلا کے دل مین وُہی بنیاد جہاد و فساد ہے۔ سری سوامی **دیانند** جی نے اول خود وید مقدس کا درس حاصل کیا۔ بعد ازان جب دیکہا کہ ہند مین جہالت اور تاریکی روز افزون۔ محمدی اور عیسائی آریہ نسل کا خون کر رہے ہین۔ راستی عدم ہمدردی کے سبب شرمسار ہے۔ اور ناراستی متعصب لون کی بدولت بر سر بازار۔ لوگ ویدون کو چہوڑ کر گوناگون بناوٹی قصہ جات کو ایمان جان رہے ہین۔ اور رنگارنگ فرضی پیر پرستیون کو زندگی کا معراج مان رہے ہین۔ شکم پوری سے مطلب اور دہوکہ دینے سے غرض ہے ورنہ کوئی نہین سوچتا کہ دہرم کس بلا کی مرض ہے۔ تب اُنہون نے سوامی برجانند جی سرسوتی اپنے گورو کے اگیا انوسار جگت کی سدہار پر کمر ہمت باندہی۔ اور وید مقدس کی تلقین و تدریس کا دفتر کہولا ؎

بگوش اہل بہارتھ خوش صدائے راستی دادہ　　نوید وید چون آن رہنمائی راستی دادہ
کشادہ ایزدی دارالشفائی وید در عالم　　بدرد جملہ گنج نہمان دوائی راستی دادہ

زدوداز دین و دنیا زنگ کذبِ تازہ مذہبہا — چو آن روشنگرِ صادق جلائے راستی دادہ
ہمہ اعلام کاذب سرنگون گشتند در عالم — نشانِ خورشید سان چون از لوائے راستی دادہ
عبادت با بتان کردن مرادازمردگان جستن — بدرفع این ضلالت نیک رائے راستی دادہ
بترکِ ماسوا راللہ ذکر و طاعتش کردن — ز دیر و کعبہ برگشتن ندائے راستی دادہ
بدل مقبولِ اربابِ علوم و حق پسندان شد — چو دادِ علم و دانش در ادائے راستی دادہ

زہے آن کاشفِ اسرارِ علمِ پاکِ ربانی
پئے بہبودِ عالم خوش عطائے راستی دادہ

صدشکر آن ہرشی تسلیم آریہ ورت — کز وید باز بخشید و ہیم آریہ ورت
زان گنجِ علم و دولت با غافلان خبر داد — شد باز فخرِ عالم اقلیمِ آریہ ورت
سرمستِ خوابِ غفلت خفتہ چو بختِ خود بود — بیدار کرد و بخشید تعلیم آریہ ورت
ہجدہ پُران و تنتر بر عکس وید یکسر — تکذیبِ آن نمودہ تفہیم آریہ ورت
از وید و چار اُپتک کز فیضِ وید ہا ہستند . — فرمود آن محقق تعلیمِ آریہ ورت

نامِ مبارکِ او نازم کہ شد **دیانند**
کردہ دیا دانند تقسیمِ آریہ ورت

سوامی جیو خود آریہ تہے اور اُنکے گورو بھی آریہ۔ بیشک بانی مبانی آریہ سماجون کے وہی ہین مگر بذریعہ ہدایات ویدِ مقدس کے۔ جیسا کہ سناتن سے آریہ مہاتما کرتے چلے آئے ہین۔ سوامی جیو نے ہمکو ایک گنجینہ لا یزالی کا دفینہ بتلایا۔ اور تصدیق زبانی کے واسطے برہانِ قاطع کا جلوہ بہی دکہایا۔ حتی کہ قرآنی۔ کرانی۔ پورانی اور جینی سب کے دانت کھٹے کر دیئے۔ نتیجہ جسکا یہہ ہوا کہ وہ پردہ بے تمیزی جو کچہہ مدت سے لوگون کے دلون اور عقلون پر پڑا ہوا تہا دور ہونے لگا یعنی صدہا مسلمان اور عیسائی اور جینی ست دہرم وید مقدس پر ایمان لائے اور بطلان سے برکنار ہو گئے۔ اور ہو رہے ہین۔ چنانچہ مرزا صاحب

کے ضلع گورداسپور مین بہی ہادی برحق کے فضل سے تین چار مثالین اظہر من الشمس موجود ہین خدا سب کو ہدایت دیوے -

قولہ پرمیشور انکے نزدیک ایک ایسا شخص ہے جو اپنی بہادری یا اتفاق سے سلطنت کو پہونچگیا ہے اور اپنی جیسی چیزون پر حکومت کرتا ہے اور انہین کے سہارے اور آسرے سے اسکی پرمیشوری بنی ہوئی ہے - ورنہ اگر وہ چیزین نہ ہوتین تو پھر خیر تھی *

اقول. مرزا صاحب کو جھوٹھ بولنے سے ذرہ بھی عار نہین - بلکہ دینی شعار جانکر اسپر عملدرآمد باعث افتخار جانتے ہین - اپنے طبعزاد خیال مختلف پیرایہ مین لاکر لوگونکو دکھلاتے ہین - اور ناداون کو اپنی نالائقی پر ہنساتے ہین چونکہ ہمارا یہہ اعتقاد نہین اور نہ کسی ویدک اپدیشک کا یہہ ارشاد ہے - پس اُنکا دعوی یا اعتراض محض بے بنیاد ہے - ہان یہ قران شریف کے حق مین موزون ہے جسمین بعینہٖ اسی قسم کا مضمون ہے -

سورہ بقر واذ قال ربك للملائكة انی جاعل فی الارض خلیفة قالوا اتجعل فیها من یفسد فیها و یسفك الدماء ونحن نسبح بحمدك ونقدس لك قال انی اعلم ما لا تعلمون ۝ وعلم آدم الاسماء كلها ثم عرضهم علی الملئكة فقال انبونی باسماء هولاء ان كنتم صادقین ۝ قالوا سبحنك لا علم لنا الا ما علمتنا انك انت العلیم الحكیم ۝ قال یا آدم انبئهم باسمائهم فلما انباهم باسمائهم قال الم اقل لكم انی اعلم غیب السموات والارض واعلم ما تبدون وما كنتم تكتمون واذ قلنا للملئكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابلیس ابی واستكبر وكان من الكافرین وقلنا یا آدم اسكن انت وزوجك الجنة وكلا منها رغدا حیث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظلمین فازلهما الشیطن عنها فاخرجهما - **ترجمہ** اور جب تیرے رب نے فرشتون کو کہا کہ مین پیدا کرنیوالا ہون زمین مین نائب اپنا

فرشتون نے کہا کہ تو رکہیگا اُسمین اُس آدمیکو جو فساد اور خون کرے اور ہم تیری ثنا پھیرتے
ہین۔ اور یاد کرتے ہین تیری ذات پاک کو خدا نے کہا کہ مجھکو معلوم ہے جو تم نہین
جانتے ۔ خدا نے آدم کو نام تمام سکھلائے مخلوقات کے ۔ پہر فرشتون کو خدا نے کہا کہ بتاؤ
مجھکو نام اُنکے اگر تم سچے ہو۔ فرشتون نے کہا کہ تو سب سے بڑا ہے۔ ہمکو کچھ عقل نہین ہے مگر
جو کچھ کہ تو نے سکھلایا ہے۔ تحقیقاً تو دانا حکمت والا ہے۔ خدا نے کہا اے آدم بتادے اُنکو نام
اُنکے پہر جب اُسنے بتائے نام اُنکے۔ کہا خدا نے نہین کہا تھا تمکو کہ مجھکو معلوم ہین پردے زمین
اور آسمانون کے۔ اور معلوم ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو۔ اور جب ہمنے کہا فرشتون کو
سجدہ کرو آدم کو۔ دے سجدہ پر گر پڑے۔ مگر ابلیس نے قبول نہ کیا۔ اور تکبر کیا۔ اور وہ تہا
کافرون مین اور کہا ہمنے آدم کو رہ تو اور زوجہ تیری بہشت مین اور کہاؤ بہشت سے بہت
کہانے جہان سے چاہو۔ اور نزدیک مت جاؤ اس درخت کے جو ظالمون اور گنہگارون
سے ہو جاؤگے۔ پس پہسلایا اُن ہردو کو شیطان نے اس جگہ سے اور ان نعمتون سے۔

اور اسی طرح سورۃ اعراف مین ہے۔

ولقد خلقنكم ثم صورنكم ثم قلنا للملئكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا
ابليس لم يكن من السجدين قال ما منعك الا تسجد اذ امرتك قال انا خير منه خلقتني
من نار وخلقته من طين قال فاهبط منها فما يكون لك ان تتكبر فيها فاخرج انك من
الصغرين قال انظرني الى يوم يبعثون قال انك من المنظرين قال فبما اغويتني
لاقعدن لهم صراطك المستقيم ثم لاتينهم من بين ايديهم ومن خلفهم وعن
ايمانهم وعن شمائلهم ولا تجد اكثرهم شكرين قال اخرج منها مذءوما مدحورا
لمن تبعك منهم لاملئن جهنم منكم اجمعين ويا آدم اسكن انت وزوجك الجنة
فكلا من حيث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظلمين فوسوس لهما
الشيطن ليبدي لهما ما وري عنهما من سواتهما وقال ما نهىكما ربكما

عن ھذہ الشجرۃ الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخالدین وقاسمھما انی لکما لمن الناصحین۔ فدلھما بغرور فلما ذاقا الشجرۃ بدت لھما سواتھما وطفقا یخصفن علیھما من ورق الجنۃ ونادھما ربھما الم انھکما عن تلکما الشجرۃ واقل لکما ان الشیطن لکما عدو مبین۔ ترجمہ۔ تحقیق پیدا کیا ہمنے پہر صورت دی تمکو۔ پہر کہا فرشتون کو کہ سجدہ کرو آدم کو بسنے سجدہ کیا مگر شیطان نہ تہا سجدہ کرنیوالون سے۔ کہا (خدانے) تمکو کس چیز نے منع کیا کہ سجدہ نکیا۔ جب مینے حکم دیا۔ شیطان نے کہا۔ کہ مین اس سے بہتر ہون مجہکو بنایا تونے آگ سے اور اسکو بنایا کیچڑ سے۔ کہا نیچے اوتر جا آسمان سی کہ تجہی لائق نہین کہ اُسمین سرکشی کرے۔ پس باہر جا تحقیقاً تو خوار ہے۔ کہا اے خدا مجہے فرصت دے جسدن تک جی اُٹھین (یعنے قیامت تک) کہا خدا نے تحقیقاً تجہے فرصت دی گئی۔ شیطان نے کہا کہ اس سبب سے کہ تو نے مجہے گمراہ کیا ہے مین بھی آدمیونکے سیدھے راستہ مین بیٹھونگا پہر انپر آونگا۔ آگے سے پیچھے سے داہنے سے بائین سے اور نہ پاویگا تو اُن مین سی اکثر کو شکر گذار۔ کہا نکل جا یہان سے مردود راندہ ہوا۔ جو کوئی ان مین تیری راہ چلا مین بہر دونگا دوزخ مین تم سبکو یکجا۔ اے آدم بس تو اور زوجہ تیری جنت مین رہو۔ پہر کہاؤ جہان سے چاہو۔ اور نہ پاس جاؤ اس درخت کے پہر ہوگے تم گنہگارون سے۔ پہر بہکایا اُنکو شیطان نے تا کہولے اُنپر جو پوشیدہ ہے۔ اُن سی اُنکے عیب اور وہ بولا تمکو جو منع کیا ہی رب تمہاری نے اس درخت سی مگر اسواسطے کہ کبھی ہو جاؤ فرشتہ یا ہو جاؤ ہمیشہ جینے والے اور قسم کہائی کہ مین تمہارا نصیحت کرنیوالا ہون۔ پہر گرایا اُنکو فریب سے پہر جب چکہا دونون نے درخت کہلگئے اُنپر عیب اُنکے اور لگے جوڑنے اپنے اوپر برگ درختون کے۔ اور پکارا اُنکو اُنکے رب نے کہ مینے منع نکیا تہا تمکو اس درخت سے اور نہ کہا تہا کہ شیطان دشمن تمہارا صاف ہے"۔

اور یہی داستان سورہ بنی اسرائیل مین لکہی ہے۔ وہی لفظ وہی معنے اور وہی

مطلب واُسی پیسے ہوی کو چہارم بار سورۃ کہف مین پیسا گیا ہے۔ اور بقول لیکہ دوغ گورا
حافظ نباشد سورۃ ص مین یہی ہمان آش درکاسہ یافتم مگر اسکو ایک مطلب کے لئے ہو بہو درج
کرتا ہون تا کہ اہل خلاف کو موقعہ لاف زنی کا نرہے۔

سورۃ ص اذ قال ربك للملئكة انى خالق بشرًا من طين فاذا سويته
ونفخت فيه من الروحى فقعوا له سجدين ٥ فسجد الملئكة كلهم اجمعون الا ابليس
استكبر وكان من الكافرين ٥ قال يا ابليس ما منعك ان تسجد لما خلقت بيدى استكبرت
ام كنت من العلمين قال انا خير منه خلقتنى من نار وخلقته من طين ٥ قال فاخرج
منها فانك رجيم ٥ وان عليك لعنتى الى يوم الدين ٥ قال رب فانظرنى الى يوم
يبعثون ٥ قال فانك من المنظرين ٥ الى يوم الوقت المعلوم ٥ قال فبعزتك لاغوينهم
اجمعين ٥ ترجمہ" خدا نے فرشتون کو کہا تحقیق مینے پیدا کیا آدمی کو کیچڑ سے پس جب
مین پیدا کرون اور پہونکون اُسمین اپنی روح کو پس گر پڑو اُسکو سجدہ کرتے ہوئے۔ پس
تمام فرشتون نے سجدہ کیا۔ لیکن شیطان نے سرکشی کی اور کافرون سے تہا کہا خدا نے
اے شیطان کس چیز نے منع کیا تجھے اُس چیز کے سجدہ کرنے سے جسکو مینے اپنے دونو ہاتھون سے
بنایا ہے۔ آیا تو نے تکبر کیا۔ یا تو تحقیقاً بلند قدر والا ہے کہا مین بہتر ہون اُس سے مجھکو آگ سے
اُسکو کیچڑ سے پیدا کیا۔ کہا باہر جا بہشت سے تحقیقاً تو ہانکا گیا ہے۔ اور تیرے پر میری طرف سے
لعنت ہووے قیامت تک۔ کہا مجھکو قیامت تک مہلت دے۔ کہا تجھکو مہلت دیگئی مقررہ
وقت تک (یعنے قیامت تک) کہا کہ مجھکو تیری عزت کی قسم کہ بالضرور سب آدمیونکو گمراہ
کرونگا۔ یہہ ہے مباحثہ شیطانی اور رحمانی جو قرآنی خدا کی جلال اور بزرگی کی لاثانی
نشانی ہے اور اُس گناہ اور مہلت اغوا پر بنیاد مسلمانی قایم ہے۔ اور یہہ شجر بھی بائبل کے نیکی و
بدی کے پہچان کے درخت کی مانند باغ عدن مین موجود ہوگا۔ اس الم غلم و لا تسلم مسخر آمیز
داستان سے جو خدای محمدیان و حضرت شیطانکے درمیان واقعہ ہوئی ہی مطالب ذیل بر آمد ہوتے ہین

(۱) خدای محمدیان بےعلم اور نافہم اور مکار اور دھوکہ باز اور فریبی بلکہ حیلہ پرداز بھی ہے اور وجہ ہر ایک کی ظاہر ہے (اول) خدا کا فرشتون سے آدم کو پیدا کرنے کے واسطے صلاح پوچھنا مشورت لینا۔ جس سے صاف ظاہر ہے کہ عالم الغیب و انتریامی ہر ایک کام اپنی گیان سے کرتا ہے نہ کہ لوگونکی صلاح سے۔ جیساکہ خدای محمدیان نے اپنا نائب بنانیکے وقت صلاح پوچھی پس اگر یہہ بیان راست ہی تو وہ ضرور بےعلم ہے جو اپنی عقل نہین رکھتا اور لوگون کی صلاح برتتا ہی وہ کسیطرح خدائی کے لائق نہین (دوم) فرشتون سے صلاح پوچھنا۔ اور فرشتون کا خدا کو نہایت معقول و فاضلانہ جواب دینا بلکہ آدم کی تمام آیندہ بدچلنیون اور برائیون سے خدا کو آگاہ کرنا انکے عالم الغیب ہونیکا ثبوت ہے۔ مگر خدا کی عقل دیکھیے وہ انکے سمجھانے سے بھی نہ سمجھا اور بدستور اُسکے نائب بنانے پر ہٹ کرتا رہا آخر الامر وہی ہوا۔ جو فرشتون نے پیشین گوئی کی تھی اسواسطے خدائی محمدیان نافہم ہے (سوم) خدا نے فرشتون سے مکر کیا۔ اور اُسکی تفصیل یہہ ہے۔ جب فرشتون نے خدا کو شرمندہ کیا اور کہا نسبح بحمدک ونقدس لک ہم جو تیری حمد اور تقدیس کرتے ہین۔ کیا خون اور فساد کرنیوالے آدم کو تو باستثنا ہمارے نائب بنا کریگا جو تیری ذات اور شان کے بالکل برخلاف ہی تب خدا نے پوشیدہ آدم کو تمام مخلوقات کے نام سکھلائے۔ اور پھر پارلیمنٹ مین آنکر ممبران پارلیمنٹ یعنے فرشتون کو کہا کہ اگر تم بزرگ ہو میری حمد کرتے ہو اور اپنی عقل پر فخر کرتے ہو تو تمام مخلوقات کے نام بتلاؤ خدا کے اس سوال کا جواب فرشتون سے نہ بن آیا تب خدا نے اپنی پالتو طوطی کو کہا کہ اے آدم بتادے انکو نام انکے۔ جب آدم نے تمام نام بتلا دیئے فرشتے حیران ہوے کہ یہہ ہمارے سے کیسی فاضل ہو گیا۔ تب خدای خیر الماکرین فرماتا ہی کہ "مینے تمکو نہ کہا تھا کہ مجھکو پوشیدہ زمین اور آسمان کے معلوم ہین" ہر ایک حق پسند آدمی جان سکتا ہے کہ اس اپنی اور آدم کی بزرگی ثابت کرنے اور فرشتون کو ملزم گرداننے مین خدا نے صریحاً و توضیحاً مکر کیا۔ فریب کیا۔ دھوکہ دیا۔ داؤ کھیلا۔ پس خدا انہین صفات سے موصوف ہے۔

(۲) شیطان کی پیدائش خدا کے ارادہ سے نہین ہوئی بلکہ اُسکے احاطہ اقتدار سے باہر یا
اُسکی مرضی کے خلاف وقوع مین آئی اور نہ خدا کو معلوم ہے وجہ اسکی ظاہر ہے۔ کہ اگر ہوتا خدا
کو اُسکی پیدایش کا حال معلوم۔ یا اُسکے ارادہ سے وہ مخلوق ہوتا۔ اور اسیطرح اگر احاطہ قدرت
اُسکے سے باہر نہوتا تو سب سے اول بلا سوچے سمجھے اُسکو اپنے مقربین ملایک کا معلم نہ بناتا اور
جب عمدہ شیطانیت کی تعلیم دے چکا تو اُسوقت کمبہ کرن کی نیند سے خدای محمدیان بیدار نہوتا
ع ازین معنی کہ حیرت نزاید۔ معلم کار شیطانی نماید ٭ خدا صاحب کو آیندہ سوچ اور سمجھ کر
کارروائی کرنی چاہیئے گذشتہ را صلوٰۃ۔ آیندہ را احتیاط پر عملدر آمد کرین۔ اور جلوہ اقتدار
سے باہر قدم نہ دھرین۔ اب پچھتائے ہوت کیا چڑیان چُگ گیئن کھیت۔

(۳) قرآنی خدا عالم الغیب بھی نہین ہے اگر ہوتا غیب کی جاننے والا اور اپنی عقل بھی رکھتا
ہوتا اور اگر حور و غلمان کی محبت سے آزاد ہوتا تو وقت پر یا وقت سے آگے سوچتا اور غور فرماتا
مگر وہ تو محمد شاہ رنگیلے کیطرح یا واجد علی شاہ کیطرح رنگ خانہ مین بیٹھا ہوا تھا اگر اُسکو پہلے معلوم ہوتا یہ حال
کہ شیطان آدم کو سجدہ نکریگا اور مجھے شرمندہ ہونا پڑیگا تو ہرگز یہہ لفظ کہ قال یا ابلیس
ما منعک ان تسجد تجھکو اے شیطان کس چیز نے منع کیا سجدہ سے زبان الہام بیان سے نفرماتا
بقول شخصے چو دانی و پرسی سوالت خطاست

(۴) خدای محمدیان علم مباحثہ سے ناواقف اور کمزبان ہے اور ساتھ ہی زود رنج۔ اور
تعصب والا بھی ہے کہ جو اُسکو معقول بات سُنا دے جھٹ جھنجھلا اُٹھے یا اُسکی لطالت جتا دے اُسپر لعن و
طعن کرنے لگتا ہے جیسا کہ ظاہر ہے خدا نے کہا کہ آدم کے بُت یا جسم کو سب فرشتے سجدہ کرو۔ چونکہ وہ
فرشتے صرف کاٹھ کے پُتلے تھے۔ جون ہی آدم کا بُت کھڑا ہوا سب اُسکو چھوٹا خدا یا دوسرا خدا سمجھ کر
سجدہ مین گر پڑے شیطان نے سوچا کہ اِس بُت کو سجدہ کرنا کفر ہے اور میری اس سے اسمین کوئی فضیلت
نہین ہے۔ اِسی بیان مین مست کھڑا رہا۔ خدا نے کہا کہ اے ابلیس تجھے سجدہ کرنے سے کس نے
منع کیا۔ شیطان نے جواب دیا کہ اپنی عقل نے خدا نے کہا عقل تجھے کس نے دی کہا کہ تو نے

خدا نے کہا کہ آدم کو مخلوق کے نام آنیکے سبب سے بزرگی ہے شیطان نے کہا کہ مجھکو تیرے عشق مین محو رہنے سے بزرگی ہے۔ خدا نے کہا کہ آدم خاکی ہے اور خاک پاک ہے اسواسطے وہ بزرگ ہے اُسکو سجدہ کر شیطان نے کہا کہ وہ عرض کثیف سے پیدا ہوا ہے اور مین جوہر لطیف سے۔ پس کثافت سے لطافت کو ہمیشہ بزرگی ہے۔ خدا نے کہا کہ اسکو مینے دونو ہاتھون سے بنایا ہے۔ تو اسے سجدہ کر۔ شیطان نے کہا مجھکو تو نے قدرت سے بنایا ہے بناوٹی سے قدرتی چیز ہمیشہ عمدہ ہوتی ہے مین اُسے سجدہ نہین کرتا۔ خدا نے کہا کہ آیا تو درحقیقت عزت الاہی پاتو نے تکبر کیا شیطان نے کہا کہ مین بسبب اُس علم و کمال کے جو آدم کے کبھی نصیب نہوگا عزت والا ہون اور آدمی سے افضل۔ خدا نے کہا کہ یہان سرکشی مت کر چلا جا تو کافرون سے ہے میرے ساتھ مباحثہ کرتا ہی **شیطان کا کافرون** سے ہونا معلوم ہوتا ہے کہ شیطان سے پہلے لوگ بھی کافر ہو چکے تھے ؎

(۵) خدا سے شیطان زورآور بہی ہی۔ کیونکہ خدا شیطان کو گالیان دیتا اور لعنتین کرتا ہے اور شیطان کا بال بیکا نہین ہوتا۔ شیطان کا قول ہی کہ "عاجز و کمزور گالیان نکالتے ہین۔ اور بزدل اور بیمقدار حیلہ بازی سے ٹالتے ہین جب تک میرا ہاتھ چلتا رہیگا۔ تیرے بندونکو گمراہ کرتا رہونگا۔ دیکھ اب تو مباحثہ مین بہی بند ہوا اور برخلاف صداقت کے جواب درومند اور علاوہ بران اب روتا ہے اور گالیان دیکر اپنی حرمت کھوتا ہے چونکہ یہہ مکان تیرا ہے اسواسطے مین بموجب دفعہ ۴۴۸ تعزیرات ہند کے مداخلت بیجا اور تکرار بیجا نہین کرتا اور قدم باہر دہرتا ہون مین تیری طرح تہوڑی ہتھیارون پر نہین آتا۔ اور نہ گالیان سنتا ہون۔ خود ہی مجھکو گمراہ بنایا اور خود ہی گالیان سناتا ہے اور اپنے مکر و فریب سے نہین شرماتا۔ مین اسجگہ تو دست اندازی نہین کرتا مگر یاد رکھ کہ جسطرح تو نے مجھکو گمراہی کا خطاب دیا اسکے مطابق مین آدم اور اُسکی اولاد کو (جسکی خاطر کیواسطے تو نے مجھکو جنت سے نکالا) یہان سے نکالونگا اور گمراہی اور جہالت مین ڈالونگا ؎

اب یہان پر جواب ترکی بہ ترکی دینا واجب ہے یعنے ہمکو بھی بقول مرزا غلام احمد کی
کہنا پڑا کہ مسلمانون کے نزدیک خدا ایک ایسا شخص ہی جو مکروفریب سی یا اتفاق وقت سے سلطنت کو
پہونچگیا ہی مگر علم وعقل سے بالکل عاری ہی اور نادانون اور سادہ لوحون پر یا اُسکے انہین سے
لوگون پر اُسکی حکومت جاری ہے۔ بہادری کا اُسمین نام ونشان نہین اور خدائی کرنیکا
اُسکو ذرہ بھی گیان نہین فرشتون کے سہارے اور آسرے سے اُسکی خدائی بنی ہوئی
ہے ورنہ اگر وہ کافر شتے مع معلم الملکوت حضرت ابلیس کے فرنٹ ہوجاتے اور ہاتھ اُٹھا کر
سنگھاسن کو اُٹھا لیتے تو عرش ٭ کے تخت سے گر پڑتا اور شرمسار ہوتا۔ اور اگر فرشتے اُسکے صلاحکار
درازدار نہوتے تو پھر خیر نہ تھی گویا خدای محمدیان سراسر فرشتونکا محتاج ہی اور انہین کے سر پر اُسکا
راج ہے ورنہ اُسکی خدائی آج کل ضرور تاراج ہے۔ پس ایسا شخص کسی طرح خدائی کے
سزاوار نہین۔ کیونکہ ایک تو وہ دانا نہین دوسرا معاملات ملکی کا تجربہ کار نہین۔ اب
جائے غور ہے کہ ہم آریہ لوگ خدا کو کمزور یا بزدل یا بے علم یا مکار مانتے ہین یا
محمدی لوگ۔ اور ہمارا ایشر یا تمہارا محتاج بالغیر ہے یا آپکا۔

٭ قرآن کی سورۃ حاقہ مین یون کہی والملک علی ارجائہا ویحمل عرش ربک فوقہم یومئذ ثمنیۃ (ترجمہ)
اور فرشتے اُس (آسمان) کے کنارہ ہونگے اور اٹھاوینگے تیرے خدا کی تخت کو اُس روز آٹھ آدمی" تفسیر حسینی مین بحوالہ معالم
کے لکھاہی کہ آجکل حامل عرش کے چار ہین مگر اُس روز چار اور لگین گے کل آٹھ ہونگے۔ شاہ ولی اللہ بھی یہی بیان کرتا ہے۔ اکثر
تفسیرون مین ہی ایک فرشتے کی شکل مانند شتر ہے دوسری کی مانند گاؤ تیسری کی مانند عقاب اور چوتھے کی مانند جاموس کے
ہے جنہون نے عرش کو اپنی کاندھی پر اُٹھایا ہوا ہی مگر تفسیر حسینی والا اُنکی شکل مانند بزکوہی کے تحریر کرتا ہے۔
اب ای ناظرین خیال کرین کہ جس تخت کو چار فرشتون نے اُٹھایا ہوا ہی اور اُسپر خدا تعالی بیٹھا ہوا ہی۔ وہ ضرور محدود چیز ہے
اور محدود کی اندر غیر محدود چیز نہین آسکتی۔ پس وہ محدود تخت جسپر خدای محمدیان بیٹھا ہوا ہی ثابت کرتا ہی کہ خدا محدود ہی
پس وہ ہر جا پاک وحاضر ناظر وقادر مطلق نہین ہوسکتا افسوس کہ لوگون کو ایسے مذاہب سی کیون نفرت نہین آتی اور
کیون وہ اس جہالت آمیز اعتقاد سی اجتناب نہین کرتے اور کیا ایسا مذہب جسکی رو سی خدا اسے مالک کل ومحیط کل کس
طرح الحکم الزام لگتے ہین خدا ایک کیطرفسی ہوسکتا ہی۔ ہرگز نہین۔ کوئی سلیم العقل ومستقل مزاج انسان جو خدا کو
مانیگا وہ ایسی الزامی وصمصامی وایمان بالجبر مذہب سی بہت جلد نکلنے کی کوشش کریگا کیونکہ ان لوگون نے خدا تعالی
کو محدود الیکہ نادان مکار ظالم قہار جبار وغیرہ نامون سی ملقب کیا ہوا ہی۔ ای محمدی فاضلو ذرہ تو دل مین بچار
کرو کہ کیا تمام دنیا کا پرمیشور تمام خدائی کا مالک جہان سے غافل وبیخبر ہوکر ایک جگہ عرش پر فرشتون کی کاندھے چڑھکر

قوله اور وہ سب چیزین یعنے ارواح اور اجزای اجسام اپنی وجود اور بقا مین بالکل پرمیشور سے بے تعلق ہین - یہان تک کہ اگر پرمیشور کا مرنا بھی فرض کر لیا جاوے - تو اُن کا کچھ ہرج نہین ہے -

اقول معترض جسطرح آریہ دہرم کے اصولات سے محض ناآشنا ہے اسیطرح جہوٹھے الزامات بنانے مین بھی یکتا ہے ۔ اعتراض کرتے وقت تمام دار و مدار اُسکا فرضی باتون پر ہوتا ہے اور یہی فرض اُسکو فرض حقیقی سے ہوتا ہے - آریہ سماج کے کسی ممبر کا یہہ اعتقاد نہین ہے کہ تمام ارواح اور اجزاء اجسام اپنے وجود اور بقا مین بالکل پرمیشور سے بے تعلق ہین - بلکہ ہم آریہ لوگ بموجب ہدایات وید مقدس کے اس بات کو اپنا پرم دہرم سمجھتے ہین کہ "پرمیشور تمام ارواح اور اجزاء اجسام وغیرہ عالم کا مالک ہے اور قدرت انادی ہے انادی زمانہ سے ہی یہہ انادی چیزین اُسکی ملکیت مین موجود ہین - اُسکے علم بعید و حکمت غیر متناہی کے سبب اُسکے گیان سے کوئی دور و مفقود نہین مگر ہم اُسکو کسی چیز کا محتاج نہین مانتے بلکہ عقلاً و یقیناً جانتے ہین کہ اُسکے قدرتی بھنڈار مین انادی زمانہ سے یہہ کارخانہ موجود ہے - نہ کبھی خدا کا ناش ہوا اور نہ ہوگا" علے ہذا القیاس - موصوف کے ساتھہ ہی انادی کال سے صفت اکال ہے - خدا کے انادی علم اور انادی ارادہ سے انادی معلومات اور انادی روحین موجود رہتی ہین اور روحون کی انادیت سے سلسلہ اعمال بھی پرواہ روپ سے انادی روان ہے - جگت کا کارن یعنی پرکرتی و پرمانو بھی اُس پرماتما کے قبضہ قدرت مین انادی زمانہ سے موجود ہین - یہہ تمام جڑ جگت اُسی بیجان پرکرتی سے ایشور نے پیدا کیا اور کرتا ہے - منکران خدا و ناستکان کبریا کو یہی تو مقام ہے

بقیہ حاشیہ بیٹھا ہوا ہے اور کیا اُسکے جسیم ہونے مین کسی تعلیم یافتہ کو انکار ہو سکتا ہے - پس ایسا جسمانی خدا ضرور فانی ہے - باقی اور جاودانی نہین ہے - خدا کو حاضر ناظر جانکر اے محمدی فاضلو! بھائیو! اسطالہ کرد ؎ تعصب بلاے است بیحاصلی - جو پیوندہا گسلی واصلی "

جہان چلکر کہانا پڑتا ہے اور یہی منزل آتی جہان سے مذبذب ہوکر پرماتما کی طرف رجوع لانا۔ جڑہ مین چیشٹا و انتظام محال المحال ہے اور یہہ بھی ایک ثبوت اعلی ہستی ذوالجلال پر دال ہے یہہ تمام چیزین پرماتما کی برکت وقدرت وانتظام وکاملیت کی محتاج ہین اور اپنی مرض کمزوری مین لاعلاج۔ جتنا اُنکا تعلق پرمیشور سے ہے اتنا کسی دوسری چیز کا باہمی نہین ہے چنانچہ ویدمین ایشور فرماتا ہے

यो भूतं च भव्यं च सर्वं यश्चाधितिष्ठति स्वर्यस्य च केवलं तस्मै ज्येष्ठाय ब्रह्मणे नमः अ॰ कां॰ १ प्र॰

برہم - پرماتما - بہوت - بہوکہشٹ ورتمان ان تینون زمانون کے اوپر براجمان اور تمام جگت کو اپنے وگیان ہی سے جاننے والا اور رچنے والا اور پالنے والا اور پرکرتی مین سے کرنیوالا اور سنسار کے سب پدارتھون کا ادھشٹاتا یعنے مالک ہے۔ جسکا سکھ ہی کیول سروپ ہے جو سب سکھون کا دینے والا ہے۔ اور جو سب سے بڑا یعنے جیشٹ ہے۔ اُسیکو نمسکار کرنی لوگ ہے کسی اور کو نہین اور نہ کوئی اُسکے سوا مالک ہے۔

اس منتر سے پرماتمانے من کل الوجوہ مبرہن کردیا ہے۔ کہ تمام ارواح اور اجزا و اجسام وغیرہ جگت کا مالک ہی اپنی انادی قدرت سے تمام جگت کے پدارتھون یعنی جڑہ جگت کو جاننے والا اور رچنے والا۔ اور روحونکو اُنکے کرمون انوسار عدالت کاملہ سے پہل دینے والا اور پرورش کرنیوالا ہے۔ اُسمین کبھی دوکھ نہین کبھی بہول نہین ہے۔ وہ راستی کا منبع اور گیان کا مجمع ہے۔ دنیا کا ایک ذرہ بھی اُسکے احاطہ قدرت سے باہر نہین ہی۔ تمام انسانون کو اُسکی عبادت اُسکی پرارتہنا کرنی چاہیے۔ نہ کہ کسی اَور کی۔ کیونکہ جگت کا سوامی یا ادھشٹاتا اور کوئی نہین ہے۔

جب یہہ منتر خود ہی مخالفون کے مصنوعی و بنادٹی اعتراضون کا تسلی بخش کامل جواب ہے تو ہمین زیادہ ضرورت نہین ہے کہ کچھہ اور ایزاد کرین۔ جو سچی بات کو غلط پیرایہ

مین بیان کرکے لوگون کو راستی سے بدگمان و روگردان کرانا چاہے وہ داناؤن کے نزدیک جہوٹہا ہے اور قران کہتا ہے لعنت اللہ علی الکاذبین اور مین ماکرین و مفسدین کو بھی شامل کرتا ہون۔ باقی رہی یہہ بات کہ " اگر پرمیشور کا مرنا بھی فرض کرلیا جاے تو اُنکا کچھ ہرج نہین ہے" اِسکا جواب یہہ ہے۔

اے **ناظرین**! مخالف بدبین و کوتاہ اندیش جفا کیش نے کسقدر بہاری الزام و موٹہہ پہٹ کلام من گہڑت بنایا ہے نہ خدا سے ڈرا اور نہ جہوٹھ بولنے سے شرمایا ہی خاموش رہنا صداقت سے دور ہے اور جواب ترکی بہ ترکی دینا ضرور ہے کہ اگر آپ اپنے کو بھی جہوٹہا فرض کرلیوین۔ تو تمام دعوی ہی غلط ہوجاوے اور خلقت خدا کی فریب دہی کا اتہام آپ پرنہ آوے۔ اور اگر ہم اُنکو زندہ درگور فرض کرلیوین تو بھی ہمارا کچہہ ہرج نہین صرف براہین الاحمدیہ کے خریدارون کا نقصان ہے۔ اور آپکے قرضخواہون کا زیان و تاوان۔ حضرت فرض کا میدان فرض ہے۔ بالفرض و التقدیر اگر آپکا نبی پیدا نہوتا تو ہمارا کیا ہرج تہا۔ کروڑون خون نہوتے۔ لاکہون لونڈی غلام نہ بنتے۔ کروڑون گہر تباہ نہوتے اور نہ ملک کا ستیاناس ہوتا۔ اور اِسی کے حسب حال ایک ایرانی شاعر صداقت کا ماہر فرماتا ہے ؎

زشیر شتر خوردن و سوسمار | عرب را بجاے رسید است کار
کہ ملک عجم را کُند آرزو | تفو بر تو اے چرخ گردان تفو

خفا نہوجیے۔ نہ اسمین کچہہ خود غرضی ہے۔ بلکہ یہ سب ہماری گفتگو فرضی ہے۔ تسلیم یا عدم تسلیم آپ کی مرضی ہے۔ مرزا صاحب اگر بالفرض و التقدیر ایسا اتفاق ہووے کہ جن فرشتون نے خدا کا ڈولہ اُٹہایا ہوا ہی وہ سب مثل شیطان کے فرنٹ یا باغی ہوجاوین اور مقابلہ کو آوین اور تخت کے چوبون کو کاندہے سرکاوین۔ تو پہر آپ ذرہ یہہ بتلاوین کہ خداے محمدیان کو کس غار مین گراویں اور اُس گرپڑنے مین بالفرض اگر خدا مرجاوے۔ تو آپ کا مولا

کون کہلاوے۔ برا نمانیئے یہہ آپ ہی کی مرضی ہے ورنہ ہمارا دعوی حقیقی نہین بلکہ فرضی ہے۔

شیطان کے تقدس کا قطعی فیصلہ

بقول محمدیان شیطان نے خدا کا دیدار بہی دیکھا۔ اور خدا سے باتین بھی کرتا رہا۔ اور فرشتون کا معلم اول بھی تھا۔ باوجود اسکے سواے خدا کے کسیکو نہ مانتا تھا۔ گویا موحد تھا یا صوفی مذہب تہا۔ عالم اجل ہونا اسکا محتاج بیان نہین۔ فضیلت مین اُسکے ہم پلہ کوئی ملایک یا انسان نہین پس کچھ شک نہین ہے کہ اُسکی نجات ہو چکی ہوگی۔ اور روضہ رضوان مین سیر کرتا ہوگا۔ سب سے بہاری وجہ نجات کی یہہ ہے کہ مجیب الدعوات ہے (دیکھو ایوب کی کتاب) اور برآرندہ حاجات۔ پس عقل کسی طرح نہین مان سکتی کہ اتنے خوش نصیب شخصکو خدا ملعون بنادے اور گالی گلوج سے مطعون۔ اور خصوصاً پسران آدم کو اُسکا مرہون ہونا چاہیے۔ کیونکہ وہی باعث ایجاد اولاد آدم ہوا۔ اگر وہ آدم کو دانہ گندم نہ کہلاتا۔ اور نیکی بدی کی پہچان نہ کراتا۔ تو بس اللہ اللہ وخیر صلاح تہی اُنکو اس عالم مین کون لاتا۔ درحقیقت اگر یہہ کارروائی ہوئے رکھتی ہے۔ تو حضرت شیطان ایک مقدس بندۂ رحمان ہوگا۔ اب برہان قاطع اسکی تصدیق واجب ہے آیا قران کے روسی یہہ بات درست ہے یا برخلاف واقعہ۔

چونکہ شیطان بذاتہ کوئی شخص نہین ہے۔ اور نہ کوئی ثبوت دیسکتا ہے لیکن بالفرض محال اگر شیطان ہے تو جب آدم اور اولاد آدم کو شیطان نے بہکایا تو پہر شیطان کو کسنے بہکایا اور خدا سے مقابلہ کرایا۔ حالانکہ خدانخواستہ بقول محمدیان مجرم اول وہی ہے حل طلب اور قابل غور دو امر ہین۔ اول[1] پرمیشور دانای کل ہے یا نہ۔ دوم[2] کسی مخلوق کو سجدہ کرنا کفر ہے یا نہ۔ جب یہہ امر بہر نوع ثابت ہے کہ پرماتما دانای کل ہے کسی کا کوئی راز اُس سے پوشیدہ نہین اور سبکا سوامی یعنے غالب کل بہی ہے اور قطع النظر اِسکے سجدہ کرنا کسی اَور کو

سوائے اُسکی مقدس ذات کے کفر و شرک ہے۔ جب کفر کا کرنیوالا کافر ٹھرا پھر کفر کا حکم دینیوالا
یا کفر کرانیوالا کافر و مشرک کیوں نہیں؟ ؎

ہبین دانائی بانئی اسلام عبث الزام شیطان بر خدابست
بسے غالب بقول او ست شیطان خداوند گانش را کند پست

اے مومنو! یہہ سخت حیرت کا مقام ہے اور قابلِ الزام کلام۔ کہ خداوند پاک کفر کا حکم دیوی
اور جو اُسکے کفر کا حکم مانے اُسے مطعون ٹھراوی اور لعنتی گردانی۔ چونکہ وہ پرمیشور ان
الزامات و توہمات و شرکات سی منزہ ہے اسواسطے خرد خردہ بین فتوی دیتی ہے کہ یہہ
حکم اُسکا نہین ہے۔ اور نہ شیطان کوی فرشتہ یا خدا کیطرف سے کہین ہے۔ چوری کرنے
والیکا نام چور ہی اور کُشتی کھیلنے والیکا نام شہزور ہے۔ جو چوری سی تارک وہ نیکو کار ہے اور
زانی کا نام بدکار ہی۔ چنانچہ اسی کی تائید مین ایک مولوی صاحب فرماتے ہین ؎

ہنسی آتی ہے مجھے بس حضرتِ انسان پر
فعل بد تو خود کرے لعنت کرے شیطان پر

کتاب وقائع نعمت خان عالی جسکا مصنف ایک عالی طبع مسلمان ہے وہ
بھی ہماری تائید مین اسطرح گوہر فشان ہے۔

حکایت

شیخ در خواب دید شیطان را رہزنِ دین و دزد ایمان را
از صفا جسکه دل چو آئینہ ساخت آن لعین را ہمین کہ دید شناخت
بملامت عتاب پیش گرفت بر سرش زد بی زریش گرفت
کہ چہا میکنی تو اے مردود شدہ از درگہ خدا مطرود
ایکہ گمراہ کردہ مردم را طوقِ اضلال حلقۂ دم را
این ہمہ طاعت و رکوع و سجود بہر اغوائے خلق و مردم بود

ہم دیگر چو شیخ بُرد بکار ۞ شد ازان ضرب دست خود بیدار
چون ترشرو ز خواب شیرین جست ۞ دید ریش خودش بدست خود است
جنگ با دیو نفس آمد یاد ۞ خندہ زد و ریش خود سر داد
گر نہ کشف است چیست این آخر ۞ ہر کہ شک آورد شود کافر

درحقیقت یہہ بات درست ہے کہ "نفس و شیطان ہر دو یک تن بودہ اند" مگر اب اہل انصاف سے اس مقام پر میری ایک گزارش ہی۔ کہ دو آدمی یار غمگسار ہون۔ جنمین سے ایک مجرّد اور ایک عیالدار ہو۔ بترغیب اپنے مجرد دوست کے اگر عیالدار زوجہ خود کو مجرد یار سے ہمبستری کا حکم دیوی۔ تو عورت (بشرطیکہ پاکدامن اور حیادار ہو) کو ان دو امرون سے کیا کرنا بہتر اور واجب ہے۔ اول کیا بموجب فرمانے اپنے بیحیا خاوند کے اُسکے یار کے پاس چلی جاوے اور ہمبستر ہووی یا اُس سے کہے کہ اے کم عقل بیحیا پاگل پن مت کر اور ایسا حکم ناجائز مت دے بلکہ ایسے حکم کی تعمیل کی امید مجھ سے مت رکھ۔ تیری بات سراسر بُری ہے ورنہ میرا گلا اور چُھری ہے کسی اہل حیا اور دانشمند سے امید نہین ہے۔ کہ امر اول کی تاکید کرے بلکہ عوام الناس سے بھی دریافت کیا جاوے تو یہی جواب ملیگا کہ اگر اُسکو اس حکم کی نہ ماننے سے قتل کر دیوی علیحدہ کر دیوے چھوڑ دیوی تو بھی یہہ امر قابل پذیرائی نہین ہے۔ کسی طرح منظور نہ کرے۔ بجا کہ لعنت ملامت۔ بقول حضرت سرمد صاحب کے

سرمد اکار بعشق حرم و دیر مکن ۞ در کوچہ فسق چو گمرہان سیر مکن
گر صدق تو ہست رہبری ز شیطان آموز ۞ یک قبلہ گزین و سجدہ با غیر مکن

اب ایک صریح کفر کا اثبات کرتا ہون اور وہ یہہ ہے کہ عام **محمدیون** کا عقیدہ ہے کہ **خدا** سے خیر اور **شیطان** سے شر آفریدہ ہی۔ یعنے خیر کا خالق **رحمان** اور شر کا خالق **شیطان** ہی۔ دیکھو **سورۃ مائدہ** مین لکھا ہے۔

انما یرید الشیطن ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر و یصدکم

عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فہل انتم منتہون سوای اسکے نہین ہی کہ چاہتا ہے شیطان
جو درمیان تمہارے ڈالے دشمنی اور ناخوشی بسبب شراب اور قمار بازی کے اور ہٹا رکھے
تمکو خدا کی یاد اور نماز سے۔ پس تحقیقاً اُسوقت تم ہٹ جاؤ **سورہ یٰسین** مین ہے
الم اعہد الیکم یٰبنی آدم ان لا تعبدوا الشیطٰن انہ لکم عدو مبین ۝
ولقد اضل منکم جبلاً کثیرا۔ افلم تکونوا تعقلون ۝ آیا مین نے
نہ بھیجا تمہاری طرف ای اولاد آدم کی کہ مت پوجو شیطان کو۔ تحقیقاً وہ تمہارا دشمن ظاہری
ہے اور تحقیقاً گمراہ کیا شیطان نے تمہاری طرف سے بہت مخلوق کو کیا تم نہین جانتے تھے
علیٰ ہذا القیاس"۔

اسی طرح صدہا آیتین قران مین موجود ہین اور ہماری مدعا کے ہو المقصود۔ کیا یہ ممکن ہے
کہ کارخانہ الٰہی مین اسقدر اندھیر ہو۔ اور دیدہ و دانستہ معاملہ چشم پوشی برتا جاوے۔ نادان
بیوقوف کو لوبارہ۔ اور دانا حق پرست پشیمانی اُٹھاوے۔ درحقیقت شیطان کی شیطانی کارروائی
نے دنیا کی خونریزی کروی اور اس سنسار نمونہ گلزار مین لہو کی ندی بہادی۔

از آدم تا ایندم سوای پیغمبرون کے کسی نے شیطان کو نہین دیکھا۔ اور شیطان کو ہاضمہ کی گولی
سمجھکر گناہون سے پرہیز چھوڑ دیا اور دلیرانہ گناہ کرکے شیطان کے سر چڑنے لگے۔ اور اسی
دھوکہ بازی سے شیطان ماننے والی قومون مین گناہ بڑہنے لگے۔ شیطان کا نام لیتے ہی ڈبل
سارٹیفکٹ (سنی) دین متین سے جھٹ خلاصی اور رستگاری ہے اور آلایش گناہ و
جرایم سے صرف توبہ پکارنے سے آزادی ہے۔

عیسائیون کے نزدیک سوای پیروان عیسیٰ کے باقی کل فوج شیطان کی ہے۔
محمدیون کے نزدیک سوائے پیروان محمد کے باقی کل فوج شیطان کی ہے۔
آتش پرستون کے نزدیک سوائے پیروان زردشت کی باقی کل فوج اہرمن یعنی
شیطان کی ہے اور ہم آریہ لوگ تو اُسکی ذات سے منکر ہین۔ اسواسطے کسی کو لشکر

شیطان نہین بناتے - مگر جب دل مین خیال دوڑاتے ہین تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ خدا کی فوج سے شیطان کی فوج فراوان ہے - اور شاید یہی سبب ہی کہ قرآن مین خداے محمدیان اُس سے مقابلہ کرنے مین ترسان ہے - پس یہان دوبارہ ہمین بقول مرزا غلام احمد کے کہنا پڑا کہ مسلمانون کے نزدیک دو خدا ہین - ایک خدائی خیر دوسرا خدائی شر - اور دونو ہر ایک جگہ حاضر وناظر ہین اور دونو مسلمانون سے غالب وزور آور - عالم کل بھی دونو ہین و لیس کمثلہ شیی یعنے لاثانی بھی دونون ہین - رب العالمین بھی دونو ہین اور خیر الماکرین بھی دونو خالق بھی دونو ہین اور رازق بھی دونو - اور نظر بران شیطان کی فوج کی ارواح واجزا اجسام وغیرہ اپنے وجود اور بقا مین بالکل خداے محمدیان سے نے تعلق ہین یہانتک کہ اگر خدا کا مرنا بھی فرض کیا جاوی تو بھی مسلمانون کا کچھ ہرج نہین اور نہ نقصان ہے بلکہ بفضلہ قایم مقام اُسکا موجود ہے جسکا نام شیطان ہے -

لطیفہ

(از مثنوی مولوی روم)

مرمغے را گفت مردی کای فلان	ہین مسلمان شو بباش از مومنان
گفت گر خواہد خدا مومن شوم	ور فزاید فضل ہم موقن شوم
گفت میخواہد خدا ایمان تو	تا رہد از دست دوزخ جان تو
لیک نفس زشت و شیطان لعین	میکشندت جانب کفران وکین
گفت ای منصف چو ایشان غالب اند	یار او باشم کہ باشد زورمند
نفس و شیطان خواہش خود پیش برد	وان عنایت قہر گشت وخرد مرد

براہین الاحمدیہ جلد اوّل صفحہ ۶۵ سے ۶۸ تک اشتہار مین ہے

ہم بطور تمثیل کے اس جگہ اسی قسم کی ایک دلیل دلایل مرکبہ مثبتہ حقیقت فرقان مجید سے تحریر کرتے ہین اور وہ یہہ ہے جو تعلیم اصولی فرقان مجید کی دلائل حکمیہ پر مبنی اور مشتمل ہے

یعنے فرقان مجید ہر ایک اصول اعتقادی کو جو مدار نجات کا ہے محققانہ طور سے ثابت کرتا ہی اور قوی اور مضبوط فلسفی دلیلون سے بپایہ صداقت پہونچاتا ہے جیسے وجود صانع عالم کا ثابت کرنا۔ توحید کو بپایہ ثبوت پہونچانا۔ ضرورت الہام پر دلایل قاطع کا لکھنا۔ اور کسی احقاق حق و ابطال باطل سے قاصر نہ رہنا۔ پس یہہ امر فرقان مجید کی منجانب اللہ ہونے پر بڑی بزرگ دلیل ہے جس سے حقیقت و افضیلت اُسکی بوجہ کمال ثابت ہوتی ہے"

اور پہر براہین احمدیہ کی جلد ۴ کے صفحہ ۳۹۴ پر تحریر کرتے ہین کہ

"بہ نسبت مقابلہ و موازنہ وید و قرآن کے جو نظر ڈالیگا اُسے فی الفور دکھائی دیگا کہ وید اپنی عبارت مین ایسا کچا اور ناتمام ہے کہ پڑہنے والے کے دل مین طرح طرح کے شکوک پیدا کرتا ہے۔ اور خدا تعالی کی نسبت انواع و اقسام کی بدگمانیون مین ڈالتا ہے اور کسی جگہ اپنی دعوی کو طاقت بیانی سے واضح کرکے نہین دکھاتا اور نہ پایہ ثبوت تک پہونچاتا ہی بلکہ یہہ خود معلوم ہی نہین ہوتا کہ اُسکا دعوی کیا ہے اور اگر کچھہ معلوم بہی ہوتا ہے تو بس یہی۔ کہ وہ اگنی اور سورج اور اندر کی پرستش کرانا چاہتا ہے اور پہر اسپر کوئی حجت اور دلیل پیش نہین کرتا کہ کب سے اور کیونکر ان چیزون کو خدائی کا مرتبہ حاصل ہوگیا"۔

جواب باصواب موازنہ و مقابلہ وید و قرآن

اے پیارے ناظرین! آریہ سماج کا چوتہا نیم ہے کہ "سچ کے اختیار کرنے اور جہوٹھ کے چہوڑنے مین سردتہا اُوت یعنی ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔ ہر ایک حق پسند جانتا ہے کہ یہ کسقدر اعلی مدارج کا اصول ہے۔ اور اگر ذرہ عمیق نظر سے دیکہا جاوے تو بہت سے صداقتون اور کمالون پر محمول ہے۔ انسان کے واسطے صدہا روحانی برکتون و نعمتون کا رہنما ہی اور بہت سے کشائش باطن و عقدہ جہالت کا مشکلکشا۔ ویدوکت دہرم مین اندہا دہند کسیکی تقلید کرنا ناروا ہی اور غلط بات پر اعتراض کرنا سراسر واجب و بجا۔ جس بات

کے سمجھنے سے عقل عاری ہے اُسپر غور کرنا ہر طرح دانائی و ہوشیاری ہے۔ اپنی بات کی اس اصول مین تاکید ہے اور یہہ ہی سبب ہے جس سے آریہ سماج مین ہر ایک بطالت کی علانیہ تردید ہے۔ جس مذہب مین اعتراض کرنا یا شک لانا کفر کا نشان ہے۔ اُس ایمان بالجبر یا ایمان بالمکر کا خود اُسکی زبان سے ہی بدیہی البطلان ہے۔ اسی مبارک اور مقدس ارشاد کے مطابق ہمین ہر صورت واجب ہے کہ راستی کو پاکر بھی سچ کی پرکھا کرتے رہین یعنے صداقت کو سمجھہ کر بھی خاموش نہ بیٹھین بلکہ ناراستی کے دفعیہ پر مستعد رہین۔ پس باوجود صحیح ماننے وید مقدس کے ہمین ہر ایک مذہب کی بنیادی کتاب کو (جنہین وہ الہامی و پاک سمجھتے ہین) دیکھنا و پڑہنا ضروری ہوا بایں وجہ جبتک سچائی کا مقابلہ نہ کیا جاوے اور جھوٹھ اُسکے سامنے لاکر دلائل قاطع سے شکست فاش نہ کھاوے تب تک راستی کے جوہر خاص و عام پر بوجہ انکشاف نہین پاتے اور نہ تسلّی کامل پہونچاتے ہین۔

ابیات

کسوٹی پر کھرے سونے سے کھوٹے کو پرکھتے ہین۔
مقابل وید اقدس اس لئے قرآن کو رکھتے ہین

بھرا ویدون مین ہی ایشر کا گیان اے مہربان دیکھو
صداقت اور توحید الٰہی کے نشان دیکھہ!

پرانے قصون کا مجموعہ ہے قرآن سرتاپا
اساطیر الاولین ہے یہہ خود اُسکا ہی بیان دیکھو

بالفرض محال اگر سوامی جی مہاراج بحالت زندگی غیر مذاہب والون سے مباحثہ کر کے جادودانی بہار صداقت وید مقدس نہ دکھاتے تو اسوقت آریہ سماجون کے چمنستان مین یہہ مبارک پودے کبھی دیکھنے مین نہ آتے اور اگر مواعظین غیر مذاہب

کا سوامی جیو وید دکت یکتیون (دلائیل) سے ہمارے سامنے کہنڈن نہ فرماتے تو ہم ان
اریہ سماج کی روز افزون ترقی نہ دیکھ پاتے۔ آئے دن سماجون اور آریہ دہرم کی
برکات مختلف ممالک مین فیض رسان ہین - اور کفر و شرکت کی ظلمت و بدی روز بروز
رو بہ تنزل و نقصان - ویدون کی تعلیم و تدریس کا خورد و کلان کو خیال ہے اور
ویدک صداقتون و خوبیون سے ہر ایک منصف مزاج مسرور و خوشحال - ہمارے مرزا صاحب
کو اس بات پر بڑا افتخار ہے کہ قرآن چہار دلائیل متذکرہ بالا سے منجانب پروردگار ہی چونکہ
اُن چار دلائیل کو اُنہون نے ایک ہی دلیل گردانا ہے اور مرکبہ و مثبتہ کی تشریحات
سے قرآن کے منجانب اللہ ہونے پر بڑا بھاری ثبوت مانا ہے - نظر بر آن ہمین نہایت
ضروری ہے کہ انصاف اور راستی سے حسب درخواست مرزا صاحب قرآن اور وید
مقدس کا مقابلہ و موازنہ کرین اور اُس سے حق و باطل کا مشاہدہ و معاینہ ہو -
پس ہم انہین چار دلیلون سے وید و قرآن کا مقابلہ کرتے ہین اور انصاف اُسکا
ناظرین کے ذمہ دہرتے ہین -

مقابلہ و موازنہ قرآن و وید

قرآن سے ثبوت ہستی صانع عالم	وید سے ثبوت ہستی صانع عالم
(۱) سورۃ طٰہٰ وھل اتٰک حدیث موسٰی ۞ اذ را نارا فقال لاھلہ امکثوا انی اٰنست نارا لعلی اٰتیکم منھا بقبس او اجد علی النار ھدی ۞ فلما اتٰھا نودی	नहिताः परमं पदं महापद्यन्ति सुकृतः हिवीव चक्षुराततं ऋ॰ १।२२।२०। نجات یا مکتی کے واسطے اصلی مقصود یا پرم

حاشیہ - اس کتاب کے ضمیمہ مین ایک [illegible] فاضل کی رائے انگریزی [illegible]

قرآن

یموسیٰ ہ انی انا ربک فاخلع نعلیک
انک بالواد المقدس طوی ہ وانا
اخترتک فاستمع لما یوحی ہ اننی انا
اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم
الصلوٰۃ لذکری ہ ان الساعۃ اتیۃ
اکاد اخفیھا لتجزی کل نفس بما
تسعیٰ ہ فلا یصدنک عنہا من لا
یومن بہا واتبع ھوٰہ فتردیٰ ہ و
ماتلک بیمینک یموسیٰ قال ھے
عصای اتوکؤا علیہا واھش بہا
علےٰ غنمی ولی فیہا مآرب اخریٰ ہ

ترجمہ

آئی ہے تیرے پاس بات موسیٰ کی جبوقت
دیکھی اُسنے آگ پس کہا واسطے گھر والون
اپنے کے کہ ٹھہرو تحقیقاً مینے ایک آگ
دیکھی ہے مین امید رکھتا ہون کہ لاؤن
اُس آگ سے تمہارے پاس آگ سلگا کر
یا پاؤن اُس آگ پر کوئی واقفکار راستہ
جاننے والا - جب آیا اُسکے (آگ کے) پاس
آواز آئی (آگ سے) اے موسیٰ تحقیقاً

وید

انگر شٹ پد یا سب کے جاننے یوگ سرب
بیاپک پرماتما ہے - سبکو پورے پرتین سے
اُسکے حصول یا پراپتی کے لئے کوشش
اور تین کرنا چاہئے - اُسکے گیان سے پرم
آنند مین رہ سکتے ہین - ست ودیا سے
ہی اُسکا گیان ہوتا ہے - اور گیان سے ہی
پرماتما کا جاننا ہے - جسطرح اکاش مین نیتر
اور سورج کی بیاپتی اور پرکاش آسمن
آتت بیاپت ہے - ایسے ہی برہم سب
جگہ پر ہی پورن ایک رس بیاپک ہے
اُسکی پراپتی سے جیو سب دُکھون سے
چھوٹتا ہے اور کسی طرح نہین -

اس منتر مین پرماتمانے چار اُپدیش
فرمائے ہین -

(۱) ایشور کے ہی گیان سے مکتی ہے
اور اُس مکتی سے اعلےٰ سکھ یا حقیقی آنند
یا زیادہ مدارج ترقی انسان کے واسطے
کوئی نہین ہے -

(۲) فانی سکھ اور شہوی یا گیانی
لذائذ کا اُسمین نام و نشان بھی نہ دارد ہو

قرآن	وید
مین تیرا رب ہون۔ پس اوتار ڈال جوتیان اپنی تحقیق تو بیچ میدان پاک کے ہی کنام اُسکا طوی ہے اور مینے پسند کیا تجھکو پس سُن جو کچھ وحی کیا جاتا ہے۔ تحقیق مین ہی تیرا خدا ہون۔ میرے سوا کسی کو مت پوج۔ عبادت کر میری اور قائم کر نماز کو واسطے یاد میری کے۔ تحقیق قیامت آنیوالی نزدیک ہے۔ کہ چھپا ڈالون مین اُسکو تو کہ بدلا دیا جاوے۔ ہر جی ساتھ اُس چیز کے کہ کرتا ہے پس نہین بند کرے تجکو فکر اُسکے سے وہ شخص کہ نہین ایمان ساتھ اُسکے اور پیروی کرتا ہے خواہش اپنی کی پس ہلاک ہوجائے تو اور کیا ہے بیچ داہنے ہاتھ تیرے کے اے موسے۔ بولا یہ میری لاٹھی ہے اسپر ٹیکتا ہون اور پتے جھاڑتا ہون اس سے اپنی بکریون پر اور میرے اسمین کئی کام ہین۔ اور تھوڑے سے اختلاف کے ساتھ یہی قصہ سورۃ قصص مین بھی ہے مگر سورۃ النمل مین اسکا بیان بہت عمدہ ہے	(۳) ایشر محسوس نہین ہے اور نہ محدود ہے۔ اُسکا کوئی خاص مکان یا تخت نہین ہے اور نہ اُسکی حاضری کے واسطے کسی ایپر بیگی کی ضرورت ہے بلکہ وہ سرب بیاپک ہے۔ (۴) ودیا گیان کا ذریعہ اور گیان مُکتی کا۔ پس مُکتی کا نتیجہ پرماتما کی پراپتی ہے۔ (مگر اس سوکھم بات کے جاننے کے واسطے ایک اس سے بھی سوکھم دلیل کی ضرورت تھی۔ جو ایشر کیطرف سے ہدایتاً دیگئی) پرمشور آگیا دیتا ہے کہ جسطرح سے آکاش مین نیتر کی بیاپتی ہے اور محسوس نہین ہوتی۔ بصارت اپنا کام چلارہی ہے اور دکھائی نہین دیتی۔ جسطرح سوریہ کا پرکاش آکاش مین آسمتات بیاپت ہے اور زیادہ سوکھم ہونے سے آکاس استھ پدارتھ اسکی ماہیت کو نہین جانتے ویسے ہی ایک مہان شکتی مان پرماتما انتظام عالم کا کر رہا ہے۔ مگر سورج کیطرح جڑہ نہین۔ اور نہ ایک دیشی (محدود بالمکان) ہے

قرآن	وید
جہان صاف یہ لکہا ہے ۔ فلما جاءھا نودی ان بورک من فی النار و من حولھا و سبحن اللہ رب العالمین ٥ پس جب آیا اُسکے پاس پکارا گیا یہہ کہ برکت دیا گیا جو کچہہ کہ بیچ آگ کے ہے اور جو کوئی گرد اُسکے ہے اور پاکی پروردگار عالمون کے کو ۔	چونکہ فانی نہین اسواسطے محسوس بہی نہین ہوتا ۔ مگر سرب بیاپک چیتن اور سرب شکتیمان ہے ۔

اب قرآن کے نتایج پر غور فرمایئے ۔ اور جو ہیہ یا سچ کو محک امتحان پر لایئے ۔ سورہ طہٰ کی اس آیت مین موسیٰ سے آگ نے باتین کرکے انی انا ربک یعنے اے موسیٰ مین تیرا پروردگار ہون کہا حالانکہ ان کل آیتون مندرجہ بالا مین پے در پے آگ کی نشانیان موجود ہین عالم کل و محیط کل کو ایک شعلہ نار ہین سمجہا ۔ وقنا ربنا عذاب النار طویٰ کی زمین مین جوتی اُتارنا آگ کی تعظیم کرنا آتش پرستی نہین ہے تو اور کیا ہے ؟ اور اسی واسطے موسیٰ سوختنی قربانیان کرکے اگنی دیوتا کو خوش کیا کرتا تہا ۔ اور انہی کو معبود سمجھکر اُس سے مرادین مانگتا تہا جس سے من کل الوجوہ ثابت ہے کہ موسیٰ آتش پرست تہا ۔ اور یہی آرزو رکہتا تھا ۔ کہ اے آگ فرعون کو جلا دے ۔ اے آگ دریائے نیل کو سکھا دے ۔ اے اگنی دیوتا میری قربانی قبول کر ۔ اے آگ مرنے کے بعد مجھے خراب نکر ۔ اے ناری خدا اپنے پوجاریون کی حفاظت کر ۔ اے آتشی اللہ میرے گناہون کو جلا دے ۔ اے جلانے والے مولا دل جلون کی فریاد سن ۔ سردی سے بچا ۔ اور گرمی کی تکلیف سے نگہبانی کر اور آسمان سے نزول کرکے ہمارے مین حلول فرما ۔ اے تیز قہار مجھے مصر پر تسلط دے ۔

دیکھیئے یہان پر بعوض ثابت کرنیکے قرآن نے ایک نیا گل کہلایا یعنے نار (آگ) کو پروردگار بتلایا اور موسیٰ کو مسجود کرایا ۔ جنکو خدا نے آنکہین دی ہین ۔ وہ یقینی طور پر دیکہہ سکتے ہین کہ یہہ صاف آتش پرستی ہی ۔ اور اس تعلیم کے رگ و ریشہ سے شرکت پرستی ہے !!

قرآن

(۲) سورۃ فاتحہ

یہ اول سورۃ قرآن ہے

الحمد الله رب العالمین الرحمن الرحیم ملک یوم الدین - ایاک نعبد و ایاک نستعین - اهدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیهم - غیر المغضوب علیهم ولا الضالین - (ترجمہ)

تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمونکا بخشش کرنیوالا مہربان - صاحب قیامت کے دن کا - تجھی کو عبادت کرتے ہین ہم - اور تجھی سے مدد چاہتے ہین ہم - دکھا ہمکو راہ سیدھی راہ اُن لوگونکی کہ نعمت کی ہے تو نے اوپر اُنکے - سوائے اُنکے جو غصہ کیا گیا اوپر انکے اور نہ راہ گمراہون کی -

چونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب بڑہانے کو اور اس سورۃ کی فضیلت جتلانے کو براہین احمدیہ جلد ہم کے ہم ہی کچھ زیادہ ورق سیاہ کرکے بہت سے عیسائیون برہموؤن وغیرہ کے قصے اُسمین بھر دئے ہین اور اُنکا دعوے اس سورۃ کی نسبت حد سے

وید

ओ३म् भूर्भुवः स्वः त त्सवितुर्वरेण्यं भर्गो दे वस्य धीमहि धियो योनः प्रचोदयात् य॰ अ॰ ३६ मं॰ ३

یہ منتر یجروید کا ہے

(اوم) سرب جگت کرتا - سرب آدھار - سرب سوامی - گیان سے - سرب بیاپک - انترامی ایشر - ہرنیہ گربھ - ابناشی - (بھو) پرانون سے پیارا - (بھوا) مکت اور سب سکھون کا داتا - (سوا) سبکا دھارن کرنے والا (سوتو) سب اشرج کا داتا - (ورینیم) جو سویکار کرنے کے لائق اتی سریشٹ (بھرگو) شدھ اور پوتر کرنے والا - (دیوسیہ) سبکے آتماؤن کا پرکاش کرنیوالا - (تت) اُس پرماتما کو (دھی مھی) ہم دھارن کرین - (دیہو یونا پرچودیات) جو سوتیا دیو پرشیشر ہماری بدھیون کو ست کیطرف پریرن کرے - اور برے کامون سے بچاوے -

اس منتر مین عالم کل جگدیشور نے ہستقدر خوبیون سے بھری ہوئی پرارتھنا ہمین سکھلائی ہے - جسکے کامل بیان کرنیکو ایک دفتر چاہئے

قرآن

بیکران ہے بلکہ اُنکے خیال مین یہہ کل قرآن کی جان یا جوہر القرآن ہے لنظر بر آن ہم اُسکا امتحان کرتے ہین -

(الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم)

تعریف واسطے اللہ کے پروردگار عالمون کا بخشش کرنیوالا مہربان ۔ اگر خدائے قرآنی بموجب ان دو آیتون کے موصوف ہوتا تو غیر مذاہب والون اور حیوانون کو مسلمانون کے ہاتھ سے ذبح نہ کراتا - کیونکہ ذبح و قتل رحمت و ربوبیت کے برخلاف ہے - اورکسی شخص کو بیگناہ قتل کروانا سراسر بیرحمی و سفاکی و جلادی ہے - نہ کہ رحمانیت و رحمت جنکے دلمین ذرہ بھی محبت و رحمت کا نشان ہوگا وہ ضرور کہینگے - کہ جو خدا عالمون کا رب اور رحمان و رحیم ہے قرآن اسکا الہام و تعلیم نہین کیونکہ (ع)

نمے باشد مخالف قول و فعل راستان باہم

اور اس امر کی زیادہ تائید یہہ ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان جب کسی حیوانکو ذبح کرتے ہین تو بوقت بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وید

وہ اسے پرمیشور نے جسقدر ہدایات متعلق آتمک گیان کے دی ہین انکو منو مہاراج اور سوامی بیاس جی و سوامی شنکر آچارج و منی یاگولک جی نے معہ شرح معانی کے نہایت واضح کرکے لکہا ہے - مگر ان تمام کی گنجایش اس مختصر مین دشوار جانکر خلاصتاً چند فضائل ہدیہ ناظرین کرتا ہون -

فضیلت اوّل - اس شرتی مین (اوم) سرب اوتم نام ہے جو جمیع اوصاف گوناگون و مخزن ہے فضائل بوقلمون کا اس مین سرب جگت کرتا اور سرب آدہار اور سرب سوامی اوصاف موجود ہین جنسے نہایت واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ جگت کا کرتا اور سبکا آدہار اور سب کا مالک ایک ہی ہے دوسرا کوئی نہین - اس تمام چراچر مہان جگت کا جو بنانیوالا اور بنا کر آدہار رکہنیوالا یعنی اُسکو عمدہ انتظام مین چلانیوالا اور ہمیشہ مہان شکتی سے اُسکا سوامی کہلانیوالا جو تمام برکات کا چشمہ اور جمیع فیوض کا مبدا ہے - وہی جاننے یوگ ہے -

وید	قرآن
فضیلت دوم - گیان مے - سرب بیاپک - انتریامی - یہ تینون نام اوکا سہی پرکاش ہوکر اس منتر کی دوسری فضیلت کہلاتے ہین - تمام جگت کی ذرہ ذرہ کا جسے علم ہے - کیکا کوئی فعل سکے گیان سے پوشیدہ نہین - جو تمام جیؤن کے ایکار تمرت اپنے گیان مے ویدون کا ظہور فرماتا ہے - جو مجسم اور ایک ذیتی یعنے عرش پر یا پانی پر بیٹھا ہوا نہین ہے - اوسی سبب سے طول و عرض و عمق یعنے پرتماسے بیاپت سرب بیاپک ہونے کسے مبرا و منزہ - جو جہل یعنے اودیا سے پاک اور غفلت کمزوری وفریب سے شدہ ہے - جہانتک لوگ جن اور بدہی مان سچار سکتے ہین - اُس سی بھی اُسکا گیان نہایت سوکھم - وہ سرب کا انتریامی ہے اُسکا انتریامی کوئی نہین - اپنے احکام کا بدلنا گیان مے ہونے سے اُسپر الزام ہے - عرش - فرش یا مکان مین ہونا سرب بیاپک پر اتہام ہے - پرماتما سرگیہ علیم کل ہے - تمام الزامات سی برکنار	نہین پڑھتے - بلکہ بسم اللہ - اللہ اکبر کہہ کر قتل کرتے ہین - گویا اپنے خیال خام مین اُسوقت خدائے محمدیان کو رب العالمین اور رحمان و رحیم نہین مانتے - بلکہ صدق دل سے جانتے ہین کہ وہ صفات اُسکے عارضی اور دکھلاوے کے ہین اصل نام اُسکے جبار و قہار و جلاد و ستمگار و ذبح الجاندار ہین جو اس موقعہ کے سراسر سزاوار ہین - اگر وہ رب العالمین ہوتا تو قتل الکافرین و المنافقین کیون فرماتا - انہون نی اُس کا (خدا کا) کیا بگاڑا تھا - جو خواہ مخواہ ایمان بالجبر نہ لانے کے جرم مین شہید کیئے گئے - خدا کی ربوبیت کی بھی یہ بات بالکل برخلاف ہے - عالمون کا رب اور دین کو تلوار اور غضب سے چلاوے - کاشف القلوب ہوکر قتل کا حکم فرماوے - صریحًا واضح ہے - کہ یہ حکم باہم نقیض ہین - اور ایک غلط بات کو دوسری کی دلیل اثبات گردانا اُسکو جھوٹھا ٹھہرانا ہے - پس اس تنازعہ باہمی سے ہمین قرآن کی صداقت مین شک عظیم

قرآن	وید
واقعہ ہو کر اسکو درجۂ صداقت الہام سے گرانا پڑا - (ملک یوم الدین) صاحب قیامت کے دن کا - یہہ فقرہ قرآن کا نہایت حیرت افزا ہے - جس سے خدا کی ذات پر ایک دوش (عیب) وارد ہو رہا ہے - کیا پرمیشور ہر روز انصاف نہین کرتا ؟ کیا آدم کیوقت سے مرے ہوئے لوگ ابتک سشن سپرد ہین ؟ اگر نہین معلوم کہ ضمانت پر ہین یا جوڈیشل حوالات مین - علاوہ بران اسی قران کی سورۃ بقر مین خدا کا نام سریع الحساب رکھا ہوا ہے - اگر وہ جلد حساب کرنیوالا ہے تو ملک یوم الدین نہین - اور اگر ملک یوم الدین ہے تو سریع الحساب نہین - خاصۂ حاکم عادل کا یہی ہے کہ جسوقت مقدمہ کے وقوعہ کی اطلاع ملے فوراً کارروائی شروع کرے اور مجرمون کو سزا دیوے - بقول محمدیان کے اسوقت صفت عدل خدا کی معطل محض معلوم ہوتی ہے - اور دنیا کا انتظام انصاف شائید کوئی ختم المرسلین کرتا ہوگا - اور شائید	اور ہر قسم کی کمزوریون سے نروکار ہی - **فضیلت سوم** - ہرنیہ گربہہ - ایشر ابناشی یہہ نام تیسری فضیلت ہین تمام کرہ سورج و چاند - ستارہ و سیارہ وغیرہ جسکے انوار جلال سے منور ہین اور جس کے قبضۂ قدرت مین رہکر بالکل باہر نہین ہوسکتے جوسکو ہمیشہ انصاف سے دیکھ رہے ہین - بل اور گیان کا دینے والا - اور متغیر و متبدل کارخانہ دنیا کے برخلاف خود غیر متغیر ہے جو کسیطرح شاریرک اور کارمک بندہن مین نہین آتا جو اپنے نیار کا بھی نیار ادہیش ہے - جو ماتا کے گربہہ مین کبھی نہین آتا - بلکہ تمام دنیا کے گربہہ جسکے آشر ہین جسکے حضور سفارش و شفاعت و رشوت و ڈالی لیجانا جرائم کبیرہ سے ہے جسکو جبرئیل و میکائیل وغیرہ کا وحی پہنچانی و رزق رسانی کا محتاج بنانا جہالت کے وتیرہ سے ہے جو الٹا کام کبھی نہین کرتا - اور نہ کبھی جنتا اور نہ مرتا ہے - سدا ایک رس ابناشی ہے -

قرآن

رب العالمین خواب استراحت مین ہو گا۔
ورنہ مالک یوم الدین کے کیا معنے ہین۔ کیا وہ
ایزد متعال مالک یوم الحال و مالک یوم الماضی
والاستقبال کا نہین ہے؟ کیا لا تعطل من
فعل اللہ درست نہین ہے؟ اگر
کوئی حق پسند ذرہ غور سے خیال کرے
تو اُسپر اس نقص کی اصلیت طشت از
بام ہوجاویگی۔

(ایاک نعبد و ایاک نستعین ہ)
"تجھی کو عبادت کرتے ہین اور تجھسے مدد
چاہتے ہین" یہ دو فقرے بظاہر تو اچھے
ہین۔ اور موافق ارشاد وید مقدس کے
مگر سہایتا اور مدد چاہتے ہین کچھ تشریح
نہین کی گئی کہ آیا کس قسم کی مدد چاہتے
ہین۔ برائیون یا بھلائیون مین جیسے کہ
آجکل کے لاکھون افغان وغیرہ مسلمان
چوری۔ قتل۔ ڈکیتی مین ایاک نستعین
کا **وظیفہ** کرتے ہین۔ یا ہزاردن
ملا لوگ قمار بازون کو یہ کلام سکھلاتے ہین
کہ یہہ پڑھکر اگر قمار کھیلنے بیٹھیگا تو بہت جیتیگا

وید

فضیلت چہارم۔ یہہ عام قاعدہ ہے
کہ جسکو پیار کرتا ہے۔ دوسرے کے دل
مین اُسکی محبت اتنی ہی اثر کرتی ہے اور
توجہ والفت بڑھتی جاتی ہے۔ انسان کو سب
سے زیادہ پیارے پران ہین جنکے آسرے
جسم کے سارے تاب و توان ہین۔ ایشر
کو پرانون سی پیارا جاننا گویا جسم و جان
کا اسپر قربان کرڈالنا ہے۔ اور حصول قرب
کا یہی پہلا درجہ ہے۔ جو پرماتما کے پوتر بھو
نام سے پرکاشت ہوتا ہے۔ سچی محبت
اسی سے مراد ہے۔ اور اصلی بھگتی کی یہی
بنیاد ہے۔ جو اس رموز معرفت سے ذرہ
بھی آشنا ہین اُنکے واسطے حقیقی سرور سے
فیضیاب ہونا آسان امر ہے۔

فضیلت پنجم۔ سنسار مین تمام آدمی راحت
کے حصول کا دم بھرتے ہین مگر اس کے
وسائل جداگانہ استعمال کرتے ہین گویا
اُس ایک راحت اور آنند کو لوگ حسب مرضی
چاہتے ہین اور یہی سبب ہے کہ محروم
رہ جاتے ہین۔

قرآن	وید
جب کبھی اتفاقاً کچھ جیت لیا تو کلام کی برکت سے ملا جی کی ہانڈی گرم ہو گئی ورنہ اسطرح ٹال دیا کہ بے طہارت (ناپاک) ہو کر پڑھا ہوگا غرضیکہ ہر روز بدمعاش یہی بہروسہ پر چوری وغیرہ کرکے کچھ حصہ خدا کے نام یا پیر صاحب کی نیاز کر دیتے ہین ہمارا مطلب یہہ ہے کہ برائیون کے واسطے خدا سے مدد نہ مانگنی چاہئیے۔ (اھدنا الصراط المستقیم) دکھا ہمکو راہ سیدہی" - یہہ فقرہ بھی اچھا ہے - بشرطیکہ سیدھی راہ سے قتل و خونریزی سے پرہیز اور محبت و سلوک و اخلاق و خدمت و آسائش خلق اللہ (پروپکار) مراد ہو - ورنہ آجکل سیدھی راہ ایک اور ہی مشہور ہے اگر خدا سے سیدھی راہ کے طلبگار ہو تو علم و عقل کو کیون دخل نہین دیتے اور معقولات کے پڑھنے سے کیون گریز کرتے ہو - قرآن مین عقل سے سوچنا کفر مت جانو اور غلطی کو جہان ہو صحیح نہ مانو - کیا صرف مسلمانی کا ہی راستہ سیدھا ہے یا کوئی	ساقی بجام ناب ربطے وارد مطرب بچنگ و دف ضبطے وارد فہمیدہ نہ کسے رموز اصلی ہرکس بخیال خویش خبطے وارد ویدک اصطلاح مین تمام دکھون سے چھوٹنے کا نام مکتی ہے جسکا دوسرا نام راحت کامل ہے - فانی یا شہوی سکھون کا (جو عارضی وچند روزہ ہین) وہان پر سراغ نہین ہے کیونکہ یہہ سبھی ماسوائے انند ہین - اور حقیقی آنند سے ہٹانیوالے - پس ست گیان سے پراپت ہونے والا سچدانند کا یتھارتھ آنند ہی وہ سکھ ہے جسکا اس مقدس بیہوا نام سے تعلق ہے سچی پریم کا بڑھانیوالا اور حقیقی جوگ کے کرانیوالا الہی ارشاد ہے جس سے بڑھکر طالب حق کے لئے اور کوئی مراد نہین - **فضیلت ششم** - جب ہم نظام عالم پر نگاہ دوڑاتے ہین اور اس سرب آدہار شکتی کا دہیان لاتے ہین تو نہایت عمیق خیال سے اس تمام کا رجحان ایک خاص

قرآن

اور بھی - اگر کوئی اور بھی ہو تو مسلمان اُسکو
قبول کرنے سے کیون جھکراتے ہین - اور ایمان
نہین لاتے - بھائیو ! مقابلہ کرکے دیکھو - اور
سچ یعنے صراط المستقیم کو گرہن (اختیار) کرو
(صراط الذین انعمت علیہم) اُنکا راستہ
جنپر تونے نعمت کی (غیر المغضوب علیہم)
سوائے اُنکے جو غصہ کیا گیا - اوپر اونکے
(ولا الضالین) اور نہ راہ گمراہون کی
چونکہ مسلمان تناسخ کے قایل نہین ہین پس
خدا کا کسی کو نعمت دینا اور کسی پر غضب کرنا
اور کسیکو گمراہی مین ڈالنا - چہ معنی دارد -
اس سے نہ اُسکا انصاف قایم رہتا ہے نہ اُسکا
رحم نہ اُسکا علم - انعمت علیہم مغضوب علیہم
وضال علیہم - سب کی ضمیرین خدا کیطرف
پھرتی ہین - پس اُن اعمال کا فاعل خدا ہوا
نہ کہ وہ لوگ - اسواسطے یہ پرارتھنا (دعا)
بہت نقصان رسان ہے - اور خدا پر بہتان
لگانیوالی ہے - بیان نامہ نگار - کی تائید
تفسیر حسینی والاہی کرتا ہے - نہ راہ آن
کسانیکہ خشم گرفتہ بر ایشان قبل الوجود

وید

ہر کُنکیطرف معلوم ہوتا ہے جو اس اپار سنسار
کا دہارن کرنیوالا ہے - اور یہ عُقدہ جبتک
فضل الٰہی شامل حال نہو تب تک حل نہین
ہوسکتا اسلئیے پرماتما نے مہان رِشی یالتا سے
ارشاد فرمایا ہے کہ جسقدر جگت تم دیکھتے ہو
یا وہ جو کہ تمہاری درشٹی گوچر نہین ہے -
یعنے لوک لوکانتر وغیرہ - ان سبکو سرب
شکتی مان - سرب آدہار - جگدیشور نے ہی
دہارن کر رکھا ہے اور وہ اپنے کام مین کسی
سے سہایتا نہین لیتا -

فضیلت ہفتم - وہ سویتر یعنے

سب ایشرج کا داتا ہے - ہر ایک اُس سے
کرم انوسار پھل پاتا ہے - اُسے چھوڑ کسی
اور سے مانگنا قطعی نادانی ہے - کیونکہ اس
صفت سے موصوف ہونیکے لایق اور
کوئی نہین - تمام روحانی برکتون کا آغاز
اسی مبارک اُپدیش سے جاننا - کیونکہ اغیار
سے قطعی لاتعلق ہونیکا اس مین ارشاد
ہے - وید مقدس ایک پرماتما کے سوائے
اور کسیکو ایشرج یعنی نعمتون کا داتا نہین

قرآن	وید
بعرض غضب تو در آمدہ و بدان سبب بر کفر اقدام نمودہ" - قبل از وجود جبکہ کسی سے کوئی عمل سرزد نہ ہوا - بلا ظہور جرم خدا کا مغضوب الیہ سمجھنا خدا کو ظالم اظلم و جاہل اجہل ٹھہرانا ہے - (نعوذ باللہ منہا)	مبتلا تے اور نہ قبرون شہیدون اور فرشتون کیطرف بہٹکاتے ہین بلکہ تمام عالم کو اس سچے ودیادان کیطرف جھکاتے ہین - اور ماسوائے سے نہائت آزادانہ طور پر ہٹاتے ہین -

فضیلت ہشتم - ہر ایک کو نیک بننے کی تمنا ہے - اور جاہل سے جاہل بھی اپنے آپ کو اچھا سمجھتا ہے - سچ کی تحقیقات بہت تہوڑے دلون مین اثر پذیر ہونے کے سبب اپنے چمکتے جوہر بتلاتے ہوئے بھی جہلا کی آنکھون مین نہین دیکھ پڑتی اور اسی سبب سے لوگ ست مارگ وست دہرم وست گرنتھون کے سمجھنے و مطالعہ مین لانے سے معذور رہتے ہین - کسی محمدی کو اگر آپ ہزار کہین کہ خدا نے دنیا کے گمراہ کرنے کو شیطان مقرر نہین کیا یہہ تعلیم غلط ہے - وہ قہر و جبر اور غضب و مکر سے پاک ہے اسواسطے قہار وجبار نہین اور نہ مکار ہے - مگر وہ کسی طرح نہین مان سکتے کیونکہ قرآن کی تعلیم (جسمین خواہ کچھ ہی ہو) انکو ہر طرح تسلیم ہے - ویدک دہرم یا سچا ہادی یہہ ہدایت نہین دیتا بلکہ برخلاف اورون کے نہایت خداوندانہ طور پر کمال عنایت سے بتلاتا ہے کہ اگر نیک بننا چاہو - تو نیکی کا مخزن ستو گکار کرنے کے لائق اتی سریشٹ - ورینیم سرب اوتم ہے - دوسرا کوئی نہین - اسی کی اپاسنا مانوکھ جنم کے واسطے آنند دایک ہے -

فضیلت نہم - یہ ارشاد وید مقدس کی ایک اعلےٰ فضیلت و پوترتا اور پاکیزگی کا رہنما ہے - شدہ ہتا یعنے برائیون سے بچنا پوترتا یعنے جیو کو اسکے دہیان

مین لگاکر یوگت یعنے اُپاشنا سے جوڑکر پراتھنا کرتا کہ اے میرے سوامی آپ جلال
والے ہین۔ اس سرب اُتم یعنے مقدس جلال کا میری
آتما مین پرکاش کیجئے۔ آپ اندھکار سے اچھادت نہین ہین
پس مجھے بھی اگیان سے نکلنے کی سامرتھ دیجئے۔ عید کی بکری و بھیڑین تیری خوراک
نہین اور نہ تو اسقدر بیرحم و ظالم ہے کہ تیرے پیٹ کیواسطے عاجز جانور ذبح کئے
جاوین۔ تو نہ خونخوار ہے اور نہ قتل کا طلبگار۔ تو بھیڑیونکی طرح خون نہین پیتا اور نہ
بھوکھا ہوتا ہے۔ خون تیرے حضور نہین پہونچتا۔ بلکہ تیرے سے دور رہتا ہے
پاکیزگی و پوترتائی کی تکمیل صرف تجھ مین ہے نہ کسی اور مین۔

فضیلت دہم۔ اس مقدس ارشاد سے کامل تشفی اور یقین ہوتا ہے۔ کہ
حقیقی دعا اور شانتی دینے والی اُپاشنا وہی ہے۔ جسکے کرنے سے اُپاسک کے دل مین
کسیطرح کا شک نہ رہے۔ جو اُسکے حصول کے وسائل ہین۔ اوّل اُنکا گیان نہایت
لازمی ہے اور یہہ مبتلا ناٗ اُس مذہب کا ذمہ ہے جو کاملیت کا دعویدار ہو۔ محمدیؐ بیچارے کیا کرین۔ اور کہان سے لاوین جبکہ قرآن مین شیر۔ شہد۔ شراب۔ پانی کی
نہرون اور حور و غلمان کے انار پستانون اور مہ رخسارون کے سوا سے روحانی
کا نشان ندارد ہے اور صدہا مقام پر انہین وعدہ وعید کا تملّق و تعشق آمیز بیانون سے
باربار اظہار کیا گیا ہے۔ جنسے کسی حق پسند کی تسلی ہونی دور از قیاس ہے حقیقی
نجات یا کامل شانتی دینیوالی اپاشنا کے نتیجہ پوچھنے والیکے واسطے اُنکے ہان
ذوالفقار کی دلیل ہے۔ اور برہان عقلی کے بدلے ان نہرون کے پیاسون کی تسلی کو
شراب کی سبیل ایک عمدہ تمثیل ہے۔ مگر اے ناظرین جسطرح دریائے گنگ پر پہونچکر پیاسی
طبعتین سیراب ہوتی ہین اسیطرح اُس سب کے آتماؤن کے پرکاش کرنے والے
پراتی یوگ گیان کے ساگر۔ پرماتما سے جو حقانیت۔ وحدانیت و معرفت و حقیقت کی

نہرین رگ۔ یجر۔ شام۔ اتھرو وید پرکاشت ہین انہین برہم چرج سی پراپت ہوکر پرم کی شانتی ہر طور کی تسلی اُن سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اور اُن سے ثابت ہی کہ صاحب صفاتِ کاملہ اور مالکِ برکات افضلہ و مبداء فیوض اعلے و منبع سعادت عظمے پراتپی لوگ سبکا گیان داتا ایک پرماتما ہے دوسرا کوئی نہین۔

فضیلت یازدہم۔ سنسار مین جتنے مذہب ہین عقل کو صندوق مین بند کر قفل لگانا اپنا پہلا اصول جانتے ہین۔ اور ان مذاہب ہین سے فسٹ نمبر دین محمدی ہے۔ مصنف اعجاز محمدی صفحہ ۱۸۱ مین لایا ہے کہ اہل شرع نے دین علم معقول و فلسفی سے منع فرمایا ہے ؎ علم دین فقہ است و تفسیر و حدیث
ہر کہ خواند غیر ازین گردد خبیث

مگر وید مقدس مین ارشاد ہے کہ ہمیشہ گیان مے بُدہی بڑہاتا۔ پرمیشور سی بُدہی کی ترقی اور معقولیت سے روحانی شانتی بڑہانے کی پرارتہنا کرنی چاہیے کیونکہ اُس عقل کل کے تمام کام معقولیت سے مملو ہین جب بُدہی انصاف اور صداقت اور علمیت سی پچارتی ہے تو صدہا باریک عقدے جو جاہلانہ طور سے سمجھ مین نہین آتے نہایت صاف اور عمدہ دکھائی پڑتے ہین۔ ہر ایک دانا مانتا ہے کہ سچ اور جھوٹھ کی کسوٹی سوائے عقل کے اور کوئی نہین اور عقل کا علم ہادی ہے یا دونون باہمی لازم و ملزوم ہین۔ اسواسطے

✻ فٹ نوٹ۔ ایک مولوی غلام علی صاحب بڑے فاضل عربی زبان کا امرتسر مین رہتے ہین ایکدفعہ اُن کی ملاقات کو گیا۔ اُسوقت مولویصاحب مسجد مین اپنی ایک شاگرد کو سبق پڑہا رہے تھے کہ یکایک دیو نے بسبب شام ہوجانیکے آفتاب کو کہا کہ اِرادہ میرے کام مین ہرج ہوتا ہی چنانچہ وہ ٹہر اور غروب نہ ہوا یعنی غروب کی۔ کہ آپ فاضل آدمی ہین اور معقول و منقول سے واقف۔ پہران باتونکی آپ کیسلئے تعلیم دیتے ہین۔ اول تو مولویصاحب حیلہ حوالہ مین ٹالتے رہے۔ بعد تھوڑی دیر کے صاف اقرار کیا کہ اگر ہم نہ مانین تو لوگ ہمین کافر جانین۔ ہر ایک داتا جانتا ہے کہ جو بات معقول طور پر ثابت نہین ہی اسکو کسی غرض سے ماننا ظاہر ہے جہل و فضول ہی۔

عقل کل علیم کامل پرمیشور نے دھیو ہونا سے اپاشنا کی ہدایت بخشی ہے۔

فضیلت دوازدہم عقل کل کیطرف سے نہایت معقولیت سے اس سچی پرارتھنا کی قبولیت کا ارشاد ہے۔ اور یہی ارشاد پریم بھگت کے لئے شانتی کا باعث ہی ہر ایک سچائی کا عاشق جیو پرچودیات کے مبارک الفاظوں سے روحانی اتحاد کا سبق سیکھ سکتا ہے جو سراپا قوت عبودیت وخلوص عبادت کی لئے ضروری ہے۔ سچے دل و نیک نیت و ٹھیک وسائیل کو معقولیت سے استعمال مین لاکر اپنے دیا مے سوامی کی حضوری حاصل کرکے اسی مبارک واد تم سلسلے سے پرارتھنا کرنا نتیجہ دکھلاتا ہے۔ جس سے روز بروز روحانی کمزوری وجسمانی شقاوت و ناپاکی دور ہو کر اس گیان سے بدھتا کر اپنی استھر بہی سے انسان جانتا ہے اور یہی اس منتر کا خلاصہ مطلب ہے۔

قرآن

(۳) سورۃ نجم

والنجم اذا ھوٰی۔ ما ضل صاحبکم وما غوٰی۔ وما ینطق عن الھوٰی۔ ان ھو الا وحی یوحی۔ علمہ شدید القوٰی۔ ذو مرۃٍ فاستوٰی۔ وھو بالافق الاعلیٰ۔ ثم دنا فتدلّٰی۔ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ فاوحیٰ الیٰ عبدہٖ ما اوحیٰ۔ ما کذب الفواد ما رأیٰ۔ افتمرونہ علیٰ ما یریٰ۔ ولقد راٰہ نزلۃً اخریٰ۔ عند سدرۃ المنتھیٰ۔ عندھا جنۃ الماوٰی۔

وید

परीत्य भूतानि परी त्य लोकान् परीत्य स र्वाः प्रदिशो दिशश्च उपस्थाय प्रथमजा मृतस्यात्मनात्मानम भिसंविवेश । य० ३२ । ११ ।

پرماتما اکاش آدی سرب بہوتوں مین اور سورج آدی سب لوکوں (یعنی کرون) مین اور پورب آدی سب دشاؤں مین اور اگنی آدی اُپ دشاؤں مین بہی اپنی لا انتہا گیان سے بیاپک ہو رہا ہے

قرآن	وید
اذ یغشی السدرة ما یغشی۔ ما زاغ البصر و ما طغی۔ لقد رای من ایت ربہ الکبری۔ خدا کہتا ہے کہ قسم ہے مجھے ستارہ کی جب گر پڑتا ہے۔ گمراہ نہین ہوا یہ یار تمہارا۔ اور رستہ نہین بہلایا۔ اور اپنی خواہش سے بات نہین کرتا۔ قرآن نہین ہے مگر وحی جو بھیجا گیا۔ طرف اُسکے اُسکو قوت والے نے سکھلایا ہے۔ پھر سیدھا بیٹھا۔ اور تھا وہ اونچے کنارہ آسمان کے۔ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر رہ گیا فرق دو کمان کا میانہ یا اُس سے بھی نزدیک۔ پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بھیجا۔ جھوٹھ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا۔ اب تم کیا اُس سے جھگڑتے ہو اُسپر جو اُسنے دیکھا۔ اور اُسکو اُسنے دیکھا ایک دوسرے اوتار مین۔ پرلی حد کی بیری کے پاس۔ اُس پاس ہے بہشت رہنے کی جب چھپا رہا تھا اُس بیری کو جو کچھ چھپا رہا تھا۔ بھلی نہین نگاہ اور حد سے نہین بڑھی بیشک دیکھے اپنے رب کے بڑے نمونہ	جسکے گیان اور بیاپکتا سے ایک ذرہ سے ذرہ بھی خالی یا نامعلوم نہین۔ جو اپنی بھی سامرتھ کا آتما ہے۔ وہی کلپ آدی مین سرشٹی یعنے جگت کی اتپتی کرنے والا ہے اُس آنند سروپ برہم کو جو جیو آتما اپنی سامرتھ ارتھات من بدھی اور گیان سے یتھاوت جانتا ہے وہی دوکھون سے چھوٹ کر مکتی پاتا ہے۔ اِس منتر مین پرمیشور نے چار (۴) اُپدیش فرمائے ہین۔ (۱) پرماتما موجود ہرجا اور دانائے کل ہے اکاس اگرچہ ہر چیز مین بیاپک ہے مگر پرماتما اسکا بھی آتما اور گیان مے ہے۔ سورج سبکو پرکاش دیتا ہے مگر اسکا پرکاشک اور گیاتا اور رچتا پرمیشور ہے جگت کا کوئی پرمانو بھی اُس سے پوشیدہ یا اُسکی ستیا اور دیاپکتا سے باہر نہین ہے۔ کسی طرح کا اگیان اُسمین نہین۔ قطع النظران کل کے وہ اپنے نت گیان مین بھی کبھی غلطی نہین کرتا۔ (۲) تن۔ بدہی۔ ودیا سے اسکے گیان کے واسطے اودیوگ کرنا چاہیے۔ گویا اُسکو من بدھی اور ودیا

قرآن

اے ناظرین! یہہ ذکر اس رات کا ہی جسکو محمدیان ۱۲ سال کی بتاتے ہین - اس رات کو محمد صاحب کا معراج پانا یعنے زمین سے آسمان تک معراج (زینہ) لگا جسکی تشریح فیضی کرتا ہی -

نہاد در آن بلند منہاج
ہفتاد ہزار پایہ معراج

اور اُس زینہ پر سے بسواری براق چڑہ جانا - اور ساتٓ آسمانون کے اوپر عرش و کرسی وغیرہ تک پہنچنا اور (سدرۃ المنتہی) ایک بیری کے درخت کے ساتہہ آسمانون پر گہوڑا باندہنا - اور پیادہ پا چلنا - جہان پر خدا کہتا ہی کہ نزدیک ہوا اور لٹک آیا پہر رہ گیا - خدا محمدیان اور مُحمد صاحب کے درمیان فرق دو کمان کا یا اُس سے بہی نزدیک بیٹھے تھے - چنانچہ ایک مفسّر فرماتا ہے - ؎

کلام سرمدی بے نقل بشنید
خداوند جہان را بے جہت دید

پہر خدا نے جو حکم دینے تہے - صلاح پوچہنی تہی - یا مشورت یعنی تہی خلوت مین اُسکو پورا کرکے خدا صاحب فرماتے ہین کہ اُس بیری پر کچہہ چہا رہا تہا یعنی وہ کیا تہا پہر خود ہی عالم کل ہونیکے سبب بطور دلایل قاطع کے

وید

ہی پیارا جاننا چاہی - یعنی ان تینون کا اعلیٰ فرض ایشیر کی پراپتی جاننا - جب اس حد تک خلوص نیت سے کوئی جیو پرماتما کی سرناگت ہوتا ہے - تب بداعمالیون سے بچکر نجات کا مستحق ہوتا ہے -

(۳) گناہون سے بچنے کے واسطے اس سے بڑہکر کوئی علاج نہین کہ اپنے سوامی پرمیشور کو سرب بیاپک جانکر بدیون سے متنفر ہووے - تجربہ کی بات ہی کہ بڑے بڑے ظالمون نے تب تک گناہ کی پلیدیون سے اجتناب نہ کیا - جب کہ اونکو ایشور کے انتریامی ہونے کا گیان نہ ہوا -

(۴) جو کسی خاص جہت مین ہوگا وہ محدود ہوگا اور کوئی محدود انتریامی و سرب بیاپک نہین ہو سکتا کیونکہ یہہ سراپا غیر ممکن ہی - اسی واسطے پرماتما نے ارشاد کیا ہے پرتی سروا پردشو دشا ستہ سب اطراف وجوانب مین بیاپک اور گیان سے ہے یعنی خاص اطراف مین وہ محدود نہین - بلکہ اُسکو کسی خاص جہت مین جانکر مسجود بنانا سراپا شرک ہی کیونکہ وہ یکجہتی نہین اور نہ مکانی ہے - پس ثابت ہوا کہ اس تمام چراچر کا مالک و منتظم اور سب سے بڑا - اور باریک سے باریک چیزون کا بہی ادہشٹاتا یعنے سوکہم ہے

قرآن	وید
احقاقِ حق و ابطالِ باطل کو مدنظر رکھکر (سبحان اللہ کیا عمدہ طور سے) ظاہر فرماتے ہین اور جواب دیتے ہین کہ جو کچھہ چاہا ہتا (غالباً اسرپیل ہوگی) اب	سو کھم ہے مگر ساتھہ ہی ایسا کامل جو غلطیوں سے منزہ ہے، باوجود اس جو غیر محدود وغیرہ مجسم اور ست گیان سے مکمت ہے وہی برہم ہے دوسرا کوئی نہیں ۔

دوسرا معقول جواب سنئے۔ سوال جو کچھہ محمد صاحب نے وہان پر دیکھا وہ کیا تہا جواب باصواب۔ جو کچھہ اُسنے دیکھا سو دیکھا یعنی نہیں نگاہ اور حد سے نہیں بڑہی۔ افسوس کہ سونے کی چڑیا جال مین پہنسی تہی اڑ نکل گئی۔ درحقیقت خدا تعالے بہت مشتاق تہا۔ ایک جگہ معراج النبوۃ مین لکھا ہے کہ دو سو مرتبہ اُس رات کو خدا نے آواز دیا کہ نزدیک آ۔ نزدیک آ۔ مفسران اسجگہ نہایت سخت گرداب تفکر مین سرگردان ہین اور صد طرح کی تاویلیں تراشا کرتے ہین مگر افسوس کہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکتے (فکان) پس ہوا (قاب) بقدر (قوسین) دو کمان کے (او ادنی) یا زیادہ نزدیک۔ خدا اور محمد صاحب کے درمیان دو کمان یا اُس سے بہی کم فرق رہنا خدا کے محدود ہونیکی شہادت ہے۔ سرب ویاپک یا محیط کل کی قرابت کو دو کمان کے فرق سے ناپنا عقل کا قصور ہے۔ اور فضیلت سے دور۔ زمانہ اسلام سے آجتک اسپر اعتراض ہوتے رہے مگر جب کبہی جواب ملا تلوار سے۔ کبہی معقول گفتار سے کسی نے تشریح نہ کی۔ جب نوبت اس حد تک پہونچی۔ اور تاویلیں کرتے کرتے یہہ مسئلہ بہت ہی کمزور ہوگیا۔ تو اب بعضے محمدی لوگ دو کمانوں کو ایک دائرہ گردانکر محمد صاحب کو اُسپر ایک قطر یا قطر کے طور پر ڈالتے ہین۔ یہہ نہیں سوچتے کہ زیادہ تاویلوں سے منقولی مسائل کی تذلیل ہوتی ہے جو مرا یا تحصیل حاصل ہے۔ لیکن اسطرح کے فکر آنکو ہین جو کسی غرض دنیوی سے دین اسلام کو نہیں چھوڑنا چاہتے اور صرف فرضی تسلیوں سے خاطر جمع رکھتے ہین ورنہ معقول کے آگے اب اس قسم کے مسایل بیہودے اور بودے ہین۔ سات آسمانوں کی تفصیل مفسر یہہ کرتے ہین۔ ایک دہوئیں کا۔ دوسرا پانی کا۔ تیسرا لوہے کا۔ چوتہا پیتل کا۔ پانچوان چاندی کا۔ چہٹا سونے کا۔ ساتوان زمرد کا ہیرے کی بوٹیکی تشریح حدیثوں اور تفسیروں مین بہت سی ہے۔ کوئی اسکا پیر شکے کے برابر کوئی گہڑے کے برابر بیان کرتا ہے

اسی آیت کے آغاز مین خدا مانند جاہل عورتون کے ستارہ ڈوبنے کی قسم کھاتا ہے اسے مقبول الہند مسلمانو! یہہ ہے علم نجوم از طرف رب القیوم جو وہ اپنی الہامی کتاب مین ہمہ دانی سے نازل کر رہا ہے۔ اے ناظرین باتمکین اس سورہ نجم کی حقیت و حق بیانی کو آپ صدق دل سے غور فرما کر حق کو قبول اور ناحق کو فضول سمجھین۔

قرآن

(۴) سورۃ قلم

یوم یکشف عن ساق وتدعون الی السجود فلا یستطعون

جس روز جامہ اُٹھایا جاویگا پنڈلی سے اور بلائے جاوینگے لوگ واسطے سجدہ کرنے کے پس نہ کر سکینگے۔

اس آیت کی تشریح شاہ ولی اللہ صاحب یون فرماتے ہین۔ کہ حشر کے دن مسلمانون کے پاس پروردگار آویگا۔ جس صورت مین نہ پہچان سکین گے۔ اور خدا فرماویگا۔ مین تمہارا رب ہون میرے ساتھ آؤ۔ کہین گے نعوذ باللہ ہمارا رب آویگا۔ تو ہم پہچان لیونگے۔ فرماویگا۔ کچھہ اُسکا نشان جانتے ہو۔ کہینگے جانتے ہین ہم۔ پھر ظاہر ہوگا اُنکے پہچان کے موافق۔ اور پنڈلی کھولیگا تو سجدہ مین گرینگے جو سچی نیت سے سجدہ کرتا تھا اُسکی پیٹھ نہ رکیگی۔ اُلٹا گریگا۔ تفسیر فتح الرحمن والا لکھتا ہے۔ کہ روزیکہ جامہ برداشتہ شود از ساق

وید

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरं शुद्धमपापविद्धं कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूर्याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः समाभ्यः। य॰ ४०।८।

سب کے من کا ساکھی سب کے اوپر براجمان سرب بیاپک انت بل والا سب قسم کے شریر یعنے کایا یعنے جسم سے مبرا۔ گھٹنا بڑہنا اور روگ سے رہت۔ ناڑی آدی کے بندہن سے رہت سب قسم کے دکھون سے الگ اور سب عیبون سے پوتر اور شدہ ہے۔ وہی سب جگت کا پرماتما اپنی اناد ی پرجا کو انتریامی روپ سے وید کے دوارہ ست ودیاؤن کا اُپدیش کیا کرتا ہے۔

وخواندہ شود ایشان را برائے سجدہ پس نتوانند" مشکات شریف کے باب الحشر مین بحوالہ اس آیت کے

یکشف ربنا من ساقہ فیسجد لہ کل مومن ومومنۃ یعنی رب ہمارا ساق اپنی کہولیگا

پس ہر مومن مرد اور مومنہ عورت اسکو سجدہ کرینگے۔ تفسیر معالم التنزیل مطبوعہ مطبع حیدری

واقع بمبئی ۱۲۹۵ھ کے صفحہ ۹۲۶ مین لکہا ہے قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول یکشف

ربنا عن ساقہ فیسجد لہ کل مومن ومومنۃ ویبقی من کان یسجد فی الدنیا ریاء

وسمعۃ فیذہب لیسجد فیعود ظہرہ طبقا واحدا قولہ عز وجل ویدعون الی

السجود فلا یستطعون یعنی الکفار والمنافقین بصیرا صلاۃ ہم کصیا

حی ابقز فلا یستطعون السجود ترجمہ - محمد صاحب سے سنا گیا ہے کہ اُس روز پروردگار

ہمارا اپنی نورانی پنڈلی کہولیگا - اور سجدہ کرینگے اسکو ہر مومن مرد اور عورت - اور باقی جن لوگوں نے دُنیا

مین سجدہ ریا اور ظاہرداری سے کیا ہوگا پس وہ اسکا سجدہ نکر سکینگے - اور پشت اُنکی ایک پارہ ہو جاویگی

اور حدیث مین ہے کہ پشت کافر اور منافق کی مانند سرون گاؤ کے یک مُہرہ ہو جاویگی پس سجدہ نکر سکین گے

اے ناظرین ! اس آیت کو توجہ کی آنکھ سے دیکھئے - خدائے بیچون وچرا محمدیون کو کہتا ہے کہ

قیامت کے روز مین تمکو دیدار دونگا - اور تم نہین مانو گے - اور پہر مین تمہارے اصرار کرنے پر پنڈلی سے

جامہ اٹھاکر بتلاؤنگا - تب تم سجدہ مین گرو گے - جائے تعجب وحیرت ہے کہ خدا تعالے بسبب ننگ ورنج کے

جامہ سے باہر ہوا جاتا ہے - اور نہین ٹھہرتا - انصاف کرو کیا ایسی تعلیم الرحمن الرحیم کی طرف سے ہے؟ اور

کیا زنکار کے ساق سمین بہی موجود ہین -

وید	قرآن
हिरण्यगर्भः। समवर्त्तताग्रे भूतस्य जातः पतिरेक आसीत्। स दाधार पृथिवीं द्यामुतेमां कस्मै देवाय हविषा विधेम	(۵) سورۂ اعراف مین ہے ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش ترجمہ تحقیق خدا تمہارا

ऋ०म०१०।सू०म०

قرآن	وید
وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانون اور زمین کو چھہ روز مین۔ اور بعد ازان قرار پکڑا اوپر عرش کے۔ یہہ بات بعینہ توریت کی منقول ہے۔ قادر مطلق کا دنیا کو چھہ روز مین بنانا۔ اور بعد تیار کرنے کے فراغت حاصل کر عرش پر چڑھکر آرام کرنا کیا سرب شکتی مان کی تعلیم ہوسکتی ہے؟ حالانکہ خود قرآن ہی مین اسکی برعکس موجود ہے۔ دیکھو سورۃ انعام کی یہہ آیت۔ وھو الذی خلق	اے جیوو جو سرشٹی کے پورب یعنے پہلے سب سورج آدی تیج والے لوگون کی اوتپتی کا استھان ادھار اور جو کچھہ اوتپن ہے۔ ہوا تھا اور ہوگا۔ اسکا سوامی تھا اور ہے اور ہوگا وہ پرتھوی سے سوریہ لوگ پرینت سرشٹی کو بنا کر اپنی اننت شکتی سے دھارن کر رہا ہی اسی ایک پرمیشور کی بھگتی کرنی ضروری ہی اور کسی کی نہین۔

السموات والارض بالحق ویوم یقول کن فیکون۔ اور وہ ہے جسنے پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو ساتھہ حق کے۔ اور جب کہتا ہے کہ ہو پس ہو جاتا ہے۔

اب اے محمدی فاضلو۔ ہم کس بات کو سچ مانین اور کسکو دروغ۔ خدا کی کلام اور انسان میں یہہ ہمیشہ قاعدہ ہے کہ ہر ایک آدمی موافق اپنی طاقت کے کام کرتا ہی۔ خدا جو سب چیزون کا مالک ہی۔ افسوس کہ انکے بنانے مین اتنا حیران و سرگردان ہووے۔ اور چھہ دن رات مین ایکدم بھی نہ سووے۔ اور لگاتار کام کرتا رہے۔ اور حدیث مین ذکر ہے کہ اُسنے آدم کی مٹی کو بھی چالیس روز تک اپنے دونو ہاتھون سے خمیر کیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بڑا محنتی آدمی ہے۔ جسکے چالیس روز ایک آدم کے قالب بنانے مین خرچ ہوئے بھلا اسکی صنعت کا کیا ٹھکانا۔ وہ حدیث یہہ ہے۔ خمرت طینۃ آدم بیدی اربعین صباحاً۔ جنکا خدا دنیا کے بنانے مین اسقدر کمزور اور بیکس ہے۔ کیا اونکی کسی اور علمی معاملہ مین بہتری ہوسکتی ہے۔ یہان پر بہت سے سوال پیدا ہوتے ہین۔ اوّل یہ کہ آدم کے قالب کے واسطے مٹی کہان سے لی اور کیون صرف کن فیکون کہنے سے قالب تیار نکرلیا اس فانی جسم کے واسطے تو چالیس روز دونون

ہاتہوں سے محنت کری تب کامیاب ہوا۔ اور اب اُس باقی وجاودانی روح کیواسطے پیدایش کا ذکر نہ کیا
کہ کن کن مصالحوں سی اُسکو کتنے سالون مین خمیر کیا مٹی کی پیدائیش ہی قرآن سے واضح نہین ہوتی۔
کہ کہان سے آئی۔ اگر مادہ انادی نہین مانتے ہین۔ تو مصنف قرآن کو نہایت ضروری تہا کہ
اسکا کو مشرح دلائل سے واضح کرتا مگر اُسنے نہین کیا۔ بلکہ وہ دنیا کے پیدا کرنے سے ہی لاچار ہی چہ جاکہ پیدائش اُس
کی کیفیت سے مطلع فرمادے۔ اور خدای کا انتظام وہ سنبہال ہی نہین سکتا۔ کیونکہ اُس جیسے بہت سے
رب النوع اُسکے ساتہہ ہین۔ اب مقام غور ہے کہ نہ مادہ اور نہ روح کی پیدائیش کی تشریح یا تفصیل
ملتی ہے بلکہ صرف مجملاً دنیا کی پیدائیش کا حوالہ ہے۔ پس ضرور مٹی سے آدم کا جسم بنایا۔ اور انادی مادہ سے
زمین بنائی اور انادی روح کو نہین پہونچا۔ ورنہ کسی طرح کا کامل جواب قرآن نہین دیسکتا۔ اگر
در خانہ کس است ہمین عبارت بس است ۔

قرآن	وید
(۲) سورۃ کہف قرآن قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الھکم اللہ واحد ترجمہ مین بہی ایک تمہارے جیسا آدمی ہون وحی کیا گیا سوا اسکے کہ اللہ تمہارا اللہ ایک ہے ۔ اب دیکہنا چاہئے کہ اسمین کونسی عمدہ دلیل یا فلاسفی محمد صاحب نے ظاہر کی۔ جہانتک اُلٹ پلٹ کر دیکہا گیا فلسفہ کا پتہ ندارد ہی۔ اور یہہ کہان سی از کوزہ ہمان تراود کہ در دست عرب والی اللہ کو پہلے ہی مانتے ہیں۔ اور صدق دل سے جانتے تہے	न द्वितीयो न तृतीयश्च तुर्थो नाप्युच्यते न पञ्च मो न षष्ठः सप्तमो नाप्यु च्यते नाष्टमो न नवमो द शमो नाप्युच्यते तमिदं निगतं सहः स एष एक वृदेक एव । सर्वे अस्मि न्देवा एकवृतो भवन्ति । अ० कां० १३ अ० ४ मं० । १६।१७।१८।२०।२१। ان منترون سی بخوبی طور نشچہ ہوتا ہے کہ پرمیشور ایک ہے۔ اُس سی بہن نہ کوئی دوسرا نہ تیسرا ورنہ کوئی چوتہا پرمیشور ہے۔ نہ

قرآن

کہ خدا ایک ہے۔ چنانچہ محمد صاحب کے باپ کا نام عبد اللہ
تھا اور حالانکہ وہ مکہ کے مندر کا پوجاری تھا۔ پس اِس
مین سے کوئی نئی تعلیم ظاہر نہین ہوتی

سورۃ فتح ۔ ان الذین یبایعونک انما یبا
یعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم ۔ ترجمہ
جو لوگ ہاتھہ ملاتے ہین تجہہ سے وہ ہاتھہ
ملاتے ہین اللہ سے ۔ اللہ کا ہاتھہ ہی
اوپر اونکے ہاتھہ کے ۔

یہان پر محمد صاحب کے ہاتھہ کو قرآن خدا کا
ہاتھہ تبلاتا ہی اور اُس سی ہاتھہ ملانا خدا سی ہاتھہ ملانا جتلایا
گیا ہے۔ کیا ہی توحید کی تعلیم ہے ۔ اُس انوہم
یعنے بیمثل کے ہاتھہ تبلا کر صریح مشرکانہ تعلیم ہے ۔ کہ
محمد ہی کے ہاتھہ خدا کے ہاتھہ ہین اور اُس سی ہاتھہ
ملانا خدا سے ملانا ہے ۔ تو اُنکے دوسرے خدا ہونے مین کسی
کلام ہے جو صریحًا بت پرستی ہے ۔ غالب یقین ہوتا
ہی کہ خدا کیطرف جہکاتے جہکاتے آخری وقت مین
حضرت کو خدا بننے کا ہی خیال آگیا تہا ۔ اور بہت شخصون کی
اپنی عبادت کیطرف بھی رجوع کرانے لگے تہے جسکی
تصدیق اُس خطبہ سی ہوتی ہے جو بروقت وفات
انکے حضرت عمر نے پڑہا تہا دیکھو محمد صاحب کی زندگی

وید

پانچوان نہ چھٹا ۔ اور نہ کوئی ساتوان ایشور ہے
نہ آٹھوان نہ نوان اور نہ کوئی دسوان
ایشور ہے ۔ بلکہ وہ ہمیشہ ایک اودتی ہی ہر
اس سے بھن دوسرا ایشور کوئی بھی نہین
اُسے پرماتما کے سامرتھہ مین سب پرتہوی
آدمی لوگ ٹہر رہے ہین ۔

اِن منترون مین جو دو سے لیکر دس تک
(اور اُس سے زیادہ) ایشور ہونے کا نشید کیا ہی
وہ اس مطلب سے ہے کہ تمام علم حساب
کی بنیاد ان اعداد پر ہے ۔ اور سب سنکھیا کا مول
ایک انک ہی ہے ۔ اسی کو دو ۔ تین ۔ چار ۔ پانچ
چھہ ۔ سات ۔ آٹھہ ۔ اور نو بار گننے سے ۲ ۔ ۳ ۔ ۴ ۔ ۵ ۔
۶ ۔ ۷ ۔ ۸ ۔ ۹ ۔ انک بنتے ہین ۔ اور ایک پر شون یعنی
صفر دینے سے دس کا انک ہوتا ہے ۔ اُن سے
ایک ایشور کا نشچہ کرا کے ویدون مین دوسرے
ایشور کے ہونے کا سروتھا نشیدہ ہی لکھا ہے۔
یعنے اُسکے ایک ہونے مین کسی طرح کا بھید نہین اور
وہ شون یعنی صفر بھی نہین ۔ بلکہ جو سچد آنند آدی لکچھن
یکت ایکرس پرماتما ہے وہی وید کت ریتی سے جاننے
یوگ ہے ۔ سب جگت مین پریپورن اور سب کرون

وید	قرآن
کو بیچ کے اپنے سامرتہہ سے دہارن کر رہا ہے یعنے وہ سرب شکتی مان ہے۔ علاوہ بر آن عالم کل ہونے سے اُس نے علم حساب کی بہت سی ضرورتون کو انہیں حل کرکے ایک نہایت معقول پڑتال کا قاعدہ بہی کاش	کے حالات) بہر حال خدا کے ہاتہہ ٹہرانے اور پہر اپنے ہاتہون کو خدا ہی کے ہاتہہ قرار دینے ما تو ہمہ اوست کی تعلیم ہے یا خود پرستی و مشرکانہ ہدایت ہے جو صداقت و توحید الٰہی سے کوسون دور ہے۔

۵	۲ - ۳ - ۴
[illegible]	۵ - ۶ - ۷
[illegible]	۸ - ۹ - ۱۰

فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے کہ جب ہم ہندسون مین لکہہ کر جمع کرتے ہین تو حاصل جمع ! .... ۱۵ ۱۸ ۲۱ ہوتے ہین اب ۱۵ و ۱۸ و ۲۱ و ۲۷ و ۱۸ و ۹ سے اگر ۹ کم کرتے ہین یا ۳ کم کرتے جائین۔ تو باقی نادارد ہوگا۔ اور یہہ صحت کی پڑتال کا قاعدہ نہایت معقول ہے۔ جمع۔ تفریق۔ ضرب۔ تقسیم کے کسی سوال کی غلطی و صحت کی پڑتال اس سے نہایت عمدہ طور سے ہوسکتی ہے حاصل کلام یہہ کہ وہ جو اس کثرت سے مبرا اور شون یعنی نفی بہی نہین وہ ایک ایشور ہے اگر کوئی معترض یہہ عذر کرے کہ ۳ - اور ۹ جو کہ طاق ہین اسکے سوائے ۵ و ۷ جو طاق ہین اُنسے کیون نفی نہین ہوتی۔ تو اس وسواس کا یہہ جواب ہے کہ اول تو خود انتریامی جگدیشور نے نفی والے ہندسونکی گنتا ۹ مرتبہ کی ہے۔ اسواسطے ۹ ہی سے کٹنی ہونی چاہئے۔ اور یہی قاعدہ معقول ہے دوسرا نہین۔ دوسرا اس وہم کا یہہ جواب ہے کہ شرتی مین تین تین نمبر گنتا کی ہے۔ اسواسطے تین پر ہی کاٹ کرنا چاہئے۔ اور یہی ٹہیک ہے۔ اور نہ کسی اور غلط قاعدہ کے طور یعنی ۵ - ۷ سے صحت حساب ہوتی ہے۔ بس یہی وقاعدے پڑتال کے عمدہ ہین اسی ترکیٹی کے قاعدہ سے اور بہت سے علم حساب کے قاعدے اور عقدے حل ہوتے ہین مگر اختصار منظور ہے اسلئے زیادہ تشریح نہین کی گئی جنکی آنکہین صداقت کو دیکہہ سکتی ہین یا جنکے دلون مین انصاف کی قابلیت موجود ہے وہ بخوبی غور کرین کہ اس وید شرتی مین ایشور کامل نے کس زور و شور سے توحید کو علمی طور پر ظاہر فرمایا ہے اور کیا معقول قاعدہ سے شرک کی تردید کرکے ایکو برہم دِتیو ناستی جتلایا ہے۔

قرآن

(۷) سورۃ نجم

افرئیتم اللات والعزی۔ ومناۃ الثالثہ الأخری تلك الغرانق العلیٰ۔ وان شفاعتھن لترتجیٰ۔

ترجمہ

تم دیکھتے ہولات اورعزی اورمنات بتون کو۔ یہہ تینون بت بڑے بزرگ ہین اوران کی شفاعت کی امید رکھنی چاہیئے

وقت نزول سورۃ نجم کے محمدؐ صاحب کعبہ مین (جن دنون کعبہ مین بت موجود تھے اور پرستش بہی ہوتی تھی) بیٹھ کر سورۃ النجم سنارہے تھے۔ اسوقت وہان پر کافر اور مسلمان ملے ہوئے طواف کرتے تھے۔ جب تمام سورۃ پڑھ چکے تو مسلمانون اور کافرون نے اکٹھا سجدہ کیا۔ اور لوگ نہائیت خوش ہوگئے۔ کہ اب محمدؐ انصاف پر آگیا۔ اورجسطرح کہ ہم بتون کو شفیع جانتے ہین۔ اسی طرح قران مین ہی یاد کیا

تفسیر معالم التنزیل مین ہے

قال ابن عباس ومحمد بن کعب القرظی وغیرھما من المفسرین لما رای رسول اللہ تولی قومہ عنہ وشق علیہ ما رای من مباعدتہم عما جاءھم

وید

स नो बन्धुर्जनिता स विधाता धामानि वेद भुवनानि विश्वा। यत्र देवा अमृतमानशानास्तृतीये धामन्नध्यैरयन्त। य॰ अ॰ ३२। मं॰ १०॥

پرماتما ہی ہمارا سہایک اور وہی پالن کرنیوالا اور وہی تمام جگت کا دھارن کرنے والا سب دھام انیک لوک لوکانتر کو رچ کرانت سروگیتا سے یتھارتھ جانتا ہے۔ اسی کے آسرے سے دکھ رہت موکھش پد کو ہم پراپت ہوتے ہین۔ کبہی اسکے سوا کوئی سہایتا اور عبادت کے یوگ نہین ہے۔

اس شرتی مین بار برہم جگدیشور نے آگیا فرمائی ہے کہ تمام دھارمک لوگون کو اس پرکار نشچے آتمک ہونا چاہیے۔ کہ ہمارا سہایک وہی ایک پرمیشور ہی اسکے سوا کوئی سہایتا دینے والا یا پالن کرنے والا نہین ہے تمام لوک لوکانتر (سورج پرتھوی چاند ستارہ سیارہ وغیرہ) یعنے جملہ سنسار کا رچنے والا اور رچکر دھارن کرنے والا اور جاننے والا وہی سرب شکتی مان اور

به من الله تمنى فى نفسه ان يأتيه عن الله
مايقرب بينه وبين قومه بحرصه
على ايمانهم فكان يوما فى مجلس لقريش
فانزل الله تعالى سورة والنجم فقرأء
ها رسول الله وحتى بلغ قوله افرأيتم
اللات والعزى ومناة والثالثة
الاخرى القى الشيطان على لسانه
بما كان يحدث به نفسه ويتمناه تلك
الغرانيق العلى وان شفاعتهن

مر گیا اسکو سہواد۔ کوئی جاندار یا غیر جاندار شفاعت
یا عبادت یا سجدہ کے لائق نہین ہے۔ کرم، اپاشنا
اور گیان کا مدعا اصلی اُسکی پراپتی ہے۔ اور وہی نیا کاری
اپنے بھگتون کو موکش کے دینے والا ہے۔ جو انسان
سچی پریم بھگتی سے ویدک معقول طور پر اسکی نا گت
ہوتا ہے وہی سکھ کو پراپت ہوتا ہے۔

جو نہ دوڑے تیری راہ مین ٹوٹے وہ پانو
سر وہ کٹ جائے نہ ہو جسمین کہ سودا تیرا

لترتجى فلما سمعت قريش ذلك فرحوا به ترجمہ ابن عباس و محمد بن کعب القرظی
اور سوائے انکے جماعۃ مفسرین نے کہا ہے کہ جب محمد صاحب نے دیکھا کہ اُنکی قوم
قرآن کو تسلیم نہین کرتی تو انہون نے اپنے دل مین تمنّا کی کہ خدا کی طرف سے کوئی ایسی
آیت قرآن مین نازل ہووے کہ جو مابین اُنکے اور قوم کے دوستی پیدا کرے پس ایسا
ہی ہوا کہ ایکدن محمد صاحب مجلس قریش مین حاضر تھے کہ خدا نے سورۃ والنجم نازل کی پس
رسول اللہ نے اُسکو پڑھا۔ جبکہ محمد صاحب اُس سورۃ کے اس قول افرأیتم سے الاخریٰ
تک پہونچے۔ شیطان نے اُنکی زبان پر وہ بات ڈالدی جسکی وے تمنّا کرتے تھے
یعنے یہہ فقرہ تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتہن لترتجی یعنے بُت بڑی بزرگ
ہین اور تحقیق ان سے شفاعت کی امید رکھنی چاہئیے۔ پس قریش یہہ سُننے ہی خوش *

* یہہ خبر چارون طرف مشہور ہو گئی کہ اب بت پرستون کے ساتھ محمد صاحب نے صلح کر لی۔ تھوڑے عرصے کے
بعد جب کسی سبب سے جو پیری مریدی کی تمنّا سے مراد ہی پھر طبیعت آزردہ ہوئی تو جھٹ وہ آیت منسوخ
کر دی کہ وہ خدا کا کلام نہین ہے شیطان کا ہے شیطان نے میرے موہنہ مین ڈالدیا تھا اور ایک آیت

ہوئے تفسیر زاد الآخرۃ جو منظوم ہے اسمین اسطرح مرقوم ہے۔

اسکا منشا کئی طرح آیا ۔ اہل تحقیق نے یہہ فرمایا

کہ لگے پڑہنے ایک روز رسول ۔ سورۂ نجم کو جو بعد نزول

جب یہہ آیت زبان پر لائے ۔ اک توقف کے ساتھہ پیش آئے

دل مین ڈالا جو دیو نے وسواس ۔ بولے از راہ سہو خیر الناس

افرایتم اللات والعزی ومناۃ الثالثۃ الاخری تلک الغرانیق العلی وان شفاعتھن لترتجی

سُنکے مشرک ہوئے نہایت شاد ۔ سبکے حضرت نے وصفت کی یاد

الغرض جب اخیر سورۃ پر ۔ کرنے سجدہ لگے جو وے سرور

آئے سجدہ مین جملہ اہل یقین ۔ اور ساتھہ انکے مشرکان لعین

پس کیا عرض حال سر تا سر ۔ جبرئیل امین نے آکر

سُنکے حضرت ہوئے بسا محزون ۔ تب تسلی کو پہونچی آیت یون

ما ارسلنا من قبلک .... الخ

اور نہ بہیجا تہا ہمنے اے مقبول ۔ تیرے آنے سے پہلے کوئی رسول

اور نہ کوئی نبی کیا ارسال ۔ پر لگا جبکہ باندہنے وہ خیال

یہی سورۂ حج کی اتاری۔ کہ شیطان آگے بہی پیغمبرون کے ساتھہ ایسا ہی کیا کرتا ہی اس آیت کو منسوخ جانو بعض تفسیرون مین صاف واضح کرکے بہی لکہا ہی۔ مگر تفسیر حسینی والا اسکو ظاہر کرنا واجب نہین جانتا۔ خیر مفصل حال اسکا معالم وجلالین وبیضاوی معتمد فی المعتقدین مین ذکر ہی اسپر اعتراض یہہ ہین کہ اول تو بت پرستی اور بتونکی تعریف خدا کی جانب سے قرآن مین جو ہی جس سے یقین غالب ہی کہ قرآن حق کیطرف سے نہین ہی۔ صرف محمد صاحب کا طبعزاد ہی۔ دوم جب لاحول پڑہنے سے بقول محمدیان کہ شیطان بہاگ جاتا ہی۔ تو کیا قرآن پڑہنے اور حج کرنے وا

ڈالنے یک بیک لگا ابلیس	اُسکے بانڈہی خیال مین تلبیس
پہر مٹا دیوی خالق اُس شی کو	وہ جو شیطان نے دل مین ڈالی ہو
پہر کرے محکم استوار خدا	اپنی آیات اور نشانی کا
اور خدا وند علم والا ہے	حکمت اُسکی بیان سی بالا ہے

منقول از تفسیر زادۃ الآخرۃ

اب اس مقابلہ سے حضرات انصاف پسند تعلیم حق و ثبوت توحید کا (جو بطور مشتے نمونہ از خروارے ضروری عرض کیا گیا ہے) اندازہ کرلیوین وید مقدس مین توحید وجود صانع عالم اس کثرت سی موجود ہی - کہ جسکا عشر عشیر بہی اور کتابون مین مفقود ہے - مہاتما ویدخوان سوامی گوتما چارج جیو نے وید مقدس سی اثبات وجود صانع عالم اس عمدگی سی ظاہر کیا کہ جسکے پیرو و خوشہ چین حکما یونان و فارس و مصر و چین ہین - اپنے ابتدائی رمیار کون مین وہ تمام اس مہاتما کی باریک بینی کے مداح ہین - اسی مقاصد پر اُس وحید العصر نے نیاے درشن تصنیف فرمایا اور ایک عالم کو

کہ مین پہرنے سے دور نہین ہوتا - اور علاوہ برآن کیا کعبہ بین جاسکتا ہی یا نہ سوم معمولی عقل والا آدمی بہی قبول نکریگا کہ شیطان - محمد صاحب کی عبارت مین اپنی آیت ملادے اور وہ بالکل بیخبر رہین - چہارم وہ دعوے بہی باطل ہوگیا کہ فاتو بسورۃ یعنی بنا دو قرآن جیسی کوئی سورۃ - پس خود ہی بقول محمدیان کے شیطان نے رحمان جیسی آیت بنالی - اور اُسکی فصاحت و بلاغت پر آجتک کسی نے اعتراض کیا - اور نہ خود مدعی صاحب نے فصاحت شیطان کی غلطیان نکالین پنجم کوئی معقول پسند مسلمان (جیسے سید احمد خان صاحب بہادر وغیرہ) کبہی نہین مان سکتا کہ شیطان کوئی چیز ہے بلکہ یہ صرف الزام ہے اور سراسر اتہام - مگر یقین واثق اور امر محقق ہی - کہ قرآن بت پرستی کی تعلیم ضرورت کے وقت ضرور دیتا ہے - ؎ گر ضرورت بود روا باشد

بے ضرورت چنین خطا باشد

نتیجہ ششم

منطقی ولاجیشن بنایا - ویدک توحید کے بارہ مین شہزادہ دارا شکوہ صاحب سرّ اکبر مین فرماتے ہین - وہو ہذا

کہ اکثر کُتُبِ تصوف بنظر در آوردہ مگر تشنگی طلب توحید کہ بحریست بے نہایت دمبدم زیادہ مے شد - ومسئلہ ہائے دقیق بخاطر مے رسید کہ حلِ آن جز کلام الٰہی امکان نداشت - وچون قرآن مجید و فرقان کریم اکثرے مرموز است و دانندگان آن کمیاب - خواست کہ جمیع کُتُبِ سماوی بنظر در آرد چنانچہ نظر بر توریت وانجیل وزبور ودیگر صحف انداخت - اما بیانِ توحید در آن ہم مجمل و مرموز بود دریے آن شد کہ از چہ جہت در ہندوستان وحدت عیان گفتگوی توحید بسیار است و عُلمای ظاہری و باطنی - طایفہ قدیم ہند را بر وحدت انکاری و بر موحدان گفتاری نیست بلکہ پایہ اعتباریست برخلافِ جُہلاے این وقت کہ خود را عُلماے قرار دادہ اند - ودر پے قتل وآزار وتکفیر وانکارِ خدا شناسان وموحدان افتادہ راہزنان راہ خدا اند -

چنانچہ بعد از تحقیق بسیار معلوم شد - کہ درمیانِ قوم ہنود چار کتاب آسمانی کہ رگ بید و ججر بید وشام بید واتہرب بید باشد - بر انبیاے آنوقت بر جمیع احکام ظاہر شدہ واینمعنی از ہمین کتاب ہا ظاہر است - وخلاصہ جمیع اسرار سلوک و توحید در آن درج است وآنرا اپنکہت مے نامند - چون نظر بر اصل وحدت ذات بود خواست کہ این اپنکہت ہا را کہ گنج توحید بود بزبان فارسی در آورد ولفظ اپنکہت درسنسکرت بمعنے اسرار پوشیدنی است لہذا این جماعہ آنرا از اہل اسلام وکسان دیگر ادیان بلکہ از بعض اقوام ہنود پوشیدہ دارند ومنتہاے مطلب جمیع اولیاے اللہ است - درسنہ ۱۰۶۰ھ

٭ اہل اسلام سے چھپانے کا یہہ مطلب تہا - کہ وہ تعصبِ جہالت سے غیر مذاہب کی کُتُب کو جلا دیا کرتے تہے

بغیر ضمانہ ترجمہ نمودہ و ہر مشکل و ہر سخنے کہ سنجواست و نمے یافت از ین کتاب قدیم کہ بے شک و شبہ اولین کتب سماوی و سرچشمہ تحقیق و بحر توحید است و مطابق قرآن مجید بلکہ تفسیر آنست صریحًا یافتہ۔ چون ظاہر مے شود کہ این آیہ بینہ درحق این کتاب قدیم ست۔ وانہ لقرآن کریم فی کتاب مکنون لا یمسہ الا المطہرون تنزیل من رب العالمین یعنی قرآن کریم در کتابیست کہ آن کتاب پنہانست۔ و اورا ادراک نمیکنند مگر ولیکہ مطہر باشد۔ و این نازل شدہ است از پروردگار عالمیان۔ واز لفظ مکنون صریح معلوم مے شود۔ کہ این آیہ درحق توریت و انجیل و زبور

ایسا نہ ہو کہ ان ست دہرم کی کتابون کو بہی جلادین۔ ورنہ وید مقدس مین کوئی ایسی آیت درج نہین ہی۔ بلکہ وید اقدس تمام کے دنیا کے واسطے ہین نہ کہ کسی خاص ملک کیواسطے۔ اسکا ثبوت اسی کتاب مین علیحدہ مقامون پر موجود ہی۔ اگر کوئی اسلامی انکار کری کہ اہل اسلام علمی کتابون کو نہین جلاتے تہے تو ہم شہادت بتلاتے ہین۔ اور وہ یہہ ہے۔

سکندریہ کے کتبخانہ کی تباہی

جب سکندریہ پر اہل اسلام کا تسلط ہوگیا اور عمر سپہ سالار اسجگہ کا ناظم ہوا۔ تو اُس نے فیلقولس اسکندریہ کے نامی حکیم اور فاضل اجل سے ملاقات کی۔ چونکہ عمر رضی اللہ عنہ دوستدار عالمانہ گفتگو کا ازبس شایق تہا۔ اس حکیم کی صحبت اور قیل قال سے ایسا محظوظ ہوا کہ دل سے اسکی عزت کرنے لگا۔ ایک دن فیلقوس نے سپہ سالار کی خدمت مین عرض کی کہ آپ نے سکندریہ کی کل بیت المال ذخایر اور سرکاری گوداموں کا ملاحظہ فرمالیا ہے۔ اور ہر قسم کے اجناس پر مہر چہاپ لگادی ہی سو جو چیزین آپ کے کارآمد ہین مین اُنکی نسبت کچہہ نہین کہہ سکتا۔ لیکن جو آپکے کام کی نہین ہین۔ اور اُن مین سی بعض شاید میرے فایدے کی ہین۔ اگر میری درخواست بیجا نہو تو مجہکو عنایت کیجادین عمر نے پوچہا کہ آپ کونسی چیزین مانگتے ہین۔ حکیم نے جواب دیا کہ زر نہین جواہرات نہین اور کوئی قیمتی اسباب نہین

نیست چراکہ آن پوشیدہ نیستند۔ واز لفظ تنزیل چنان ظاہر میشود
کہ درحق لوح محفوظ ہم نیست چون اینکہت کہ بمعنے سر پوشیدنی است
اصل این کتاب است و معنے آیت ہای قرآن مجید بعینہ در آن یافتہ
مے شوند۔ پس بہ تحقیق پیوست کہ کتاب مکنون این کتاب قدیم
باشد“۔ ‡

اے ناظرین! وید مقدس کے ادہیان کے ادہیا توحید سے بہر پور ہیں
اور بہتان و قصہ جات سے دور۔ یہان پر مقابلہ کرنے کی ضرورت نہی کیونکہ

‡ راجہ رام موہن رائے صاحب بانی مبانی برہم سماج کی رای منقول از رسالہ
تت بودہنی سبہا کلکتہ مطبوعہ سنہ ۱۸۴۴ء ص ۸ سطر ۱۹
”مین یقین کرتا ہون کہ ان باتون کے مطالعہ سی آپ کو یقین ہوجاویگا کہ وید نہین نہ
صرف علم ریاضی۔ طب۔ اسلحہ (توپ۔ بندوق۔ تلوار۔ تیر وغیرہ) ہی ہی بلکہ ان مین اخلاق
نیچرل فلاسفی۔ اور تمام علوم و فنون کا ہی بیان ہی۔ چنانچہ تمام علوم جنکا مختلف
ست شاسترون مین بیان ہی صرف ویدون سے اخذ کئے گئے ہین“۔

صرف فلسفی کی کتابین ہین جو سرکاری کتب خانہ مین بیکار پڑی ہین۔ عمرو نے جواب
دیا کہ اس درخواست کی منظوری میرے اختیار سے باہر ہے۔ اور مین اس بارہ مین سوائے
اجازت امیر المومنین حضرت عمر فاروق کے کوئی حکم نہین دے سکتا۔ اسپر منظوری
منگوانے کیواسطے ایک مرسلہ خلیفہ وقت کے حضور مین بہیجدیا گیا۔ وہان سے جواب آیا کہ اگر ان
کتابون کے مضامین قرآن کے مطابق ہین تو گویا انکے مطالب قرآن مین آچکے اور وہ اب ردی ہین
اور اگر انمین کوئی بات مخالف قرآن ہے تو ہمکو انکے وجود سے نفرت ہی فی الفور جلادی جاوین۔ عمرو
نے اس حکم کی تعمیل مین کل جلدین سکندریہ حمامون مین بانٹ دین اور حکم دیا کہ ان کو جلا کر
حمام گرم کئے جاوین۔ کہتے ہین کہ چھ مہینہ تک برابر حمام انہین کتابون کی آگ سے گرم ہوتے رہی

[illegible] ص ۶۹

خود مسلمان موحد کے قول سے ثابت ہو چکا ہے۔ مگر اہل اسلام سے ایک ضروری گذارش ہے
کہ آدم و حوا و شیطان و موسی و نوح و ابراہیم و یوسف و خضر و یعقوب و لوط و لقمان
و سکندر و اصحاب کہف و یاجوج و ماجوج و عمران و زکریا و عیسی و مریم و محمد صاحب
کے خانگی امورات و جنگ و جہاد و سامری و یونس و یحیی۔ دوزخ و بہشت کی نہروں کا حال
حور و قصور غلمان و خیرات و زکوۃ و حج و احرام و سنگ اسود و نکاح و متاع و حلال و حرام
و قربانی وغیرہ کے قصہ و کہانی نکال کر باقی کو اے بھائیو! اگر آپ انصاف سے مطالعہ
فرماوینگے تو بخوبی جان جاوینگے کہ کسقدر الہی تعلیم باقی ہے۔

ضرورت الہام پر دلایل قاطع کا لکھنا

بعد ملاحظہ کل قرآن شریف کے ہر چند غور و فکر سے دیکھا گیا۔ کوئی ضرورت الہام قرآن
کی بپایہ گمان نہ پہونچی۔ چہ جائکہ ثبوت و اطمینان۔ سوائے قصہ جات مذکورہ بالا کے اگر
کوئی عمدہ بات قرآن سے ثابت کرے جو وید مقدس میں نہو تب ہمیں بھی موقعہ کلام کا
ہو۔ اور علاوہ بر آن وہی باتیں یا اُس سے عمدہ باتیں قرآن سے پہلی کتابوں میں

یا ایہا الناظرین۔ ذرا اس واقعہ کو پڑہو اور غور سے دیکھو کہ اسکے پڑہنے سے دلوں پر
کیا اثر ہوتا ہے غرض دنیا کے اس مشہور گنجانہ کا خاتمہ بھی یہہ تہا۔ اور جہالت او وحشت کے
تشریف لانے کے زمانہ کا آغاز بھی وہی ہوا۔

ا بعض اقوام ہنود سے مراد بدھ جین ہیں جو عجایب چوبی کرامات شہرم کی بنا دہرم جانتی ہیں اور وہ عموماً
پرماتما کی ذات سے انکاری ہیں بلکہ اُس جگدیشور سے تمسخر کرتے ہیں اسواسطے اُن لوگوں کو نکو کتابیں نہیں دیجاتی
تہیں۔ علاوہ بر آن اونکی بڑی بہاری عداوت بہی تہی کیونکہ سوامی شنکر اچارج نے اُنسے
صدہا مباحثہ کرکے اونکو سخت زک دی تہی جسکا مفصل حال شنکر دگ وجے میں موجود ہے
ورنہ کسی اور قوم ہنود کو رکاوٹ نہیں ہے۔

موجود ہین۔ پس اس بات سے تو کسی کو انکار نہین کہ اُن پہلی کتابون نے وہ باتین قرآن
سے نہین چرائین مگر فریق ثانی کے ذمہ یہ الزام ضرور ہے جس سے اُسکی راستی
والہامیت سراپا کافور ہے۔ اگر قرآن مین کوئی بات ایسی ہے جو نا معلوم یا معدوم ہو
تب الہام ہونے کی ضرورت کا مفہوم ہو ورنہ کسی طرح الہامی نہین ہو سکتا الاسلام
تحتہ السیف دلیل کا آپ کے ہان کام نہین۔ کون انکار کر سکتا ہے کہ السیف ام الاسلام
نہین۔ قرآن کو دلایل قاطع سے قطعی اجتناب ہے۔ اسیواسطے کمزوری کے وقت لکم
دینکم ولی دین کا خطاب ہے۔ اور سینہ زوری کے وقت یا ایہا النبی قتل الکافرین
کا جواب ہے۔ جو نسبت حقیقی چاند کو ماہِ نخشب سے ہے۔ وہی نسبت وید مقدس کے
ساتھہ مصنوعی الہامون کو جسطرح بار بار نئے آفتاب کے بنانے کی ضرورت نہین۔
جسطرح روز بروز نئی زمین گھڑنے کی حاجت نہین اُسیطرح ایک ہی دفعہ کامل گیان لاتبدیل
بکلمات اللہ جو کبھی تغیر و تبدل مین نہین آتا۔ یعنے وید مقدس پرماتمانے ہدایت
عام کے واسطے نازل فرما دیا۔ اب باوجود ہونے آفتاب کے اگر کوئی آنکھین بند کرلے
تو آفتاب کا قصور نہین۔ بلکہ اُس متعصب کو بصارت کی ضرورت نہین۔

احقاقِ حق و ابطالِ باطل سے قاصر رہنا

احقاق حق مین جسقدر قرآن کم زبان ہے۔ اُسی قدر ابطال باطل مین بھی وہ قاصر
البیان ہے۔ سات آسمانون اور سات زمینون کا ہونا۔ زمین کے اوپر پہاڑون
کو بمنزلہ میخون کے ٹھوکنا تاکہ زمین جنبش نہ کرے۔ سورج کا چشمہ گلی مین ڈوبنا
چاہ بابل مین ہاروت و ماروت کا قید ہونا۔ چشمہ ہائے دودہ و شہد و شراب کا
بہنا سلیمان کے وقت جانورون کا بولنا۔ وغیرہ حق کے ظاہر کرنے سے قطعی
پرہیز ہو رہا ہے۔ ورنہ اہل عالم و ماہران تواریخ و ہیئت وجغرافیہ ان کی ہنبہ وار

تردید کر رہے ہین۔

اِسی طرح اَبطال باطل مین بہی چشم حق دور ہے۔ اور کہین بہی روشنی نہین بلکہ ہر طرف شب دیجور ہے۔

بیت اللہ مکہ کی طرف سجدہ کرو۔ وہی خانہ خدا ہے۔ اُسکی طرف سے پہر کر سجدہ کرنا ناروا بلکہ گناہ و خطا ہے۔ حج و طواف سے صواب بلکہ گناہ دور ہوتے ہین۔ چاہ زمزم کے منبع نہر ہاے جنّت کے سوتے ہین۔ آب زمزم دل سے گناہون کے سیاہ داغ دہوتا ہے۔ اور حجر الاسود کی تعظیم و چومنے سے گناہ معاف و موُنہہ پاک ہوتا ہے۔ احرام کعبہ و زیارت مدینہ سے دل کی نورانی ہے عمرہ کے دوڑنے و جانور کشی یعنے قربانی سے رضاجوئی ربّانی ہے۔ اسیطرح وصال حور کا زار پستان و غلمان لالہ رُخان کا علیحدہ طور ہے۔ جنکے ہاتہون سے اہل جنّت کو جامہاے شُرابًا طہورًا کا دور ہے۔ کیوان کے بت حجر الاسود کی تعظیم کو نہ مٹایا۔ سجدہ آدم کا صاف حکم فرمایا۔ برخلاف ابطال باطل کے بیچارہ تردید کرنے والے کو لعنتی ٹہرایا شق القمر کی سحر آمیز تعلیم۔ عرش کے برابر خدا کا وجود بیان کرنا وغیرہ ابطال باطل کی بالکل کوشش نہین کی گئی۔ اور صاف بت پرستی کی بنیادی دیوارین (تعلیمین) موجود و مشہود ہین۔ نہین معلوم کہ باوجود اس قدر اندہیر کے مرزا صاحب کس طرح اُلنادر کالمعدوم کا اشتہار دیکر کہتے ہین کہ بُراہین الاحمدیہ و نبوۃ المحمدیہ کا ثبوت ہے۔ اور پیچ در پیچ عربی الفاظ مین طوالت عبارت سے کاغذ سیاہ کر قرآن کے الہامی ہونے کا لوگون کو مقر کرنا چاہتے ہین۔ جو سراپا محال بلکہ دور از خیال ہے۔ افسوس کہ مرزا صاحب اُسکی توحید کو فلسفی مباحثون سے برتبلاتے ہین۔ اور ثبوت سواے گالی گلوج کے کچہہ بہی نہین دکہلاتے مینے دونون کتابون کی توحید اوپر بیان کر دی اور ہر ایک تعلیم و تردید عیان

مرزا صاحب دشنام دہی سے قرآن کی فلاسفی ثابت کرتے ہین اور مقابلہ و مجادلہ مین قدم دہرتے ہین۔ مگر افسوس کہ حق کو ان باتون سے نفرت ہے اور راستی کو بدزبانی سے عداوت۔

اب ناظرین خود ہی انصاف کرین کہ قرآن اور وید مین سے کون عبارت و معنی مین کچا اور ناتمام ہے۔ کون توحید کے پہیلانے اور شرک مٹانے مین کمزور اور خام ہے۔ موسیٰ کو آگ کے سامنے کسنے مسجود کرایا۔ اور ابراہیم کا سورج کو کس نے خالق و رب ٹہرایا ہے۔ آگ۔ چاند۔ سورج اور ستارون کو ہذا ربی کون بتلاتا ہے اور فرشتون کو رب النوع کون ٹہراتا ہے مگر مرزا صاحب جب سنسکرت سے محض نادان ہین۔ تو انکا ویدون سے بدگمان ہونا جہالت کا نشان ہی۔ افسوس کہ جب وہ خود تسلیم کرتے ہین کہ معلوم نہین کہ وید کا دعوے کیا ہے۔ جب انکو وید کا دعوی ہی معلوم نہین تو پہر باوجود اس نادانی کے کیون بیہودہ جہالت کی دہوم مچاتے اور ایک عالم مین اپنی نالایقی کی رسوای کرتے ہین۔

سخن باید بدانش درج کردن
چو زر سنجیدن انگہ خرج کردن

اعتراض مصنف براہین احمدیہ از صفحہ ۳۰۱ جلد (۲)

قولہٗ۔ عیسائیون مین باستثنائے اُن لوگون کے جنکو تہذیب اور تحقیق سے کچھ غرض نہین۔ اسوقت ہزارہا ایسے شریف النفس اور منصف مزاج پیدا ہوتے جاتے ہین۔ کہ جنہون نے دلی انصاف سے عظمت شان اسلام قبول کرلیا ہے۔ اور تثلیث کے مسئلہ کا غلط ہونا اور بہت سی بدعتون کا عیسائی مذہب

مین مخلوط ہوجانا اپنی تصنیفات مین بڑی شد و مد سے بیان کیا ہے۔ مگر افسوس کہ یہہ
انصاف ہماری ہموطن آریہ قوم سے مٹا جاتا ہے۔ اس قوم کو تعصب نے اس قدر
گھیرا ہے کہ انبیا کا ادب سے نام لینا بھی ایک پاپ سمجھتے ہین۔ اور تمام انبیار کی
کسرشان کرکے اور سبکو مفتری اور جعلساز ٹھراکر یہہ دعوی بلا دلیل پش کرتے
ہین کہ ایک وید ہی خدا کا کلام ہے۔ جو ہمارے بزرگون پر نازل ہوئے تھے۔ اور
باقی سب الہامی کتابین جنسے دنیا کو ہزارہا طور کا فائدہ توحید اور معرفت الہی کا پہونچا ہے
وہ لوگون نے آپ ہی بنالی ہین۔

اقول۔ جو کچھ مرزا صاحب نے عیسائیونکی بابت لکھا ہے۔ اُس کا جواب کوئی
پادری صاحب دین گے۔ ہمارا کام صرف اونکے دعوون کی تکذیب کرنا ہے۔

واللہ اعلم دنیا مین کیا طوفان آیا ہے کہ اپنی آنکھ کا شہتیر بعض متعصبین کو
نہین سوجھتا۔ مگر دوسرون کی آنکھ کا تنکا بھاری معلوم ہوتا ہے۔ اسلامی تعصب
دنیا مین ضرب المثل ہے۔ اور اُس سے ہر ایک دانا کی طبیعت منفعل۔ بیجا
تعصب و ناواجب طرفداری سے انسان کو بچنا ضرور ہے۔ مگر حق کا اظہار اور
صداقت کا طرفدار ہونا بھی ہر ایک صدق پسند کو منظور ہے۔ جب آریہ سماج کا اصول نہم
ہے کہ "سب سے پریتی پوربک دہرم انوسار یتھا یوگ برتنا چاہیئے"۔ پس اگر کوئی
آریہ بالفرض محال خدانخواستہ بیجا طرفداری کرتا ہے تو یہہ برخلاف دہرم کے
اُسکا ذاتی قصور ہے۔ مگر ہان کسی بُرے کو نیک اور نیک کو بد کہنا۔ استی سے دور
ہے جہانتک مجھے معلوم ہے۔ ممبران آریہ سماج ہمیشہ اخلاق و محبت کے ساتھ
غیر مذہب والون سے گفتگو کرتے ہین گر بیجا خوشامد و جھوٹے لیت و لعل اور حق
کو چھپانے سے البتہ ڈرتے ہین۔ اور یہہ بھی اپنا دھرم سمجھتے ہین کہ کسی پر جھوٹھا
الزام نہ لگاوین۔ اور جو باتین کتب غیر مذاہب سے بپایہ اثبات پہونچاوین۔

چنانچہ اسکی تصدیق کیواسطے ایک واقعی مثال عرض کرتا ہون۔ مرزا صاحب خود ہی انصاف کو کام مین لاوین۔ اور حق و باطل مین تمیز فرماوین۔

ایکدن خاص قصبہ قادیان مین مرزا صاحب کے مکان پر بیٹھے ہوئے ایکسال بہر وہان ٹہرنے کی شرائط طے ہو رہی تھین۔ اثنار گفتگو مین لفظ خوارق عادات کی تشریح ہونے لگی۔ نامہ نگار کی طرفسے یہہ دعویٰ تھا۔ کہ خوارق عادات کہتے ہین عادت یا سبہاؤ کے توڑنیکو۔ چاکو مین چاک کرنیکی عادت ہی۔ اور آگ مین جلانیکی۔ درخت مین غیر متحرک رہنے کی۔ اور انسان مین چلنے کی وغیرہ۔ آپ اگر ان عادتون کو خدا کی برکت سے توڑ دیوین۔ تب مسلمان ہو جاون گا۔ ورنہ آپ آریہ ہو جاوین۔ اور غلط دعوون سے باز آوین۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ قرآنی اصطلاح مین اس لفظ کے یہہ معنی نہین ہین۔ نامہ نگار نے کہا کہ یہہ لفظ ہی قرآن مین نہین ہے۔ ورنہ تبلاؤ اگر کہین ہے۔ مرزا صاحب نے اقرار کیا کہ قرآن مین ضرور ہے نامہ نگار کے پاس قرآن تھا۔ اسیوقت پیش کیا کہ اسے خدا انکا لیئے اور الہام کی فال ڈالیئے۔ چند منٹ تک مرزا صاحب ورق گردانی کرتے رہے مگر بالکل وہ لفظ قرآن سے نکالا اور طوعاً و کرہاً فرمایا کہ "مین اس دعوی سے دست بردار ہون۔ قرآن مین یہہ لفظ نہین ہے" اُسوقت حکیم کشن سنگہ صاحب و لالہ نہال چند صاحب و حکیم دیا رام صاحب و پنڈت مہے کشن صاحب و لالہ لچھمی بہائی صاحب و مرزا کمال الدین صاحب و منشی مراد علی صاحب اور ایک بوڑھا مسافر بیٹھے ہوئے تھے۔ جس سے غالباً مرزا کو بھی انکار نہوگا دوسرا ثبوت سوال و جواب مباحثہ جالندھر ہے جو مابین مولوی احمد حسن صاحب اور شریمان سوامی دیانند سرستی جی کے ہوا تھا۔ اُسکے پڑہنے سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مباحثہ کے بعد مولوی صاحب کی طرف سے بدتہذیبی ہوئی نہ کہ آریون کی طرفسے۔ تعصب و ہٹ دھرمی بھی مولوی صاحب سے ظہور مین آئی۔ نہ کہ سوامی جیو

ہے۔ چنانچہ وہ رسالہ بھی محمد مرزا موحد صاحب جالندہری کی قلم سے مرتب ہوا۔ اُسکے صفحہ ۳ کی سطرہ سے ۱۲ تک عبارت ذیل موجود ہے۔

"بعد ختم گفتگو (مباحثہ) کے جو مولوی صاحب کی طرف سے خلاف عمل عالمانہ ایک فعل سرزد ہوا۔ منظر انصاف اُسکا بھی ظاہر کردینا مناسب ہے اور وہ یہہ ہے کہ بعد تمام ہونے گفتگو کے مولوی صاحب خانقاہ امام ناصرالدین کے دروازہ پر گئے اور کچھ فخریہ وعظ سُناکر مسلمانان حاضرین سے اپنے وجود نے وجود کی شہرت کے طلبگار ہوئے۔ اگرچہ اہل علم اور وضعدار مسلمان تو اس شہرت کی خواہش کو جاہلون کا کھیل سمجھکر کنارہ کش ہوگئے مگر جہلا سے عوام جو مرغ اور لال اور بٹیر اور اگن وغیرہ کی لڑائی کے عادی اور ہار جیت کی شہرت کے شائق ہین اُنہون نے مولوی صاحب کو بازی یافتہ قرار دیا اور گھوڑی پر چڑھاکر شہر کے گلی کوچون مین خوب پہرایا۔ اور جیت ہار کا غل مچایا۔ مگر خاص وضعدار اور مہذب آدمیون نے اِسے ناپسند کیا"۔

حالانکہ یہہ پہلے ہی طے ہوچکا تھا۔ کہ "جو اس گفتگو کے ختم ہونے پر ہار جیت تصور کریگا وہ متعصب اور جاہل متصور ہوگا"۔ ناظرین خود ہی اب نتیجہ نکال لین ۔

براہین الاحمدیہ از صفحہ ۱۰۵ تا ۱۰۶

سو اگرچہ یہہ دعوی تو اس کتاب مین ایسا دکیا گیا ہے کہ وید موجودہ کا قصہ ہی پاک ہوگیا۔ لیکن اسجگہ ہمکو یہہ ظاہر کرنا منظور ہے کہ کس قدر ان لوگون کے خیالات اصول حسن ظن اور تہذیب اور پاک دلی سے دور ہین اور کیسے یہہ لوگ تعصب قدیم کی شامت سے جو انکے رگ وریشہ وتار پود مین اثر کر گیا ہے۔ ادن نیک ظنون کی طاقتون کو جو انسان کی شرافت اور نجابت اور سعادت کا

معیار تھین اور اُسکی انسانیت کا زیب و زینت تھین بہ یکبارگی کھو بیٹھے ہین -

جواب باصواب

پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل - سنسکرت کی حرف شناسی سے جاہل محض - اور وید کے رد کا ٹھیکہ - آنکھین چمگاڈڑ کی اور آفتاب سے جنگ و جدل - بقول ع

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایھا الساقی ادر کاسا و ناولھا

بترس از دروغ و فریب و ریا   کہ ناگہ رسد بر تو قھر خدا

ہان اگر ہم دعوی کرین تو شایان ہے - کیونکہ فارسی و عربی جانتے ہین - اور ہمارے پاس قرآن ہے - آپ جوان صفات سے محروم مطلق ہین آپکو یہہ دعوی بے دلیل سراپا ذلیل کریگا - ہان بفضل جگدیشور اس کتاب کے طبع اور شایع ہونے سے قرآن موجودہ کا قصہ پاک ہوگا - اور عالم اُسکی زہریلی تعلیم سے بیباک - اسلامی تعصب اور محمدی بغض جو مُغلی قوم کی شامت سے آپ کے سینہ پر کینہ مین نسلاً جاگزین ہے اُسی سبب سے آپکو اسلام کے برخلاف بات خواہ وہ کیسی ہی حسنات و کمالات و برکات و تجلیات سے بھری ہو - خراب و غلط و پر کاوش و رنجش کا باعث نظر آتی ہے - آپ کو نہ تو انسانیت سے غرض ہے اور نہ اخلاق سے - مبلغ علیہ السلام سے غرض ہے اور زر سلمہ اللہ کا فرض - عیش و عشرت کا خیال ہے اور عطر و پھلیل لگانے مین کمال - خدای ذوالجلال اگر آپکو صد سال سلامت رکھے تو بھی رونق اسلام ہے اور یادگار خیر الانام - مگر افسوس کہ آپ جیسے زیادہ الہامی ہوتے جاتے ہین ویسے ہی اخلاقی خوبیون کو کھوتے جاتے ہین تحقیق سے آپکو ذرہ بھی سروکار نہین اور بیجا شیخیون اور ناجائز دعوؤن سے کچھہ بھی ننگ و عار نہین +

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۶ سے ۱۰۷ تک

جوانکے دلون مین یہہ خیال سمایا ہوا ہے۔ جو بجز آریہ دیس کے اور جتنے ملکون مین نبی اور رسول آئے جنہون نے بہت سے لوگون کو تاریکی شرک اور مخلوق پرستی سے باہر نکالا۔ اور اکثر ملکون کو نور ایمان اور توحید سے منور کیا۔ وہ سب نعوذ باللہ جہوٹھے اور مفتری تھے۔

جواب باصواب

مرزا صاحب یہہ آپکا بالکل غلط گمان ہے۔ اور بیجا طوفان اور سراسر بہتان۔ خدا سے خوف کیجئے۔ اور کسیکو جہوٹھے الزام نہ دیجئے۔ ممبران آریہ سماج ایسے خیالی دعوی نہین جماتے۔ اور گہر مین بیٹھے ہوئے آپکی طرح الہامی حلوے نہین پکاتے۔ نہ داؤ پیچ کہیلتے ہین۔ اور نہ پہندا لگاتے ہین۔ آپ جیسے نبیون کو جو **انا انزلنا قریبا من القادیان** کے دعویدار ہین۔ صرف آریہ سماج والے ہی مکار نہین جانتے بلکہ خود ایماندار مومن بھی جہوٹھا اور مفتری مانتے ہین۔ اور کفر و الحاد کے فتوی لگاتے ہین۔ اور لوگون مین مشتہر فرماتے ہین۔ جنہون نے تمام خانگی امورات پر الہام کا جال بچہایا ہے۔ اُنکو آریہ سماج والون نے نیکون کے درجہ سے گرایا ہے جن کا راستی پر دارمدار اور فریب سے تنفر و انکار ہے۔ اُنہین ممبران آریہ سماج نیکوکار و صادق جانتے ہین۔ اور اُنکے اُپکار کو جگت کی بہتری کا باعث مانتے ہین۔ جو اپنے گناہون اور شامت اعمال کو خدا کا قصور ٹہراتے ہین۔ اُنکو اگر آریہ سماج والے مفتری اور جعلساز بتاتے ہین۔ تو آپ اسپر کیا فتوی لگاتے ہیں۔ غالباً آپکا اور ہمارا اتفاق ہوگا نہ کہ بغض و نفاق ۔

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۷

سچی رسالت اور پیغمبری صرف برہمنون کی وراثت اور اُنہین کے بزرگون کی جاگیر خاص ہے۔ اور اس بارہ مین خدا نے ہمیشہ کے لئے اُنہین کو ٹھیکہ دیکھا ہے اور اپنی وسیع دریائے ہدایت اور رہنمائی کو اُنہین کے چھوٹے سے نالے مین گھسیڑ دیا ہے۔ اور ہمیشہ اُسکو اُنہین کا دیش اور اُنہین کی زبان اور اُنہین مین سے پیغمبر پسند آ گئے ہین ٭

جواب باصواب

مرزا صاحب یہہ فرمانا آپکا متعصبانہ نہین ہے تو کیا ہے۔ خفا ہو جیئے۔ ہمارے اور آپکے بزرگ ایک ہی تھے۔ **تواریخ** بتلاتی ہین۔ کہ "روما۔ اہل فرانس۔ اہل انگلش۔ اہل فارس وغیرہ سب کے بزرگ آریہ تھے"۔ سنسکرت زبان مین جو ویدکی ہدایت لوگون کو سناوے۔ ویدکی وعظ و اُپدیش کی تدریس تبلاوے وہ **برھمن** ہے چنانچہ سنسکرت زبان مین اسکی توضیح اسطرح پر ہے۔

ब्रह्म जानाति ब्राह्मणः یعنے جو وید مقدس کو جانے اور وید مقدس کے ذریعہ توحید و گیان کا پرکاش کرے وہ برہمن ہے۔ برہمن کسی خاص قوم یا ذات کا نام نہین۔ بلکہ اُس ورن کا نام ہے جسکی تشریح اوپر کر چکا ہون۔ پس برہمن ہونا ویدوکت طور سے کسیکی وراثت نہین ہے۔ یہہ تو قدرتی طور پر بنی نوع انسان کی تقسیم ہے جو غیر قابل ترمیم ہے۔ اور داناؤن کو ہر طرح تسلیم۔ پس سچی رسالت اور پیغمبری کا منصب جسکو ملے اُسکو سنسکرت زبان مین برہمن کہینگے اور مختلف زبانون مین جدا جدا نام دہرینگے۔ فاضلون کو فضیلت کا ٹھیکہ دینا عیب نہین بلکہ انصاف ہے۔ مگر نک دیدہ کو ویکھنے کا ٹھیکہ دینا سوچکر تبلایئے

کہ کسطرح حق کے خلاف ہے - لاف وگزاف کو چھوڑیئے اور نار آستی وبطالت سے مونہہ موڑیئے اور جواب دیجئے کہ نیکوں کو نیکی کا ٹھیکہ دینا کسطرح قابل اعتراض ہے جسکی ماننے سے آپکو اسقدر عذر واغماض ہے - سچا ہادی اور نیک رہنما ویاسے ہدایت کے جہاز کا ملاح ہے اور اُسکے فرمان پر عمل کرنا عین مقصود و فلاح - اسکی تردید خود وید مقدس سے سُننا بہتر معلوم ہوتا ہے - تا کہ راستی کا عمدہ طور سے پرکاش ہو -

यथेमां वाचं कल्याणीमावदानि जनेभ्यः। ब्रह्मराजन्याभ्यांँ शूद्राय चार्याय च स्वाय चारणाय प्रियो देवानां दक्षिणायै दातुरिह भूयासमयं मे कामः समृध्यतामुप मादो नमतु। य० अ० २६ मं० २॥

یجروید میں ایشور اگیا دیتے ہیں کہ جسطرح میں یہہ وید کلیان کاسادہن بلاتعصب تمکو اُپدیش کرتا ہوں ویسے ہی تم انسانون کو اُسکا اُپدیش کرو بنی نوع انسان کے یہہ اقسام ہیں - برہمن - کہتری - ویش - شودر - سو سب وید کے ادھکاری ہیں کوئی انادھکاری یعنے غیر مستحق نہیں ہے - وید کے اُپدیش میں کسی قسم کی طرفداری نہیں چاہئے - جو سچے دل سے وید کی آگیا کا پالن کرتا ہے وہ ہر طرح کے سکھون سے مستفیض ہوتا ہے - یہہ وید ودیا ہمیشہ سب کے کلیان کاری ہے - اسپر عملدرآمد کریں "

سنسکرت زبان کو تمام غیر متعصب انگریز و مسلمان اُم اللسنہ (یا) مدر اف لنگویجز پکارتے ہیں - اور ہزارون الفاظون کو باہمی مقابلہ کرکے سنسکرت سے نثارتے ہیں - چنانچہ آب حیات میں مولوی محمد حسین صاحب آزاد فرماتے ہیں - کہ ایران نام بھی آریہ - آین سے بنا ہے یعنے آریون کے متعلق اصل عبارت یہہ ہے - "اُس قوم کا نام آیرین تھا - یہی لوگ ہیں جنہون نے ہندوستان

مین آکر راجہ مہاراجہ کا خطاب لیا۔ ایران مین تاج کیانی پر درفش کاویانی لہرایا۔ اپنے مذہب کا اور طریقہ لیکر چین کو نگارخانہ بنایا۔ یونان کا طبقہ حکمت سے الگ جمایا۔ روا کی عالمگیر سلطنت کی بنیاد ڈالی۔ اندلس (ہسپانیہ) پہنچکر چاندی نکالی"۔

مرزا صاحب آپکے دل مین باوجود الہامی ہونے کے تعصب کو کتنے گھیٹر دیا ہے* جو اسقدر حق سے روپوشی کو افتخار جانتے ہو اور سچ کے قبول کرنے سے تحقیر مسلمانی مانتے ہو۔ خدا سے ڈریئے انصاف سے ہاتھ نہ اٹھایئے۔ اور براہ مہربانی و انصاف **ہسٹری اف لینگوج** یعنے زبانون کی تاریخ مصنفہ **میکس مولر** صاحب مطالعہ فرمایئے۔ تاکہ جہالت (اودیا) دور ہو اور صداقت کا ظہور ہو۔

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۸

قولہ ۔ اور وہ بھی صرف تین یا چار کہ جس سے مسئلہ الہام ۔ اور رسالت کا قوانین عامہ قدرتیہ ۔ اور عادت قدیم الہیہ مین داخل نہین ہو سکتا ۔ اور امر نبوت اور وحی کا بباعث قلت تعداد الہام یافتہ لوگون کے ضعیف اور غیر معتبر اور مشکوک اور مشتبہ ٹھہر جاتا ہے ۔ اور نیز کروڑہا بندگان خدا جو اس ملک سے بیخبر رہے ۔ یا یہہ ملک اون ملکون سے بیخبر رہا ۔ فضل اور رحمت اور ہدایت الٰہی سے محروم اور نجات سے

* قطع نظر اسکے کیا ابتدا ے آفرینش ہی محمد صاحب تک حسب اعتقاد یہود و عیسائی و اہل اسلام کے سوائے بنی اسرائیل کے کسی اور قوم مین کوئی پیغمبر کتاب لیکر آیا ہے۔ جہانتک بائبل اور انجیل اور قران سے پتہ ملتا ہے کوئی نہین آیا۔ بلکہ صاف لکھا ہے کہ آدم سے محمد صاحب تک تمام برحق نبی سب کے سب ایک خاص قوم اور گھرانے سے ہوتے رہے۔ بلکہ ساری جہان کو چھوڑ خدا نے تمام خدائی سے مونہہ موڑ نعمت نبوت کا رشتہ خاص اُس قوم سے جوڑ دیا (دیکھو سورۃ مائدہ ۔ آیت ۲۳) اور (سورۃ بقر کی آیت ۱۳۰) اور اسی طرح (سورۃ آل عمران کی آیت ۱۷۸) اب ہم بھی یہہ کہہ سکتے ہین کہ سچی رسالت اور

نے نصیب رہ جاتے ہین - اور پہر طرفہ یہہ کہ بموجب خوش عقیدہ آریہ صاحبان کے وہ
تین یا چار بھی خداتعالے کے ارادہ اور مصلحت خاص سے منصب نبوت پر مامور نہین
ہوئے - بلکہ خود کسی نامعلوم جنم کے نیک عملون کے باعث سے اس عہدہ پانے
کے مستحق ہوگئے اور خدا کو بہرحال اُنہین پیغمبر بنانا ہی پڑا - اور باقی سب لوگون کو ہمیشہ
کے لئے اس مرتبہ عالیہ سے جواب ملگیا - اور کوئی کسی الزام سے اور کوئی کسی تقصیر
سے اور کوئی آریہ قوم اور آریہ دیس سے باہر سکونت رکہنے کے جرم سے الہام پانے
سے محروم رہا ⁂

جواب باصواب

اقول حق سے مخالفت کرنا عموماً مرزا صاحب کا اصول ہے - اور خواہ مخواہ طول و
فضول عبارت بناکر مشیخت کا دم بہرنا معقول جانتے ہین - ورنہ اگر سچ مچ راستی ہی
کام ہے اور تحقیق مسئلہ الہام - تو ذرہ بیان کیجیے - کہ چار آدمیون پر ایشور کیطرف
سے الہام ہونے مین قوانین عامہ قدرتیہ اور عادات قدیم الہیہ مین کونسا قضیہ
واقعہ ہوا - جسکا دفعیہ آپ کے وہمیہ وطبعیہ منطق مین ہمارے ذمہ ضروری
جانا گیا - برائے خدا بیان کیجئے اور جواب لیجیے - ایک کے مقابلہ مین شہادت
اربعہ ہر طرح قابل اعتبار ہے اور کسی طرح محل عذر و انکار نہین - ہان قطع نظر اور

بقیہ حاشیہ:

پیغمبری صرف اسرائیلیون کی وراثت اور اُنہین کے بزرگون کی جاگیر خاص ہوگئی - اور اس بارہ
مین خدا نے ہمیشہ کے لئے اُنہین کو ٹہیکہ دے رکہا ہے اور اپنے وسیع دریای ہدایت و رہنمائی کو
اُنہین کے دجلہ فرات کے درمیانی دوابہ مین گہیڑ دیا ہے - اور ہمیشہ خدا کو عرب و روم کا دیش پسند
آگیا - اور یہ اُنہین کی زبان خدا کا تکیہ کلام ہوگئی - چین - جاپان - امریکہ سنٹرل ایشیا وغیرہ مین
کبھی کوئی پیغمبر اوترا - اور نہ ہندوستان مین کبھی کسی پیغمبر کی دال گلی - پس یہہ سراسر الزام آپ کے ذمہ مین کسطرح
ہماری پر عاید نہین ہو سکتی - اور خدا سے متمدین کی نسبت یہہ تمام شک وارد ہوتے ہین - نہ کہ ہم پر ⁂

باتون کے اُنکی شہادت کمزور ہے - اور یہ صحیح کے مقابلہ مین لے کا زور ہے - کہان
خودغرضی کی صلاحین اور شکایتین - اور کہان صداقت کے احکام اور راستی کی
ہدایتین - مرزا صاحب ایک ہنستا ہے ایک روتا ہے - انصاف اور خودغرضی مین بڑا
فرق ہوتا ہے - ربّ العالمین منصف و عادل ہے نہ کہ خودغرض و غافل ہ

چراغِ مُردہ کجا نورِ آفتاب کجا
ببین تفاوتِ راہ از کجاست تا بکجا

مذہبی تواریخون سے ثابت ہے کہ اوّل اوّل انسانون کی پیدائش آریہ ورت
مین ہوئی اور وہین انصرامِ عالم کے واسطے الہام کی ضرورت ہوئی - ورنہ ایک اہم
کارخانہ پیدا کرکے اُسکے انتظام کے احکام نہ دینا بنانے والے کے گیان کو الزام
لگانا ہے - پس وہان ہی ویدون کا الہام ہوا - کوئی سکول - کوئی پاٹ شالا کوئی ماسٹر
اُسوقت موجود نہ تہا - جس سے وہ الہام غیر معتبر اور مشکوک اور مشتبہ ٹھہرتا - اور نہ
کوئی کتاب موجود تھی جس سے منقول تصوّر ہوتا - تمام مشکلات کا غور کرکے ہر ایک
سلیم العقل کے دل سے فی الفور یہی جواب ملتا ہے - کہ ایسے وقت مین ایسے کامل
گیان اور مکتی ہدایت اور مشرح قوانین اور سچے اُپدیش اور اعلے علمی دقایق و
حکمی و فلسفی حقایق کا پرکاش ہونا انسانی طاقت و قوت بشری سے بسا بعید
بلکہ ناممکن ہے - پس ہادی حقیقی اور مالک تحقیقی - سچدانند - سرو ویاپک کا شاک
گیان مے پرمیشور سے ہی اُنکا ظہور ہوا - غیر معتبر تب ہو - جبکہ کوئی پڑہا لکھا آدمی
رازدار موجود ہو - ضعیف تب ہو جب کوئی خارجی ذریعہ موجود ہو - محیط و موجود کل
کی رسالت کے واسطے وحی کا آنا اُسکو ایک و دیشی یعنے محدود ٹھہرانا ہے - پس اُس

* فٹ نوٹ دیکھو مضمون کتاب ہذا متعلق فضیلت سنسکرت
بجواب اعتراض صفحہ ۳۷۳ تا ۳۸۱ براہین احمدیہ

گیان سروپ نے انتر یامی ہوکر اپنے آپ سے ویدک اناوی گیان اُنکے انتشکرن مین پرکاش کیا
چونکہ غیر متغیر کا گیان لاتبدّل ہوتا ہے۔ اسیواسطے وہ گیان آجتک تردید وتنسیخ سے
مبرا ویدون مین موجود ہے۔ توریت منسوخ ہوگئی اور اسی طرح زبور بھی۔ انجیل کی تعلیم
تم خود بھی غیر واجب جانتے ہو اور اُسے ناکامل گردانتے ہو۔ قرآن کی بھی بہت سی
آیات منسوخ ہوگیئن۔ اور بہت سی تمہاری تلاوت سے نکالی گئی ہین۔ پس وہ گیانِ
اور غیر متغیر کے گیان نہین ہین۔ بلکہ انسانی اور نفسانی اور فانی واستانین
ہین جنکے وجود اور نابود مساوی ہین۔ سچی کتاب از آغازِ عالم تا اختتامِ عالم
ردّ وتبدّل سے پاک رہیگی۔ کسی طرح کا نقص وسہو اُس مین برآمد ہونا سہل نہین
بلکہ ناممکن ہے اور وہ ست ودیا کا پُستک **وید مقدس** ہے۔ ہم لوگ جو
تناسخ کو مانتے ہین۔ کسی کا الہام پانے سے محروم رہنا اُسکی شامتِ اعمال
جانتے ہین مگر خدا تعالیٰ کو متعصب وظالم نہین گردانتے۔ بلکہ یقیناً پہچانتے ہین
کہ وہ انصاف کے برخلاف کوئی کارروائی نہین کرتا۔ آپ مُنکرِ تناسخ ہین آپ ہی
اسکا پاسخ دیجیے۔ کہ خدا کا اپنے ارادہ ومصلحت خاص سے کسی کو منصبِ نبوّت
پر مامور کرنا چشم انصاف کو معذور کرنا نہین ہے تو کیا ہے؟ حقدار کا حق غیر مستحق کو
دینا خودغرضی وطرفداری ہے۔ اور لائق وحقدار کو اُسکے منصب پر پہونچانا
معدلت ونصفت شعاری۔

خدا کو صادق مانکر پہر دروغگوی کے واسطے درخواست کرنا بہرحال ایک ایسا
امر ہے کہ جسکے قبول کرنے سے ممبران آریہ سماج کو خصوصاً اور تمام اہلِ دانش کو عموماً
انکار ہے۔ افسوس کہ خود ہی محمد صاحب کو ختم المرسلین ماننا۔ اور لوگون کو ہمیشہ
کے واسطے مرتبۂ نبوّت سے محروم الارث بنانا ایمان جانتے ہو۔ مگر اس اعتراض
کے کرتے وقت اپنے گریبان مین مونہہ ڈالکر نہین دیکھتے ورنہ یہہ زہرہ اُگلتے۔

خدا کو خود غرض اور طرفدار بنانا آپ کے ہان آسان ہے۔ مگر حق کو قبول فرمانا نہایت گران بلکہ نقصان ایمان ہے۔ تناسخ سے انکار بعینہٖ خدا کی ستمگری کا اقرار ہے۔ جسکو ہم اسی کتاب مین علیحدہ بیان کرین گے۔ اگر خدا کو اُن مذموم نقائص سے نقصان پذیر نہین مانتے (جو بالکل ٹھیک ہے) تو کسی اور نبی اور کتاب کا نزول قبول کرنا پڑیگا اور محمد صاحب اور قرآن کو درجۂ نبوت والہام سے معزول۔

مرزا صاحب ایک کامل الہام کی موجودگی مین کسی اور کامل یا نا کامل الہام کا ارسال کرنا (حالانکہ کوئی نئی تعلیم بھی نہ دیتا ہو) فعل عبث کے سوا اور کیا حکم رکھتا ہے۔ کوئی کسی تقصیر بناوٹی یا خارجی کے سبب تعلیم وید سے محروم رہا مگر یہ اُنکی گناہوں کی باعث فرد

ہرچہ ہست از قامتِ ناساز و بے اندام ماست
ورنہ تشریف ببالاے کسے کوتاہ نیست

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۸ و ۱۰۹

اب دیکھنا چاہیے کہ اس ناپاک اعتقاد مین خدا کے مقبول بندون پر جنہون نے آفتاب کی طرح ظہور کرکے اُس اندہیرے کو دور کیا جو اُن کے وقت مین دُنیا پر چھا رہا تھا۔ کسقدر ناحق و بے موجب بدظنی کی گئی ہے۔ اور پھر اپنے پرمیشور پر بھی یہ بدظنی جو اُسکو غافل یا مدہوش یا مخبط الہواس تصوّر کیا ہے۔ کہ جو اسقدر بیخبر ہے۔ کہ گو بعد وید کے ہزارہا طور کے نئی نئی بدعتین نکلین اور لاکھون طرح کے طوفان اور اندہیر ان چلین اور رنگا رنگ کے فساد برپا ہوئے اور اُسکے راج مین ایک بُری ہی طرح کی گڑبڑ پڑگئی۔ اور دنیا کو اصلاح جدید کی سخت سخت حاجتین پیش آئین پر وہ کچھ ایسا سویا کہ پھر نہ جاگا۔ اور کچھ ایسا تھکا کہ پھر نہ آیا۔ گویا اُس کے پاس اتنا ہی الہام تھا جو وید مین خرچ کر بیٹھا۔ اور وہی سرمایہ تھا جو پہلے بانٹ چکا۔ اور پھر ہمیشہ

کے لئے خالی ہاتھ رہگیا - اور موںہہ پر موہر لگ گئی - اور ساری صفتین ابتک بنی رہین مگر تکلم کی صفت صرف وید کے زمانہ تک رہی - پہر باطل ہوگئی - اور ہمیشہ کے لئے کلام کرنے اور الہام بہیجنے سے عاجز ہوگیا -

جواب باصواب

مرزا صاحب کیا یہی الہامی تہذیب ہے - اور اسی کا نام محمدی تادیب - زبان سنبہال لیجئے ایسے الفاظ موںہہ سے نہ نکالئے ۔ سقراط و بابا نانک جیسے مہاتما لوگ جنہوں نے آفتاب کیطرح ظہور کرکے لوگون کی اودیا کو دور کیا - ہم انکی صدق دل سے تعظیم کرتے ہین اور ہر ایک دانا کو کرنی چاہیئے -

ایک ایرانی سیاح اپنے سفرنامہ مین ایک روز بابت گفتگو فرمانے لگے - کہ "جہان تک مین دنیا کے اور مذاہب سے مقابلہ کرتا ہون - نبیون کی نسبت یہہ چار امر شہادت دیتے ہین اول کتاب - دوم امت - سوم معجزہ - چہارم اصحاب - مگر کسی نبی کی نسبت غیر قوم نے شہادت نہین دی - لیکن جب غور کرتا ہون تو بابا نانک جی کی نسبت یہ پانچون امور تصدیق بلکہ موجود ہین - بابا نانک کتاب دارد - امت دارد - معجزہ دارد - اصحاب دارد - بزرگتر از ہمہ فضائل ہ مسلمانان ہم کرامت او قائل اند پس بابا نانک بلاشک و شبہ نبی است مینے سوال کیا کہ محمد صاحب کی نسبت جو ختم المرسلین کا لوگ گمان کرتے ہین ؟ ہنسکر جواب دیا کہ "این بالکل غلط است" - علی ہذا شنکراچارج وغیرہ بھی ہی تعظیم کے لائق ہین -

مگر جنہون نے دنیا مین طوفان بے تمیزی پہیلائے - قتل عام کرائے - جہاد کو بیڑے اٹھائے - آباد شہر بیچراغ بنائے کیا وہ بھی اسی تعظیم کے مستحق ہین - اگر ہین تو کیا وجہ؟ اور محمود غزنوی - چنگیز خان - تیمور - ہلاکو - نادرشاہ - بابر - احمد شاہ وغیرہ کیون مستثنیٰ رکہی جاوین - اور برادری سے خارج کہلاوین جیسے پرماتما آپ شدہ اور

غیر متغیر ہے اُسی طرح اُسکا الہام بھی شُدھ اور تغیر و تبدّل سے مبرا ہونا چاہیے نہ کہ ناقص اور
متغیر۔ پس کامل اور شدھ چیز کے بدلنے کی ضرورت نہین۔ اور نا کامل اور ناقص کا کامل اور
سروگیہ سے ظہور ہونا ہی اسنبھو یا غیر ممکن ہے۔ ترقی تنزل کا سلسلہ آواگون ہے۔ نئی نئی
بدعتون کے نکلنے اور نئے طوفان اور اندھیریون کے چلنے سے وہ عالم کل غافل نہین ہے
اور نہ بدعتین اور طوفان اور اندھیران کارخانہ قدرت کو درہم برہم کر سکتی ہین۔ اور
نہ اُسکے راج مین گڑبڑ ہو سکتی ہے۔ جنگ روم و روس کے وقت اُسے نئے الہام کی
ضرورت نہین۔ اور نادر شاہ کے قتل عام کرنے پر حاجت تھی۔ جب لارڈ میو صاحب
مارے گئے تب بھی وہی الہام تہا اور جب فرعون نے خدائی کا دعویٰ کیا تب بھی وہی الہام۔ جب موسےٰ
پیدا ہوئے تب بھی وہی الہام تہا اور جب لاکھونکے قتل عام کا حکم دیا تہا تب بھی وہی الہام۔ ابراہیم کیوقت
مین بھی وہی الہام تہا اور کیومرث کیوقت مین بھی وہی۔ بکرماجیت کی وقت مین بھی وہی تہا۔ اور
مسیح کیوقت مین بھی وہی۔ وہی الہام کرشن جیو کی وقت تھا۔ اور وہی رامچندر جی کی وقت۔ وہی
منو جیو کے وقت تہا اور وہی اگنی اور انگرہ کے وقت۔

آفتاب صداقت ہمیشہ موجود رہتا ہے مگر آنکھین کہولنا اور بلا تعصب ہوکر دیکھنا اور
غور کرنا۔ اور غبارہ اُٹھانا قابلیت کی شرط ہے۔ جو آواگون سے لازم و ملزوم ہے۔ ایشور
موہنہ کا محتاج نہین۔ اور نہ کلام کا۔ وہ سب کا انتریامی ہے۔ ویدون کو گیان دوارہ پرکاش
کرتا ہے۔ مگر دیدہ بینا و گوش شنوا چاہیئے۔

تم قرآن کو کلام اللہ مانتے ہو۔ پس کلام بغیر موہنہ کے ظہور پذیر نہین ہوتی۔
محمد خاتم المرسلین ہین۔ یہہ اعتراض تمہارے پر عاید حال ہین نہ کہ ہمارے پر۔
پس ہمکو کہنا پڑتا ہے کہ جو خدا کے پاس ہدایت کا سرمایہ تہا۔ وہ قرآن مین بانٹ چکا۔
اور پھر قیامت تک خالی ہاتھ رہ گیا۔ اور اُسکے موہنہ پر موہر لگ گئی۔ محمد کے بعد
کسی رسول بھیجنے کی اُسکو طاقت نرہی۔ تکلم کی صفت موسیٰ کے زمانہ تک رہی۔ آگے

سے کلیم نہوا۔ اور نبوت اور رسالت کی ڈگری محمد تک اُسکے پاس رہی آگے سے

نے بضاعت ہوگیا۔ اور ہمیشہ کے لئے رسول اور نبی بھیجنے سے اور کتاب دینے سے

عاجز ہوگیا۔ مرزا صاحب خدا کامل ہے۔ اُسکی کتاب اُسکا گیان اُسکا اُپدیش سب کچھ

کامل ہونا چاہیے۔ نہ کہ مجمل وادھورا وناقص۔ بدلنے کی ضرورت غلطی مین ہوتی ہے

اور بڑہانے کی ضرورت ناکامل مین۔ جہان سہو ہو وہان کاٹنا پڑتا ہے۔ اور جہان بھول ہو

وہان سے ہوشیار ہونا۔ مگر ایشور مین مسلّم فریقین ہے۔ کہ یہہ عیب نہین ہین۔

پہر الہام کا بار بار باہمی نقیض اور مختلف اور ناکامل بھیجنا کیا ضروری تہا کیا قانون

پرورد گار ہے یا ایکٹ سرکار۔ لیکن مرزا صاحب الہام کے بار بار ہونے مین

آپ کے پوبارہ ہین۔ اگر ویدون پر ایمان لادین۔ یا الہام کا ایک بار کامل نازل

ہونا تسلیم فرما دین۔ تو الہامی ومجدد۔ مسیح ثانی۔ مُرشد۔ چہوٹا نبی کون کہے۔ اور

چڑہاوے کسکو چڑہین ؎

الا اے حذر کن ز آز و ریا کہ انجام این ہست رنج و بلا

طمع را سہ حرفست ہر سہ تہی گزو نیست مر مطمعان را بہی

اب نمونہ کے طور پر کچھ **اختلاف** دکھلاتا ہون۔

۱۔ نکاح کے بعد اگر کسی سبب سے جورو ناپسند آوے تو اُسے طلاق دیدے...... (استثنا ۲۴/۱)

۲۔ بجز زناہ کے اور کسی سبب سے طلاق دینا درست نہین بلکہ جو دیتا ہے زنا

کراتا ہے.............. (متی ۵/۳۱)

۳۔ جب خاوند چاہے طلاق دے سکتا ہے.............. (قرآن)

۴۔ جانور چرند و پرند کا خون وچربی حلال تہا.............. (پیدایش ۱/۲۹)

۵۔ خون جانورون کا حرام ہوا.............. (پیدایش ۹/۴)

۶۔ سوتیلی بہن سے نکاح درست ہے.............. (پیدایش ۲۰/۱۲)

سوتیلی بہن سے نکاح منع ہے .... (احبار ۹/۱۸ - ۲۰ - ۱۷ استثنار ۲۷/۲۲)

دو بہنون کا نکاح کرنا ایک کے جیتے جی درست ہے .... (پیدایش ۲۹ - واحبار ۱۵/۱۸)

ناواجب ہے شریعت موسی مین .... (توریت)

٭ پہوپہی سے جماع کرتے تھے اور خدا کا حکم تہا .... (خروج ۶/۲۰)

بہن بہائی کی شادی ہوتی تھی .... (توریت)

شراب جائز تھی اور نبی پیتے تھے .... (توریت - پیدایش)

حرام ہوئی .... (قرآن)

ایک عورت سے زیادہ شادی کرنا گناہ ہے ..... (توریت پیدایش و انجیل متی ۵/۲۱)

عام لوگون کو چار چار اور محمد صاحب کو ۹ - ۱۱ - ۱۸ بلکہ لاانتہا .... (قرآن سورۃ احزاب وغیرہ)

بیت المقدس کی طرف سجدہ کرو .... (قرآن سورۃ البقر)

مکہ کی طرف سجدہ کرو پہلا حکم منسوخ ہوا .... (قرآن سورۃ بقر)

ماخوذ از اخبار الاسلام جلد ۲ مطبوعہ سال ۱۳۰۲ھ صفحہ ۴۷ وغیرہ

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۹ و ۱۱۰

یہہ اعتقاد آریہ قوم کا ہے کہ جبراً ہر ایک ہندو کو رغبت دلائی جاتی ہے کہ اسکو اپنا دہرم بناوے - مگر تعجب کہ اس اعتقاد کا ویدمین کہین ذکر تک نہین - اور کوئی شرتی اسمین ایسی نہین کہ اس متعصبانہ بدظنی کی تعلیم دیتی ہو -

جواب باصواب

مرزا صاحب میرا بھی آپ کے اس قول سے اتفاق ہے کہ وید مقدس مین کوئی شرتی ایسی نہین ہے جو اس متعصبانہ بدظنی کی تعلیم دیتی ہو - جب وید مقدس بالکل

٭ قرآن کی اس آیت سے حرمت علیکم عمتکم "حرام کین اوپر تمہارے پہوپہیان تمہاریان" وہ حکم منسوخ ہوا اور حرام قرار پایا (دیکھو سورۃ نساء)

طرفداری و متعصبانہ باتون سے بقول آپکے بہرا ہین - تو ہر ایک ہندو بلکہ مسلمانون کو بہی ایمان لانے سے کیا نقصان ہے - اور اسی آپکی نصیحت کو مانکر کئی لوگ وید مقدس پر ایمان لے بہی آئے ہین - یہہ (وید) اعتقاد آریہ قوم کا ہے - اور وید کے ماننے والے آریہ ہین - پس جو آریہ برخلاف وید کارروائی کرے وہ گناہگار ہے - مگر ہر ایک شخص کام کرنے مین فعل مختار ہے مجبور و لاچار نہین -

براہین احمدیہ از صفحہ ۱۱۰ تا ۱۱۱

معلوم ہوتا ہے کہ یہہ اشلوک انہین دنون مین گھڑا گیا ہے - کہ جب آریہ قوم کے عقلمندون نے اپنی پستکون اور شاسترون مین یہ بہی لکھ مارا تھا - جو ہمالہ پہاڑ اور کچھہ ایشیا کے حصہ سے پرے کوئی ملک نہین اور اسی طرح اور بھی خام خیالیات اور وہم پرستیان کہ جن کا اسوقت ذکر کرنا ہی فضول ہے - اور جو اب روز بروز دنیا سے مٹی جاتی ہین - اور علم اور عقل کے حاصل کرنیوالے خود بخود انکو چھوڑتے جاتے ہین - انہین دنون مین نکلی تھین -

جواب باصواب

چونکہ مرزا صاحب نے کوئی اشلوک اپنے دعوی کے ثبوت مین پیش نہین کیا - پس ہمین بے اختیار کہنا پڑا کہ انکا یہہ دعوے بہی مثل اور دعاوی کے محض بیدلیل ہے مرزا صاحب نے جہوٹھ اور دہوکہ سے شاسترون کا نام لیا - چہیون شاسترون مین ہرگز ایسی تعلیم نہین ہے - ہمین معلوم ہوتا ہے الہامی لوگ جہوٹھ بولنی سے کیون

حاشیہ - آریہ لوگون کی عقلمندی و علمیت کی بابت تو ایک جہان آگاہ ہے اور صدق دل کر گواہ - دیکھو - تہذیب اخلاق جلد چہارم نمبر چہار دہم مین سید احمد خان صاحب فرماتے ہین

نہین شرماتے - حضرت آپکو کہان سے الہام ہوا - اور رب القادیان

من النواحی خورد اسفورنے کس وحی کے ذریعہ تار بھیجکر آپ کو آگاہ کیا

کیا وہ الہام انا للہ حافظون کی گارد کی بغیر آیا تہا جو رستے مین لوٹا گیا ؟

گذشتہ را صلوۃ آیندہ را احتیاط شرط ہے - اسجگہ واجب جانتا ہون کہ اسلامی

الہامون کی غلطیان بتلاؤن - اور اہل حق کو اُن سے مطلع کراؤن - کیونکہ وہ اگرچہ کلام

الٰہی مشہور ہین - مگر صداقت سے دُور ہین -

حساب مین بہی مسلمانون نے کم توجہ نہین کی اُنہون نے ہندؤن سے مراتب اعداد کا رکہنا سیکہا - اور

اسی لیے اسکا نام اونہون نے اعداد ہندسہ رکہا - فن جبر و مقابلہ کی نسبت اختلاف ہے - بعض

مسلمانون کو اُسکا موجد بیان کرتے ہین - مگر صحیح یہ ہے کہ مسلمانون نے یہہ علم ہندوستان کے پنڈتون اور یونان کے

عالمون سے اخذ کیا مگر پہر اُسمین بہت سی ترقی کی - علم طب مین بہی مسلمانون نے بہت ترقی کی اُنہون نے

ہندوستان مین سفر کیا زبان سنسکرت سیکہی اور نہایت مشہور دو کتابین سنسکرت زبان کی جنکا نام

چرک اور سشرت تہا عربی زبان مین ترجمہ کین - سب سے پہلے ۱۵۶ ہجری مین موسی ابن

موسی القرازی نے سنسکرت کا ترجمہ شروع کیا - پہر محمد بن اسمٰعیل خود ہندوستان مین آیا اور

اسکے بعد دنش عالم ہندوستان مین آئے اور ہندؤن کے علوم کی کتابون کا عربی مین ترجمہ کیا" -

پہر سید صاحب جلد چہارم کے نمبر پنجم مین فرماتے ہین " ہمارے بزرگون کا غیر قومون سے علوم سیکہنا

اور مسلمانون مین پہیلانا تواریخ سے بخوبی ثابت ہے - یونانی - سریانی - سنسکرت سے علوم کا اخذ کرنا مثل آفتاب

کے روشن ہے " پہر سید صاحب جلد چہارم کے نمبر ہفتم مین لکہتے ہین " یونان اور ہندوستان سے ہر قسم کے

علوم و فنون کو مسلمانون نے حاصل کیا اور یہہ ترقی قریباً ۵۰۰ ہجری تک جاری رہی - پہر یہ قوم ایک اچہالے

ہوے پتہر کی مانند نیچے کو چلی آئی " پہر سید صاحب جلد چہارم کے نمبر سیزدہم مین لکہتے ہین " سب

اہل اسلام جانتے ہین کہ ہماری قوم کی آغاز کو تیرہ سو برس کے قریب گزرے ہین - یہہ قوم ایک ایسے ملک مین پیدا ہوئی جہان درحقیقت

علوم عقلی کا نشان بہی نہ تہا - لیکن جیسے اس قوم کا آغاز ہوا - چہہ سو برس تک اس قوم نے اپنی کوشش سے اپنی ترقیات ایسے

۱- نوح کے طوفان کا تمام دنیا پر آنا۔ .... (توریت - پیدائش ۷)

۲- خدا کا طوفان بھیجکر پچھتانا اور بدلی مین اپنی کمان (قوس قزح) لٹکانا.. (توریت پیدائش ۹-)

۳- نوح کی کشتی مین جانداروں و انسانون کا معہ اسباب خرچ کے آنا..... (ایضاً)

۴- بابل کے برج گرنے سے ایک آواز کا ہونا اور دنیا کی زبانون کا بدلنا... (ایضاً)

۵- دودھ اور شہد کی نہرون کا بہنا اور خدا کا روٹیون کا مینہہ برسانا... (توریت)

۶- مسیح کا باکرہ عورت سے پیدا ہونا بغیر مجامعت شوہر کے... (قرآن سورۃ تحریم و مریم)

اعلیٰ درجہ پر پہنچا ہین جس سے وہ بھی دنیا کی قومون مین اعلیٰ درجہ کی قوم شمار ہونے لگی"۔

رسالہ مخزن العلوم کی جلد ہفتم کے نمبر گیارہ مین مولوی الطاف حسین صاحب فرماتے ہین "ہندوستان کے قدیم باشندے ہندو ہین۔ اُن کے بزرگون کا حال جو تاریخ مین دیکھا جاتا ہے اُس سے اُس گروہ کی کمال قابلیت و استعداد ظاہر ہوتی ہے۔ ہندؤن کے قدیم طبقون نے علوم حکمیہ مین بڑی بڑی ترقیان کی ہین یہہ بات بالاتفاق تسلیم کیگئی ہے کہ علم ہیئت مین جو ہندؤن نے کتابین تصنیف کی ہین اُنمین نقصان اگرچہ نہایت درجہ کا ہے مگر اُس کے ساتھہ کمال بھی اعلیٰ درجہ کا پایا جاتا ہے اور ہیئت کے سوا ریاضی کے فروع مین جو انہون نے ترقی کی ہے وہ علم ہیئت سے بھی زیادہ جتانے کے قابل ہے۔ چنانچہ کتاب سُوریہ سدھانت جو عام مورخون کے نزدیک پانچوین یا چھٹی صدی عیسوی کی تصنیف مانی جاتی ہے اُسمین علم مثلث کا بیان ایسا پایا جاتا ہے جس سے اُنکو یونانیون پر ترجیح نہاین دیسکتی بلکہ کہہ سکتے ہین کہ اُسمین بہت سے سوالات ایسے ہین جنکا علم عموماً اہل یورپ کو سولہوین صدی تک حاصل نہوا تھا۔ علم ہندسہ کے بعض اصول کا علم ہندوستان ہی کے ساتھ خصوصیت رکھتا تھا۔ خصوصاً وہ نسبت جو نصف قطر کو محیط دایرہ کے ساتھہ ہے اُسکا علم زمانہ حال تک ہندوستان کے سوا کسی اور ملک کے لوگون کو نہ تھا۔ علم حساب مین سب کے نزدیک کسور اعشاریہ کے موجد ہندو ہین۔ اور ظاہرا اسی امتیاز کے سبب سے علم حساب مین اُنکو یونانیون پر فوقیت دیجاتی ہے۔ جبر و مقابلہ مین بھی برہمن اپنے معصرون سے سبقت لیگئے تھے۔ چنانچہ اس علم کی بابت اُنکی تحقیقات کا حال برہم گپت کی کتابون سے جو کہ چھٹی صدی عیسوی مین ہوا ہے۔ اور بھاسکر اچاریہ کی کتاب سے جو کہ بارھوین صدی مین ہوا ہے دریافت ہوتا ہے۔ اور ان دونون نے آریہ بھٹ کی تصنیفات سے مضامین اخذ کئے ہین۔ ظاہرا اس شخص کے زمانہ مین علم کمالی درجہ کو پہنچا ہوا تھا۔ اور یہہ اوڈائی فنٹس جنسے یونان مین جبر و مقابلہ سب سے پہلے لکھا ہے۔ بعض مورخین کے نزدیک ایک ہی زمانہ مین ہوئے ہین اور یہہ بات مانی ہوئی ہے کہ یہہ شخص ڈائی فنٹس سے اس علم کی ایسی تحقیقات مین سبقت لیگیا ہے جنکے حاصل کرنے

۷۔ زمین کا مسطح اور ہموار ہونا۔ اور نہ چلنا۔ اور پہاڑون کا بمنزلہ میخون کے ٹھوکا جانا . . . . (قرآن سورۃ بقر و سورۃ نوح)

۸۔ خدا کی باتونکو سُننے کے واسطے شیطانون کا آسمان پر جانا اور فرشتون کا آگ کے گولے مارنا جو شہاب ثاقب ہے . . . . (قرآن سورۃ حجر و طارق و ملک)

اور جو کہ ہندؤن کی ابتدائی ترقی کے زمانہ مین اور تمام قومین جاہل تھین اور بعضی پر متاخرین کو فخر ہے اِس سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ اُنہون نے یہ علوم کسی غیر ماخذ سے نہین لیے۔ اور جس زمانہ مین اُن علمون کا غیر قومون سے اخذ کرنا ممکن ٹھیر سکتا ہے اُسوقت اُنکی علمی تحقیقات کے طریقے ایسی اصول پر مبنی تھے جنسے کوئی اگلی قوم اصلًا واقف نہ تھی اور اُن میں ایسی تحقیقات کا علم ظاہر ہوتا ہے جنکو اب سے ۲ سو برس پہلے تک اہل یورپ بھی جانتے تھے۔ اسی طرح الٰہی و طبعی اور منطقی مسائل مین حکمائے ہند کی رائین اور اختلافات اور مباحثات اسقدر ہین جنسے اُن مین اور حکمائے یونان مین ایک نسبت معتدبہ نکل سکتی ہے"۔

رسالہ تیرھوین صدی مطبوعہ مطبع آگرہ اخبار کی جلد سوم کے نمبر ۸ سے ظاہر ہوتا ہے۔

"یہہ ہی ہندوستان جس کے فیض علوم سے تمام جہان مستفیض ہوا۔ اور جسکے قدیم باشندون نے تمام علوم و فنون و صنعت و حرفت مین ہر کوئی چیز باقی نہین چھوڑی۔ اور اب بھی اس زمانہ کی اکثر تحقیق و صنعت کا پتہ پچھلی کتابون سے لگسکتا ہے۔ اسمین ہی غبارہ کا عروج ہو چکا۔ گو اب ہمکو ہندؤن کی پُرانی پوتھیان اور کتابین ایک افسانہ معلوم ہوتی ہین مگر کوئی عقلمند اس بات کو باور نکرے گا کہ اگلے زمانہ کی ایسی دانشمند قوم اپنی ملکی اور مذہبی کتابون کو افسانہ بنا جاوے۔ ہان یہ امر سچ ہے کہ اوس مین امتداد مدت اور چالاکی براہمہ سے کچھہ تصرف ہو گیا ہو تو عجب نہین ہے۔ اب اُس تصرف سے اصل اور باطل کی تمیز ہزارون برس کے بعد دشوار بلکہ محال ہو گئی۔ لیکن وہ قصہ اُس شے کی اصلیت کا پتا بتا رہا ہے کہ اُس وقت مین بھی اس چیز کا وجود تھا۔ اور طبائع انسانی پر غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ جو بات اپنے ذہن سے باہر ہو وہ جھوٹھہ یا معجزہ معلوم ہوتی ہے۔ مثلًا یہی ریل جسپر لاکھون آدمی دھوئین کے زور سے سفر کرتے ہین اور یہی برقی جسپر آن واحد مین ہزارون کوس خبر چلی جاتی ہے نہوتا۔ اور سو پچاس برس پیشتر کی کتابون مین لکھا ہوتا تو یہہ بھی ایک افسانہ معلوم ہوتا۔ اور غالبًا آئندہ کبھی ایسا ہی کہا جاوے گا۔ لیکن اسکا وجود باقی رہیگا۔ پس اگلے صنائع و حالات کو بھی اسطور پر قیاس کر لینا چاہیے۔ کہ گو وہ اب افسانہ معلوم ہوتے ہین مگر کبھی اُن کا وجود ضرور ہوگا۔ اور کسی نکسی طرح پر اُن کا استعمال ضرور کیا جاتا ہوگا۔ اور گو اُن حالات کو براہمہ نے اگلے راجاؤن کی کرامات مین داخل کر کے ایک مذہبی خیال بنا دیا ہے۔ مگر در حقیقت وہ اس دانشمند

۹ - یاجوج و ماجوج کا وجود انکی کان پائون تک لٹکتی ہونا اور ہزارون سال تک زندہ رہنا (قرآن سورۃ کہف و تفسیر حسینی)

۱۰ - اصحاب کہف کا صدہا سال تک کمبہ کرن کی طرح خواب مین رہنا... (سورۃ کہف)

۱۱ - سکندر ذوالقرنین کا کل دنیا تسخیر کرنا اور وہان پہنچنا جہان سورج کیچڑ کے چشمہ مین ڈوبتا ہے اور پیتل اور تانبے کی دیوار بنانا (قرآن سورۃ کہف)

۱۲ - سات آسمان اور سات زمینون کا ہونا اور خدا کا اوپر اسکے برج بنانا ... (قرآن)

۱۳ - جنون کا ہونا - اور محمد صاحب پر ان کا ایمان لانا ...... (قرآن)

ملک کی حکمت و فلسفت کا نتیجہ ہین چنانچہ ہندی پوتہیون مین ہے کہ فلان راجہ پاتال کے راجہ سے لڑنے گیا تو اب سمجھہ مین نہین آتا کہ زمین توڑکر کس طرح پاتال مین چلاگیا - حالانکہ ملک امریکہ جسکو نئی دنیا کہتے ہین بوجہ کرویت ارض اسجگہ سے پاتال مین واقعہ ہے - پس اگر اسوقت مین یہان کا راجہ وہان گیا ہو تو عقلای تاریخ نظر کے خیال مین لغو نہین معلوم ہوسکتا - اور ہر طرح ہندی کتابون مین لکہا ہے کہ فلان راجہ اسقدر کثیر فوج لیکر اتنے سو کوس چند ساعت مین چلاگیا - گو اسمین مبالغہ ہو مگر ریل پر نظر کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس وقت مین بہی اگر کوئی ایسا مرکب ہو تو کچہہ عجب نہین - اسی طرح اس غبارہ کی نسبت بہی ہندی کتابون سے استنباط ہوسکتا ہے - مثلاً ہندی کتابون مین لکہا ہے کہ فلان راجہ کے ہان بمان (بیلون) تہا اور اوسکے ذریعہ سے جایا کرتا تہا - گو اوسکی صورت اس غبارہ و بیلون سے دوسری طرح کی ہو - مگر اس سے اوسکی اصلیت باطل نہین ہوسکتی - اور اس صورت مین کوئی محقق اور صحیح الخیال شخص یہہ نہین کہہ سکتا کہ یہہ غبارہ نئی ایجاد ہے -

گیان پردابنی پتر کا ماہ جون ۱۸۸۵ء کے صفحہ ۳۷ مین بابو نوبین چندرا

ممبر برہمو سماج لاہور بحوالہ مسٹر ای - پی وننگ صاحب بہادر کے لکہتے ہین کہ "امریکہ کے پرانے مذہب ورسم کے حال سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی رسمین وغیرہ ہندوؤن سے ایسی ملتی ہین جس سے نتیجہ یہہ الومان ہوتا ہے کہ پرانے زمانہ مین ہندو لوگ امریکہ گئے تہے یا امریکہ والون سے ہندوؤن کا کسی پرکار کا سنبندہ ہوا تہا - مثلاً بیاہ مین آگ کے گرد سات پہیرے لینا ان کا بالکل ہندوؤن کے مطابق ہے علی ہذالقیاس - پانچوین صدی مین امریکہ مین ایک گروہ بودہ سنیاسیون کا گیا تہا - انہین سے ایک شرمن یا سنیاسی جس کا نام ہاون شان تہا اکتالیس برس بعد چین دیش مین لوٹ آیا اور اوسنے امریکہ کے اس حصہ کا جو اوس نے دیکہا تہا برتانت لکہا - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ مکسیکو دیش مین گیا تہا وہ برتانت چین کے سرکاری اتہاس مین مندرج ہے اور وننگ صاحب نے اب اسکا

۱۴- کوہ قاف کا تمام زمین کے گرداگرد ہونا- اور زمرد کا ہونا- اور سکندر سے اُسکا باتین کرنا .... (مثنوی رومی* دفتر چہارم)

۱۵- مکہ کا زمین کی ناف مین ہونا .... (معارج النبوۃ باب دوم)

۱۶- حجر الاسود کے چومنے سے لوگون کے گناہون کا دُور ہوجانا- اور پتھر کا رنگ بسبب گناہون کے سیاہی پر آنا .... (معارج النبوۃ- باب ہشتم)

۱۷- عوج بن عنق کا قد بیست ہزار و سی صد و سی و سہ گز طول مین ہونا بلکہ تمام دنیا کے پہاڑون سے چہل گز بلند ہونا- اور تین ہزار چھہ سو سال تک زندہ رہنا .... (معارج النبوۃ باب ۵)

۱۸- چاہ بابل مین ہاروت و ماروت کا قید ہونا اور لوگونکو جادو سکھلانا- (قرآن سورۃ بقر)

* رفت ذوالقرنین سوئے کوہ قاف	دید کوہ را کز زمرد بود صاف	گرد عالم حلقہ گشتہ او محیط
ماند حیران اندران خلق بسیط	گفت تو کوہی دگرہا چیستند	کہ بہ پیش عظم تو بازیستند
گفت رگ ہائے من اند آن کوہہا	مثل من نبوند در حسن و بہا	من بہر شہرے رگے دارم نہان
بر عروقم بستہ اطراف جہان	حق چو خواہد زلزلہ شہرے مرا	امر فرماید کہ جنبان عرق را
پس بجنبانم من آن رگ را بقہر	کہ بدان رگ متصل گشتست شہر	چون بگوید بس شود ساکن رگم
ساکنم وز روئے فعل اندر تگم	ہمچو مرہم ساکن و بس کارکن	چون خرد ساکن وزو جنبان سخن
نزد آنکس کہ ندارد عقلش این	زلزلہ ہست از بخارات زمین	(مثنوی رومی دفتر چہارم)

ترجمہ انگریزی مین کیا ہے "ذات واقعات سے آریون کا دور دراز ملکون مین سفر کرنا اور اُپدیش سُنانا بخوبی واضح ہے)

بھارت ترکالک درشا مصنفہ **کرنل الکٹ صاحب** مین لکھا ہے کہ "قریب چھہ ہزار برس کے عرصہ گذرا کہ ایک جماعت سیاحان آریہ ورت کی جانب مصر (جو اوس وقت آباد ہوا تہا) روانہ ہوئی اُس عہد مین اول بادشاہ وہان کا **مینا** نام تھا- الغرض وہان جاکر سب کو تعلیم کیا اور **وید مقدس** پڑھایا اور کام دست و صنعت سکھایا- وہان سے وہ علم **یونان** گیا- یونان سے **روم عرب** وغیرہ مین پھیل گیا- اور اب تک ہم وہ علم و فن نہین جانتے جو آریہ قدامت کے قدیم راجہ اور رشی منی جانتے تھے" فقط

۱۹- خدا کا شیطان کو دنیا کے گمراہ کرنے کے واسطے مقرر کرنا اور قیامت تک اُسکو مہلت و اجازت دینا ۔ .... (قرآن)

۲۰- شق القمر .... (قرآن)

غرضیکہ اسی طرح اور کئی **خام خیالیان** اور **وہم پرستیان** جنکا زیادہ ذکر کرنا ہی فضول ہے ۔ اور جو اب تہذیب و تعلیمیافتہ مسلمان لوگ چھوڑتے جاتے ہین اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہین اور علم و عقل کی روشنی ہونے سے دن بدن یہہ وسوسات باطلہ مٹتے جاتے ہین شروع اسلام مین نکلی تھین اور ابتک بھی متعصب محمدی مثل مرزا صاحب کے اُنکے انکار کو کفر جانتے ہین ۔ خدا ہدایت دیوے ۔ اور اس قسم کے گرداب ضلالت سے نکال ساحل سعادت پر لادے ۔ چونکہ ان قرآنی فلسفون کا ساتھہ نہ تو عقل دیتی ہے اور نہ علم ۔ اور نہ تلوار و ذوالفقار کے بغیر کوئی اور شہادت ملتی ہے ۔ پس نہین معلوم کہ لوگ باوجود سمجھنے کے کیون ملانیہ

---

* **مولوی انریبل سید احمد خانصاحب** (تہذیب اخلاق جلد سوم نمبر چہارم) مین فرماتے ہین " یہہ بات ظاہر ہے کہ قرون ثلاثہ مین علوم عقلی کا کچھہ چرچا نہ تہا ۔ اور حکمت اور فلسفہ یونان سے کوئی واقف نہ تہا مگر بعد اُسکے وہ زمانہ آیا جسمین مسایل فلسفہ کا جاری ہونا شروع ہوا ۔ آخر اوسکی یہان تک ترقی ہوئی کہ وہ مسایل دین مین داخل ہوگئے اور مذہبی کتابون مین ان پر بحثین ہونے لگین ۔ اور رفتہ رفتہ یہہ نوبت پہنچی کہ اب **تفسیرین** بہروی گئین اور جس طرح تفسیر مین اقوال **پیغمبر** و صحابہ کی نقل کیجاتی تہی اُسطرح **افلاطون** اور **ارسطو** وغیرہ حکماے یونان کے قول نقل ہونے لگے اور جب یہہ سلسلہ جاری ہوا تو ہر ایک مفسر نے دوسرے مفسر سے اور دوسرے نے تیسرے سے اُسکا نقل کر لیا انتخاب کرنا شروع کیا اور اُن قولون کے قایلین کا نام بہی لکھنا چھوڑ دیا یہان تک کہ آخر وہ اقوال تفسیرون مین ایسے رل گئے کہ لوگون کو تمیز کرنا مشکل ہوگیا کہ یہہ قول ارسطو کا ہے یا صاحب شریعت کا یا کسی صحابی کا یا کسی امام کا اور اسی واسطے اُن اقوال پر دین کا مدار ٹہیر گیا " ۔

تہذیب اخلاق کی جلد دوم صفحہ ۱۰۶ مین لکھا ہے ۔ " کہ وجود سموات سبع کی ابطال کے جو دلائل ہین اُن کی تردید کرنا کتاب مین لکھی ہے اور اثبات حرکت زمین اور ابطال حرکت دوری آفتاب پر جو دلیلین

طور حقائق حق پر معتقد نہین ہوتے اور باوجود بار بار زک اُٹھانیکے پھر بہی اُسی غلطی کو روتے ہین یہہ ہے خیالی و لااُبالی تعلیم قرآن کی جس نے ایک عالم کے گلے پر چھری پھیر کر لاکھون کو شہید کر ڈالا کروڑون کو تباہ کرکے ایمان بالجبر مین گرویدہ کیا اور جسکو اب ہمارے الہامی دوست مرزا غلام احمد بہی طول نویسی کی آڑ مین یا یون کہو کہ معجزات کے پردہ مین بلکہ انعام کے جہوٹے وعدون اور بے بنیاد مسودون کے فریب مین الہامی ثابت کرنا چاہتے ہین جس قدر اُس کی زہریلی تعلیم لوگون کے خون کی پیاسی ہے جسقدر انکی

ہین اُن کی تردید کس سے جاکر پوچھین - عناصر اربعہ کا غلط ہونا جو ثابت ہوگیا اُسکا کیا علاج کرین آیہ کریمہ ولقد خلقنا الانسان من سلالۃ من طین ثم جعلناہ نطفۃ فی قرار مکین ثم خلقنا النطفۃ علقۃ فخلقنا العلقۃ مضغۃ فخلقنا المضغۃ عظاما فکسونا العظام لحما کی جو تفسیر عالمون نے لکہی ہے فن تشریح کے رو سے وہ غلط معلوم ہوتی ہے - ہم اپنی آنکھون سے بوتلون مین بہرے ہوئے نطفہ سے لیکر بچہ کے پیدا ہونے تک کے تغیرات کو دیکھتے ہین جو مفسرین کی تفسیرون کی غلطی کو ثابت کرتے ہین پہر ہم کیونکر اوسپر اعتقاد رکہین - خدا کی بات اور اس کا کام ایک ہونا چاہیئے - یہہ مسئلہ تمام دنیا نے تسلیم کر لیا ہے - پہر اس کی تصدیق مذہب اسلام کی کس کتاب مین ڈہونڈین اور کس ملّا اور اخوند سے پوچہین - جب کوئی بات بہی ان مین سے موجودہ کتب مذہبی مین نہین تو ان سے لامذہبی جو فلسفہ مغربیہ اور علوم محققہ جدیدہ سے ہوتی ہے کیونکر رفع ہوگی یہہ باتین نہایت صاف اور روشن ہین انکو ظاہر مین نہ ماننا دوسری بات ہے - مگر کوئی شخص ایسا نہوگا جو اپنے دل مین ان باتون کو سچ نہ جانتا ہوگا - پس ایسی حالت مین ان کتابون کا نہ پڑہنا ان کے پڑہنے سے ہزار درجہ بہتر ہے":

تہذیب الاخلاق جلد اوّل نمبر سوم سے ظاہر ہے - ہیئت اور طبیعیات وغیرہ صدہا علم اس قسم کے ہین کہ جن کی تعلیم کے واسطے نہ آجتک کوئی نبی مبعوث ہوا نہ کوئی کتاب اس فن خاص مین خدا تعالے نے اس وقت تک کسی نبی پر نازل کی **قرآن** وحدیث مین ہیئت یا طبیعیات کے متعلق کہین کسی چیز کا نام آگیا کہین بر سبیل تذکرہ اور کہین عام لوگون کے فہم کے لائق کسی چیز کا کوئی مختصر بیان ہوگیا - کہین کوئی مجمل اشارہ کسی چیز کی طرف ہوا - مگر حاشا کہ کسی مقام پر بہی ان بیانات سے یہہ بات مقصود بالذات مد نظر نہین ہوئی کہ ان کے ذریعے سے عامہ خلایق کو ہیئت اور طبیعیات کے علم کی تعلیم دی جاوے - کما قال اللہ تبارک وتعالے یسئلونک عن الاھلۃ یعنے اے محمد لوگ تجہ سے مہینون کی حقیقت دریافت کرتے ہین اور پہر فرمایا کہ قل ھی مواقیت للناس یعنے کہہ دے کہ مہینون کے ذریعہ سے لوگ اپنے وقتون کا حساب ٹہیک کر لیتے ہین

بات بات مین خدا پر الزام لگائے گئے ہین۔ جسقدر اُسے حق سے مخالفت اور ناحق سے اُلفت ہے۔ افسوس کہ فرصت کم ہے۔ وگرنہ

زکذب ولافِ آن جا بو بیانے — بہر حرفش نویسم داستانے

صداقت گم شد از تعلیم اسلام — ندارد از خدا اثر سی نشانے

جہادش جہد خونریزی عالم — نہ قرآنے ولیکن تیغ رانے

اگر تا حشر کعبہ را پرستی — کہ بہر لامکان سازی مکانے

غریقِ بحرِ کفر و شرک باشی — ازین باطل خیال و بدگمانے

پرستی سنگِ اسود گر بصد سال — چو اُفتد بر بہرت یابی زیانے

خدا را کن حذر از درسِ قرآن — کہ مے نالد ز جورِ او جہانے

براہین احمدیہ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ نمبر ۸

جو حال مین ہندو صاحبون کے ہاتہون مین وید ہے۔ جنکو۔ رگ۔ یجر۔ شام اور اتھرون سے موسوم کرتے ہین۔ اُنکا ٹہیک ٹہیک حال معلوم نہین تہا کہ وہ کن

حاشیہ ۹

آج کسی ادنی ہیئت دان سے اُسکی کیفیت دریافت کیجئے پہر دیکہیے کہ وہ کیسے زمین و آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ غرض کہ ایسے معاملہ مین پیغمبر خدا نے یہہ فرمایا اور اُسوقت مین اُسپر فخر کیا کہ ہم گنتی کو انگلیو نپر ٹہیک کر لیتے ہین حاصل یہہ ہیکہ اُس وقت مین حساب ریاضی و طبعیات وغیرہ کیطرف کسی کو مطلق التفات نہ تہا۔

پہر جلد دوم تہذیب الاخلاق کے نمبر ہفتم مین سید صاحب فرماتے ہین۔

کہ "انگریزی علوم تحصیل کرنیکو متعصب بہائی مُسلمان ایک گناہ سمجہتے ہین۔ حالانکہ خلفائے بغداد کے زمانہ مین جسقدر علوم عربی مین آیا وہ سب زبان گریک یعنے یونانی سے ترجمہ کیا گیا۔ اور اُس زمانہ کے اکثر علمائے گریک کو جو کہ کفار کی زبان تہی بدرجہ تکمیل تحصیل کرتے تہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو جسقدر طب کہ ہمارے ہان موجود ہے کچہہ نہوتی اور فلسفہ و منطق کا تو نام ہی نہ ہوتا۔

یہہ ہدایتین چند علما و فضلاء اسلام کی ہین جن کو ہم نے ناظرین انصاف پسند کے مطالعہ کو بجنسہ درج کیا ہے تاکہ وہ خود ہی فیصلہ کرین کہ حضرا کے دعوے کسقدر بے بنیاد ہین ؟

حضرات پر نازل ہوئے تھے۔ کوئی کہتا ہے کہ اگنی۔ وایو۔ سورج کو یہہ الہام ہوا تھا جو بالکل
نامعقول بات ہے۔

جواب باصواب

مرزا صاحب خدا آپکو حق و ناحق کی تحقیق کا مادہ عطا فرماوے اور چاہ جہالت سے نکال کر
منزل مقصود پر پہنچاوے۔ ویدہائے مقدس کا ٹھیک ٹھیک حال کسکو کچھہ معلوم نہیں ہوتا
آیا آریوں کو یا ہندؤں کو یا مسلمانوں کو۔ اگر شق اول ہے تو سراپا باطل ہے اور اوسکے
جواب دینے اور سمجھانے کو ہر ایک ممبر آریہ سماج حاضر۔ اگر شق ثانی ہے تو یہی آپکی نادانی ہے
کیونکہ اعتراض کا جواب دینا کام واقفکار کا ہے۔ نہ کہ ناواقف بھولے ہوئی کا۔ اگر ہندو
اپنے دہرم سے آگاہ ہوتے تو مسلمان و عیسائی بنکر کیوں گمراہ ہوتے اُنہیں اپنا نام
درست کہلانیکی تو تمیز نہیں پھر دہرم اُنہیں کیسی عزیز ہو۔ آپ واقفوں سے سوال نہ
کیجئے اور نہ کسی ہندو کو دہوکہ دیجئے۔ اور اگر شق ثالث ہے تو آپکی جہالت ہر طرح ثابت ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ٭ چشمۂ آفتاب راچہ گناہ

جب تک وہ تعصب دل سے نکال راستی کی جانب خیال نکرینگے کبھی دامن آرزو
گوہر مراد سے نہ بھرینگے۔

ہر چہار وید مقدس کا شری اگنی۔ شری وایو۔ شری آدت اور شری انگرہ جیو مہاتماؤں
کو الہام ہوا تھا اور وہ چاروں سرشٹی کی آدمیں کھیشر بجامۂ انسان تھے۔ یہ بات
نامعقول نہیں بلکہ بالکل معقول و لائق قبول ہے۔ حصول گیان بے اول اُہر وہی
ہیں اور بجز ہدایت کے پہلے شنا در ہی وہی۔ نامعقول باتیں مُنھہ سے نہ نکالیے اور کسی نام
ذو معنی پر طرح حجت نہ ڈالیے ورنہ اللہ[1]۔ رحمٰن[2]۔ ابوبکر[3]۔ عمر[4]۔ عثمان[5] مسیح[6]۔ آدم[7]۔ ابراہیم[8]

---

[1] نام آفتاب و نام موضع از جزیرہ (کشف) [2] نام مسیلمہ کذاب (غیاث) [3] بکر بالفتح شتر جوان و ابو بمعنے پدر (غیاث) [4] بمعنے گوشت (از کشف) [5] عثمان بمعنے بچۂ مار و بیان نر (از کشف) [6] نام کرمے است در کرباں (کشف) [7] آنکہ در وغ گوید و اسپ تیز رفتار و مردیکہ مجامعت بسیار کند (کشف)

[8] بمعنے شتر سفید و آہوئے سفید (از غیاث) ۱۲

موسیٰؑ - ابوہریرہؓ وغیرہ ناموں کی نسبت ہمیں وہی لفظ استعمال کرنا پڑیگا - پہلا قصور معاف ہے
براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۷ حاشیہ مذکورہ "اور کسی کا یہہ دعوی ہی کہ برہما کے چار مکھ
سے یہہ چاروں وید نکلے ہیں" جواب باصواب - برہما کے چار مونھ کی کہانی ایک بناوٹی افسانہ
ہے جسکا کسی مستند گرنتھ میں ٹھکانہ نہیں ملتا کیونکہ مخرج اعلی اسکی پوران ہیں - جو ہر طرح ناقابل
پرمان ہیں - عند العقل یہ زبانی روایت صرف اس قسم کی معلوم ہوتی ہی جیسا کہ فی زمانہ ایک پنڈت جی
ہفت زبان ہیں حالانکہ یہ فقرات انکی نسبت تعریفی بیان ہیں - بادشاہوں کے ہزاروں کان ہوتے ہیں مگر
اصل میں وہی دو کان ہیں - برہما جیو کا بھی ایک ہی مونہہ تھا - چاروں ویدوں کو برزبان یاد کرنے
سے چترانن مشہور ہوئے - انہیں کے حسب حال ایک فلاسفر فرماتا ہے "ہی زبان ایکا اور چار فقرے
اُسکی ہربات میں ہزار ہنر" مگر مرزا صاحب اسمیں آپکا ذرہ قصور نہیں - صرف ہمارے خود غرض اور
بعلم پوپ صاحبان کا فتور ہی عقل کے پیچھے لاٹھی لیکر پھرنا انکا کام ہی اور بیہودہ و از حق
باتوں کے بتنگڑ بنانے پر اہتمام - راون کے دس سر اونہوں نے بنائے - اور سوامی کارتک کے سر پر
چھ مونہہ لگائے - گنیش کے چہرہ پر ہاتھی کا سونڈ لگایا اور موش پر سوار کرایا - شوپران و لنگ پران
بناکر بیعزتی کا سکہ بٹھایا (شیو پران ادھیا ۴۲) غرضیکہ انکی نادانی اور اودیا کا کیا اور کہانتک بیان کریں
جو فروش اور گندم نما جینیوں کی بنائے پورانوں پر ان کا ایمان ہی اور وہی دور از قیاس فسانے
ان کے حرز جان (دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۳۲۷ سے ۳۳۷ تک) اب ہم اصل مطلب کیطرف رجوع لاتے
ہیں اور دعوی معترض کی تکذیب جتلاتے ہیں تاکہ ست کا پرکاش ہو اور است کا ناش ستپتھ برہمن کانڈ ۱۱
ادھیا ۵ ۴ ۳ صفحہ ۸۰۸ مطبوعہ لنڈن - तेभ्यस्तप्तेभ्यस्त्रयो वेदा
अजायन्ताग्नेर्ऋग्वेदो वायोर्यजुर्वेदः सूर्यात्सा
मवेदः शतपथब्रा० का० ११ अ० ५ ब्रा० ४ कं० ३
ترجمہ "پرمیشور مالک کل نے ویدوں کا پرکاش اسطرح پر کیا کہ اگنی رکھی سے رگ وید - اور
وایو رکھی سے یجر وید اور آدت رکھی سے سام وید اور انگرہ رکھی سے اتھروید پرکاشت ہوئے"

۱ نام مشترہ (از کشف غیاث) ۲ بدرگہ (از فرہنگ)

اور مہابھاشیہ سے بہی صاف طور پر عیان ہوتا ہی کہ "اندر نے برہسپتی سے ست ودیا پڑہی اور برہسپتی نے انگرہ پرجاپتی سے اور انگرہ پرجاپتی نے منو سے اور منو نے وراٹ سے اور وراٹ نے برہما سے اور برہما نے اگنی آوک رکہیون سے اور انہون نے بذریعہ الہام پرماتما سے حاصل کی"

اسی طرح گوپتھ برہمن کے پرتھم پرپاٹھک کے ۲۹ برہمن سے بہی عیان ہو کہ "اگنی - وایو آدت - انگرہ رکہیون پر چارون ویدون کا ظہور ہوا - جنکے شعاع گیان سے کل جہان پر نور ہوا"

منوسمرتی کے شلوکون سے بہی انہین مہاتماؤن کی تائید ہی بلکہ حق پسند ونکو واسطے صداقت کا ثبوت مزید - برہماجیو کا اگنی وغیرہ رکہیون سے وید حاصل کرنیکا مذکور ہی اور وہی شلوک اس کتاب کے صفحہ ۱۲۱ پر مسطور - غرضکہ اور بہت سی پستکون مین بہی انہین چار مہاتاؤن کا اقرار ہے - اور کسی فاضل ولائق آدمی کو اس سے انکار نہین پس ہر ایک جان سکتا ہی کہ برہماجیو نے وید پڑہے نہ کہ ان پر نازل ہوئے

جس طرح ویدون کی تعلیم عرصہ سے کم ہوگئی تہی اسی طرح ویدون کی معلومات کی نسبت بھی خیال کمزور ہوگئی جیساکہ پور بکیطرف قرآن کو پوتہی بتلاتے ہین اور نماز پڑہنے سے شرماتے - مین آپکو حق کی قبولیت کیطرف بولاتا ہون اور **ھل من معارض** کہکر سمجہاتا ہون کہ یہہ آپ کا دعویٰ بے فروغ ہونیکی سوا معقولیت کے سامنے دروغ بہی ہی اور نہ کسی رشی منی کرت گرنتھ سے اُس کا سُراغ ملتا ہی - چونکہ آپ ہمیشہ سُنی سُنائی باتون پر ایمان لا بیٹہتے ہین اور تحقیق حق سے کسی طرح کا سروکار نہین رکھتے - اسی واسطے تحقیق کے درجہ سے آپکے اعتراض بہادو ہو اور ہم تسلیم کرنے سے معذور ہین -

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۷ - اور کسی کی یہہ رائے ہی کہ الگ الگ رشیون کے اپنے اپنے بچن مین ان بیانات مین یہان تک شک ہی کہ کچہہ پتا نہین ملتا کہ آیا ان شخاص کا کچہہ خارج مین وجود تہا یا محض فرضی نام ہین اور وید پر نظر کرنے سے تیسری رائے صحیح معلوم ہوتی ہے کیونکہ اب بہی وید جدا جدا منترون پر جدا جدا رشیون کے نام لکہے ہوئے پائے جاتے ہین - **جواب باصواب**

مہرا صاحب! آپنے پبلک کو سخت دہوکہ دیا اور الحاقی انسب کیا - جہوٹھ بولے

خدا کا خوف دل مین نہ لائے اور کسطرح ایک بے تکی ہانک دی کہ "وید پر نظر ڈالنی سے" ذرہ خدا کو حاضر ناظر جانکر بتلاؤ کہ ویدون کا ایک حرف بھی جانتے ہو یا کہ جھوٹھی شیخی بگھارتے ہو کیا کبھی ویدون کو تمام عمر مین دیکھا بھی ہے؟ افسوس ہاین نادانی - اسقدر فضول گوئی

باندازہ بود باید نمود ٭　خجالت نبرد آنکہ ہمنود بود ٭

حضرت یہ رائے کسی پادری کی ہوگی یا کسی کرسچن ہندو کی یا کسی شیخ جی کی ورنہ اور کسی ہندو یا آریہ کی یہ رائے نہین ہے اسواسطے آپ متشکی نہ ہوجیئے اور مستقل ہوکر جواب سُنیے - وید مُقدس کسی انسان کے بنائے ہوئے نہین ہین - بلکہ پرماتما یا برہم کے گیان سے پرکاشت ہوئے ہین بذریعہ اُن چار رکھیون کے جگت مین اُنکا اُپدیش ہوا مگر وہ بھی وید کے رُو سے کسی کے سفارشی یا شفیع نہین - آپکا ذاتی شک صرف متعصبانہ اور نیز سنسکرت سے ناواقفیت اسکی محرک - ورنہ کسی آریہ فاضل کی یہ رائے نہین ہے - تمام مہاتما لوگ مانتے ہین کہ جن دنون ہیرانچ آدی رکھیون کا اور بیاس اور بششٹ آدی منیون کا جنم بھی نہ ہوا تھا اُس سے پہلے وید جگت مین موجود تھے اور سرشٹی کی آدمین چارون وید جیسے کہ اب ہین صحیح و سالم موجود تھے - رشی منیونکے الگ الگ وچن برہمن پستک ہین یا اُپنشد و شاشتر - نہ کہ وید مقدس پس یہ آپکا بیان سراپا وہم و گمان ہے جو وسواس باطلہ ہونیسے کسی طرح قابل پرمان نہین - وید مقدس پرماتما کے گیان ہین نہ کہ مُصنفہ کسی انسان **لطیفہ** جب عرب مین محمد صاحب نے قضا کی تو خلافت کی بابت فساد برپا ہوا - اور گدی نشینی کا جھگڑا مچا - چند آدمی مجنون سے ذکر کرنے لگے کہ تیرے کیا صلاح ہے - محمد صاحب کی خلافت کسکو ملے - ہنسکر جواب دیا کہ لیلی کو" وہی حال ہمارے مرزا صاحب کا ہے خود ہی رائے دیکر اور آپ ہی اپنی رائے کو ترجیح بلا مرجح ٹھہراتے ہین اور حجت اُٹھاتے ہین کہ "اب بھی وید کے جُدا جُدا منترون پر جُدا جُدا رشیون کے نام لکھے پائے جاتے ہین" - مرزا صاحب یہ آپکا صرف وہم اور سودا ہے

جسکو آپ اودیا سے بڑہانا چاہتے ہین - یہہ رشی وید کے مصنف نہین ہین بلکہ مختلف اوقات مین شارح گذرے ہین - چنانچہ اس امر کو مہاتما یاسک منی کی بنائی نروکت مین کمال توضیح سے پہلے حل کیا گیا ہے اور اصل عبارت وہان کی یہ ہے -

ऋषयो मंत्रदृष्टयः मंत्रान्सम्प्रा　یعنے شرح وید منترون کی جس جس رشی کی زبانی کی گئی - اور سب سے پہلے جسنے عمدہ ودیا کہیا کسی منتر کی یا چند منترون کی کری - اور اُس کے ارتھ کو پرکاشت کیا یا پڑہایا یا اپنی یادداشت کے کارن اُس منتر کی شرح کے وقت اور شارحون نے اُس رشی کا نام ہی کنارہ پر لکھدیا - جو کوئی رشیونکو منترون کا کرتا یا مصنف تبلاوی وہ سراپا مہتیا وادی یعنے جہوٹہا ہے - وہ تو منترون کے ارتھ پرکاشک ہین یعنے شارحان وید - اصل ہر چہار ویدون مین اُن کے نام ذکر نہین ہین اسواسطے یہ دعویٰ آپکا بہی صرف وہمی یا خارج الوجود ہے - کسی طرح قابل قدر نہین

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۷

اور اتھروں وید کی نسبت تو اکثر محقق پنڈتون کا اسی پر اتفاق ہی کہ وہ ایک جعلی ودیا برہمن پستک ہے جو پیچہے سے ویدون کے ساتھ ملایا گیا ہے اور یہہ رائے سچی ہی معلوم ہوتی ہے - کیونکہ رگ وید مین جو سب ویدون کا اصل اصول اور سب سے زیادہ معتبر خیال کیا جاتا ہے - صرف رگ اور یجر اور شام وید کا ذکر ہے اور اتہرون وید کا نام تک درج نہین - اگر وہ وید ہوتا تو اُسکا بہی ضرور ذکر ہوتا - اور پہر یجر وید کے ۲۲ - ۲ - ادہیا مین صاف لکہا ہی کہ وید صرف تین ہین - اور ایسا ہی شام وید مین بہی ویدون کا تین ہونا بیان کیا ہے -

جواب باصواب

آجکل آریہ ورت مین چار قسم کے پنڈت ہین (۱) وہ امّی نام کے پنڈت جو

سنیچر کے روز تیل جمع کر لوگون کے دیوالے نکالتے ہین اور خود مزہ اوڑاتے ہین۔ وہ جاہلون کے آگے بے شک پنڈت ہین مگر فاضلون کے آگے شودرون سے بہی ابتی شودر ہین پس کسی طرح اُن کی گفتار قابل اعتبار نہین۔

(۲) وہ برہمنون کے بیٹے جنکے باپ دادا کسی وقت فاضل و عالم گذرے ہین مگر خود قلبہ رانی اور دوکانداری یا ملازمت سرکاری کرتے ہین اور سنسکرت بالکل نہین جانتے پدرانہ مشہوری کے سبب جاہل لوگ انہین بہی پنڈت کہتے ہین جو سراسر بہول واگیان ہے۔ انہین لوگون مین سے جب کبہی کوئی طمع نفسانی سے کسی کے دام تذویر مین پہنس گیا تو جہٹ اُسے پنڈت کہکر اپنے دعوے کا گواہ بنا اثبات کرانا چاہا اور ایسے لوگ اگرچہ گذشتہ زمانہ مین بہی بہت گذرے ہین مگر فی الحال بہی دنیا مین موجود ہین اور ہم قطع نظر اور جگہون کے خاص مرزا صاحب کے گواہون کی طرف اشارہ کرتے ہین جو سنسکرت کے ایک حرف سے بہی جاہل محض اور مرزا صاحب اُنہین پنڈت کے خطاب سے ملقب کرتے ہین۔ جنہین مرزا صاحب بیان محمدی اور الہام رب القادیان کے جبرئیلی مقدمہ مین اپنی شہادت کا گواہ امر واقعہ بلکہ کاتب الہام غلام احمدی قرار دیکر اپنی براہین الاحمدیہ مین مشتہر کر چکے ہین۔ قادیان کا بچہ بچہ بلکہ تمام مسلمان بہی اس امر کے گواہ ہین۔ کہ حضرت نے لوگون کو ایک دہوکہ عظیم مین پہنسانیکے واسطے ایک فریبانہ چال چلی ۔

(۳) وہ لوگ ہین جو ودیا کی لیاقت تو رکہتے ہین مگر شکمی کتے کی محبت سے خواجہ سگ پرست بنے ہوئے ہین۔ باوجود پنڈت ہونیکے مہا مورکہون کے کام کرتے ہین جیسے اکبر بادشاہ کے وقت مین چند لالچی پنڈتون نے اشرفی اور روپے کے لالچ سے اکبر سہنسر نام اور الوپ نشد یا الہ مکت تصنیف کر کے بادشاہ کو اُسکی پیغمبری کی مبارکباد پہنچائی کہ تو خدا کا خلیفہ ہی تیرا ذکر ہمارے ویدون مین آیا ہے۔ اندہا پیسے ہو تہہ دہان۔ اُمی بادشاہ

اور خوشامدی وزیر بلا غور و تفکر اُن پنڈتون کو مالا مال کر کے دین الٰہی اکبر شاہی جاری
کرنا شروع کیا چنانچہ مفصل ذکر اسکا قصص الہند و دبستان مذاہب مین درج ہے۔
کلمہ بنایا لا الہ الا اللہ اکبر خلیفۃ اللہ ؛ سلام علیکم کی جگہ اللہ اکبر و
جل جلالہ پر کفایت ہوئی (دیکھو قصص ہند حصہ دوم)

(۴) وہ لوگ ہین جو علم و فضیلت سے باکمال۔ راستی اور حق بیانی مین بیمثال
ہین۔ طمع و لالچ سے بیزار۔ بغض و دہوکہ سے برکنار۔ جہوٹھ سے متنفر اور حقیقت کے
مُقر ہین۔ ست شاسترون مین اُنہین پنڈت بتلایا ہے اور اُنہین کی رائے کو قابل
برہان اور معتبر ٹھہرایا ہے۔ اور آریہ سماج بھی اُنہین کو پنڈت تسلیم کرتے ہین نہ کسی
اور کو چنانچہ

आत्मज्ञानं समारंभस्तितिक्षा धर्मनित्यता ।
यमर्था नापकर्षन्ति स वै पण्डित उच्यते ॥

جسکو آتم گیان۔ آلس سے رہت ہو۔ سوکھ۔ دوکھ۔ مان۔ اپمان۔ ہانی۔ لابھ۔ نندا
استتی مین ہرش اور شوگ کبھی نہ کرے۔ دھرم مین ہی نت نشچت رہے۔ جسکی من کو
اوتم اوتم پدارتھ۔ ارتہات وشے سنبندہی وستو اکھرکھن یعنے نہ کہینچ سکین وہی پنڈت
کہاتا ہے

श्रुतं प्रज्ञानुगं यस्य प्रज्ञा चैव श्रुतानुगा ।
असंभिन्नार्यमर्यादः पण्डिताख्यां लभेत सः ॥

جس کی پرگیا سُنی ہوئی ست ارتھ کے انکول۔ اور جس کا شرون بدہی کے انوسار ہو جو
کبھی آریہ ارتہات سرشیٹ۔ دہارمک پرشون کی مریادا کا چھیدن نہ کرے وہی پنڈت
سنگیا کو یعنے درجہ کو پراپت ہووے ؛

پس اے مرزا صاحب شاستروکت قاعدہ کی انوسار۔ ایمان یعنی دہرم کو پہچان کر
خدا کو حاضر ناظر جانکر ذرہ بتلایئے تو سہی کہ وہ محقق پنڈت کون ہین ؟ جن کا ایسا لغو
بیان ہے۔ مرزا صاحب! ع۔ شیر قالین دگر و شیر نیستان دگر ست۔ وہ آپکے

خانگی پنڈت اور ہین - اور محقق موصوف بصفات شاستر اور ہین - اب اصل جواب سُنیے -

وید بذاتہ واحد ہین کیونکہ ایک پُستک کے چار حصّے ہین - جیسے کہ توریت و زبور و صحیفہ انبیا کو تمام عیسائی اولڈ ٹسٹمنٹ یعنے پُرانا عہد نامہ اور مسیح کی تمام انجیلوں کو نیا عہد نامہ یا صرف انجیل پکارتے ہین حالانکہ وہ اناجیل اربعہ یعنے چار ہین بلکہ اُس سے بھی زیادہ - بعضے عیسائی نئے عہد نامہ اور پُرانے عہد نامہ کو ایک ہی بائبل کہکر نامزد کرتے ہین اور مُنکر نہین جانتے ہین - اسی طرح بعضے پنڈت چارون کو ایک وید کرکے پُکارتے ہین مگر دریافت کے وقت چار حصّے بتلاتے ہین - اسی باعث برہما کا نام مشہور اور اُس کے چار مونھ کا مذکور ہے - مگر چارون پر اطلاق لفظ وید کا ہے اس واسطے کسی عقلمند کو جائے اعتراض نہین - اگر مجمل لفظ گیان کو لیا جاوے تو یہہ کہنا روا ہے اور ہر ایک مُنصف مزاج کے نزدیک بے خطا ہے -

بعضے پنڈت چارون کو دو کرکے جتلاتے ہین اور اسی سے پرا - اور اپرا - ودیا یعنے کرم اور گیان نامزد فرماتے ہین -

بعضے ان چارون کو تین کرکے اُچارتے ہین اور اسی سے کرم - اپاشنا - گیان کی تشریح پکارتے ہین - مگر اسمین کسی طرح کا ہرج مطلق نہین ہے - اور نہ ویدونکے چار حصّے ہونے مین جائے شک ہ

باقی تمام مہاتما وِدوان لوگ اُن چارون کو چار ہی بتلاتے ہین اور کرم اپاسنا گیان وگیان کی حقیقی تقسیم کے قایل و عامل کہلاتے ہین اور یہی بات بالکل سچی اور سب سے زیادہ ٹھیک اور ویدک اصُول کے مطابق ہے - مگر یہ تشریح بالا کسی وِدوان کے نزدیک چارون امور سے کوئی بھی متشکی نہین - اور ہمین تسلیم ہے -

اتھرون وید جعلی نہین ہے - مگر آپ جھوٹھ بولکر جعلسازی کرنا چاہتے ہین تاکہ کوئی جاہل ہندو کسی طرح متشکی ہوجاوے اور صداقت سے ہاتھ اُٹھاوے لیکن وہ زمانہ

اب نہین رہا۔ گھبرایئے نہین اور اسکے جواب مین ق علویہ کے عقاید ملاحظہ فرمائیے تاکہ آپکی
تسلی ہو جائے۔ یجر وید کے ۲۶۔ ادہیاے کا نام بھی آپ نے جھوٹھ موٹھ لکھ دیا اور لکھتے ہوئے
خدا کا خوف دل مین نہ آیا کہ جہوٹہہ کی کیا سزا ہے۔ یجر وید کے ۲۶۔ ادہیاے مین ۲۶ منتر ہین
اور کسی مین اُن سے ویدون کی تعداد کا ذکر نہین ہے۔ مرد خدا جہوٹھ سے اجتناب
کرو خدا کو حشر کے روز کیا جواب دوگے ہان رگوید کے منڈل ۱۰ انوواک ۷ سکت ۹۰ منتر ۹
مین ہر چہار وید کا بیان ہے جس سے آپکے تمام دعاوی کا صریحاً و توضیحاً بطلان
ہے۔ مگر شرم چہ کُتّی است کہ نزد دروغ گو بیاید۔ آپکو کسی لالچی نے دہوکا دیا۔ یا کہ ملہم
غیب سے غلطی ہوئی۔ ورنہ آپ ایسے اندہے تو نہین تھے کہ خواہ مخواہ آنبدیدہ موزہ
کشیدہ کے مصداق بنتے۔

तस्माद्यज्ञात्सर्वहुत ऋचः सामानि जज्ञिरे छन्दांसि जज्ञिरे तस्माद्यजुस्तस्मादजायत। ऋ॰ मं॰ १० अ॰ ८ सू॰ ९० मं॰ ९

سرب بیاپک ست چت انند گیان سروپ پرمیشور سے (جو سب منشون کے اُپاسنا
یوگ ہے) رگ وید۔ شام وید۔ اتھر وید اور یجر وید پرکاشت ہوئے ہین اور یہ وید انیک
ودّیاؤن سے یُکت ہین۔ سب منشون کو اُچت ہے کہ ویدونکو گرہن کرکے اُسکے مطابق
عملدرآمد کرین۔ اور یہی بیان یجر وید کے ۳۱۔ ادہیاے کے ساتوین منتر مین بھی ہے۔
اِن ہر دو وید منترون سے بخوبی واضح ہے کہ وید چار ہین اور ابتدائے سے آجتک
برابر چارون برگٹ ہین کسی طرح کا اختلاف نہین شت پتھ براہمن مین بھی اسکی
بابت صاف اندراج ہے جو کسی طرح کی تاویل کا محتاج نہین۔

एवं वा अरे ऽस्य महतो भूतस्य निःश्वसितमेतद्यदृग्वेदो यजुर्वेदः सामवेदोऽथर्वाङ्गिरसः १४-५

یاگولکیہ رشی بیان کرتے ہین۔ کہ جو سرب بیاپک

اکاش سے بھی بڑا پرمیشور ہے اُس سے ہی رگ وید۔ یجروید۔ شام وید اور اتھر وید چارون وید اوتپن ہوئے ہین اور کسی سے نہین۔

کسی آرش گرنتھ مین یہ تحریر نہین ہے اور نہ معاذاللہ کوئی دکھلا سکتا ہے کہ اتھروَن وید جعلی وید یا براہمن پستک ہے جنکو خدا نے آنکھین دی ہین۔ اور جنکے سینہ یا دماغ مین کچھہ راستی کا مادہ موجود ہے وہ بخوبی نشچت کرینگے کہ وید مقدس چار ہی ہین کسی طرح کم و بیش نہین۔ اِسی طرح منڈک اُپ نشد مین ویدون کو عمدہ تشریح سے بیان کیا ہے۔ رکھی مہاتما

तत्रापरा ऋग्वेदो यजुर्वेदः

ویدون کی ودیاؤن کی تقسیم

सामवेदोऽथर्ववेदः। मु० १।५

کرکے بیان فرماتے ہین۔ کہ وید چار ہین۔ رگ وید۔ یجروید۔ سام وید اور اتھروَن وید اسی طرح دیکھو تیتری اپ نشد انوواک ۳۔ اور برہدارنک برہمن ۲ منتر ۵۔ اور مہابہاشیہ ادھیاے ۱۔ پاد ۱۔ انوواک ۱۔

قطع النظر ہمارے شاسترون کے قدیم سے غیر مذاہب والے بھی ایسا ہی مانتے ہین (دیکھو* غیاث اللغات ردیف ب)

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۰۸

اور منوجی بھی اپنی پستک کے ساتوین ادھیاے کے بیالیسوین اشلوک مین تین وید ہی تسلیم کرتے ہین۔

* غیاث اللغات ردیف ب "بید ازمرکب است از بید و آید که کلمه نسبت است و بید بمعنی شعور و گیان است۔ بید نام کتاب ہنود کہ برہمنان آن را کلام خدا گویند۔ و آن در اصل یکے است مشتمل بر چہار دفتر و بہمین سبب چہار بید گویند۔ اول رگہ بید بکسر رائے مہملہ و سکون کاف مخلوط التلفظ بہا۔ دوم ججر بید بفتح جیم اول و ضم جیم ثانی۔ سوم شام بید بکسر میم مہملہ و بعدہ یائے تحتانی۔ چہارم اتھربن بید بفتح الف و فتح تائے فوقانی مخلوط التلفظ بہا و سکون رائے مہملہ و فتح موحدہ و سکون نون۔ در ہر بید اول امر و نہی و وعدہ و وعید و سایر احکام شریعت ایشان است۔ و در بید چہارم از اول آفرینش تا آخر ہر چہ درمیان است"۔ پس معترض کے وسواس صرف دھوکہ دہی کے واسطے ہین۔

جواب باصواب

منوسمرتی ایک راج نیت یعنے اصول سلطنت کی پُستک ہی جسمین جہان تک سیاست مدنی کے متعلق اُسکی رائے مین مناسب جانا گیا اُسنے درج کیا۔ اور در حقیقت منو کی شرع تمام آریہ لوگ قابل تسلیم جانتے ہین اور اب بہی اُسی طرح عملدر آمد کرتے ہین مگر آریون کا یہ عقیدہ ہمیشہ سے رہا اور اب بہی اُسی طرح ہے کہ جو پُستک وید مقدس کے مخالف ہو اُسکو اپنا دہرم پُستک نہ ماننا چاہیئے۔ چنانچہ منو مہاراج خود بہی اُس کی نسبت ادہیا ۱۲ کے ۹۵ شلوک مین یہی فرماتے ہین۔ کہ جو گرنتہہ وید کے برخلاف گُت ست پُرشون کے بنائے ہین سنسار کو دوکہ ساگر مین ڈوبانے والے ہین۔ اسی واسطے نِش پہل یعنی بےفایدہ ہین اور اَسَت یعنی جہوٹہ۔ اندہکار یعنی ظلمت کی طرف لیجانے والے ہین اور اِس لوک اور پرلوک مین دوکہ پہنچانے والے ہین۔

جو ویدون سے ورودہ یعنی غلط طرف لیجانے والی سمرتی اور تیہ تی ہین وہی غیر معقول اور نامکمل ہونے سے جلدی نشٹ ہو جاتی ہین۔ اُن کا ماننا نِش پہل عبث اور جہوٹہا ہی ویدون کو ہی سب اپرم دہرم جانئین۔

منوسمرتی مین چونکہ بہت حصہ متعلق راج نیت ہی اسواسطے اکثر منو جیو کو تین ویدون سے ہی کام پڑا۔ چوتہے وید سے اُس کا تعلق بہت کم رہا کیونکہ راج نیت کا عموماً ارشاد تینون مین ہے مگر چوتہے وید سی کسی جگہ انکار نکیا بلکہ جہان ضرورت پڑی ہان اقرار کرنے سے کسی طرح گریز نہین پایا۔ اور گریز کرنے کی وجہ کون سی تہی۔ علاوہ برآن جبتک کہلم کہلا انکار نہو۔ عدم تسلیم کا اظہار سوئی کسی ضدی کے اور کوئی نہین کر سکتا۔ ہان یہہ تو مین بہی مانتا ہون کہ منو نے ہر مقام پر بلا ضرورت اتہرون وید کا حوالہ نہین دیا اب اصل اشلوک تحریر کرتا ہون۔

अग्निवायुरविभ्यस्तु त्रयंब्रह्मसनातनम् दुदो
ह यज्ञसिद्ध्यर्थमृग्यजुःसामलक्षणम् । म०

اگنی - وایو - آدت رکھیون سے سرشٹی کی آدمین برہمانے سلسلہ وار رگ - یجر - شام ویدون
کو یگ کرم اور گیان کی سدہی کے لیئے تحصیل کیا۔

श्रुतीरथर्वांगिरसीः प्रकुर्यादविचारयन
वाक्शस्त्रं वै ब्राह्मणस्य
तेन हन्यादरीन्द्विजः। म० अ० ११ - श्लो० ३३

اتہرون وید جو انگرہ رکھی پر پرکاش ہوا ہے اُسکے منتر کو آپت کال مین (جبکہ کوئی
ظالم یا راجہ کسی فاضل کو ستاوے یا تکلیف دیکر لوٹنا چاہے) تب اُس کی پرار تہنا سے
رنج و تکلیف دور ہو کر اُسکو راحت و سرور ہوگا - کیونکہ برہمن کا شستر صرف بانی ہے
اور اُس کا کام عبادت ربانی -

واضعانِ قانون یعنے شاسترون کے جاننے والون نے ظاہر کیا ہے کہ وہ منتر
جن کا حوالہ منوجی دیتے ہین وہ اتہرون وید کے کانڈ ۶ - سوکت ۹۹ کے ۳ منتر ہین -

اب اے ناظرین خود ہی غور فرمائیے کہ منوجی برخلاف انکار کے صریحاً اقراری
ہین کہ رگ وید اگنی رکھی کے اور یجر وایو رکھی کے اور شام وید آدت رکھی کے اور اتہرون
وید انگرہ رکھی کے آتماؤن مین پرکاش ہوئے اور وہی ملہم گیان ربانی ہین نہ کہ کوئی
اَور - اور اُنہین سے برہما وغیرہ تک پہونچے - اب کیا ثبوت کرنا تمہاری قوت باقی رہا اور
جو منوسمرتی کے ۲۴ - اشلوک کا معترض نے حوالہ دیا ہے وہ بھی غلط ہے - دیکھو اصل شلوک

पृथुस्तु विनयाद्राज्यं प्राप्तवान्मनुरेव च
कुबेरश्च धनैश्वर्यं ब्राह्मण्यं चैव गाधिजः। मं० ७

یہی ہے

ترجمہ پرتھو اور منو نے ونئے یعنے عاجزی سے راج کو پایا - اور کوبیر نے دھن -
ایشوریہ کو اور گادہیجانے علمی فضیلت کو -

اب اگر انسانیت اور غیرت کا مادہ کچھ بھی موجود ہے تو اس قدر صریح کذب بیانی پہ
عرقِ خجالت مین ڈوب جانا چاہیئے کیونکہ لعنت اللہ علی الکاذبین کا آپکے حق مین قریب آتی نظر ہے

اے ناظرین ایسے واضح طور پر اثبات کے بعد کسی کے انکار کی سوائے جہالت اور ضد اور ہٹ
اور تعصب کے کوئی اور وجہ منکشف نہین ہوتی - اصل مین ان لوگون نے بلا سوچے
سمجھے جاہلون کی خوشہ چینی کو اپنا ایمان جانا ہوا ہے گویا کہ خدا نے تمیز کا مادہ ہی ان
مین نہین رکھا - اور یضل من یشاء ہر دم ان کے ورد زبان ہے - آنکھین تو چہرہ پر
دو موجود ہین مگر اندھے بنکر کارروائی کرنا اپنا اصول جانتے ہین - اس بات کو ہر ایک
دانا مان سکتا ہے کہ جس علم مین مہارت نہو - اسکی بابت رائے دینا سفلہ پن ہے -
جب حضرت منوسمرتی جانتے ہی نہین تو خواہ مخواہ اعتراض کرنے سے کیون نہین
شرماتے - پرمیشور ایسے آدمیون کو تعصب شیطان کے پنجہ سے چھوڑا کر راہ راست کی
ہدایت دیوے اور گرداب نادانی سے نکالے -

براہین الاحمدیہ صفحہ ۸۰ جلد ۲ حاشیہ نمبر ۹

اور جوگ بشسٹ مین جو ہندؤنکی بڑی متبرک کتاب شمار کی جاتی ہے اور ان
تعلیمات کا مجموعہ ہے جو خاص راجہ رامچندر جی کو ان کے بزرگ استاد نے دی تھین
چارون وید کی نسبت ایسا صاف لکھا ہے کہ بس فیصلہ ہی کر دیا جس کا خلاصہ یہ ہے
کہ صرف اتھرون وید کے وید ہونے مین بحث نہین بلکہ ساری ویدون کا یہی حال
ہے اور کوئی ان مین ایسا نہین جو تغیر اور تبدل اور کمی بیشی سے خالی ہو -

جواب باصواب

یہہ سچ ہے کہ تعصب و خودغرضی آدمی کی آنکھون کو اندھا کر دیتی ہے اور اُسے
باوجود روز روشن کے کچھ نہین سوجھتا وہی حال مصنف براہین کا ہے جہان حوالہ
دیتے ہین غلط اور دروغ ہوتا ہے - انہین کتاب بنائی اور جھوٹی شہرت حاصل کر

روپیہ کمانے سے غرض ہے۔ نہ کہ اثبات حق سے۔ مسلمانون مین ڈاڑہی ہلانیکے واسطے
جوگ بشسٹ کا نام لکھ مارا۔ اور خیال کرلیا کہ بس اب ویدون کی (معاذ اللہ) تردید
ہوگئی۔ مگر معترض کو یاد رہے کہ دعوے بیدلیل اُسکو خود ہی ذلیل کریگا۔ نہ پرکرن کا
حوالہ نہ ادہیاے کا پتہ نہ اصل عبارت کا سُراغ۔ ۲۔ یہ الہامی ہی الہام ہے کہ
جوگ بشسٹ مین ہی۔ حضرت جوگ بشسٹ مین نہین ہے۔ آؤ! چھ پرکرن یکت
کامل جوگ بشسٹ ہمارے پاس موجود ہی آنکھین کھول کر مطالعہ کرو۔ ورنہ کسی
برہمن سے سُن لو۔ پوچھ لو۔ آپکے دعوے کا کہین بھی نشان نہین ہی بلکہ اُسکو برخلاف
موجود ہے (دیکھو پرکرن دوسرا ممکہش کے باب مین۔)

"جب تک تریا وستہا مین نہ پہونچے یعنے کامل گیانی اور حق الیقین کا درجہ حاصل
نہو تب تک) صحبت نیکون اور خدمت اُستادون اور بزرگون سے کنارہ نکرے بلکہ
بواجبی کرتا رہے اور بموجب شرتی وید اور سمرتی اور شاسترون کے برہم چرج۔ اور
گرہست اور بان پرست اور سنیاس کے آداب سب بجا لاوے۔ اور رسومات تہذیب
اخلاق اور ترکیب منزلی اور سیاست مدنی ادا کرتا رہے اور جب اس رتبہ کو پاوے
پھر وہ انسان اور فرشتون سے اعلی مرتبہ رکھتا ہے"

چوتھے استہ پرکرن مین بھی لکھا ہے "اے رامچندر جسکو مُکت کی
اچھیا ہو وہ ویدون کو پڑہے اور بموجب علم (وید) کے عمل کرے" "آزادی کے پانے
اور مکت کے حاصل کرنے کو وید اور شاستر علم معقول ہین"

اور چھٹے نزبان پرکرن مین ہے "اگر آدمی کے سر پر قیامت برپا ہووے۔ تو
بھی خلاف وید و شاستر و نصیحت اُستاد و عقل کے عمل نکرے"

اگرچہ جوگ بشسٹ خود چارون ویدون کو الہامی اور قابل عملدرآمد جانتا ہی
مگر مسئلہ وحدت وجودی یعنے ہمہ اوست مین جو ویدون کے مخالف ہی ہملوگ اُسے

ٹھیک اور دہرم پستک نہین جانتے ۔ علاوہ اُسکے وجوہات ذیل ہین جو اُسکے
غیر مستند ہونے پر دلیل ہین ۔

اوّل تو تمام **فاضل پنڈتوں** اور مہاتما ساوہوؤن کی یہہ رائے ہے
کہ یہہ پستک وشِشٹ جیو کے نام سے کسی اَور نے بنایا ہے نہ اسکا مصنف **بالمیک** ہی
اور نہ **بششٹ** بلکہ کسی اَور کی تصنیف ہے ۔ کیونکہ بالمیک کی نسبت یہ بہت مخالف
ہے اور وششٹ کی اُن رایون سے جو اَور رست گرنتہون مین درج ہین) بہی اُس کا
وِرودہ ہے ۔ پس اِس کا مُصنف کوئی اَور ہے نہ کہ بششٹ اور بالمیک ۔ اسواسطے
غیر معتبر ہے ۔

دوم ۔ شنکر اچارج کے وقت تک صرف بالمیک کی مصنفہ **رامائن** ہی تسلیم
ہوتی تہی ۔ جوگ بششٹ کا پتہ بھی نہین تہا اسواسطے غیر معتبر ہے ۔

سوم ۔ اسمین اٹہارہ پورانون کا حوالہ بہی موجود ہے جس سے عمدہ ثبوت ملتا
ہے کہ پورانون کے بعد کی تصنیف ہے جو آٹھ نوسو برس کا زمانہ ہے اس لئے غیر معتبر ہے

چہارم اگر **فاضل پنڈتون** نے تسلیم کر لیا ہے کہ یہہ **شنکر اچارج**
کے بعد کی تصنیف ہے بلکہ اسکا مُصنف اور پنچ دشی کا مُصنف ایک ہی ہین کیونکہ
طرز بیان دونون کا بہت سا ملتا ہے اور وہ شنکر اچارج کے چیلون مین سے ایک
نوین ویدانتی تہا اسواسطے غیر مُعتبر ہے ۔

ممبران آریہ سماج عموماً وخصوصاً مسئلہ وحدت وجودی کی تردید کرتے
ہین ہمارے ہان یہ کتاب کبھی بہی پرمان نہین ہوئی اور نہ ہے ۔ مگر نہین معلوم کہ خواہ مخواہ
اعتراض کر کے **مُعترض** نے کیا فائدہ حاصل کیا ۔ اگر اُس سے ویدون کی سند
ہی ظاہر ہوتی تو بہی وہ مثل اَور کتابون کے غیر معتبر ہی ۔ پس اُس سے ہمین کسی
طرح کا ضرر نہین اور نہ اسکی بطالت یا اثبات سے آریہ سماج پر کسی طرح کا اثر ۔ لہذا

یہہ اعتراض بالکل فضول ہے اور کسی طالب حق کو قبول نہین۔

براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۴۱

اب ان صاحبون کو سوچنا چاہیئے کہ توحید جو مدار نجات کا ہے کس کتاب کے ذریعہ سے سب سے زیادہ شایع ہوئی۔ بھلا کوئی بتلائے تو سہی کہ کس ملک مین ویدکے ذریعہ سے وحدانیت الٰہی پھیلی ہوئی ہے یا وہ دنیا کس پردہ زمین مین بستی ہے کہ جہان رگ اور یجر اور شام اور اتھرون نے توحید الٰہی کا نقارہ بجا رکھا ہے۔ جو کچھہ وید کے ذریعہ سے ہندوستان مین پھیلا نظر آتا ہے وہ تو یہی آتش پرستی۔ شمس پرستی۔ بت پرستی وغیرہ انواع واقسام کی مخلوق پرستیان ہین کہ جنکے لکھنے سے بھی کراہیت آتی ہے ہندوستان کے اس سرے سے اُس سرے تک نظر اُٹھا کر دیکھو جتنے ہندو ہین سب مخلوق پرستی مین ڈوبے ہوئے نظر آوینگے۔ کوئی مہادیوجی کا پوجاری۔ اور کوئی کرشن جی کا بھجن گانیوالا اور کوئی مورتیون کے آگے ہاتھ جوڑنے والا۔

جواب باصواب

وید مقدس نے تمام دنیا مین توحید پھیلائی اور تمام جہان کے فلاسفرون اور بزرگون اور پیغمبرون نے یہان سے توحید پائی۔ وحدانیت کی بنیاد وید ہین اور گیان کے ساگر بھی۔ صداقت پہلے یہان سے نکلی۔ ایشور اُپدیش کے معلم اول وید ہی ہین نہ کہ اور کوئی۔ جیساکہ ہم مقابلہ وید و قرآن مین دکھلا چکے ہین۔
جتنے اعتراض معترض نے کئے ہین وہ عدم تعلیم وید کا باعث ہے اور وید کے ورود وہ چلنے کا سبب۔ مگر پھر بھی **مسلمانون سے ہند و شرک پرستی** مین کسی طرح زیادہ نہین ہین۔ جہان ہمین **قرآن** سے تعلیم ملتی ہے۔ بہ نتیجہ قرآن

کی توحید کا نظر آتا ہے وہ صرف یہی ہے - کہ کہین محمد پرستی کہین علی پرستی کہین
غوث الاعظم پرستی وغیرہ انواع واقسام کی پوجا و مخلوق پرستی پہیل گئی - کوئی پیر
پرستی کو ایمان جانتا ہے اور کوئی قبور پرستی کو ہادی دو جہان - سخی سرور پرستی
مدینہ پرستی - کعبہ پرستی - کربلا پرستی - نجف پرستی - سنگ اسود پرستی - زمزم پرستی معین الدین
پرستی - کتاب پرستی - تقلید پرستی - دستار پرستی - تعزیہ پرستی - بلکہ تابوت سکینہ پرستی
محراب پرستی - زہرہ پرستی - چاند پرستی - موسی کی آستین پرستی - بیت المقدس پرستی
آدم پرستی - خر پرستی - ملایک پرستی - جن بہوت پرستی - غرضیکہ لاکھون طرح کی جہالت
وبطالت دنیا مین کہان سے پہیلی کوئی محمدی نشان دے سکتا ہے کہ اس کا مخرج سوائے
قرآن کے کوئی اور ہے - قرآن سے پہلے ان جہالت وبطالت کا دنیا مین کہین سُراغ نہین تھا
فی صدی ٩٥ مسلمان اس بلا مین اسیر ہین - مکہ سے لیکر ہندوستان کے اس سرے
تک تمام مسلمان اسی پیر پرستی اور حسن پرستی اور حسین پرستی اور فاطمہ پرستی مین
ڈوبے ہوئے ہین - اگرچہ عرصہ تک ویدک تعلیم کے نہونے سے بہت سی خرابی
پہیل گئی تھی - مگر پھر بھی وہ قرآنی پیر پرستی اور مردہ پرستی کی کسی طرح بُری نہین ہے
مرزا صاحب! پہلے اپنی چارپائی کے نیچے لاٹھی پہیرلو بعد ازان کسی پر آہو گیری
کرو - چہاج اگر بولے تو بولے مگر چہلنی تو کسی طرح بات کرنے کے لایق نہین ہے - ع

یا سخن بر جستہ گو اے مرد نادان یا خموش

اعتراض براہین احمدیہ کی جلد ٢ صفحہ ١١٢ سے ١١٦ تک

قولہ - اسکے ہمین پنڈت دیانند صاحب پر بڑا افسوس ہے - جو وہ توریت و انجیل
و قرآن شریف کی نسبت اپنے بعض رسالون اور نیز وید بہاش بہومکا مین سخت سخت
الفاظ استعمال مین لائے ہین اور معاذ اللہ وید کو کہرا سونا اور باقی خدا کی ساری

لہ کتاب الاعتقاد امام حنبل کی

کتابون کو کہوٹا سونا قرار دیا ہے۔

اقول - اگر مسلمان ہو اور ایمان محمدی کا کچھ نشان ہی سینہ مین رکھتے ہو تو کہین بھی وید بہاشہ بہومکا مین سے دعویٰ سگیان کا نشان دکھلایئے اور اثبات کرایئے۔ مین نے صفحہ نمبر ۱ سے لیکر ۲۷۳ تک (آپکے اعتراض کے خیال سے) پڑتال کی مگر یہ ادعا یعنی آپکا وہان ندارد پایا۔ چونکہ جہوٹھ کے پانون نہین ہوتے اسیواسطے آپنے لفظ بعض رسالون کا بھی مددگاری مین لکھ مارا۔ اور خواہ مخواہ الہام کو الزام لگایا۔ خوف خدا دل مین نہ آیا۔ اور بقول **سعدیؒ** تقلید پر ایمان لایا۔ جیساکہ وہ سرآمد مومنان ایران اور برگزیدۂ محمدیان **بوستان** مین فرماتا ہے۔ ع

بہ تقلید کافر شدم روز چند ٭ برہمن شدم در مقالات ژند

توریت و انجیل کا آپ ٹہیکہ نہ لیجیئے اور نہ توبہ پر ایمان دیجیئے۔ اُنکے محافظ پادری و انگریز ہین جو محمدیون سے عقل و دانش مین تیز ہین۔ جہانتک معلوم ہوا ہے **سوامی جیو** نے کبھی کسی عیسائی و محمدی پر وہ اعتراض نہین کیا جو قرآن و انجیل مین نہو۔ بلکہ عموماً اُن کے اعتراض اِس قسم کے ہوتے تھے جنکو سُنکر عیسائی و محمدی یا تو ادیان باطلہ سے ہاتھ دھوتے تھے۔ ورنہ اگر تعصب کے سبب حق کے قبول کرنیسے ناچار تھے تو مُنہ پر مُہر خموشی کے ضرور داغدار تھے۔ بڑے بڑے عیسوی و محمدی مذہب کے دعویدار آئے۔ مگر معقول و وید کی سبب تعصب کی بازی ہار آئے۔ پنجاب کے ایک نامور رئیس **مُسلمان** نے مجھے امرت سر کے ریلوی سفر مین باثنائے گفتگو فرمایا کہ "**سوامی** صاحب درحقیقت اعلےٰ درجہ کے پارسا و نیکوکار تھے مجھے سوامی جیو کے اُپدیش سے تین **فوائد** ہوئے۔

اول تو مجھے یقین کامل ہوگیا کہ عدالت خداوندی کے آگے شفاعت صرف کہوبازی ہے۔ وہان کوئی شفیع اور نہ وکیل مجازی ہے۔ اب مین صدق دل سے مانتا ہون کہ سوائے اعمال نیک کے اور کسی طرح نجات کا ملنا محال ہے اور شفاعت جیسی گناہ کی راہنما اور دلیری

دینے والی کوئی مثال نہین۔

دوم۔ روح کا انادی ہونا بھی اُنہین کی کرپا سے میری ذہن نشین ہوا اور میرا کامل یقین ہوا کہ اگر روح کا انادی ہونا نہ مانا جاوے تو خدا پر انکے پیدا کرنیکی احتیاج لازم آتی ہے جو اوسکو اُن کا محتاج بناتی ہے اور پیدا کرنے سے اُسکی تمام صفات کی قدامت باطل ہو جاتی ہے اور نہ کوئی معقول وجہ پیدا کرنیکی ضرورت کو اثبات پہنچاتی ہے۔ مین صدہا مولویون سے سوال کر چکا ہون کہ خدا نے روح کو کس چیز سے کب اور کیون پیدا کیا مگر آجتک کوئی جواب کسی نے عنایت نہین فرمایا۔ اس واسطے میری تسلی ہو گئی کہ وہ بات بالکل حق ہے اور جھوٹھ کا اُسمین مُطلق اثر نہین۔

سوم۔ مسئلہ تناسخ بھی جسپر پہلے ناواقفی کے سبب میرا اعتبار نہ تھا سوامی جی کے تسلی بخش ارشاد سے میرا کامل اعتقاد ہو گیا۔ بغیر تناسخ کے (صدہا قسم کے الزامون سے جو عند العقل اُٹھتے ہین) کسی طرح پرمیشور کی ذات مُقدس اور پوتر اور پاک نہین ثابت ہوتی اسی واسطے اُنکے ست اُپدیش سے اب مین بوجوہات کامل مانتا ہون کہ تناسخ یعنے پنر جنم ٹھیک ہے اور اوسکے نہ ماننے والا خدا کو ظالم قرار دیتا ہے۔ قطع النظر اسکے گوشت خوری وغیرہ سے بھی طبیعت ایک گونہ بیزار ہو گئی ہے "

مرزا صاحب! جبکہ وید مقدس کیا بلحاظ تعلیم کیا بلحاظ توحید غرضیکہ ہر طرح لاثانی ہے تو اسکے کہرا سونا ہونیمین انکار کرنا نادانی ہے۔ ہمین کسی خاص کتاب سے خصوصاً مخالفت نہین ہے مگر جو کتابین حق سے برکنار ہین اُن سے ہم بھی بیزار ہین۔

قولہٗ۔ پنڈت صاحب عربی جانتے ہین نہ فارسی بجز سنسکرت کے کوئی اور بولی بلکہ اُردو خوانی سے بالکل بے بہرہ و بے نصیب ہین۔

اقول۔ مرزا صاحب سنسکرت جانتے ہین نہ پراکرت نہ گورمکھی جانتے نہ گجراتی غرضیکہ سوائے فارسی کے کوئی اور بولی بلکہ ناگری حرفون سے بھی حضرت محروم مطلق اور

بے بہرہ اور بالکل بے نصیب ہین - مگر سوامی صاحب سنسکرت کے بہت بڑی عالم
و فاضل (آچاریہ) تھے اور وید مقدس کے ماہر کامل پس کسیطرح عربی فارسی نہ جاننے سے انپر
الزام نہین آسکتا -

قولہ - اور اسی وجہ سے وید کی وہ تاویلین جو کبھی کسی کے خواب مین بھی نہین
آئی تہین وہ کرتے جاتے ہین - اور بہران بے بنیاد خیالات کو چھپواکر لوگون سے اپنی
رسوائی کراتے ہین اور اگرچہ سارے ہندوستان کے پنڈت شور مچاتے ہین جو ہماری ویدمین
توحید کا نام ونشان نہین اور ہمارے باپ دادا نے یہہ سبق کبھی پڑہا ہی نہین ہے
اور وید نے ہمکو کسی جگہ بھی مخلوق پرستی سے منع نہین کیا ہے -

اقول - سوامی جیو مہاراج کی جو وید مقدس کی تفسیرین ہین انہون نے تمام
دنیا کی آنکھین کہول دین اور ویدوکت توحید کا چرچا انہین سے عالمگیر کردیا - وہ بالکل
ویدکت لغات **نگھنٹو نروکت** اور صرف نحو - اور برہمنون کے مطابق
ہین کسی طرح کا اختلاف نہین - بلکہ ہر ایک منصف مزاج بعد مطالعہ و غور کے حق و
باطل کی اصلیت سے واقف ہوجاتا ہے گر حسود راچہ کنم کو ز خود برنج در است ؎

ہندوستان کے پنڈت جنہون نے آپ کے یا آپکے معصرون کے پاس
شور مچایا ہے میموریل ارسال فرمایا ہے وہ کون ہین ؟ کہان کے رہنیوالے ہین ؟ کیون
مونہہ چھپاتے ہین ؟ اور میدان مین نہین آتے - وہ پنڈت جو کہتے ہین کہ ویدمین
توحید کا نام ونشان نہین وہ پنڈت نہین ہین - قرآن کے اندہے حافظ ہین - یا
کسی **مشن یا محمڈن** سرکار کے ملازم ہونگے - اور حق گوئی سے جبراً لاچار یا نادم
ویدہاے مقدس کو آنکھون سے بھی نہ دیکھا ہوگا - یا صرف دیاکرنی پنڈت ہونگے
یا محض ذات کے پنڈت اور ودیا سے محروم ہونگے - ورنہ کوئی ودوان پنڈت ویدوکت
توحید اور گیان پرماتما سے منکر نہین ہوسکتا - جنکے باپ دادا نے ۱۰۰+۱۰۰ ہا سال

سے توحید کا سبق نہیں پڑھا اسے پنڈت کون پکارتا ہے بلکہ برخلاف اسکی شودر کے
لقب سے ملقب ہونے یوگ ہے منوجی نے ایسے پنڈتون کے بارہ مین فرمایا ہے
منوسمرتی ادھیاے ۲ کے شلوک ۱۵۷ و ۱۶۸ کا ترجمہ ذیل مین کیا جاتا ہے۔

यथाकाष्ठमयोहस्ती यथाचर्ममयोमृगः य श्चविप्रोनधीयानस्त्रयस्तेनामबिभ्रति म०२। ١٥٧

"جیسے کاٹھ کا ہاتھی چمڑے کا ہرن ویسے ہی مورکھ برہمن ہے ۔ پس یہ تینون نام ماترہی ہین کام کچھ نہیں کرسکتے" ۔

योनधीत्य द्विजोवेदमन्य त्रकुरुतेश्रमम सजीवन्नेवशूद्रत्व माशुग च्छतिसान्वयः। मनु॰ अध्या॰ २ श्लो॰ १६८

"جو دوج وید کا پڑھنا چھوڑکر اور پستکون کی طرف محنت یا کوشش رکھتا ہے وہ مع لواحقون کے جیتے جی شودر ہوجاتا ہے" ۔

وہ بے بنیاد خیالات نہیں ہین بلکہ بے بنیاد عمارات کے گرانیوالے ہین اور توہمات اور فاسد خیالات کے مٹانے والے ۔ جھوٹے نبیون اور کاذب ولیون کی وسوسات طبعزاد کو جو لوگ الہام ایزدی بتلاتے ہین وہی دین و دنیا مین اپنی ہر بات کی رسوائی کراتے ہین۔ صادقون کی رسوائی کبھی نہین ہوتی۔ بلکہ انکی تکلیف اٹھانے سے قوم کی رہنمائی اور صداقت کی توقیر سوائی ہوتی ہے ۔ آپ بیہودہ شور مچاتی ہین اور نافہمی سے دعاوی کرکے اپنی رسوائی کراتے۔ خدا لوگون کو آپ کے مکر و فریب سے بچاوے ۔ اور انکو ست دہرم پر لاوے ۔

قولہ ۔ اور ان صدہا دیوتون کو جو وید کے متفرق معبود ہین صرف ایک ہی خدا بنانا چاہتے ہین کہ تا وید کے الہامی ہونے ہین کچھ فرق نہ آجائے ۔

اقول ۔ مرزا صاحب آپ خواہ مخواہ دخل در معقولات دینا پسند کرتے ہین و خدا سے

نہین کرتے - صدہا دیوتے ویدکے متفرق معبود نہین ہین - اور نہ ویدک دہرم والون
کا اُنسے کچھ عابدانہ تعلق مقصود ہی - بلکہ وید کا معبود حقیقی صرف ایک نراکار پرمیشور
ہے دوسرا کوئی نہین - ہان **دیوتا** لفظ کے معنے جہلا لوگ غلط سمجھتے ہین - اور تحقیق
سے گریز مشکی ہوکر راہ راست سے دور جا پڑتے ہین **دیوتا** - دِو دہاتو یا مصدر
سے بنتا ہے اُسکے پانچ ارتھہ ہین - اوّل کریڑا - دوسرا قبضہ کرنے کی خواہش تیسرا
بیوہار اندرونی - یا بیرونی - چوتھا فضیلت - پانچوان عمدگی - روشنی وغیرہ کی ہین جنسے
یہہ کام ہون یا جس مین یہہ کارروائی ہو اُسکو سنسکرت کی اصطلاح مین **دیوتا**
پکارتے ہین - مگر کوئی دیوتا مصنوعی ہماری اُپاشنا کے لائق نہین ہی - پس خلاصتاً
دیوتا کے معنے ہوئے دِدوان - بزرگ - فاضل روشن یا پرکاش مان کی+ ان
تمام معنون پر اگر کوئی بُدہیمان ذرہ بہی غور فرماوی اور حق کی قبولیت کی خواہش
کو دل مین لاوی تب اوسے بقین کامل ہوجاوی کہ مُعترض کا سوال کسقدر حق سی دور
ہے - ویدک طور سے اپاشنا یا عبادت کے واسطے تمام دیوتاؤن کا مالک اور سب
پرکاشک چیزون کا پرکاشک ایک **وشو دیو** یعنے عالمِ کُل پرمیشور ہی دوسرا کوئی نہین
اور یہی **وید مقدس** کا اعلے منشا ہی - ماتا پتا یعنی ماباپ اور اچارج یعنے اُستاد
وغیرہ بزرگون کو بہی دیوتا کہتے ہین - چنانچہ اس مین اُپنشد کا پرمان ہی -

मातृदेवो भव पितृदेवो भव आचार्यदेवो भव अतिथिदेवो भव। तै॰ उप॰।

(خدا آپ کو حق بین آنکہین عطا کری اور جہالت کی بیماری سی جو رگ و ریشہ مین موجود ہی
شفا بخشے - مرزا صاحب یہی امر خود ویدہاے مقدس سے بخوبی عیان ہی - جس کی
واسطے احتیاطاً یہان ایک پرمان درج کرتا ہون -

यस्य त्रयस्त्रिंशद्देवा अङ्गे गात्रा विभेजिरे। तान्वै त्रयस्त्रिंशद्देवानेके ब्रह्मविदो विदुः। अथ॰ १०-४-२३-२७

جو تینتیس دیوتا ہیں وہ سب بیوہار ک ہیں عبادت میں ان سی کچھ تعلق نہیں وہ پرمارتھ
یعنی بہبودی یا بھلائی کے کسی کام کے نہیں ہیں (جسکو انکی مفصل کیفیت دیکھنی ہو وہ
وید بھاش بھومکا صفحہ ۶۵ سے لیکر ۷۰ تک مطالعہ کرے) اور نہ ان میں سی کوئی اپاشنا
کے یوگ ہے۔ ان سب کا مالک جو برہم ہے۔ وہی سب کے اپاشنا یوگ ہے دوسرا کوئی نہیں
وہی تمہارا ایک مالک ہے"۔

کھٹہ اوپ نشد کے ۵۔ ادھیائے ۱۵ شلوک میں اسی وید منتر کی تشریح ہے کہ
سورج۔ چندرمان۔ تارے۔ بجلی۔ اگنی یہہ سب پرمیشور میں پرکاش نہیں کرسکتے۔ بلکہ ان
سب کا پرکاش کرنیوالا ایک وہی ہے کیونکہ تینتیس دیوتے جسے مجموعی طور پر ہم کل جگت
کہتے ہیں سب اسی کے پرکاش سے پرکاشمان ہو رہے ہیں۔ پس جاننے یوگ ہے کہ
ایشور سے بھن کوئی پدارتھ سو منتر یعنے خودبخود پرکاش کرنے والا نہیں ہے۔ اسواسطے
ایک پرمیشور ہی سب کا معبود ہے دوسرا کوئی نہیں"۔ بلکہ شت پتھ براہمن
جو ویدون کی پرانی بیاکھیا ہے۔ اسمین اسکی بابت اور بھی بڑھکر اور مفصل تشریح موجود
ہے تا کہ کسی جاہل کو بھی کسی قسم کا شک نہ رہے

योऽन्यां देवतामुपास्ते
न स वेद यथा पशुरेवं स देवानाम् । श० कां० १४-४

جو ایشور کو چھوڑ کسی دیوتا کی اپاشنا کرتے ہیں وہ سیدھے راستہ سے گمراہ ہیں اور
انکی وہ عبادت بالکل بیہودہ ہے۔ پس وہ انسان نہیں بلکہ دیوتون کے گدھے
ہیں۔ انکی کلیان دشوار ہے۔

جب یہہ بات ویدون اپنشدون اور برہمن گرنتھون سی خود صاف علانیہ طور
پر ظاہر ہوگئی۔ تو اب غور فرمائیے کہ یہہ اعتراض کسقدر بیجا اور ناروا ہے۔ تا کہ وید کے
الہامی ہونے میں کچھ فرق نہ آئے" جناب! وید کو الہامی ہونے میں فرق آنا قانون قدرت
کو ٹوٹ جانا ہے۔ اور آفتاب پر جہالت سی گرد اوڑانا۔ یا دریائے عظیم میں خار و خس

ڈالنے سے پیوند لگانا - بعینہ وہی بات ہی جیسے وید کے مقابلہ مین قرآن و انجیل کا لانا اور اُنکے قدامتون کو دلائل منطقیہ سے ثبوت کرنیکا بیڑا اُٹھانا -

مثل ہی جبکہ پروانہ کو پھر موت آتی ہی ۔۔۔ بسوئی شمع اُسکو کھینچکر اُلفت سی لاتی ہی

تکبر اور نخوت کو بھی دل مین گھساتی ہی ۔۔۔ جنون کے جوش کو بھی مغز مین اُسکی بڑہاتی ہی

نہ جانکی ہوش رہتی جسم کی بھی سدہ بھلاتی ہی ۔۔۔ پڑنگو اُسکے شمشیر برہنہ کر دکھاتی ہے

ہوس نصرت کی بڑہتی ہی تمنا جا لکہاتی ہی ۔۔۔ غرض کچھہ ہو مقابل شمع کی آکر لڑاتی ہی

اودہر وہ آتشین رو اور اُودہر پروانہ نازک جان ۔۔۔ شہادت اُسکی ہوتی اور عالم کو ہنساتی ہی

پر پروانہ کی جنبش ہوا اُس دم چلاتی ہے ۔۔۔ مگر کیا ہی وہ ہوا اُس شمع روشن کو بجھاتی ہی

حرارت خون پروانہ کی جو گرمی دکھاتی ہے ۔۔۔ مقابل شمع کی بتلاؤ وہ کیا پیش جاتی ہی

تن پروانہ سی ایک ذرہ خاکستر جو گرتی ہی ۔۔۔ بجھانیکی عوض ہی شمع کی گل کو گراتی ہی

پسینہ جسم پروانہ سی جو گرتا ہے چربی ہو ۔۔۔ وہ بتی بنکے اُلٹا جسم کو اُسکے جلاتی ہی

مقابل گیان کو اگیان پر یہہ بات صادق ہی ۔۔۔ نہ کام آتا جہاد اور نہ فصاحت کام آتی ہی

پچھتر ہو گئی فرقے تمہاری تیرہ صدیون مین ۔۔۔ ترقی سب تمہاری ظلم کی برکت کہاتی ہی

خدا کیواسطے باز آؤ گر کچھہ حق کی طالب ہو ۔۔۔ وگرنہ اب صداقت جھوٹھ کو دہرے اُڑاتی ہی

بہراپا چشمۂ صداقت ہی روان جس سی ۔۔۔ خدادانی کا ہادی روح جس سے نجات پاتی ہی

گیان ایشور کا اور رہبر جگت کا کوش ویدا کا ۔۔۔ وہ ہی اُپدیش ویدون کا بہت جس سے جاتی ہی

تعصب چھوڑ کر انصاف سی ویدونکو تم دیکھو
ہر اک منتر سے بس توحید کی تائید آتی ہی

مرزا صاحب اب قرآن کے الہامی ہونے مین فرق آتا ہی - اور بہت سی تعلیم یافتون کے دلون مین سی تعصب کا پردہ ہٹا جاتا ہے - ۷۵ فرقے پہلے موجود ہین اور لاکھون علاوہ اُنکے دہریہ و زمانیہ - آپ کو اسی واسطے اِس چودہوین صدی مین رسول بننے کا

ویران آیا - اور ربّ المسلمین نے بھی عرش سے اس ابتری کو دیکھ پایا - بعوض مکّہ اور
یروشلم اور ایران کے اب قادیان کی باری آئی - اور الہام کی ڈاک جاری ہوئیگی
تاکہ قرآن کے الہامی ہونے مین کچھہ فرق آجاے اور محمد صاحب کے شمشیری خزانہ کو
غارت ہونیکی نوبت نہ آئے - مگر کوشش بیفایدہ ہست وسمہ برابروئے کور -

قولہٗ - صدق کے عدم ثبوت سے کذب کا ثبوت لازم نہین آتا - جس حالت
مین کسی شخص کا کذب ثابت نہین تو اُسپر احکام کذب کے وارد کرنا - اور کاذب کاذب
کرکے پکارنا - حقیقت مین اُنہین لوگون کا کام ہے کہ جنکا دہرم اور پیشوا اور بہگوان
صرف جیفہ دنیا کا لالچ یا جاہلانہ ننگ و ناموس یا قوم یا برادری ہے -

اقول - معلوم نہین کہ مرزا صاحب نے یہہ بناوٹی منطق کہان سے سیکہا ہے
کیا کسی شخص کا نیک چال چلن ثابت نہ ہونے سے اُسکی بدچلنی مین کسر رہجاتی ہے
اور عدالت بری کرسکتی ہے؟ جسطرح آفتاب وغیرہ کی روشنی نہونے سے تاریکی موجود
ہوتی ہے اور اندہیرا نمود - اوسی طرح صدق کے عدم ثبوت مین کذب کا ثبوت ہی کیا
جسوقت ہم کہتے ہین کہ فلان آدمی سچا نہین ہے تو ہر ایک شخص نہین جانتا کہ وہ جہوٹہا
ضرور ہے - نہین معلوم کہ صدق اور کذب کو درمیان آپ نے کونسا درجہ مانا ہے - جسے نئے
الہام کے روسے اعراف گردانا ہے - **سوامی جیو** مہاراج نے کبھی کوئی دعوےٰ ایسا
نہین کیا کہ جسکا ثبوت تاویل طلب ہو بلکہ وہ تو ہر ایک بات کو مخالف سے تسلیم کراکر اعتراض
کیا کرتے تھے - فرضی طور پر کسی کے ذمہ الزام نہ جڑتے تھے - **نامہ نگار** گذشتہ را
صلوۃ کہکر اب **چند** آدمیون کے **اعمالنامہ** مع شہادت کے آپ کو بتلاتا ہے
اور منصف بھی آپ ہی کو بناتا ہے - خدا کرے کہ حق و باطل کی تمیز پاؤ اور جان عزیز کو
تعصب مین ضایع کرنے سے بچاؤ -

(۱) جسنے شراب پی اور اپنی دخترون سے جماع کیا - جھوٹھ بولا - کیا وہ مومن ہے؟

(لوط ؟ دیکھو پیدائش توریت باب ۱۹ - آیت ۳۰ سے ۳۸ تک)

۲ - جسنے بت پرستی کی - صدہا عورتون سے زنا کیا - قتل کیا - کیا وہ مومن ہو ؟

(سلیمان ؟ دیکھو سلاطین ۱ - باب ۱۱)

۳ - جسنے جھوٹھ بولا - بہن سے جماع کیا - کیا وہ مومن ہو ؟ (ابراہیم ؟ دیکھو پیدائش

توریت باب ۲۰ - آیت ۱ و ۲ و ۳ و ۱۲ باب ۱۲ آیت ۱۸ و ۱۹)

۴ - جسنے قتل عام کرائی - زنا کرائے - بیگناہ بچے مروائے - باکرہ چھوکریون سے زنا بالجبر

کرائے - جھوٹھ بولا - خدا کے الہام کی بیقدری کی - کیا وہ ایماندار ہے ؟

(موسیٰ ؟ دیکھو خروج باب ۳۲ - آیت ۲۶ سے ۳۱ تک - اور ۱۹ - گنتی باب ۳۱ - آیت ۱۴ سے

۱۸ تک و ۳۵ - استثنا باب ۲۱ - آیت ۱۰ سے ۱۴ تک)

۵ - جسنے ایک عورت خاوند والی سے زنا بالجبر کیا اور اُسکے خاوند کو قتل کرایا - جھوٹھ

بولا - کیا وہ مومن ہو ؟ (داؤد - دیکھو سموئیل ۲ باب ۱۱ - آیت ۲ سے ۲۶ تک اور قرآن سورہ ص)

۶ - جسنے[۱] خاص و عام کے واسطے چار عورتین اور اپنے واسطے بے تعداد اور خصوصاً[۹ - ۱۰ - ۱۱]

جائز بتلائین - قتل[۲] و جہاد کرائے - گوشت[۳] خوری کی بت[۴] پرستی کی - صدہا[۵] علمی کتابون

کو جلوایا - بے نکاح عورتون سے جماع کئے اور اپنے[۶] بیٹے کی جورو سے دل لگایا اور

بے نکاح صحبت کی اور یہ سب الزام بعوض اقراری ہونیکے خدا کے ذمہ لگائے

کیا وہ مومن ہے ؟ (محمد ؟ دیکھو حاشیہ)

۷ - جسنے بت پرستی کی اور کرائی - اور خدا کے نام پر الزام لگایا - جھوٹھ بولا - لوگون کو

دھوکھا دیا قتل کرایا - کیا وہ مومن ہو ؟ (ہارون ؟ دیکھو خروج باب ۳۲ - آیت ۱ سے ۶ اور ۲۲)

---

[۱] قرآن سورۃ احزاب [۲] قرآن سورۃ انفال [۳] قرآن سورۃ انعام [۴] قرآن سورۃ نجم -

[۵] شمس بوستان سعدی دیباچہ تیسیے کرناگرہ ۰ قرآن و رست - گنجانۂ چند لمشت [۶] قرآن سورۃ احزاب مدارج النبوۃ

جلد دوم صفحہ ۲۲۳ [۷] قرآن سورۃ احزاب تفسیر حسینی [۸] قرآن سورۃ نساء و احزاب وغیرہ -

٨ - جو خدا کے بغیر کسی کو سجدہ نکرے - عالم اجل ہو - ایک خدا کو مانتا ہو - کیا وہ مومن نہین؟
(**شیطان**؟ دیکھو قرآن)

اب اگر آپ مین کچھہ بھی سعادت اور رشد کا مادہ موجود ہی تو اسپر **انصافانہ جواب** دیجئے - ورنہ اختیار باقی ہے - ہم انتظار کرتے ہین کہ مرزا صاحب کو اس بارہ مین اب کیا الہام ہوتا ہے؟ *

قولہ - اگر وہ حق کو قبول کرین اور ہر ایک نوع کی ضدیت چھوڑ دین - تو پھر ایک غریب درویش کی طرح سب کو چھوڑ چھاڑ دین الہی مین داخل ہونا پڑے - تو پھر پنڈت جی اور گورو جی اور سوامی جی انکو کون کہے - پس اگر ایسے لوگ حق اور راستی کے مزاحم نہ ہون تو اور کون ہو اور اگر انکا غضب و غصہ نہ بھڑکے تو اور کسکا بھڑکے -

اقول - مرزا صاحب کا عموماً عندیہ اس قسم کا ہی کہ انہین اپنی اندھی چشم نور العین نظر آتی ہے اور دوسرون کی روشن آنکھین نابینا دکھائی پڑتی ہین - اور ایمانا یقین رکھتے ہین کہ خر ما اسپ است و اسپ دیگران چون خر است - دین الہی کو اکبر شاہی یا غلام شاہی یا محمد شاہی کے دھوکھ سے زینت دنیا انصاف کی آنکھون پر پٹی باندھنا ہے - فاضل کو فاضل لکھنا انسانیت ہی اور فرض واجبی بلکہ تعلیم حقانی - کوئی آریہ انکو گورو نہین مانتا - ہان آریہ دہرم یا ویدک ہدایت کے پرچارک تھے اور ست دہرم کے پرکاشک - سوامی جیو صرف سنیاسیون کا خطاب ہی اور ایک واجبی آداب و القاب - حق کی مخالفت کرنا اسلام کا فرض ہی نہ کہ آریون کا - سوامی جیو ایک غریب درویش تھے - اور راستی پسند و صداقت کیش - آپ اسی واسطے تو مقابلہ سے مونھہ چھپاتے رہے - اور جہانتک ہو سکا سوتھ کو ہاتھہ سے گنواتے رہی - وہ **گورداسپور** آئے اور عرصہ تک براجمان رہی وہان سماج قایم کی اور کئی مباحثہ کئے - دیاکھیان دیئے اور **قادیان** کے معزز ممبر انکی ملاقات کو گئے اور شکوک رفع کئے - مگر آپ خواب غفلت سی نہ جاگے

چار آنہ کرایہ یکہ کا گوارہ نہ کیا **سوامی جیو** پہر امرتسر مین تشریف لائے اور آپکو جواب
بہجوائے کہ خدا کے واسطے آیئے اور تسلی فرما جایئے - اگر حق سمجہئے تو ایمان لایئے ورنہ تسلی و
شانتی کو کام فرمایئے مگر تشریف ضرور لایئے - جواب کے پہنچتے ہی لرزہ جاری ہوا اور
وسواس طاری - الہام فراموش ہوا - اور اسلام حلقہ بگوش - حالت مرگ نازل ہوئی - اور نزع
روان کی نوبت حایل - قادیان سے باہر نہ نکلے اور بارہ آنہ کرایہ کے خرچ نہ کئے - اور نہ مقابلہ کی
جرأت ہوئی - شرم رحیا سے ہاتہہ دہو حق سے موہنہ چہپاتے رہے - اور وہین **قادیان**
کی **بیت المقدس** مین تسبیح ریا پہیر کر باتین بناتے رہے - اگر اسلام کو چہوڑ آریہ دہرم
قبول کرتے اور بیجا طمع نفسانی اور ضدیت اسلامی سے کنارہ کر راستی کو دل مین بہرتے
یا اگر عدم قبول حق کے سبب خدا سے ڈرتے تو ویدک دہرم کے قبول کرنے مین ایک
غریب درویش (سوامی جیو) کی طرح سب کچہہ چہوڑ چہاڑ کر ایشر وکت دہرم مین داخل
ہونا پڑتا اور زبانی القابون کے سوا صندوق مین روپیہ کہان سے آتا - حضرت
اندہون مین کانا راجا ہوتا ہے - مگر آنکہہ والون کے حضور بیقدر رہتا ہے - ویسے
ہی آریون کے نزدیک آپ کی فضیلت تو نہ چل سکتی - اور نہ الہام کے بناوٹی احکام
چلتے - اور خدا کے انادی الہام ویدون پر ایمان لانا پڑتا - نئے نئے فقرے
کہان سے تراش سکتے - آپ کو مرزا جی - مجدد جی - الہامی جی - مرشد جی - گوگا پیر اور
وہنکلی پیرون کا جانشین - قادیان دارالامیان - **دسوندہی بیگ** وغیرہ
کون مانتا - پس اے **ناظرین** ان واقعات پر غور فرما کر بتلا دین - کہ اگر ایسے لوگ
ویدک دہرم کی راستی وصداقت کے پہیلانے مین مزاحم نہ ہون تو اور کون ہو - اگر مرزا
صاحب جیسون کا غصہ و گروہ نہ بہڑکے تو کسکا بہڑکے - اگر اسقدر مسلمانون کو آریہ ہوتے
دیکہکر ایسے طامع لوگون کی گہبراہٹ نہ بڑہے تو کسکی بڑہے - اگر انکے دل مین آگ نہ لگے
تو کہان لگے - اگر انکے اوسان خطا نہ ہون تو کسکے ہون - اگر یہہ لوگ ڈوبتی ناؤ اسلام

کے بچانے مین ہاتھہ پانو نہ مارین - توکون مارے - اگر یہ ٹال لوگ ایسے وقتون مین الہام کے مدعی نہ ہون - تو اور کون ہو - اگر یہ لوگ داؤ پیچ کہیل کر فاقہ مستی سے کاغذی ردیون کا اشتہار نہ جاری کرین - تو اور کون کرے - اگر انکے وہان طمع مین پانی نہ بہرے تو کس کے بہرے - اگر ان لوگون پر خواب حرام نہ ہو تو کس پر ہو - اگر ایسے نازک موقعہ پر انکی شکم مین چوہے نہ دوڑین اور کہلبلی نہ ڈالین تو کسکے ڈالین - غرضیکہ لوگون کی زیادہ آریہ ہو جانے سے جو کچھہ نقصان ہو وہ انہین کا ہے اور جتنا گہاٹا ہے وہ انکا - ~

جسقدر نقصان ہو سارا ہو مرزا آپکا — آریون نے رزق بس لوٹا ہو مرزا آپکا
معجزونکی کہل گئی قلعی ساری ان دنون — داؤ جیتا مکر کا ہارا ہے مرزا آپ کا
سکہ ہائے معجزہ تلبیس ثابت ہو گئے — اندرون تا بنا بروں پارا ہو مرزا آپکا
آبِ زمزم ملکہ کہتے تھے جسے آبِ حیات — وہ کنوان ثابت ہوا کہارا ہو مرزا آپکا

قولہٗ - ان کو تو اسلام کی عزت ماننے سے اپنی عزت مین فرق آتا ہے - طرح طرح کے وجوہ معاش بند ہوتے ہین تو پہر کیونکر ایک اسلام کو قبول کر کے ہزار آفت خرید لین یہی وجہ ہے کہ جس سچائی پر یقین کرنے کے لئے صدہا سامان موجود ہین اسکو تو قبول نہین کرتے - اور جن کتابون کی تعلیم حرف حرف مین شرکت کا سبق دیتی ہے اسپر ایمان لائے بیٹھے ہین -

اقول - تف اے کیدی بابن کج فہمی تو - کونسی اسلامی عزت تھی جو انہین ماننے سے انکار تہا - کونسی اسلام مین خوبیون کی خروار تھی جنسے وہ خبردار نہ تھے - اسلام مین خوبیان! اسلام مین عزت کے آثار!! زنہار از قرین بد زنہار!!! ~

قتلِ عالم نشانِ اسلام است — تیغ در کفِ بیانِ اسلام است
شر ز شیطان و خیر از یزدان — درد و قبضہ عنانِ اسلام است
با خدا مشترک محمد شد — کلمہ شرک جانِ اسلام است

وعدہ وصل حور و غلمان ہم — این نجات و جنانِ اسلام است
گشت ویران زجور او عالم — دین بالجبر شانِ اسلام است
وفضل در دین ز علم و عقل حرام — سنتِ عالمانِ اسلام است
بس کتب خانۂ علوم لطیف — سوختہ در زمانِ اسلام است
قتل و غارتگری مزید بر آن — یادگار شہانِ اسلام است
از حدیث انا نبی بالسیف — جوہر ظالمانِ اسلام است
قادیانی ز بعد ختم رسل — ننگ پیغمبرانِ اسلام است
ہر کہ شک آورد شود کافر — بے دلیل این بیانِ اسلام است

مرزا صاحب! وہ کون سی وجوہ معاش ہیں جنکے بند ہوجانے کا انہیں فکر تھا خدا کو حاضر ناظر جانکر اگر آپ بیان کریں تو ہم اسی سے آپکی راستی کا امتحان کریں اور قرآن کے بطلان کو بعد اسکے عیان کریں۔ ورنہ آپکی گالی گلوچ سے ہم تسلی یاب نہیں ہوتے خواہ عمر بھر دیتے رہو۔ ہر بات کو دلیل سے بیان کرو اور حق پسندی کا ارادہ ہے تو اول اپنے گھر میں اُسپر بیان کرو۔ یعنی اول تم تو پھر مونھ سے بولو۔ بقول سعدی کہ برہان قوی باید و معنوی۔ نہ رگہائے گردن بحجت قوی۔ وید مقدس کی نسبت ایسے الفاظ جزاک اللہ۔ اگر ایک جگہ بھی کوئی فاضل آدمی وید مقدس سے شرک کا ایک حرف بھی نکالکر ثبوت فرماوے اور علانیہ بتلادے تو ہم اُسی وقت جو شرط کریں دینے کو تیار ہیں اور اُس شرک کی تعلیم کو ترک کرنے پر مستعد۔ مگر کوئی غیر مذہب والا اس معاملہ میں مقابلہ نہیں کرتا۔ مقابلہ تو درکنار حرف اقرار زبان پر نہیں دھرتا (ہاں میری مراد اس جگہ مقابلہ کرنے والوں اور مستعد ہونے والوں سے سنسکرت کے فاضلوں سے ہے نہ کہ عربی کے ملاؤں اور انگریزی کے باؤوں سے) تو اس حالت میں ہم ایسے وسواس کو (جیسا کہ آپ کرتے ہیں) سوائے زبانی بکواس

کیا ہائین - اور کس طرح معتبر جانین - ہم قرآن شریف سی شرک و بت پرستی و آتش پرستی

بحوالہ آیت قرآنی و ترجمہ مسلمہ کے عرض (اسی کتاب مین) کرین گی - اول تو کوئی دنیا بھر

کا مسلمان جواب دیوی - ہمین برہان ساطع چاہئیے نہ کہ صمصام قاطع -

بعد ازان وید سے شرک و بت پرستی نکالکر بتلا دین اور مقابلہ کراوین - زبانی جمع

خرچ و دولتمندی نہین ہی بلکہ فاقہ مستی - گہر بیٹھے گالی گلوچ نکالنا جواب دینا نہین ہی -

بلکہ تنگدستی ؎ دہن خویش بدشنام میالا صاحب

کین زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

قولہٗ - اگر اُن مقدسون کو کہ جنکی راستبازی پر ایک نہ دو بلکہ کرڑ ہا آدمی گواہی

دیتے چلے آتے ہین - بغیر ثبوت اسکے کہ کسی کے سامنے اُنہون نے مسودہ افترا بنایا یا -

اُس منصوبے مین کسی دوسرے سے مشورہ لیا یا وہ راز کسی شخص کو اپنے نوکرون یا دوستون

یا عورتون سے بتلایا - یا کسی اَور شخصون نے مشورہ کرتے یا راز بتلاتے پکڑا - آپ ہی مع ت

کا سامنا دیکھ کر اپنے مفتری ہونے کا اقرار کر دیا - یون ہی جہوٹھی تہمت لگانے پر تیار

ہو جاتے ہین ٭

اقول مریدان اور اُمت کی گواہی اگر اعتبار پذیر ہے - تو مرزا صاحب کی پوبارہ

ہین چنانچہ مثل مشہور ہے - پیران نمی پرند مگر مریدان مے پرانند - اسی طرح ہر ایک مُرید

یقین کرتا ہی - کہ پیر من خس است و یقین من بس است - اسی طرح مسلمان بھی یقین

ہین اور خورد سالی سے یہی باتین بچون کو تلقین - پس اگر زیادہ مریدون والے کا راست

بیان ہے - تو دنیا مین بودھ سے بڑھکر کسی کا خاندان نہین اور عیسائی اور ہندوون

سے زیادہ کسی کا خان وہان نہین -

ثبوت **افتراپردازی** و مسودہ بازی و مشورہ سازی آپکے بزرگون کا اگرچہ

بہت کچھ ہے مگر تہوڑا سا مشتے نمونہ از خروارے ذیل مین عیان کرتا ہون بغور فرمائیے

اوّل - ملازمت خدیجہ ایک مالدار عورت کی محمد صاحب کے واسطے حصول نبوت کا پہلا ذریعہ ہے - جونہی دور دراز ملکون مین سفر کے واسطے جانا ہوا نئی نئی ہوا لگی نئی نئی باتین سُنین - طبیعت نے گرم و سرد زمانہ دیکھکر اور ہی رنگ جمایا - اور قدیمی بُت پرستی مین چین نہ آیا - (دیکھو قرآن ترجمہ عبدالقادر دہلوی صفحہ ۶۲۳)

دوم - جب خدیجہ پڑہی لکھی عورت نے محمد صاحب کو جوان اور کماؤ ملازم پایا - بیوہ تھی شادی کا دہیان آیا اور اُس سے نکاح بند ہوا یا - اور سب مال اُسنے حوالہ کیا ؂

(دیکھو قرآن صفحہ مذکور) اور (لایف محمد مطبوعہ ۱۸۲۳ء صفحہ ۱۱ تا ۱۳ - انگریزی بمقام کلکتہ)

تب دونون کی رازداری اور غمگساری سے طبیعت کو لگی - ورات کی صحبت سے تمام حالات گذشتہ ابنیاؤن کے برزبان یاد کئے - اور کچھ زیادہ تجربون نے مختلف مذہب والون سے فایدے پہنچائے - اور پیغمبری کی ہوا سر مین سمائی - اور زردشت کی معراج نے عالم بالا کی سیر کہائی - وہی اُستاد ژندوالا جبرئیل آحاضر ہوا اور آسمانون کی خیالی سیر کرائی ؂

سوم - علی نامی پہلوان کو (جو حضرت کا چچازاد بہائی تہا) زیادہ رازدار بنانے کی غرض سے اپنی بیٹی فاطمہ سے نکاح کرا دامادی کے سلسلہ مین لایا - اور دو اَور لڑکیان امّ کلثوم و رقیہ عثمان نامی فصیح اور بلیغ آدمی کے حوالہ کر کے اُسکو بہی تیسرا رازدار بنایا اور ذوالنورین کا خطاب دیکر ڈبل دامادی کے زنجیر مین پہنسایا جسنے بپاس محبت مرگ تک اسلام کو عمدہ طور سے چلایا - اور اسی طرح عمر اور ابوبکر سے یارانہ بنایا - اور کسی کو کسیطرح اور کسی کو کسی داؤ سے ملایا - غرضیکہ پانچ پنچ مل کیجی کاج - ہارے جیتے آے نہ لاج -

چہارم - مکہ سے باہر ایک غار حرا تہی اُسکو مصلحت گاہ قرار دیکر ہر رات کو پانچون وہان تشریف لیجاتے اور مصلحت فرماتے چنانچہ یہ سب حال معارج النبوۃ و مدارج النبوۃ مطبوعہ نولکشور ماہ نومبر ۱۸۷۴ء کے صفحہ ۹۰ سے ۹۷ تک رکن دوم مین اور صفحہ ۹۸ سے ۱۰۰ تک اور اسی طرح رکن چہارم کے صفحہ ۳۵ سے ۴۱ تک اور صفحہ ۹۲ مین بہی بخوبی واضع ہو تے ہیں

؂ دیکھو لایف محمد

اور تواریخ حبیب اللہ صفحہ ۶۳ - اور یہی ذکر قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے
اور مدارج النبوۃ جلد دوم نولکشور صفحہ ۴۷ - مین بہی یہی مذکور ہے -
اُن دنون مین جس شخص نے کوئی اعتراض اُٹہایا حضرت علی نے جہٹ ذوالفقار سے اُسکا سر اوتار گرایا - وہ عاجز مرحوم شہید کہان سے آنکر افترا پردازی کا ثبوت دیوین - اُسوقت کسی شخص افترا پردازی کا ثبوت دینے کو تیار ہوئے - مگر وہان سُنتا کون - ایک سے ایک متعصب اور امنا و صدقنا کے پیرو - اور من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو - کے اقرار نامہ پر صدق دل سے دستخط کر چکے تہے - کئی مدعیان و دگواہان افترا پردازی کے واسطے احکام وانعام گرفتاری جاری گئے - کتنون سے فریب کہیلا کتنون سے پہر صلح ہوئی - مرزا صاحب اُن دنون پیغمبری کی نابالغی کا دور تہا - اور ہر طرف دم دلاسے کا مسودہ اد طور تہا - غرضیکہ اُسی مسودہ کا یہ مضمون ہے جس کے حرف حرف و لفظ لفظ سے صداقت و حق پسندی کا خون ہے -

قولہ - انبیا وہ لوگ ہین کہ جنہون نے اپنی ہی کامل راستبازی کو قوی حجت پیش کرکے اپنے دشمنون کو ہی الزام دیا -

اقول - اسپ اگر ہم نرسد خر غنیمت است - انبیا اگر نہ سہی - اولیا ہی سہی - رسول نہ سہی الہامی ہی سہی - کچہہ ہو ہمین تحقیق حق منظور ہے - آپ اپنی ہی راستبازی کا ثبوت دیجئے اور کسی طرح صرفہ نہ کیجئے - انبیا تو آپ نہیین ہین مگر آپ قادیانی پیغمبر ضرور ہین - سب سے اول آپ اپنی بابت ثبوت دلوایئے اور نیک چال چلن اور خوش معاملگی کی تصدیق کرائیے - اگر نہیین ہے تو آپ مشتے نمونہ از خروارے سب انبیاون کے مصداق ہین اور حرکات لایعنی مین طاق - ہم آپ کو ہی خاتم الانبیا جانین گے - اور مُہر نبوت آپ ہی کی پشت پر مانین گے ❊

بیا مرزا ہا کن شرمساری ❊ ز صاف و دُرد پیش آرانچہ داری

براہین الاحمدیہ کی جلد نمبر ۴ کے دیباچہ کے اعتراضون کا جواب

مرزا صاحب اس جلد کے آغاز مین مسلمانون کی تنگ حالت اور انگریزی گورنمنٹ پر کچھ تحریر کرتے ہوئے لکھتے ہین ++

قولہ - فی الحقیقت یہہ سچ ہے کہ جسقدر انکے ہمسایون آریون کی نظر مین ایک ادنی حیوان گائے کی عزت اور توقیر ہے - انکے دلون مین اپنی قوم اور اپنے بہائیون اور اپنے دین کی مہمات کی بھی اس قدر عزت نہین -

اقول - اسجگہ ہمین شیخ سعدی کا قول یاد آیا جو اُسنے گویا اسی موقعہ کے لئے بنایا ہے ؎ گاوان وخران باربردار - بہ ز آدمیان مردم آزار - دینی مہمات سے مراد مرزا صاحب کی صرف براہین الاحمدیہ کی امداد ہے - نہ کہ کچھہ اور - چنانچہ اسکی اصل کیفیت ناظرین کو اس اشتہار کے مطالعہ سے (جو از جانب مرزا امام الدین صاحب کے شایع ہوا تہا) معلوم ہو ویگی جو اسی کتاب کے آخیر مین مندرج ہے -

قولہ - محقق پنڈتون کو خوب معلوم ہے کہ کسی وید مین گائی کا حرام ہونا نہین پایا جاتا بلکہ رگ وید کے پہلے حصہ سے بھی ثابت ہوتا ہے - کہ وید کے زمانہ مین گائی کا گوشت عام طور پر بازارون مین بکتا تہا - اور آریہ لوگ بخوشی خاطر اُسکو کہاتے تہے -

اقول - مرزا صاحب ہمیشہ راستی سے کنارہ کرتے اور جہوٹے الزام فریق ثانی پر دہرتے ہین - تعصب اندرونی اُنکے تار پود سے نمود ہے - بیجا ضدیت اور درشت زبانی اُنکا اصلی مقصود - نہین معلوم کہ خدا کو حاضر ناظر جانکر جہوٹھ بولنے سے کیون نہین شرماتے اور کسواسطے لایعنی بکواس سے اپنی ہنسی کراتے ہین - ایک شخص کا مقولہ ہے کہ "دروغگو را حافظہ نباشد" وہ مرزا کے حق مین زیبا ہے اور ہمارے عین مدعا - چنانچہ وہ خود آگے

چلکر اسی جلد نمبر ۴ کے صفحہ ۳۴۲ مین تحریر کرتے ہین۔ "گویا رحم اور عفو کی کیفیت بت پرستون کی پستکون مین کچھہ کم ہے۔ بلکہ سچ پوچھو تو آریہ قوم کے بت پرستون نے رحم کی تاکید کو اس کمال تک پہنچایا ہے کہ بس حد ہی کردی۔ انکے ایک شاستر کا اشلوک اسوقت ہمکو یاد آیا ہے جسپر تقریبًا سارے ہندؤن کا عمل ہے۔ اور وہ یہہ ہے **اهنسا پرمودهرما**۔ یعنے اس سے بڑا دہرم اور کوئی نہین کہ کسی جاندار کو تکلف نہ دیجائے۔ اسی اسلوک کے رو سے ہندو لوگ کسی جاندار کو آزار دینا پسند نہین کرتے"

چونکہ سچ چہپانے سے نہین چہپتا اور کسی نہ کسی پہلو مین ظاہر ہوجایا کرتا ہے۔ خود متعصب جفاکیش کی قلم سے بھی ٹھیک سچی بات تحریر ہوگئی۔ جس سے اسکی پہلی یاوہ گوئی کی خود ہی تردید ہے۔ بلکہ اسکے متعصب اور کاذب ہونے کا ثبوت مزید۔ سچ ہے ابن بیت الحرامی کو حرام وحلال کی تمیز نہین اور اوسکی مردار طبیعت مین سوائے خونخواری کے حرام وحلال اور کوئی چیز نہین۔

گر تجھے شرم کچھہ ہے اے مرزا — شرمساری سے ڈوب کر مرجا
جھوٹھ کی دی خدا نے تجھکو سزا — خود تیرے قول سے کیا رسوا
خود لکھی اپنے جھوٹھ کی تردید — اس سے رسوائی اور کیا ہے مزید
اپنے فرضی خدا سے سیکھ لیا — آپ منسوخ اپنا قول کیا
یہہ جو بیہودہ بک رہا ہے تو — سگ دیوانہ بن گیا ہے تو
جبکہ بدلا ہے جامۂ انسان — پھر حیا شرم وعقل وہوش کہان
جس تناسخ سے سخت منکر تھا — دیکھ اب مبتلا خود اوس مین ہوا
یہہ سزا اشکل بلغم باعور* — تجھکو دی ہے خدا نے اے مقہور

* "ہفت تن اصحاب کہف وہشتم سگ بخوف دقیانوس بادشاہ گریختہ در غاری پنہان شدند حق تعالیٰ در قیامت سگ را پذیرد ایشان در بہشت ہمشکل بلغم باعور (کہ زمان موسیٰ مردی کامل بود و بسبب شرارت نفسانی خود آخر کافر مرتد شد) در بہشت خواہد برد و بلغم با قالب سگ (مذکور) در دوزخ" محمد ... محشی گلستان سعدی مطبوعہ سال ... صفحہ ۱۴۰۔

اب ہم خوک وخمر کی کیفیت سمجہاتے ہین - اور اُنکے حلال ہونے کی شہادت بتلاتے ہین خوک
اگلے نبیون کے دین مین حلال ہے - اور حواریان عیسیٰ کا اسپر صدق دل سے اقبال انجیل
کے روسے نوشجان فرماتے ہین - اور حلال وطیب ٹھہراتے (دیکھو انجیل اعمال باب ۱۱
آیت ۶ سے ۹ تک) (انجیل طیطس باب ۱ - آیت ۱۵) (انجیل رومیان باب ۱۴ - آیت ۲ کی شرح مطبوعہ سال ۱۸۹۴ء
شُتر جو منزلہ سُور ہے (دیکھو توریت احبار باب ۱۱) اُسکو تمام مومنین کھاتے
ہین - شراب کا پینا تمام گذشتہ نبیون کے مذہب مین بے وسواس ہے - اور
قرآن کے روسے بھی منافع للناس - حضرت نوح ولوط وسلیمان وعیسیٰ وغیرہ نبی شرب
پیتے تھے - اور اسی کے سہارے جیتے تھے (دیکھو توریت پیدایش باب ۹ - آیت ۲۱ - اور
باب ۱۹ - آیت ۳۰ سے ۳۸ تک - اور یوحنا انجیل باب ۲ - آیت ۱ سے ۱۱ تک - اور لوقا باب ۲۲
آیت ۲۰ - اور قرآن سورۃ بقرہ وسورۃ نحل) آپ کے پیغمبر صاحب بھی جنت مین اُس کے
پیر مغان ہین - اور اُنکی بدولت تمام مومنان سرشار وسرگردان (دیکھو قرآن مین ذکر
شراباً طہورا)

اب اصل جواب تحریر کرتا ہون کہ نہین معلوم وہ محقق پنڈت کون ہین جنکو وید
مقدس مین گائی کے مارنیکی ممانعت نہین دکہائی پڑتی - آوین اور اس وید منتر کو
آنکھین کھولکر اور اگر کم دکھائی دیتا ہو عینک لگاکر مطالعہ کرین -

अस्मिन गोपतौ स्यात बह्वीर्य जमान स्यपशून्पाही । यजुः अ० १ मं० १ ।

یہہ منتر یجروید کے پہلے ادہیاے کا پہلا منتر ہے - پرماتما اُپدیش دیتا ہے کہ "اے منشیو
شارتہ کی سدہی کے لئے سروا اوپکار اور دہن کے سیون والے ہوکر گائی وغیرہ مفید جانورون
کی حفاظت کو مقدم جانو جس سے تمہاری بل اور بدہی بڑہتی رہے" -
جب یجروید کے شروع مین یہہ صریح ہدایت موجود ہے - تو پھر معترض کا دعوےٰ

سرا یا مردود ہے علاوہ بران رگ وید کے پہلے ادھیا مین اس قسم کی کوئی ہدایت نہین ہے۔
اور نہ گائی کی نسبت کوئی منتر کہین ہے۔ البتہ رگ وید کے اشٹک ۶ - ادھیاے ورگ ۹
کا دوسرا منتر ہے

नेह भद्रं रक्षस्विने नावयै नोपया उत गवे च भद्रं धेनवे वीराय च श्रवस्यतेऽनेहसो व ऊतयः सुऊतयो व ऊतयः। ऋ० मं० ८।
४७।१२

ترجمہ - ہے سرب سوامی (رکھیک) ایشور آپ کلیان وایک ہین - دشٹ آتما اور ہنسک جن (خونخوار آدمی) آپ کے نیاے سے ہمیشہ سزا کو پاتے ہین - اور پوتر آتما اور دیاوان (رحمدل) لوگ ہی آنند اور شانتی یعنے راحت حقیقی کے مستحق ہین ہمین اپنی کرپا سے ہی شم دم (ریاضت و عبادت) یکت اندریون (حواسون) اور گوؤن اور شبھ سنتان یعنے نیک اولاد اور اوتم دھن سے فیضیاب کر کے سدا دیا (رحم) آدی سریشٹ گنون مین پرورت کیجئے آپ کے سوا ہمارا کوئی رکھیک نہین ہے"

اسکے مطالعہ سے مرزا صاحب وسوسات شیطانی کو دور فرماے اور اس قسم کی جاہلانہ و ظالمانہ تحریر سے باز آ کر جھوٹھ لکھنے سے شرمائیے - ورنہ ؎

سرانجام جاہل جہنم بود　　که جاہل نکو عاقبت کم بود

قولہٗ - اور حال مین ایک بڑے محقق یعنے آنریبل مونٹ اسٹورٹ انفیٹسن صاحب بہادر سابق گورنر بمبی نے آریہ قوم مین ہندوؤن کی مستند پستکون کے رو سے ایک کتاب بنائی ہے - جسکا نام تاریخ ہندوستان ہے - اُسکے صفحہ ۹۷ مین منو کے مجموعہ کی نسبت صاحب موصوف کہتے ہین - کہ اُسمین بڑے تیوہارون مین بیل کا گوشت کھانیکی برہمنون کو تاکید کی گئی ہے یعنے اگر نہ کھاوین تو گنہگار ہون -

اقول - جو شخص علم سنسکرت سے ناواقف ہو وہ اگر سنسکرت کی کتابون کی تواریخ بناے تو کوئی انصاف پسند کبھی مان سکتا ہے کہ وہ صحیح ہوگی اسی طرح معترض نے بھی کوئی عبارت منوسمرتی

کی درج نہین کی۔ گورنر صاحب بمبی نے اگر لکھا ہے تو ناواقفیت زبان سنسکرت سے اُسکا
قول ہماری واسطے آیت حدیث نہین ہے۔ البتہ یہان پر یہہ تحریر کرتا ہون کہ منوسمرتی مین
اس معاملہ کی قطعی ممانعت ہے۔ جیسا کہ شلوک ہائے ذیل سے واضح ہے۔

गोवधोऽयाज्यसंयाज्यपारदार्यात्मविक्रयाः
गुरुमातृपितृत्यागः स्वाध्यायाग्न्योः सुतस्य च
उपपातकसंयुक्तो गोघ्नो मासं यवान्पिबेत् ।
कृतवापो वसेद्गोष्ठे चर्मणा तेन संहृतः अ
नेन विधिना यस्तु गोघ्नो गामनुगच्छति स
गोहत्याकृतं पापं त्रिभिर्मासैर्व्यपोहति ।
इति मनुस्मृति अध्या ११ श्लो॰ ५९-१०८
।११५ ।

ترجمہ شلوک نمبر ۵۹۔ گائی کا مارنا۔ یگ کے ایوگ سے یگ کروانا۔ پراستری گمن۔ اپنی کو بیچنا۔
گورو ماتا پتا پتر ہون کا چھوڑنا۔ شرتی کا نت نہ پڑہنا۔ یہہ سب اُپ پاتک ہین یعنے گناہ
ہین۔

ترجمہ شلوک نمبر ۱۰۸۔ گائی مارنے والا گنہگار مہینہ بہر جو پیئے اور داڑہی۔ مونچھ اور سر کے
سب بال مُنڈا کر۔ اُس گائی کا چرم اوڑہ کر گوشالہ مین تین مہینہ بہر رہے۔

ترجمہ شلوک ۱۱۵۔ جو گائی کا مارنے والا اس ودھی سے گائی کی سیوا اور انوسرن کرتا ہے وہ
تین مہینہ مین گئو ہتیا کے پاپ سے چھوٹ جاتا ہے۔

جب منوسمرتی مین معترض کے اِس دعوی کا ذرا نہ کا کہین نشان نہین ہے اور نہ شہادتاً
کوئی ثبوت کسی قسم کا وہ لکھتا ہے۔ پس اے ناظرین! ہمین کہنا پڑا؟

نہ بک آشنا عین کوتاہ اندیش کہ ہو گا چاہ کن را چاہ در پیش

ان تمام اعتراضات لاطائل سے آپ جان سکتے ہین۔ کہ کس قدر اس الہامی کے سینہ
مین بغض وجہالت وجھوٹھ نے جاگیر کر لی ہے۔ جس سے پرہیز کرنا اسے اعضارئیسہ کی معطلی
معلوم ہوتی ہے۔ مگر سوائے اسکے معترض سُنی سُنائی باتون اور تعصب محمدیہ کو اگر کنارہ کر کے
غور کرے۔ تو بھی اُسے واضح ہو جاویگا۔ کہ گاؤکُشی کیا بلحاظ صحت اور کیا بلحاظ گناہ اور کیا
نقصان ملک و تنزل نسل کے خیال سے ہر طرح بُری ہی بُری ہے (دیکھو کتاب گورکھشیا
مُصنفہ پنڈت جگت نارائن صاحب شرما ساکن بنارس) جس مین وید قرآن
اور انجیل و توریت اور ڈاکٹرون اور حکیمون اور سنسکرت و فارسی کی اخلاقی کتابون
کے روسے گاؤکُشی کے نقصان اور گورکھشیا کے فوائد بتلائے ہین۔ اور اسیطرح
گوکرنانذہی (مصنفہ فاضل اجل سری سوامی دیانندجی مہاراج)
جس مین اُنہون نے وید مقدس کی شرتیون اور دلائل معقول سے اِس کے مارنے کے
نقصان نہایت عُمدگی سے تبلائے ہین اور یہ دونو کتابین اسوقت تک لاثانی اور لاجواب
ہین اور ہر ایک آریہ سماج سے مِلسکتی ہین۔

قولہ۔ اور ایسے ہی ایک اور کتاب انہیں دنون مین ایک پنڈت صاحب نے بمقام
کلکتہ چھپوائی ہے۔ جسمین لکھا ہے کہ وید کے زمانہ مین گائی کا کھانا۔ ہندؤن کے لئے
دینی فرائض سے تھا۔

اقول۔ چونکہ معترض نے کتاب کا نام اور کاتب کا نام و پتہ نہین لکھا ہے اور نہ وہ مقام
لکھا ہے جہان سے ملتی ہے اور نہ کوئی اور نشان۔ اسواسطے جواب خشت سنگ آمدناب
گرتہذیب مانع ہے۔ ہم مرزا صاحب کو مبارکباد دیتے ہین کہ اُنکے ایک سید صاحب
فرماتے ہین کہ عرب کے جنگل کا کالا سُور حرام ہے۔ ولایتی سفید سُور حلال ہے۔ خُرما کی
کشید عرب کی وحشیون کے ہاتھ کی بنی ہوئی شراب خراب ہے۔ رم و برانڈی حلال و
طیب ہے۔ اور اُسکے پینے کی شرع مین ممانعت نہین۔ آپکا خواجہ جنب صباسان الغیب

٭ اور دیکھو متعصب دین کی نافہمی کا علاج مصنفہ نامہ نگار

فرماتا ہے ؎

بہبین ہلالِ محرم بخواہ ساغرِ راح | کہ ماہِ امن و امان ست سالِ صلح و صلاح

بنوش بادہ کہ ایامِ غم نخواہد ماند | چنان نماند چنین نیز ہم نخواہد ماند

نگویمت کہ ہمہ سال مے پرستی کن | سہ ماہ میخور و نہ ماہ پارسا میباش

بدہ ساقی مے باقی کہ در جنت نخواہی یافت | کنارِ آبِ رکناباد و گلگشتِ مصلے را

آن تلخوش کہ صوفی اُم الخبائثش خواند | اشہی لنا و احلی من قبلۃ العذارا

علاوہ بران آپ کے ظہیرالدین بابر بادشاہ غازی فرماتے ہین ؎

نو روز و نو بہار مے و دلبرا خوش است | بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست

اسی طرح قصص الہند* حصہ دوم بذکر جلال الدین محمد اکبر بادشاہ غازی کے صاف طور پر لکھا ہے کہ بادشاہ نے حکم جاری کیا کہ "شیر اور سور بہادر جانور ہین انکا گوشت بھی شجاعت بخشتا ہے۔ شراب اتنی پیو کہ بدمست نکر دے" وغیرہ

ان کے علاوہ مسلمانون کی مذہبی کتابون سے بھی ہمارے پاس بہت ثبوت موجود ہین۔ اگر زیادہ ثبوت ہمین اُسوقت دینے کی ضرورت ہوگی۔ جبکہ معترض بھی کسی مذہبی کتاب کی عبارت اصلی تحریر کریگا۔ معترض کہہ سکتا ہے کہ سور اور شراب کے ثبوت ہماری اور مذہبی کتابون سے نہین دیئے ہماری طرف سے یہہ صاف جواب ہے کہ آپ نے کونسی دہرم پستک سے اثبات پہونچایا۔ الفنسٹن اور ایک گمنام پنڈت کے مقابلہ مین ایک گمنام سید اور ظہیرالدین و اکبر بادشاہ اور حافظ اور انجیل و توریت گواہ کافی ہین۔ اے ناظرین وید مقدس و شاستر متبرک کے رو سے گوشت خوری عموماً۔ اور گاؤ کشی خصوصاً ممنوع و حرام ہے جسکو کلام ہو علیحدہ مباحثہ کرنے کو ہم موجود ہین ۔

* مطبوعہ (لاہور) سال ۱۸۸۲ء صفحہ ۸۹

معجزات وکرامات و الہامات وخوارق عادات

براہین الاحمدیہ جلد سوم صفحہ ۲۵۵ سے ۲۸۰ تک اور جلد چہارم صفحہ ۴۶۰ سے ۵۲۴ تک

مُعجزات وکرامات و الہامات وخوارق عادات ایک ایسے الفاظ ہین - کہ جن کے نام سے تمام ناظرین خاص وعام آگاہ ہونگے اور بہتون کی آنکھین ان کی اصلیت و ماہیت کے دریافت کی منتظر ہونگی - کہ یہہ کتابین کہان تک درست ہین - واضح رہے کہ باوجودیکہ تمام تعلیم یافتہ انکی حقیقت سے منکر ہین - اور علانیہ ان باتون کو مکر وفریب جانتے بلکہ صدق دل سے مانتے ہین - کہ یہہ چالباز یان اور دھوکھی ہین لالچ ان کا وجود ہے اور خود غرضی انکا بانی - مگر دوسرا گروہ جو عدم تعلیم اور غیر تجربہ کے سبب پڑتال و پرکھ کے درجہ سے گراہوا ہے - وہ برخلاف (دو وانون) عالمون کے ہرایک فرضی واختراعی بات کو (خواہ کسقدر دروغ بیفروغ ہو) نور ایمان جانتا - اور انکار کرنا کفر و شرک پہچانتا ہے - باوصف اِسکے وہ اول درجہ کا ضعیف الاعتقاد ہے اور دنیا مین کثرت سے آباد - دنیا کے پردہ مین ایسا کوئی ملک نہین - یہان انکا وجود اور ڈیرا نہو - کوئی ایسا دائرہ وحُجرہ وتکیہ وخانقاہ نہوگی جہان انکا بسیرا نہو - تمام گپیات کے مخزن یہی لوگ کہلاتے ہین اور کوئی پیر نہین اوڑتے مگر ایسے ہی مرید اوڑاتے ہین فیصدی ایکسو ان مین سے جاہل ہوتے ہین - اور خواہ کیسی ہی دور از قیاس بات ہو اُسکو یہہ معتبر جانتے ہین - میرے اقوال کی تصدیق **مولانا دھونکل علیہ الرحمہ** فرماوینگے یا نگاھے والے پیر خانہ سے ہم شہادت لادینگے - ساتھ ہی اس کے تمام

دُنیا کے جال پہیلانے والون کا قاعدہ ہی کہ ہمیشہ تاک مین لگے رہتے ہین اور کمین گاہین خیال کرتے ہین۔ جہان موقعہ ملا شکار کہیلنے وانہ پہینکنے دام پہیلانے سے تساہل نہین کرتے۔ بیوقوفون کے بہکانے و پہسلانے کے واسطے کوئی دقیقہ فروگذاشت نکرنا۔ عجیب و غریب سوانگ و ناٹک دکہلا کر سادہ لوحون کو لوٹنا۔ دم جہانسے دینا انکی زندگی کا بڑا بہاری مقصد ہوتا ہے۔ شہرع مین ان لوگون کے بڑے طول طویل دعوی ہوتے اور نہایت شد و مد سے شرطین لگاتے ہین۔ کئی شاگرد اور دلال ہمیشہ ہی انکے مددگار ہوکر ناواقفون و سادہ لوحون کو لوٹواتے اور مرشد جی سے اپنا حصہ ٹہہرا کر اون کو عیش و عشرت کراتے اور خود بھی مزہ اڑاتے ہین۔ مال مُفت دل بیرحم جانکر قصابون کیطرح بکری کی جان پر ذرہ رحم نہین فرماتے۔ ہم اس مقام پر چند معجزاتی لوگون کے حالات لکھنے ضروری خیال کرتے ہین تاکہ فریبون کا پورا کہنڈن کیا جاوے۔

منقول از گیان پرکاش مصنفہ منشی کنہیا لال صاحب الکھدھاری صفحہ ۱۹۶ سال ۶۳

ہند کے مردم عجایب پرست ہین تو کوی معجزہ اور کرامات دکہا۔ تب تیری عظمت اُنکے دل پر اثر کرے۔ اور تیرا قول ونکو باور ہو جاوے۔ جب چند نادان تیرے فضل و کمال پر گواہی دیوینگے۔ عام تجہہ سید جی پیر جی کہنے لگین گے۔ شراب کو دودہ بنانا اور پارہ سے چاندی اور تانبے سے سونا۔ اور بھوت اور چڑیل (جن اور دیونی) کو جنتر و منتر۔ تعویذو کلام سے اوتارنا تو خوب جانتا ہے وہ عام کو بتا دے۔ اور دل کی تمنا بتانے کی ترکیب۔ اور اندہے کو آنکہین اور بہرے کو قوت سماعت دینے کی ترکیب میری مجرب لکہدے۔ نامہ نگار نے جوابدیا۔ کہ مین اس قسم کی واہیات کا قایل نہین ہون۔ اور چاہتا ہون کہ عوام ایسے دمبازون کے فریب مین نہ آوین۔ پہر جو باتین دغابازون کی مین جانتا ہون اگر لکہون تو دغابازی کا راہ نما بن جاؤن۔ لیکن آپ جو فرماینگے

وہ رقم کرونگا

(۱) اُسنے کہا کہ ایک شہر مین ایک بہت مشہور و معروف مہاپرش تھا۔ اور ہر قوم کی گمان مین یہہ صفت موصوف تھا۔ علم غیب اگرچہ پیشتر سے تھا مگر یہہ دس ہزار سال پیشتر اُس علم سے نہاں خانہ عدم مین موجود ہوا تھا۔ جو طالب کسی چیز کا اُسکے حضور مین حاضر ہوتا۔ یہہ صورت کو دیکھ اُسکے دل کی بات بتا دیتا تھا۔ پس وہ تن من اور دہن اُنکے قربان کرتا تھا۔ اور جو کچھ اُسپر گذرتا تھا۔ اِن مہاپرش کی زبان کی تاثیر سے تصور کرتا تھا وہ کمال ان صاحب کمال کو اس دست غیب و چہل کاف سے حاصل ہوا تھا۔ کہ اُنہون نے ایک مکان بنا رکھا تھا اُس مین آٹھہ دروازے آٹھہ کراماتون کے لگا رکھے تھے۔

(۱) دروازے سے بیٹا ملتا تھا۔ (۲) دروازہ سے بیاہ ہوتا تھا۔

(۳) دروازے سے نوکری ملتی تھی۔ (۴) دروازہ سے دولت ملتی تھی

(۵) دروازے سے بیماری اچھی ہوتی تھی (۶) دروازیسے قید اور مصیبت سے رہائی ہوتی تھی

(۷) دروازیسے مقدمہ یا اپیل وغیرہ فتح ہوتی تھی (۸) دروازے سے مفقود الخبر کی خبر ملتی تھی۔

اور احاطہ کے دروازہ پر ایک چیلہ حاضر رہتا تھا۔ جب کوئی طالب کسی چیز کا آتا تھا چیلا بحکمت عملی اُسکے دل کی بات دریافت کر لیتا۔ پھر اُسکو کہدیتا۔ کہ باواجی سے تو اپنا بھید نہ کہنا۔ باواجی خود تیری من کی بات بتا دینگے۔ اگر من کی بات بتا دین۔ تو تو جاننا۔ کہ تیرا کارج سدہ ہوگیا۔ وہ الغرض جنونًا۔ چیلے کی ہمراہ اُس مکان مین جاتا۔ چیلہ اُس کو اُس دروازے سے لیجاتا جو جس مراد کو واسطے مقرر کر لیا تھا۔ باواجی فوراً پکارنے لگتے۔ کہ تو بیٹا چاہتا ہے یا مفقود الخبر کا حال دریافت کرتا ہے۔ وہ کوتاہ عقل اون کو عالم الغیب تصور کر کے جو کچھ اپنے پاس نقد و جنس رکہتا نذر کرتا۔ ہونے کو جو اُسکی قسمت مین ہوتا۔ وہی ہوتا۔ غرضکہ ایسے ہزارون روپیہ ان حضرت نے کمائے اور آخر لوٹ لاٹکر رفو چکر ہوئے

(۴) ایک صاحب کمال چار یار ہمراہ لے دوسرے دیش مین گئے - وہ پیر جی ایک
مسجد مین بے پرواہ بنکے بیٹھ رہے - ایک چیلے نے اندہے کا سوانگ بھرا - اور شہر کے ایک
سمت مین رہا - دوسرے چیلے نے بہرہ کا سوانگ بنایا - اور دوسری سمت مین رہا - تیسرا
لنگڑا بنا - چوتھا یاردن کو کھانے اور پینے کا سامان بیگانہ وار پہنچاتا گیا - ایک برس تک
اس آئین سے عمل کیا - کہ نقل کو اصل پر فوق دیا - اور ہر ایک رئیس شہر نے فقیر کو
لاپرواہ اور لنگڑے کو لنگڑا - اور اندہے کو اندھا - اور بہرہ کو بہرہ یقین کرلیا - ایک روز
فقیر صاحب واسطے زیارت کسی غازی مرد کے جاتے تہے - لنگڑے نے حضرت کا پانو پکڑ لیا -
اور کہا کہ مجھے شب کو خواب ہوا - کہ تم میرے لنگ کو دور کروگے - بس مجھہ پر رحم کرو! اور
دعا کرو کہ مجھے صحت ہو - شاہ صاحب بہت خفا ہوئے - اور سخت گوئی کرنے لگے -
اور عاجزی جتانے لگے - لنگڑے نے ایک بات پر خیال نہ کیا - اور انکے پاؤن کو نہ چھوڑا
فقیر صاحب نے خفا ہوکر اُسکے لات ماری - اور کہا کہ خدا کرے تیری دوسری ٹانگ
بھی ٹوٹے - بمجرد لات کے لگنے کے وہ لنگڑا ہرن کی مانند کودنے لگا - یہہ معجزہ صاحب
کمال کا جب بازاریون نے دیکھا ہر ایک شمع پر پروانہ ہوگیا - اُس ہی روز مسجد تک
پہونچتے پہونچتے ہزارہا روپیہ اُنکی نذر چڑھی - شاہ صاحب نے لاپرواہی سے اُس ہی
لنگڑے کو دلادیئے - چند روز مین تمام شہر مین غل ہوگیا - کہ آسمان سے فرشتہ اوترا آیا ہے -
یہہ خبر سُن اندھا اور بہرہ بھی آیا - اور اپنی مُراد کو پہنچا - اور فقیر صاحب کا کمال زیادہ ہوا -
پھر سب اصحاب جمع ہوگئے - اور ہزارون مرید بھی ہوئے - اور لاکھون روپئے کمائے -
جب خاطر خواہ آسودہ ہوگئے - ایک شب بغیر اطلاع چلدیئے -

(۵) اسی طرح ایک فقیر جو کچھہ کسی سے نقد پاتا تہا - اُسکو گلا چاندی کا کوئی وزن
بنا محتاجون کو دیتا تہا - چند روز مین مشہور ہوگیا کہ یہہ کیمیا ساز ہے - ہر ایک اُسکی خاطر
اور عزت کرنے لگے ؛

اے کہنیا لال جب تک ایسے کمال آدمی پیدا نکرے صاحب کمال کیونکر ہووے میننے جواب دیا۔ کہ جب تک ایسی حکایتون سے آدمی واقف نہووے۔ بدذاتون کے فریب سے ایمن نہین رہتا ؂

(۴) ضلع راول پنڈی مین ایک حافظ صاحب کراماتی مشہور ہوئے اور قریب و دور سے پانچ چار چیلے بہی اکٹھے ہو گئے۔ وظایف قرآن ور وزبان۔ اور رومال سے موہنہ ڈہانک رکہتے تہے۔ دعوی یہہ تہا کہ جو جتنے روپے خدا کے نام کے دیوے بعد ایک میعاد مقررہ کے اُس سے دو چند لیوے۔ صدہا پڑہے لکہے ہندو مسلمان ڈپٹی تحصیلدار وغیرہ تک اُسپر ایمان لائے۔ بہت سے لوگ فائزالمرام بہی ہوئے۔ اور دوگنی چارگنے روپیہ تک لئے۔ اور عرصہ تک اُسکا دور دورہ رہا۔ خزانچی سررشتہ دار وغیرہ بہی ملازم ہو گئے۔ ہزارون کا خزانہ جمع رہنے لگا۔ آخرالامر گورنمنٹ نے تحقیقات شروع کی تو تمام راز فاش ہو گیا۔ اور ثابت ہوا کہ ھذا جعل المستقر ہے۔ ایک لاکھ کے قریب یا کچھ زیادہ لوگون کے روپئے اُسکے ذمہ نکلے۔ آخرالامر چند سال قید کا سزایاب ہوا۔ اور کوئی وظیفہ یا کلام سہایتا نہ کرسکی۔ مسل اُسکی محافظ خانہ راول پنڈی مین موجود ہے۔ اور ایک عالم پر ظاہر و مشہور۔ بلکہ ابتک بہت سے امی لوگ اُسکے مرید مین۔ اور اُسکی تیغ معجزہ کے شہید ؂

(۵) یہہ واقعہ میرے لایق آریہ برادر لالہ ہیرانند صاحب ڈاکٹر شفاخانہ ڈسکہ کا چشمدید ہے۔ اور گذشتہ کراماتون کی شہادت مزید کہ ایک سیّد کراماتی دعوے سے اُنکے پاس آیا۔ اور اُثنائے گفتگو مین اظہار فرمایا۔ کہ اسلامی دین کی برکات محمدی مذہب کی تجلیات اِس حد تک ہین کہ باوجود گذر جانے تیرہ سو سال کے اب بہی اُنکے نام مبارک کے تاثیرات تیر بہدف ہین۔ اور خاص بندون پر (جو کہ صدق دل سے نماز و تلاوت قرآن مین سرگردان رہتے ہین۔) اُن خاص کرامات کا ظہور و حلول

ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے فرمایا۔ کہ اگر کچھہ صداقت یا کرامات کہیں موجود ہو تو بتلاوین ورنہ
لاف زنی نہ فرماوین۔ سید صاحب نے فرمایا کہ۔ مین جو ایک احقر بندہ رب العالمین ہون
بطفیل و برکت مولانا و سیدنا پیغمبر صاحب کے مجھہ پر بہت ہی برکات کا ظہور ہے۔
ازانجملہ ایک مین اب بھی بتلا سکتا ہون۔ اور وہ یہہ ہے۔ کہ جو بات کسی قسم کی کسی زبان
مین آپ اندر پوشیدہ جا کر اس مقدس قلم سے جسپر کلام کندہ ہی تحریر کرین اور وہ
کاغذ بہی آپ اپنے پاس رکھے رہوین۔ مین ہو بہو وہی بات بتلاؤنگا۔ مگر کچھہ عرصہ مجھے
اکیلا بیٹھنا پڑیگا۔ تمام حاضرین متعجب ہوئے۔ کہ یہہ تو علانیہ کرامات ہے۔ آخر الامر سب نے
دیکھنے پر اصرار کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے سید صاحب کی کتاب کی جلد پر رکھہ کر ایک کاغذ پر
انکی قلم سے پوشیدہ جا کر کچھہ حرف لکھے اور کاغذ اپنے پاس رکھ لیا۔ سید صاحب نے
جھٹ کنارہ بیٹھہ کر سوچ کر بعد ورد وظایف کے فرمایا۔ کہ کرمچند نام آپ نے تحریر کیا تھا
جب اصل کھولا گیا۔ تو وہی نام تہا سب حیران ہوئے۔ کہ مولوی صاحب نے معجزہ
دکھلایا۔ مگر داناؤن کے آگے فریب چلنا دشوار ہے۔ یار تاڑ گئے۔ یہ کوئی ضرور فریب
ہے۔ آخر الامر سوچتے سوچتے معلوم کر لیا۔ کہ اُس جلد کے اندر کی طرف ایک کاغذ سیاہ
موجود ہے۔ جون ہی کوئی جلد کے باہر کیطرف سی کسی کاغذ پر کسی زبان مین کوئی حرف تحریر کرتا
ہے اُسکا زور اُس سیاہ کاغذ پر پڑتا ہے۔ اُسکے روبرو ایک کاغذ سفید ہے اُسکی حرکت
دزور کے مطابق اُس سیاہ کا نشان اس سفید کاغذ پر پڑجاتا ہے۔ جب کنارہ مین لیجا کر
دیکھتے ہین تو اس سفید کو نکالکر یہہ فریب کرتے ہین۔ جب سید صاحب کو اس حال سے
آگاہ کیا گیا کہ یہہ تمہارا فریب ہے جسکو تم کرامات جتلاتے ہو۔ تب وہ خود بھی اقبالی ہوئے۔
اور منت سماجت سے خلاصی نصیب ہوئی۔ یہہ بات ڈاکخانون کے رسید بک کے
کاغذ سے ہر ایک دانا سمجھہ سکتا ہے۔ زیادہ تشریح کی حاجت نہین ۔

اب مرزا غلام احمد کے الہامون کی تردید کرتا ہون اور اُن کو

پوست کندہ کرکے ناظرین کے روبرو دہرتا ہون - اور قرآن سے محمد صاحب کا معجزات دکہلانے سے انکار بھی اسکے ذیل مین ہوگا تاکہ اس قادیانی رسول کی ماہیت ظاہر ہووے *

اول - ایکسال سا عرصہ ہوا کہ مسی جان محمد کشمیری جو مرزا صاحب کی مسجد کا امام ہے اسکا لڑکا جسکی عمر اُسوقت قریباً پانچسال ہوگی عارضہ بخار سے بیمار ہوا - اور بڑہتے بڑہتے مرض اسقدر بڑھ گئی کہ بخار کے ساتہہ ہی اسہال آنے شروع ہوگئے - اور لڑکے کا خورد نوش بالکل بند ہوگیا اور ایسا کمزور اور نحیف اور ضعیف البدن ہوگیا کہ استخوان ہی استخوان معلوم ہوتے تھے - غرض ایکروز لڑکا عین نزع کی حالت مین تہا اور اُسوقت اُس کی حالت کو دیکھکر بھُول سے بھول ہا ہا بھی یہی کہتا تہا کہ لڑکا کوئی دم کا مہمان ہے - غرض اس اضطرابی اور بیقراری کیحالتمین جان محمد مذکور مرزا صاحب کی خدمتمین گئے اور مرزا صاحب اس لڑکے کو دیکھ بھی چکے تھے - خیر امام صاحب نے کل احوال عرض کیا - اور کہا کہ آپ مستجاب الدعوات ہین - اس لڑکے کے لئے دعا کیجے - مرزا صاحب کو اس لڑکے کی طرف پہلے خیال تہا - کیونکہ اُنکی مسجد کا امام زادہ تہا - فرمایا کہ جان محمد آپ کے آنے سے اول ہی مجھکو الہام ہوا ہے - کہ اس لڑکے کے لئے قبر کہو دو - مرزا صاحب کے موہنہ سے یہہ کلمہ نکلنا تہا کہ امام صاحب کے ہوش باختہ ہوگئے - اوسان خطا کیون نہ ہوتے اور ہاتہہ کے طوطے کیون نہ اوڑتے - کیونکہ اُسکا یہی ایک بیٹا تہا وہ بھی پچہلی عمر کا - غرض امام صاحب اُسی یاس اور مایوسی کی صورت مین جو اپنے گہر کو واپس آئے - تو الہام کا اثر برعکس ظہور مین آیا - اور جادو نے اُلٹا شعبدہ دکہایا - یعنے لڑکے کے آثار صحت دیکھے - مرزا صاحب کا الہام فرمانا ہی تہا کہ خداوند کریم کی قدرت کا تماشا دیکھئے - لڑکے کو دمبدم آرام ہونا شروع ہوا - اور ایکہی ہفتہ مین لڑکا تندرست ہوگیا - اب مرزا صاحب اپنی دروغ بیانی و کذب لسانی و غلطی الہام کی یہہ تاویل فرماتے ہین - کہ ہمارا الہام تو ہرگز غلط نہین ضرور

کسی نہ کسی وقت پورا ہو جاویگا - ہم کہتے ہین کہ کسی وقت بلکہ عنقریب ہی آپ کے واسطے قبر کھودینگے + الا اے حذر کن ز کذب صریح * کہ پیش خرد ہست فعل قبیح

دوم - واقعہ ۴ - دسمبر ۱۸۸۵ء کو مرزا غلام احمد نے سی بشنداس ساکن قادیان کو بلا کر کہا کہ مجھے تمہاری نسبت الہام ہوا ہے (جبکہ مین انبالہ کے سفر مین تھا) کہ تو لڑکے پڑھاتا ہی - اور نام تیرا عزیز الدین ہے نتیجہ یہہ ہے کہ تو ایک سال تک مسلمان ہو جاویگا - ورنہ مر جاویگا - بشنداس نے پوچھا کہ اگر یہہ ضرور بات ہونے والی ہے - تو میرا کیا چارہ ہے - مگر مین آپ سے صلاح پوچھتا ہون کہ میرا مرنا اچھا ہے یا مسلمان ہونا - مرزا صاحب نے زبان الہام ترجمان سے فرمایا کہ مسلمان ہونا - پھر بشنداس نے ایک دو روز بعد دریافت کیا تو کہا کہ مجھے خواب آئی تھی الہام نہ تھا - مگر میری خواب بھی الہام ہوتی ہے - اور اکثر الہام خوابون مین ہوتا ہے - اور خواب نامہ بھی نکال کر دکھلایا - نتیجہ اُس خواب کا لکھا تھا کہ زود بمیرد یا مسلمان شود - تم اپنا بند و بست کرو میری خواب ضرور سچی ہوگی - اگرچہ وہ بشنداس سادہ لوح تھا بہت گھبرایا - مگر اُس تاریخ نامہ نگار بھی وہان تھا جب اُسکو کامل طور پر سمجھایا گیا کہ یہہ صرف فریب بازی اور چالاکی ہے اور آریہ سماج کے اصول اُسکو سمجھائے - جسکو وہ سمجھکر ممبر آریہ سماج ہو گیا - اس مبارک سوسائیٹی کی برکت سے تمام کمزوریان اُسکے دل کی دور ہو گئین - تب وہ علانیہ طور پر مرزا غلام احمد سے مقابلہ کرنے لگا - پھر مرزا صاحب ہاتھ ملتے رہ گئے - اور وہ سونے کا مُرغ اُنکے ہاتھ سے نکل گیا - چونکہ اب عرصہ ایکسال کا گذر گیا ہے اور وہ بات بالکل واہیات اور محض خرافات سے بھی کمتر ثابت ہوئی - جھوٹے کی پیشانی پر سیاہی کا داغ قایم رہا اور تا قیامت قایم رہیگا - اُنہین دنون مین مرزا صاحب کے کئی مُجاوروں یا فضلہ خورون یا مریدون نے گمنام خط بھی بنام بشنداس بطور خیر خواہی کے ارسال کئے اور وہ تمام خطوط بشنداس نے نامہ نگار کے پاس بھیجدئے - افسوس کہ مرزا صاحب دھوکہ دینے سے باز نہین آتے

اور بلہانہ چالاکیوں سے نہیں شرماتے حالانکہ بار بار زک اُٹھاتے ہیں ؛

سوئم - ڈھائی سال کا عرصہ گذرا کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ اُنکے گھر میں سے عنقریب ایک احمد مر جاویگا - کیونکہ تثلیث قایم ہوتی ہے - مرزا صاحب کا نام **غلام احمد** ہے - بڑے بیٹے کا نام **سلطان احمد** چھوٹے کا نام **فضل احمد** ہے - اور وہ لوحی سے یہہ بات مشہور بھی کرادی - مگر آجتک باوجود گذرنے دو ڈھائی سال کے ایک احمد بھی نہ مرا اور بدستور زندہ ہیں ؛

دروغ آدمی را کند شرمسار ؛ مگر جسکو ہو روسیاہی سے عار

چہارم - "محرم ۱۲۹۹ھ میں مرزا صاحب کو خواب میں خدا نے کہا - کہ کسی نے تجھے کتاب کے واسطے ۵ روپیہ روانہ کئے ہیں - اور ایک آریہ صاحب نے بھی وہی خواب دیکھا کہ ہزار روپیہ آیا ہے - چنانچہ جوناگڈہ سے مرزا صاحب کو ۵ آگیا - اور ہندو کی خواب میں ۱۹ حصہ جھوٹھ نکلا - کیونکہ وہ دین اسلام سے خارج تھا - کئی لوگ اور کئی آریہ گواہ ہیں" - افسوس کہ مرزا صاحب نے اس دعوی بیمعنی کی تصدیق کے واسطے کسی آریہ کا نام نہ لکھا - اور لکھتے کسطرح جب وجود ہی مفقود تھا - کئی آریہ لوگ تو اُن دنوں قادیان میں موجود نہ تھے اور نہ اُن کئی آریوں کے نام ہیں - پس ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے صرف جعلسازی کی اور پہلے اندرونی طور پر بالفرض سچ ہونے کے مرزا صاحب کو خط آچکا تھا چونکہ روپیہ کمانے کے لئے یہہ سب چالاکیاں ہوتی ہیں - اسلئے خواب میں بھی اگر دیکھا تو کیا عجب ہے - بمصداق اس قول کے - ع

تشنہ آب و خواجہ زر سگ استخوان بیند بخواب

پنجم - "ایک مرتبہ خدا نے ایک راجہ کے مرجانے کی خبر دی - اور میں نے ایک ہندو کو بتلائی جب وہ خبر پوری ہوئی تو ہندو نے کہا کہ کھلم کھلا عالم غیب کا حال تھا کیونکہ معلوم ہو گیا" واہ رے قادیانی الہامی ہم تیری چالاکی کی کیا تعریف کریں - نہ تو اُس راجہ کا نام لکھا اور نہ

اُس ہندو کا۔ پس ہمین کسی طرح اعتبار نہین۔ اور علاوہ برآن ایک گواہی مدعی کی تباہی
ہے بلکہ روسیاہی (دیکھو سورۂ نور قرآن)

ششم۔ ایک مرتبہ ایک وکیل صاحب نے امتحان دیا۔ اور لوگون نے بھی امتحان دیا۔
وہ پاس ہو گئے۔ باقی اُس ضلع سے کوئی پاس نہوا ہمنے اُنکو پہلے کہدیا تھا۔ اور سنہ ۱۸۶۸ء
مین اُس وکیل نے اطلاع دی کہ مین پاس ہوگیا۔ اے ناظرین یہہ نمبر دس بھی زیادہ فریب ہے
چالاک آدمی بہت ہی ایسی باتین کر کے اکثر لوگون کو گرویدہ کرتے ہین۔ افسوس کہ
مرزا صاحب نے وکیل کا نام نہ لکھا۔ اور ایسا نہی کوئی گواہ بھی نہ بتلائے۔ مرزا صاحب
کے بڑے بھائی ضلع کے سرشتہ دار تھے۔ اور مرزا صاحب خود بھی عرصہ تک ملازم سرکار
رہے اور تجربہ کار ہوئے۔ آجکل یہہ بات تو کرامات نہین کہلاتی۔ بلکہ چالاکی اور واقفیت
چاہتی ہے۔ لاہور مین بیسون آدمی ایسے ہین جو اس قسم کی پیشگوئی تیر بہدف کرتے
ہین اور خطا نہین ہوتی۔ پس یہہ امر کسی طرح پیشگوئی نہین ہے۔ بلکہ یاوہ گوئی ہے۔

ہفتم۔ ایک مجمل بات لکھی ہے کہ ہمنے ایک آریہ کو ایک پیشگوئی بتلائی۔ اور اُسنے
تعجب کیا۔ مگر ہم اُس پیشگوئی کی اسجگہہ تصریح نہین کرتے۔ مرزا صاحب خدا کے چور کیون
بنتے ہو اور ظاہر نہین کرتے۔ وہ محمد صاحب کے واسطے آریہ کا نام اور پیشگوئی کا الہام
ظاہر کرو۔

ہشتم۔ ۱۲ برس کا عرصہ ہوا کہ ایک ہندو آریہ ممبر آریہ سماج قادیان معجزات محمدیہ
سے منکر تھا۔ اتفاقاً اُسکا ایک عزیز قید ہوگیا۔ ایک ہندو اور بھی اُسکی ہمراہ قید ہوا۔
اُسنے مجھہ سے پوچھا۔ کہ اس مقدمہ کا کیا ہوگا۔ مین نے کہا کہ غیب خدا کے پاس ہے۔
اُسکے اصرار کرنے پر مینے دعا کی اور خواب مین مجھے خدا نے ظاہر کیا۔ کہ وہ نصف قید تخفیف
ہو کر بعد بھگتنے نصف باقی کے رہا ہوگا۔ اسمین پنڈت دیانند کے پیرو کی گواہی ہے۔ اسیطرح
ہوا۔ اے چالاک نبی کیون راستبیانی سے روگردانی کرتا ہے نہ تو اس ہندو کا نام لکھا

اور نہ اُس آریہ کا پتہ بتلایا جن دنون فاما ننگا قادیان گیا تھا اسکی تحقیقات بھی
کی۔ مگر کوئی گواہ اس قسم کا نہ ملا۔ جو آپ کی تائید کرتا ہو۔ البتہ یہہ الہام کتاب مین درج
پایا گیا۔ جو بہت قید سے چھوٹا تھا وہ اسکی صلیت سے انکاری ہے۔ پس یہہ بھی آپ کی
مکاری ہے۔ پنڈت صاحب کے کسی پیرو کا آپ نے نام نہ لکھا۔ اور نہ وہ آپ کے الہام
کا مصداق ہے وہ تو کوئی گمنام ہوگا۔ مین علانیہ معجزات محمدیہ و عیسویہ و غلام احمدیہ کا
انکاری ہون۔ اور لاکھون آریہ اور صدہا مسلمان بھی میرے شریک ہین۔ یہہ مقدمہ
بازون کی نشانیان ہین اور دلالون کی دست گردانیان۔ وکیل خصوصًا ان معاملون مین
چالاک ہوتے ہین۔ اور اس قسم کی پیشگوئیون مین بیباک۔

نہم "سردار محمد حیات خان جب معطل ہوئے۔ تو ہمکو خواب مین خبر ملی۔ کہ کچھہ خوف
نکرو۔ خدا قادر ہے وہ تمہین نجات دیگا۔ چنانچہ حیات خان بری ہو گئے۔ ساٹھ ستر آدمی
گواہ ہین جن سے دس بارہ آریہ ہندو و ممبران آریہ سماج بھی ہین"۔

جن دنون **سردار محمد حیات خان** صاحب معطل ہوئے تھے۔ اون کے
تمام خیر خواہ بریت چاہتے تھے۔ اور اکثر دست بدعا رہتے تھے۔ جن مین ہزارون اہل ہنود
اور ہزارون مسلمان ہین **گورنمنٹ** عادل نے جب بعد تحقیق کامل کے اُن کے ذمہ
کوئی قصور ثابت نہ پایا تو بری فرمایا جسکا مفصل حال گورنمنٹ گزٹ مین مطبوع ہو گیا۔
آپکا الہام تو سراپا غلط نکلا۔ الہام کے فقرے یہہ ہین "خدا قادر ہے تمہین نجات دیگا"۔
کیا اس سے کوئی ذیعقل حیات خان کی بریت ظاہر کرسکتا ہے۔ جب اس طرح سردار
صاحب بری ہوئے اور اُنکے ہزارون روپے خرچ ہوئے۔ تو آپ نے براہین الاحمدیہ
کی امداد کے خیال سے خواہ مخواہ خیر خواہون سے بننا چاہا۔ مگر وہان دال گلنی آپ کی
سراپا وہم و خیال ہے اور آپکا گواہ آریہ بھی انکاری ہے۔ اور کوئی ہندو بھی شہادت
نہین دیتا۔ خدا آپ کو شرمندہ کرے ۔

دہم "ایک دفعہ خواب مین الہامی صاحب نے مسیح کے ساتھ ایک برتن مین روٹی کہائی اور دونون کی باہمی برادرانہ محبت ہوئی - یہہ خواب کیسی عظیم الشان ہے اگرچہ اب تک پوری نہوئی مگر پوری ہو جاویگی" مسیح کے ساتھ روٹی کہائی تو فخر کی نشانی نہین ہے اور وہ بہی خواب مین - مگر مسیح کی زندگی مین یہودا اسکریوطی وغیرہ تمام شاگرد اُس کے ساتھ کہاتے رہے اور آخر کار اُسکو اسیر کرایا - اس سے اگر آپ عیسائیون کو فریب مین لانا چاہین تو دشوار ہے وہ آپکے مکر و فریب سے از دست بیزار ہین -

یازدہم "مین نے براہین الاحمدیہ کے بنانے کی اجازت بہی خدا سے پائی - اور دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا - ۱۸۶۵ء مین یہہ خواب مین نے دیکھا تھا - اور اُسی روز محمد صاحب کی زیارت بہی ہوئی - اور بی بی فاطمہ نے یہہ کتاب مجھے دی" - مرزا صاحب یہہ تو کوئی الہام نہین بلکہ خیال خام ہے ؎ تشنہ را مے نماید اندر خواب ٭ ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب ٭ دس ہزار روپیہ کے اشتہار کی صلاح آپکو خدا نے نہین دی - آپ نے صریحاً جہوٹھ بولا - بلکہ یہہ صلاح تو مشفقی ام حکیم کشن سنگہ آریہ نے آپ کی جہالت و سفلہ پن کو تمام عالم مین منتشر کرنے کے خیال سے دی تھی - کیا وہ آپکا خدا ہے - یا خلیفۂ مولا - دروغگو را حافظہ نباشد ٭

دوازدہم "ایک ہندو آریہ باشندہ قادیان طالبعلم مدرسہ بیمار ہوا - عمر اُس کی بیس سال کی ہے وہ بمرض دق مبتلا تہا - اور میرے پاس آیا کرتا تہا (کیونکہ آپ حکیم ابن الحکیم ہین) خدا نے مجہے الہام دیا کہ **قلنا یا نار کونی برداً و سلاما** - یعنے ہم نے تپ کی آگ کو کہا کہ تو سرد اور سلامت ہو جا - چنانچہ کئی ہندوون کو اسکی بابت اطلاع دی اور اُسکو بہی - اور خدا کے بہروسے دعویٰ کیا گیا - کہ ضرور صحت یاب ہوگا - آخر وہ ہندو صحت یاب ہو گیا"

جہانتک قادیان کے باشندون سے دریافت ہوا وہ صرف اسیقدر ہے کہ مرزا صاحب کے

مسہل وغیرہ اور نیز اپنے خانگی علاجوں سے اُسے صحت ہوئی نہ کہ الہاموں سے - عربی عبارت
مرزا صاحب بنا سکتے ہین - پس صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے - اگر آپ حکیم نہ ہوتے اور وہ
آپ کی دوا اور اپنے خانگی علاج نہ کرتا - اور آپ میعاد مقرر کرتے - اور نگرانی کرنے والے
نامہ نگار بیسے ہوتے - تب الہام کی حقیقت کی قلعی فاش ہوتی - بغیر ثبوت کے دعویٰ زبانی
صرف لن ترانی ہے - کہ الہام آسمانی ہے ٭

سیزدہم "مرزا صاحب کو ۱۰ - دسمبر ۱۸۸۳ء کو خداوند کریم نے ایک ۵ روپیہ کا الہام
پہنچایا - اور بڑے شدومد و تکلیف و امتحان سے وہ روپیہ پہونچے - اور خدا اسکا الہام سچا نکلا -
ایک آریہ اُسکا گواہ ہے" - اِسکی بابت وہی آریہ کہتا تھا کہ اُندنوں ہمکو بہ سبب ضرورت کتاب
کے روپیوں کی خواہین آیا کرتی تھین - اور مرزا صاحب کو لوگ خطوطات ارسال کرتے تھے -
بعد ازان روپیہ آتے تھے - بلکہ مرزا صاحب کی خوابوں سے تو میری اکثر راست ہوا کرتی تھین
اور مرزا صاحب کی دروغ - غرضیکہ "قادیان" آجکل خدائے محمدیان کے الہاموں کی خوابگاہ
ہو رہی ہے - مرزا صاحب کی فریب بازی دیکھکر بچہ بچہ الہام کا مدعی ہے ٭

مرزا صاحب کے الہاموں کے گواہ لالہ **ملاوامل** صاحب لالہ **شرمپت** رائے
صاحب ہین جنہوں نے آجکل ایک **اشتہار** بھی مرزا صاحب کے برخلاف طبع کرایا
ہے جو اسی کتاب کے اخیر مین درج ہے - سال ۱۸۸۳ء مین مینے مرزا صاحب کی اس قدر
زبان درازیان دیکھکر ایک خط بنام سکرٹری آریہ سماج "قادیان" کے ارسال کیا جس کا
مضمون یہہ ہے - کہ "مرزا غلام احمد قادیانی نے کتاب براہین الاحمدیہ کی جلد نمبر ۳ مین لکھا
ہے کہ مینے آریہ سماج قادیان والون کو کرامات وغیرہ خوارق عادات تبلائی - اور الہامات
کی لذتین چکھائی ہین - اور اُنکے دل کی باتین بوجھی ہین - آیا یہ سچ ہے یا نہ" - اُس کے
جواب مین ایک خط "قادیان" سے میرے نام آیا جسکی نقل لفظ بلفظ ذیل مین درج کی
جاتی ہے ٭

جناب مکرم و معظم بندگان لیکھہ رام صاحب۔ نمستے

نوازشنامہ دربارہ استفسار احوال کرامات وغیرہ کے جو مرزا غلام احمد صاحب بانی کی نسبت براہین احمدیہ مین لکھا ہوگا پہونچا کمال خوشی حاصل ہوئی۔ جناب من یہان پر سماج نہین ہی ہم صرف چار پانچ اشخاص آریہ مت والے یہان قادیان مین ہین۔ سو ہم مین سے کوئی کسی قسم کی کرامات وغیرہ صداقتین انکی کا قایل نہین ہی۔ ہم لوگون کے جو اصول آریون کے ہین وہی ہین۔ فقط نیاز العبد

شرمپت رائے واچھرول و کشن سنگھ و دیارام و جیکشن از مقام قادیان ضلع گورداسپور۔   ۱۵ - مارچ ۱۸۸۳ء

اب بعد اسکے یہہ بہی بتلاتا ہون کہ معجزات محمد صاحب سے بہی ظہور مین آئے ہین یا نہ شہادت اس بارہ مین صرف قرآن سے لانی ضرور ہے۔ نہ کہ کسی اور کتاب سے ۔

(۱) سورۃ بنی اسرائیل

ما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بھا الاولون یعنے کوئی سبب ہم کو مانع نہ ہوا کہ تجہکو ہم معجزات کے ساتھہ بہیجتے۔ مگر یہہ کہ اگلے پیغمبرون کو جہٹلایا ساتہہ ان کے (یعنے انکے معجزے لوگون نے نہ مانے اسواسطے ہمنے تجہکو معجزے نہین دیئے)

(۲) سورۃ بنی اسرائیل

وقالوا لن نومن لک حتی تفجر لنا من الارض ینبوعا۔ او تکون لک جنۃ من نخیل وعنب فتفجر الانھر خلالھا تفجیرا۔ او تسقط السماء کما زعمت علینا کسفا او تاتی باللہ والملئکۃ قبیلا۔ او یکون لک بیت من زخرف او ترقی فی السماء ولن نومن لرقیک حتی تنزل علینا کتابا نقرؤہ قل سبحان ربی ھل کنت الا بشرا رسولا

اور بولے (بزرگان قریش) کہ ہم نہ مانینگے تیرا کہا جب تک تو بہا نکالے ہمارے واسطے زمین سے ایک چشمہ یا ہو جاوے واسطے تیرے باغ کہجور دن اور انگورون کا پہر بہاوے تو اسکے بیچ نہرین چلا کر یا گراوے آسمان ہم پر جیسا کہا کرتا ہے ٹکڑے ٹکڑے۔ یا لے آ اللہ کو اور فرشتون

کو ضامن - یا ہو جاوے تیرے واسطے ایک گھر ستھرا - یا چڑھ جاوے تو آسمان مین اور ہم یقین نہ کرینگے تیرا چڑھنا جب تک نہ اوتار لاوے ہم پر ایک لکھا جو ہم پڑھ لیوین - تو کہہ سبحان اللہ مین کون ہون مگر ایک آدمی بھیجا ہوا" (افسوس کہ باوجود اسقدر اقرارون اور شرطون اور وعدون کے محمد صاحب نے معجزون سے انکار کرکے لاچاری ظاہر کی - کہ مین صرف آدمی بھیجا ہوا ہون نہ کراماتی یا معجزہ نما - تم میرے سے کیون معجزے مانگتے ہو - میرے پاس معجزے نہین ہین) -

(۳) سورۃ انعام

واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاتہم ایۃ لیومنن بہا قل انما الایات عند اللہ وما یشعرکم انہا اذا جاءت لا یومنون - یعنے "قسم کہائی ہے انہون نے (کافرون نے) ساتھ سخت قسم اللہ کے کہ اگر کوئی معجزہ دیکھین تو ایمان لاوینگے - کہہ اے محمد کہ معجزات خدا کے پاس ہین - اور تم نہین جانتے ہو اگر معجزہ ہوگا تب بہی ایمان نہ لاوینگے" (اے مومنو! انصاف سے غور کرو کہ یہہ کیسا صاف معجزہ دکھلانے سے حیلہ بنایا گیا ہے - ورنہ کافرون کا خدا کی قسم کہانا صریحاً تصدیق کرتا ہے کہ وہ ضرور ایمان لاتے) -

(۴) سورۃ انعام مین ہے

ماعندی تستعجلون بہ ان الحکم الا اللہ یقض الحق وھو خیر الفاصلین قل ان عندی ما تستعجلون بہ لقضی الامر بینی وبینکم - یعنے کہہ اے محمد وہ چیز یعنے معجزہ جسکے لئے تم جلدی کرتے ہو نہین میرے پاس - کیونکہ حکم خدا کی طرف سے ہے اور وہی حق کو ظاہر کردیگا - اور وہ سب حاکمون سے بہتر اور برتر ہے - کہہ اے محمد وہ چیز یعنے معجزہ جسے تم چاہتے ہو کہ جلد ظہور مین آجائے - اگر میرے پاس ہوتا تو میرا تمہارا جھگڑا فیصل ہو جاتا" - (یہان سے صاف فیصلہ ہو گیا کہ حضرت کے پاس معجزے نہین تھے بلکہ یہان پر ہونے معجزہ کا صاف اقبال کیا) -

(۵) سورۂ آل عمران

الذین قالوا ان اللہ عہد الینا الا نومن لرسولٍ حتی یاتینا بقربانٍ تاکلہ النار قل قد جاءکم رسل من قبلی بالبینٰت وبالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صٰدقین - وے جو کہتے ہین کہ اللہ نے ہمکو کہہ رکھا ہے کہ ہم یقین نہ کرین کسی رسول کا - جب تک نہ لاوے ہمپر ایک نیاز جسکو کھا جاوے آگ - تو کہہ تم مین آ چکے کتنے رسول مجھہ سے پہلے نشانیان لیکر - اور یہہ بھی جو تم نے کہا - پھر کیون قتل کیا تمنے انکو اگر تم سچے ہو - (معجزہ کے لغوی معنے عاجز کرنے کے ہین افسوس کہ خدا نے محمد صاحب کو کوئی معجزہ نہ دیا - ورنہ اسقدر قتل عام اور ظلم و جور کی ضرورت نہوتی خدا کا نبیون کو محمد صاحب سے پہلے معجزہ دیکر ارسال کرنا اور لوگون کا قتل کر دینا ایک تماشہ معلوم ہوتا ہے) -

(۶) سورۂ انعام

وان کان کبر علیک اعراضھم فان استطعت ان تبتغی نفقا فی الارض او سلما فی السماء فتاتیھم بایۃٍ ولو شاء اللہ لجمعھم علی الھدیٰ - اور اگر تجھہ پر بھاری ہے اُنکا تغافل کرنا - تو اگر تو سکے کہ ڈھونڈ نکالے کوئی سرنگ زمین مین یا کوئی سیڑھی آسمان مین پھر لاوے اُنکو ایک نشانی - اور اگر اللہ چاہتا جمع کر لاتا سبکو راہ پر - (افسوس کہ محمد صاحب معجزہ دکھانے سے گھبرا کر غارین تلاش کرتے ہین تاکہ بھاگ جاوین یا آسمان پر زینہ لگاوین اور چڑھ جاوین - تاکہ معجزہ کے طالبون کے ہاتھ سے نجات پاوین - چہ جا کہ معجزہ دکھلاوین یا مومنین اے نہین معجزہ حق کو منظور ہے + زمین سخت اور آسمان دور ہے -

(۷) سورۂ رعد مین ہے

یقول الذین کفروا لولا انزل علیہ ایۃ من ربہ قل ان اللہ یضل من یشاء ویھدی الیہ من اناب - کہتے ہین منکر کیون نہ اُترے اُس پر (محمد صاحب پر) کوئی نشانی اُسکے رب سے تو کہہ اللہ گمراہ کرتا ہی جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے اپنی طرف اُسکو جو رجوع

ہوا۔ اسجگہہ معجزہ دکہلانے سے متنفر ہوکر گالیان نکالنی شروع کردین کہ وہ گمراہ ہین۔ کیا یہی معجزہ نمائی ہے)۔

(۸) پھر سورۃ رعد مین ہے

لولا انزل علیہ اٰیۃ انما منذر ولکل قوم ھاد۔ (کہتے ہین لوگ) کیون نہ اُتری اُس پر کوئی نشانی اُسکے رب سے (کہہ اے محمد) تو تو ڈر سنانے والا ہے۔ اور قوم کو ہوا ہے راہ بتانیوالا (یہان پر معجزون سے قطعی انکار بلکہ صرف ڈرانا ہی اپنا فرض کہہ کر مانند عام راہ نماؤن کے بنگئے سچ ہے معجزہ دکہانا خالاجی کا گہر نہین ہے)

(۹) سورۃ عنکبوت مین ہے

(قالو لولا انزل علیہ اٰیات من ربہ قل انما الاٰیٰت عند اللہ وانما انا نذیر مبین اور کہتے ہین (کافر) کیون نہ اترین اس پر آیات اسکے رب سے تو کہہ نشانیان تو ہین اختیار مین اللہ کے اور مین تو ڈر یا قرآن سنانے والا ہون کہول کر۔

اے ناظرین صداقت قرین! آپ مندرجہ بالا آیتون سے بطور حق الیقین کے جان سکتے ہین۔ کہ محمد صاحب کو معجزہ کا اختیار نہ تہا۔ اور جو لوگ معجزہ بیان کرتے ہین۔ وہ اپنی طبعزاد عبارتون مین مضمون باندہتے ہین ورنہ قرآن مین کوئی ثبوت اس امر کا نہین۔ کہ محمد صاحب نے معجزہ دکہلائے بلکہ یہہ نو شہادتین مندرجہ بالا نفی مین موجود ہین جنسے کوئی محمدی انکار نہین کرسکتا پس بعوض چار گواہون کے ہمنے ۹ گواہ اس امر کے پیش کئے کہ محمد صاحب بے معجزہ تہے۔ اور درحقیقت تمام فلسفی جاننے والے مولوی فاضل لوگ علانیہ انکاری ہین کہ قرآن مین معجزہ نہین ہین۔ اب اسوقت تک کہ کوئی ان ۹ شہادتون کو رد کرکے ۹ شہادتین اور ثبوت معجزہ کی قرآن سے نہ نکالے تب تک ہمارا دعویٰ بدستور موجود رہیگا۔

جب خدا نے محمد صاحب کو معجزہ نہین دیا۔ اور نہ اُنہون نے کوئی دکہلایا۔ اور نہ دعوی کیا تو غلام احمد کا دعوی نبوت و معجزہ والہامات وکرامات وغیرہ کا علانیہ کذب ہے کیونکہ قرآن کے

خلاف اور لاف و گذاف ہے بلکہ اگر راست پوچہو تو دروازہ انصاف ہی۔ اور اگر سچ پوچہو تو یہہ تمام چالاکیان مرزا صاحب کی حضرت بطن علیہا اللعناد کے واسطے ہین نہ کوئی کرامات ہے نہ خوارق عادات ہے نہ الہامات ہین۔ نہ آسمانی نشانات۔ بلکہ کسی طرح کا عجوبہ دینا بہی اُنکے پاس نہین۔

ایک دفعہ مرزا صاحب کے مکان پر فاضل نگاد بیٹھا ہوا تھا۔ اور چند معزز آریہ صاحبان اور چند مسلمان بہی تشریف رکھتے تہے۔ مرزا صاحب کراماتی مسئلہ ہانکنے لگے اور اثناء گفتگو مین فرمایا۔ کہ "مجہکو فرشتے دکہائی دیتے ہین"۔ مینے کہا کہ کیا سچ کہتے ہو؟ جواب دیا کہ ہان۔ مین نے ایک کاغذ کے پرچہ پر پنسل سے حرف اُوم کا لکہہ کر ہاتہہ مین رکھ لیا۔ اور پوچہا کہ براہ مہربانی فرشتون سے پوچھ کر بتلاؤ کہ مین نے کونسا حرف لکہا ہے۔ ایک عرصہ تک کچہہ موہنہ مین گن گناتے رہے بعد ازان کہا کہ اطرح نہین کسی اور جگہہ کہو۔ مین نے اپنی پاکٹ مین ڈالدیا۔ پہر پوچہا۔ تو تہوڑی جہنجہلاکی اور تہی اور بتاوٹی فرشتون سے پوچہتے رہے۔ مگر کچہہ نہ بتلاسکے۔ اور شرمندہ ہوکر لاجواب ہوگئے اس امر کے وہان دس بارہ آدمی متفق اللفظ گواہ ہین۔ اور مرزا صاحب بہی غالباً حلفاً انکار نہ کرینگے۔

لطیفہ۔ ایک حافظ قرآنی آنکہہ سے اندہا تہا مگر اکثر خواب مین اپنے آپ کو بینا دیکہا کرتا تہا۔ ایک دن اسی بینائی کی دہن مین چوب دستی کا سہارا ترک کرکے چاہ مین گر پڑا۔ اسپر کسی نے کیا سچ کہا ہے۔ ~~

دیکھ عقد ثریا اسے انگور کی سوجہی ✤ اے بادہ کشو اسکو بہی کیا دُور کی سوجہی

نتیجہ۔ صیاد جب بلبل کو دام توڑ درخت پر چہچہی کرتا دیکہتا ہے۔ تو پہر اُسے دانہ دکہلاکر پکارتا ہے۔ تاکہ کسی طرح وہ نادان بلبل میرے دام مین آپہنسے۔ اور میری روزی چلتی رہے۔ اگر بلبل دانا کو آزادی کی نعمت غیر مترقبہ کا خیال آگیا اور قید کی تکلیف نہ بہلا بیٹھی۔ تو پرواز کرکے چلی گئی۔ ورنہ پہر وہی آب و دانہ قفس نصیب ہوا بعینہ یہی حال ان کا ہے

جون ہی کوئی محمدی تعلیم کی چمک سے فلاسفی دلائل پر متوجہ ہوا - اور زمانہ آزادی کا دیکھہ کر
راے دینے کے قابل بننا چاہا - تو جھٹ اُسے ڈرانا اور دھمکانا شروع کیا - اور فتوے
لایعنی ملنے لگے - یہی حال ہمارے مرزا کا ہے - کہ جب کوئی مسلمان قرآن کے الہامی ہونے سے
منکر معلوم ہوا تو فی الفور دام پھیلانے لگے - اور الہام کے دعوے سنانے لگے - کہ اس تیرہوین
صدی مین ہم بھی ملہم کلام غیب ہین - خدا ہماری تعریف مین ہی ابتک عربی مین ہی آیتین
نازل کر رہا ہے - بروقت نامہ جبرئیل ہمارے کان مین بھی وحی پہونچتا ہے - ہم بھی کراماتی ہین -
جاہلون کے بہکانے کو لال بہو جھکڑ ہین - ہمنے فلانے بیمار آریہ کو درود شریف علی سے صحت بخشی -
ہمنے فلانے مقدمہ مین فلانے شخص کا خدا کی درگاہ مین اپیل کرا کے سفارش پہنچا کر مقدمہ جتایا
اور ہمنے فلانے نوٹون کی پیشگوئی کی - اور اُسیرور ڈاکخانہ سے ملے - چہ خوش بود کہ بر آید
بیک کرشمہ دو کار - درحقیقت انکے لایعنی دعوون نے اگلون کے معجزون کا ہی ستیاناس
کردیا - خدا مرزا صاحب کو ہدایت دیوے - اور انکے فریب سے ایک عالم کو بچاوے *

مصنف براہین الاحمدیہ (جلد چہارم صفحہ ۲۹۷ سے ۲۴۷ تک) کے اعتراضون کا جواب *

معترض نے کامل ۳۰ صفحون کے حاشیون پر آریہ سماج والون سے مخاطب ہو کر نہایت
تعصب سے دل کے پہپولے پہوڑے ہین - اور غالباً مخالفت کے تمام بخارات
نکالدیئے - مگر بالکل لایعنی و بلا ثبوت اصلی کتاب کے - دیکھئے تمام دعوون کے بیان مین
(جو بزعم خود اُنہون نے ہفت خوان کی منزل طے کی ہے) کوئی شرتی وید مقدس کی
درج نہین کی - اور اسطرح فحش و اہانت آمیز اور بُرے کلمات ایمان داراسینہ سے نکالے
ہین کہ جنکا مکرر درج کرنا نقل کفر کفر نباشد کا حکم رکھتا ہے - مہذب لوگ اس قسم کے مباحثون کو

تہذیب سے گرا ہوا سمجھتے ہین اِسلیے عطائے و لقائے و بخشیدم پر عمل کر کے مطلب کیطرف رجوع کرتا ہون -

معترض نے اپنی تمام کتاب مین جہان وید مقدس کی نسبت کوئی اعتراض لکھا ہے وہ اپنی لیاقت سے نہین بلکہ اُس غلط و مہمل و بیقاعدہ و بے ترتیب اُردو ترجمہ سے ہی جو سال [illegible] مین دہلی سوسائٹی کی اجازت سے لالہ لچھمن داس مدرس سینٹ سٹیفنز کالج دہلی (جو مشن کالج ہے) نے پروفیسر ولسن صاحب کے انگریزی ترجمہ سے اُردو مین کیا ہے جو بنام نہاد ترجمہ رگ وید کے طبع ہوا ہے - اور پروفیسر ولسن صاحب نے وہ ترجمہ سیانا کے ترجمہ سے کیا ہے - اب مجھے سب سے پہلے ان باتون کا واضح کر دینا ضروری ہوا - کہ اس خرابی کی بنیاد کہان سے نکلی -

چودھوین صدی عیسوی مین جن دنون کہ ابر ظلمت و تاریکی تمام آریہ ورت پر پھیلا ہوا تھا جن دنون ست دھرم و نیک کرم کی طرف بسبب حملات مغربی کے لوگون کا رجحان کم ہو گیا تھا - اُنھین دنون مین اہل ہنود مین ایک ایسا فرقہ قایم ہوا - جو گوشت خوری و شراب نوشی کو اصولات دینی سے سمجھنے لگے - زنا و طوایف بازی اُنکے مذہب کا ایک پہلا فرض ٹھہرا عیاش و تماش بین پنڈت جو وید کے مقابلہ مین وید کو کچھ چیز نہ جانتے تھے - اُنھون نے اُس مذہب مین بڑے بڑے درجہ و عہدہ حاصل کیے چنانچہ جس مذہب کا سنسکرت مین نام وام مارگ اور عموماً اصطلاح مین شاکت نام ہی انہین دنون مین نکلا تھا - سایناچارج اور مہی دھر وغیرہ بہت سے ایسے پنڈت اُنکے پیشرو تھے - اور نہایت بہت سے نئی نئی اصطلاحات نکال کر ویدون کی طرف سے لوگون کو مشکل کرنا چاہا یا یون کہو کہ وام مارگ کے ثبوت کرنے کو جھوٹ مین کئی طرح کی تاویلین جوڑنی پڑین - اور راجاؤن کے طعن سے بچنے کے واسطے وید کے ذریعہ وام مارگ مت چلانا شروع کیا - چونکہ اُسکا دوسرا بھائی ایک راجہ کا وزیر تھا - لہذا رعب داب حکومت سے بھی

بہت سی ناجایز کارروائی کرائی (دیکھو ترجمہ مذکور صفحہ ۳۴ سطر ۲ سے ۹ تک)
ایک تو ساینا چارج کا ترجمہ خود ہی ویدک لغات اور برہمن گرنتھون سے دروہ
(مخالف) ہے - دوسرے میکس مولر صاحب اور ولسن صاحب جو اُسکے ترجمہ کو بھی
سمجھنے اور سمجھانے اور دوسری زبان مین اُلٹانے کی لیاقت نہین رکھتے قطع النظر آلودگی
غرض یا خیال بیجا کے وہی مترجم خود ہی مضامین وید کی نافہمی و عدم واقفیت کا دیباچہ مین
اقبال کرتے ہین - چنانچہ اُسی ترجمہ کے صفحہ ۳۱۵ پر خود ڈاکٹر میکس مولر
صاحب نے یہہ رائے درج کی ہے کہ عرصہ ۲۰ سال کے بعد جو مینے رگ وید کے منترون اور
شرحون کے جمع کرنے اور چھاپنے مین صرف کئے ہین رگ وید کے اپنے کئے ہوئے ترجمہ کو
عوام کے روبرو پیش کرتا ہون - مگر تاہم ان مین سے تمام منترون کے ترجمہ کا اقرار نہین کرتا
کیونکہ گو میرے پاس ساین چارج کا ترجمہ اور اُسکے متعلق شرح مین لغت اور صرف نحو وغیرہ
کی کتابین موجود ہین تو بھی رگ وید مین اکثر ایسے ایسے منتر ہین کہ جنکے معنے معلوم نہین
ہوتے - اس امر کا کہنا کہ جسکو مین بارہا کہہ چکا ہون - کچھ ضرورت نہین کہ رگوید کے ایک منتر
کا بھی ترجمہ کرنا غیر ممکن ہے - تاوقتیکہ ساین چارج کا ترجمہ برہمن اپنشد - نرکت - برہدیوتا اور
سوتر وغیرہ اور بہت سے سنسکرت کے علم عروض و اصول فلسفہ اور قانون وغیرہ کی
کتابون کو نہایت غور کے ساتھہ نہ پڑھے - اور ڈاکٹر ولسن صاحب کا بھی قول یہہ ہے
کہ ساین چارج کا ترجمہ انگریزی مین بخوبی نہین ہو سکتا ہے - کیونکہ یہہ ایک ایسی زبان نامکمل
ہے کہ جس مین نفس اصل شرح کے بہت سے لفظون اور جملون کا ترجمہ ہونا ہی ناممکن ہے - آجکل
ملک یورپ مین سنسکرت کا ایسا شوق اور اسقدر ترقی ہی کہ یقیناً پچاس برس کے اندر لوگ
میرے ترجمہ کو بالکل بھول جاوینگے جسکی برائیون اور غلطیون سے جسقدر مین واقف ہون
اور کوئی واقف نہین ہو سکتا - البتہ اپنے ترجمہ کی نسبت اسقدر مین کہہ سکتا ہون - کہ یہہ ان
شخصون کی ترقی کے کہ جو میرے بعد علم سنسکرت کے شایق ہون اوپر جانے

کیواسطے ایک چھوٹی سی سیڑہی ہوسکتی ہے - اُس کے ذریعہ سے وہ شخص ہماری آبا و اجداد کے
خیالات کو اُن کی نسبت جنکی زبان ہماری زبان ہین ابتک موجود ہے اور جنکی تصنیفات ہمارے
واسطے ابتک محفوظ رکھی ہوئی ہین - بخوبی دریافت کرسکین گے -

اسی طرح اس ترجمہ اردو کے دیباچہ مین بہی ماسٹر لچھمن داس صاحب بصفحہ نمبر ۲ لکھتے
ہین - اس حصہ مین بعض بعض رچائین ایسی بہی ہین جن کے معنے بخوبی سمجھہ مین
نہین آتے - جنکے ملاحظہ سے ناظرین یہہ تصور نفرماوین - کہ قصور ترجمہ کا ہے بلکہ انکو
یہہ سمجھنا چاہیے کہ اُس زمانہ مین بعض بعض خیالات ایسے ہی تھے جو اب بخوبی سمجھہ
مین نہین آسکتے

پہر صفحہ ۳ مین کہا ہے - اور نیز منترون کے مصنفون کے نام اور دیوتا جنکی مہما مین یہہ
منتر ہین وید مین درج نہین ہین - یہہ حال بہت کچھہ اُپنشدون سے معلوم ہوتا ہی جو وید
سے کچھہ بھی تعلق نہین رکھتے ہین -

پہر صفحہ ۹ مین تحریر کرتا ہے - اسکا نتیجہ نکالنا کچھہ دشوار نہین ہی بلکہ اب تک ہم قطعی
نتیجہ نکالنے یعنے اپنی راے لکھنے کے مستحق نہین ہین -

پہر صفحہ ۱۱ مین تحریر کرتا ہے - بہت سے وید کے فقرے ہنوز بغیر شارح کے مدد کی سمجھہ
مین نہین آتے !!

پہر صفحہ ۱۲ مین تحریر کرتا ہے - کہ قدیم منتر اور قواعد مذہبی جمع کرنے مین اور اُن کے محفوظ
رکھنے مین جو غرض ظاہر کی گئی ہے عجیب تر ہے - کیونکہ جسقدر کہ ہم اب تک تمیز کرسکتے ہین
یہہ بات معلوم ہوتی ہے - کہ اُن مین مذہبی اور مجلسی قوانین کا کچہہ بہی ذکر نہین ہی جو بلاشبہ
ویدون کے ترتیب کے زمانہ مین بخوبی مکمل ہوگئے تہے - شاید ہم اب تک کوئی قطعی اقرار
درباب مذہبی عقیدے اور طریقہ رواج کے جو رگ وید مین پایا جاتا ہے - اور مجلسی حالت کی
نسبت جو ان منترون کی تصنیف کے وقت تہے - نہین کرسکتے - اور یہہ سراسر بیجا ہو - اگر ہم یہہ

کہین کہ رگوید مین برہمنون کے عقیدون کی بڑی علامتون کی منظوری نہین پائی
جاتی - جب تک ہم سارے رگوید کا مطالعہ نکرین - اور بخوبی تحقیق نکرلین - کہ ایسی باتون کا
رگوید مین کچھہ بہی ذکر نہین ہے - لہذا یہہ بات سمجھنی چاہیئے - کہ ان معاملات مین راے دینے
مین جو کچھہ حال ہمین معلوم ہوا ہے وہ بذریعہ رگوید کی اول کتاب کے ہوا ہے جسکا اب
ترجمہ ہوا ہے - اور کوئی بات ہمکو آیندہ معلوم ہو - اور وہ اُسکے خلاف ہو تو اس ہماری
راے بدل سکتی ہے - اور اگر موافق ہو تو نہین -

صفحہ ۱۱ مین تحریر کرتا ہے - لیکن غالب یہہ ہے کہ وید مین لفظ کیارودین کے کچھہ اور
معنے ہون اور اب کوئی نہین جانتا ہو -

صفحہ ۲۳ مین تحریر کرتا ہی - اور ہم یہہ بات نہین خیال کرسکتی - کہ وہ ان دیوتاؤن کے
ایسے معتقد تھے یا کہ وہ اسے صرف ظاہری عناصر کی پرستش اونکو کچھہ اور تصور کرکے
کرتے ہون سواے اسکے کہ یہہ عناصر پیدا کنندہ کی طاقت کی نشانیان ہین گو ان دیوتاؤن
کی توصیفون مین کسیقدر مبالغہ ہو لیکن ہم یہہ نہین خیال کرسکتے کہ انکے مصنفون نے
یہہ الفاظ بالیقین منہہ سے نکالے ہون خصوصاً جبکہ ہم یہہ بات دیکھتے ہین کہ یہہ منتر ان
لوگون کی تصنیف سے ہین جنکی لیاقت اور غور مین کچھہ کلام نہین ہوسکتا - اور جن کو
علمی استعداد اور تمیزی ادراک حاصل تھی -

صفحہ ۴۳ مین لکھا ہی - کیونکہ اگرچہ سیانا نے جو معنے لگاے ہین اُن مین کہین کہین
اعتراض ہوسکتا ہی - تاہم بلاشبہ کوئی فرنگستانی عالم ایسا نہوگا جو اُنکی لیاقت کو پہونچ سکے -

مندرجہ بالا رایون کا نتیجہ

جب مترجم خودہی صفحہ ۷ - مین تحریر کرتا ہے - کہ "اس حصہ مین بہت سی رچائین ایسی ہین
جنکا مطلب بخوبی معلوم نہین ہوسکتا" جن رچاؤن کے مطلب مترجم نہین جانتا

کیا وہ کسی طرح ممکن ہے کہ اُس مترجم کا خوشہ چین اُسکے مطلب کو جان سکے پس یقیناً معلوم ہوا کہ وید منترون کے الفاظون کا مطلب خود مترجم نے بہت مقامون پر بالکل نہین سمجھا اور نہ رچاؤن کے ٹھیک معنی سمجھہ سکا پس اسکی خوشہ چینی اور اُسکی نقل نویسی اور اُسکے ترجمہ لینے تینون سے رستی کی اُمید ناپدید ہے۔

اے ناظرین **پروفیسر ولسن** کہتے ہین صفحہ ۹ پر کہ "ہم ابھی اس ترجمہ کی نسبت کسی طرح کا نتیجہ نکالنی یا رائے دینے کے مستحق نہین ہین"۔ جب اسکا راہنما انگریزی مترجم خود ہی نتیجہ نکالنے کا مستحق نہین اور نہ رائے دینے کا مجاز ہے تو پھر **مرزا صاحب** کا اُس ترجمہ مشکوک پر رائے دینا کسقدر جہالت کو ثابت کر رہا ہے۔ جبکہ وہ ترجمہ خود مترجم کے خیال مین بھی اعتبار کے درجہ سے منزلون دُور ہے۔

اے مطالعہ کرنے والو سچا کرو کہ صفحہ ۱۱ مین مترجم نے جب خود ہی کہہ دیا کہ "بہت سے وید کے فقرے ہنوز بجز شارح کی مدد کے سمجھہ مین نہین آتے"۔ تو پہلے مترجم کا سمجھنا دوسرے کا غلطی کہانا تیسرے کا دہوکا سے یا دہوکا دینے کے خیال سے اُس غلطی کو صحیح مانکر حق سے چشم پوشی کر لوگون کو دہوکا مین ڈالنا کسقدر ایمانداری ہے۔ بیشک سچ ہے کہ بہت سے فقرے وید کے بغیر فاضل سنسکرت کے اُمّی محض کی سمجھہ مین نہین آتے۔ اسواسطے مرزا صاحب کا اُس غلط ترجمہ پر اندہا دُہند تقلید پرستی کرنا سراپا فریب بازی اور جعلسازی ہے۔

صفحہ ۱۲ مین مترجم لوگون کی اُن رایون پر سخت تعجب کرتا ہے کہ یہہ ویدون کے زمانہ کے برخلاف ہین "مذہبی مجلسی۔ قوانین ویدون کے زمانہ مین کامل ہو چکے تھے مگر آجکل کے ترجمون سے ہمین وہ مطلب نہین ملتا۔ اسی واسطے ہم ابھی تک کوئی اقرار قطعی درباب مذہبی عقیدے اور مجلسی قوانین کے جو وید مین ہے نہین کر سکتے ہین"۔ اور یہہ بھی لکھا ہے کہ "یہہ سراسر بیجا ہو۔ اگر ہم یہہ کہین کہ رگوید مین برہمنون کے مذہب کے

عقیدون کے بڑی بڑی علامتون کی سنظوری نہین پائی جاتی۔ جب تک کہ ہم کل وید کو
مطالعہ نہ کرین"۔ اے ناظرین خدا کے واسطے فرمائیے کہ جس نے ترجمہ کرنے کے وقت چار وید
پڑے ہی نہین بلکہ ایک رگوید بھی نہین پڑہا۔ یا مطالعہ نہین کیا۔ کیا وہ ترجمہ کرنے کی
لیاقت رکہہ سکتا ہے؟ کیا وید ایسی چیز ہے کہ معمولی سنسکرت کی چند کتابون کا مطالعہ کرنے
والا اُسکا ترجمہ کرے؟ ہمین نہایت افسوس ہے اُن لوگون کی عقل پر جو اوسکو سنسکرت کا
پروفیسر یا کوئی اَور خطاب دیوین اور اُسکے فرضی ترجمہ کو (جو سنسکرت سے انگریزی اور انگریزی
سے اُردو مین کیا گیا ہے) قابل قدر جانین جو بالکل غلط اور نامکمل اور غیر قابل اعتبار ہے۔ بلکہ
وہ خود ہی بیان کرتے ہین کہ "ہمکو کوئی بات آیندہ معلوم ہو اور وہ اُس کے خلاف ہو۔
تو ہماری رائے بدل سکتی ہے"۔ اب تو اُنکے کل ترجمون کی علانیہ طور پر تردید ہو گئی ہے اور
تمام دنیا مین نوٹس دیئے گئے ہین جس سے غالباً پروفیسر کی رائے بھی بدل
گئی ہوگی۔ علاوہ بر آن اُنکی رائے بدلوانے کے واسطے ہمین انگلنڈ سے خط و کتابت
کرنی پڑتی ہے جو آریہ سماج لنڈن کے سکرٹری کا ذمہ ہے۔ مگر مرزا صاحب اگر
حق پسند ہین تو اُنکے واسطے ہمین قادیان سے رائے بدلوانی آسان ہی کسی طرح دشوار نہین اور
سب سے زیادہ عمدگی یہہ ہے کہ وہ سنسکرت سے محض ناآشنا ہین اگرچہ اس حالت مین اون کی
رائے کی پہلے ہی کچھ وقعت نہین۔ مگر پہر بھی خدا کرے کہ اس غلط نا ہادی کی پیروی سے
مرزا صاحب اپنی غلط و بدگمانی ہی کو واپس لیوین اور راہ راست پر آوین ؂

صفحہ ۱۷ مین لکھا ہے کہ "غالب یہہ ہے کہ وید مین لفظ کیا آوین سکتے کچھ اور معنی ہون اور وہ
اب کوئی نہ جانتا ہو"۔ خوب جب وید کے کسی لفظ کے معنے اوڑہین جو کوئی اب نہ جانتا ہو۔
تو لغات اور نروکت اور برہمن گرنتھ کس کام کے ہین۔ وید مین ایسا لفظ کوئی نہین جسکے
معنی کتب قدیم سے دریافت نہو سکین۔ ہان وجہ بڑی بہاری یہہ ہے کہ وید مین مہمل یا
غیر معنی لفظ کوئی نہین۔ خواجہ اِن لغات وید نے نہایت عمدگی سے اس خدمت کو سرانجام

کیا ہے۔ مگر بغیر لیاقت اور لغات وغیرہ دیکھنے کے حاصل ہونا محال ہے۔ ہان اگر یہہ خیال ہے کہ جس بابت کو مترجم نہ سمجھے اُسکے معنی کون جانتا ہوگا۔ بیشک یہہ صرف دعوی تو ہی مگر اُس سے کوئی آریہ اتفاق رائے نہیں کرسکتا۔ بلکہ ناواقفی کا ایک ثبوت ہی ؛

صفحہ ۲۴ مین لکھا ہے "لیکن ہم یہہ نہین خیال کرسکتی کہ اُنکے مصنفون نے یہہ الفاظ بالیقین موہنہ سے نکالے ہون"۔ حضرت جب اُنہون نے بالیقین موہنہ سے نہین نکالے ہین تو آپکا ترجمہ کرنا اور مرزا غلام احمد صاحب کا رائے دیکر اور لوگون ناواقفون کو دہوکا دینا۔ کسقدر راستی کا نشان ہے ؛

صفحہ ۲۴ مین لکھا ہے کہ "سیاناچارج نے جو معنے لگائے ہین اُنمین کہین کہین اعتراض ہوسکتا ہی۔ تاہم بلاشبہ کوئی فرنگستانی عالم ایسا نہوگا جو اسکی لیاقت کو پہونچ سکے"۔ جب سیانا کے معنے پر مترجم کو خود اعتراض ہے تو مترجم کے معنون پر کسقدر اعتراض کی گنجائش ہے۔ اسحالت مین صریح غلطی نہین تو کیا ہے۔ اگر ہم یا کوئی اور حق پسند آدمی ان پر اعتبار و بہروسہ کرے۔ جب سیانا کے ترجمہ پر بہت اعتراض ہین تو ان فرنگستانی عالمون کے ترجمہ مین (جنمین سے کوئی بہی اسکی لیاقت کو نہین پہونچ سکتا ہے) کسقدر اعتراض و اغلاط کے ہونے کا یقین ہے۔ اسواسطے سیانا کے ترجمہ کے غلط ہونے سے فرنگستانی عالمون کا ترجمہ جو اُسے خود ہی غلط سمجھتے ہین غلط ہوگیا۔ اور اُن ترجمون سے ماسٹر لچھمن داس کا ترجمہ کر غلط ہوکر مرزا غلام احمد کے اعتراض جو بنا رفاسد پر بسد فاسد بسقف فاسد و تعمیر فاسد کا حکم رکھتے ہین وہ کسیطرح قابل اعتبار نہین اور نہ وقار کے لایق ہین اور یہی ثابت کرنا ہمارا فرض تہا۔ جو بفضلہ بکامل طور پر ادا ہوا ؛

براہین احمدیہ صفحہ ۲۹۹ سی ۱۰۴ تک حاشیہ نمبر ۳

رگ وید مندل اشٹک اول سکت ۱۶۲ کی یہہ شرتی جسمین یہہ لکھا ہے۔ اے اندر

ورترا پر اپنا بجر چلا اور اُسے ایسا ٹکڑے ٹکڑے کر جیسے بوچڑ گائی کے ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہی - ایک تو
یہہ تشبیہ غیر موزون ہے - اور ایک بزرگ کو بوچڑ سے تشبیہ دینا گویا اُسکی ہجو بلیح کرنا ہے
جو درجہ بلاغت اور شائستگی کلام سے بعید اور ایک طرحکی بے ادبی ہی - وغیرہ

جواب

نامہ نگار نے معترض کی صداقت کا متلاشی ہو کر کُل اشٹک اول کا شکست ادھ پڑتال کیا
مگر اس بات کا کہین نام ونشان نہ پایا - نہین معلوم کہ حضرت کو یہہ بات کہان سے سوجھی
لیکن ساتھہ ہی جب دہلی والا ترجمہ اُردو ملاحظہ کیا گیا تو الہامی کی لیاقت ظاہر ہوگئی
ناظرین بیشک اُس ترجمہ سے جسکی بابت ہم پہلے لکھہ چکے ہین مرزاجی کو بڑا دہوکا ہوا - اسی
نمبر ۱۲ کی نسبت جسکی مرزا صاحب نے نقل کی ہے - شارح حاشیہ پر نمبر ۴ کاٹتا ہے پر لگاکر
تحریر کرتا ہے " وید کی رچا مین صرف اسقدر عبارت ہی ورترا کے عضو گو کی مانند جدا جدا کر ڈالو
(باقی عبارت شارح اپنی طرف سے زیادہ کرتا ہے) جیسے دُنیا دار آدمی گوشت کاٹنے والے
حیوانون کے اعضا الگ کرتے ہین یہہ بیان واجب الملاحظہ ہی - گو یہہ بات بخوبی
عیان نہو کہ شارح جو لفظ لکھتا ہے یعنے وکاتیا کاٹنے والے یا تراشنے والے اسکے کیا معنے
ہین شاید یہہ لفظ وکرتیرا ہو جسکے معنے گوشت بیچنے والون یا قصابون کے ہین - کچھہ ہی ہو
اس سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی کہ ٹکڑہی گوشت گائی ہی زمانہ سلف کے ہندو متنفر نہ تہے "
مفسر نے اسجگہہ جتنا زہر اُگلا ہی اور جتنا جہوٹھ کہا ہی وہ احاطہ تحریر و تقریر سے باہر ہے - اور
اسی طرح عقل کے اندہے مرزا صاحب نے اُسکی تقلید کی - اپنی عقل کو ذرا بہی دخل نہ دیا - کہ آیا یہہ بات
کسقدر بناوٹی اور غلط ہے - غرضیکہ حق و باطل کی تمیز کے واسطے ہم اصل منتر وید کا معہ
ٹہیک ترجمہ کے تحریر کرتے ہین - تاکہ معترض کی اور غلطیون کی بھی اسی سے اصلیت واضح
ہو جاوے اور آیندہ اُنکے دہوکا مین کوئی نہ آوے ؎

अस्मा इदु प्र भरा तूतुजानो वृत्राय वज्रमी

शानः कियेधाः गोर्न पर्व विरदा तिरश्चेष्यन्न र्णांस्यपां चरध्यै। ऋ० अ० १ अ० ४ व० ३१ मं० १२

(اس سکت ۶۱ کے کل ۱۶ منتر ہین - اور یہہ تمام سکت متعلق راج دھرم اور شستر ودیا کے ہے - یہہ بارہوان منتر بھی سبھاپتی کے متعلق ہے -

ہے سبھادھکش (کیے دھام) کتنے گنون کو دھارن کرنیوالے (ایشاناہ) ایشرج یکت (تو تو جاناہ) شیگھر کرنے ہارے آپ جیسے سورج (اپام) جلون کے سنبندھ سے (ارنانسی) جلون کے پرواہون کو (چردھیی) بہانے کے ارتھ (ورترائی) بادل کے واسطے ورتتا ہے ویسے (اسمی) اس شترو کیواسطے (ترسچا بجرم) تہری گتی والی شستر کو (پربھر) اچھے پرکار دھارن کر -

(گوھ ن) بانڈیون کے وبھاگ کے مانند (پروا) اُسکے حصہ جدا کرنیکو (اکھین) چھیا کرتا ہوا (ہ ادو) ایسے ہی (ورو) اینک پرکار ہنن کیجے -

تشریح

اس منتر مین پرمیشر نے سبھادھکش کے واسطے عمدہ ہدایتین اُپدیش کی ہین -

(۱) سبھادھکش گنوان اور ایشرج والا اور تیجسوی ہو - (۲) شستر ودیا سے بھی اچھی طرح ماہر ہو اور موقع استعمال سے بھی وقفن آگاہ ہو - (۳) نشیب فراز جو اینک پرکار کے معاملات سلطنت مین ہوتے ہین اُن سے بھی واقف رہنا سبھادھکش کیواسطے ایک فرض اعلی ہے (۴) ظالمون کو کیفر کردار کی جلدی سزا دینا غفلت کرنا اور امن و امان کے قایم کرنے پر مستعد رہنا جو سلطنت کا اصل منشا ہی (۵) جیسے سورج کی کرنین جلون کے سنبندھ سے بارش کی پرواہ کو روان کرنے کے واسطے بادل سے ورتتی ہین (۶) جیسے بانڈیون کے وبھاگ کو مختلف استھانون مین اُسکے چھن بھن کرنے کی اچھیا

کرتے ہین (۷) ویسے ہی شستروُن کے مقابلہ مین باقاعدہ فوج کو عمدہ شستروں سے مسلح کر کے نشیب و فراز سفر و میدان سے آگاہی حاصل کر کے کامیابی کرے۔

خلاصہ

ہے سبھاپتی جیسے معاملات دریا مین پران والو سے تالو اوی استہالون مین زبان کو تاڑن کرہین ہن اکھیر بادون کے دہاگ کرتے ہو ویسے شستروُن کے بل کو اپنی سینیا کی باقاعدہ لڑائی سے چہین بہن کرو۔

ریمارک

جبکہ بقول ولسن صاحب کے وید مین صرف یہی عبارت ہے کہ "ورترا کے عضوگو کی مانند جدا جدا کر ڈالو۔ ورترا میگھہ یعنے بادل کو کہتے ہین اور گو نام ہانڈی کا ہے یعنی بادل کے عضو کو ہانڈی کی مانند جدا جدا کر ڈالو۔ افسوس کہ لوگ بغیر کسی قسم کی لیاقت کے بڑے بڑے دعوے کرنے پر مستعد ہو جاتے ہین۔ شارح لکھتا ہے کہ وکاتیا کاٹنے والے کو کہتے ہین۔ ہم جہانتک وید مقدس کی اس شرتی کے حرف حرف پر نگاہ دوڑاتے ہین وکاتیا لفظ بالکل نہین ملتا۔ جس سے ولسن صاحب اور سیاناہ قصائی اور گوشت کاٹنے والے کے معنے نکالتے ہین۔ اور ہمارے الہامی دوست بغض باطنی وکدورت روحانی سے بوچڑ کے معنی لگاتے ہین۔ جب یہ لفظ ہی اس منتر مین نہین ہے۔ پس اعتراض بھی محض جھوٹھ اور بے بنیاد ہوگیا۔ ہم یہان پروفیسر ولسن صاحب اور مرزا صاحب یا کسی اور ان کے ہوا خواہ بلکہ الہام لانے والے کو بھی چیلنج کرتے ہین کہ وہ یا تو وید مقدس کی اُس شرتی سے جو منتر اوپر درج کی ہے وکاتیا لفظ نکالکر بتلادین اور قصائی یا بوچڑ بننے کی تصدیق کرادین۔ ورنہ اس خونخواری اور بدکاری کا علاج فرما کر اسکی تکذیب چھپواکر شایع فرمادین۔ اور آیندہ ان اوباشانہ دعوٗون سے باز آوین۔ ہم دوبارہ پھر اس بات کو دوہراتے ہین اور ناظرین کو جتلاتے ہین کہ اسکا ثبوت و جواب کوئی بھی کسی طرح ہماپر تک نہین دیسکیگا

کیونکہ نیستی سے ہستی کسی طرح نہین ہوسکتی اسی طرح جو ویدون مین نہین ہی اُسکا اُن سے نکالنا بھی محال بلکہ ناممکن ہے۔ مرزا صاحب کے تمام غلط دعاوی اور ترجمہ اُردو کی نسبت یہ ہماری طرفسے اتمام حُجت ہے جو اُنکے ایسے ہی تمام بکواس کے ہوائے آساس کو ستیاناس کرنے کے واسطے **ھل من معارض** کی التماس ہے۔

براہین صفحہ ۲۰۳ حاشیہ ۳

قولہ ایک جگہ بھی مونہہ کھولکر ویدنے بیان نہین کیا کہ مخلوق پرستی سے باز آجاؤ۔ آگ وغیرہ کی پوجا مت کرو۔ بجز خدا کے اور کسی سے مرادین مت مانگو۔

اقول - گر نہ بیند بروز شپرہ چشم　　چشمۂ آفتاب را چہ گناہ۔ مرزا صاحب آئے اور ان پوتر منترون کو آنکھین کھولکر مطالعہ فرمائے۔ وید مقدس مخلوق پرستی کی بڑی سخت تردید کر رہے ہین۔

(۱) یہ منتر سام وید کا ہے

नत्वाँ अन्यो दिव्यो न पा
र्थिवो न जातो न जनिष्यते अश्वायन्तो मघ
वन्निन्द्र वाजिनो गव्यन्तस्त्वा हवामहे । सा॰
उ॰ प्रप॰ प्र॰ २ अ॰ १ मं॰ २२ ।

ہے سروا یشور کے مالک سب کے جیون مُول پرماتما آپ جیسا دیولوک یا پرتھوی مین (تینون کالون مین) نہ کوئی پیدا ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ اور نہ ہے۔ آپ تمام چیزون کی آمیزش سے پوتر ہو۔ ہم گھوڑے وغیرہ آرایش اور رِشی کے سامان بل کے بڑہانے والے۔ آتمک اور شریرک کلیان اور ضروریات کی خواہش رکہنے والے آپ ہی کی شرن مین آتے ہین آپکے سوا ہمارا مالک کوئی نہین۔

(۲) یہہ رگ وید کا منتر ہے　य आत्मदा बलदा यस्य

विश्व उपासते प्रशिषं यस्य देवाः यस्यच्छा यामृतं यस्य मृत्युः कस्मै देवाय हवि षा विधेम। ऋ० अ० ८ अ० ७ व० ३ मं० २

جوجگدیشور اپنی کرپا سے ہی اپنے آتما کا وگیان دینے والا ہے۔ جو سب وِدیا اور سب سکھون کی پراپتی کا ہیتو ہے۔ جسکی اوپاشنا سب وِدوان لوگ کرتے آئے ہین اور جسکی انوشاسن کو سب اوتم لوگ کرتے ہین۔ جسکا آشرا کرنا ہی موکش سوکھ کا کارن ہے۔ اور جس سی غفلت مین رہنا ہی جنم مرن روپ دوکھون کا دینے والا ہے۔ جسکی آگیا کا پالن ہی سب سکھون کا مول ہے۔ جو سب سنسار کا پتی ہے۔ اُسی پرمیشور کی ہم اُپاسنا کرین۔

(۳) یہہ یجروید کا منتر ہے

अन्धन्तमः प्रविशन्ति येऽसं भूतिमुपासते ततो भूय इव ते तमो य उ सम्भूत्यां रताः यजुर्वेद। अ० ४० मन्त्र ९।

جو اسنبھوتی یعنے پرکرتی کی برہم کے استہان مین اوپاشنا کرتے ہین وہ اندہکار اربھات اگیان اور دوکھہ ساگر مین ڈوبتی ہین۔ اور جو سنبھوتی یعنے پرتہوی آدی کرون اور پاشان اور درخت اور انسان وغیرہ کی شریرون کی اوپاشنا برہم کے استہان مین کرتے ہین وے اُس اندھکار سے بھی زیادہ دوکھہ مین پڑتے ہین۔

(۴) ایضاً

भयादस्याग्निस्तपति भयात्तपति सूर्यः भयादिन्द्रश्च वायुश्च मृत्युर्धावति पञ्चमः। य० क० अ० २ व० ६ मं० ३।

پرماتما کی ربوبیت کے جلال سے ہی سورج چمکتا ہے اور اُسی کے فیضان سے اگنی جلاتی ہے۔ اُسی کی برکت سے وایو چلتی ہے اور اُسکی ہی کرپا سے بادش برق وغیرہ اپنے اپنے کام کرتے ہین۔ مرتیو یعنے کال اُسکے کامل گیان اور ارشاد سے تمام جگت کی فنا مین مصروف ہے

(۵) یہہ بھی یجروید کا منتر ہے तदेजति तन्नैजति तद्दूरे तद्वन्तिके तदन्तरस्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य बाह्यतः । यजु॰ अ॰ ४०॰ मं॰ ५ ।

پرمیشور سب جگت کو نیہا یوگ اپنی اپنی چال پر چلا رہا ہے مگر آپ نہین چلتا ایک رس سربب بیاپک ہے ادہرم سے وہ بہت دُور اور دہرم سے بہت ہی قریب ہی (یعنے ادہرم سے اُسکا جاننا ناممکن ہے اور دہرم سے اُسکی پراپتی سُگم ہے) وہ سب کا انتریامی یعنے ظاہر و باطن کا جاننے والا ہے۔ اُسی کے جاننے سے کلیان ہوتی ہے نہ کسی اور سے۔ وغیرہ صدہا منتر ویدون مین پرماتما کی وحدانیت کے موجود ہین۔

اب مرزا صاحب خود ہی انصاف فرماوین کہ ویدون نے مخلوق پرستی سے کس قدر ممانعت کی ہے۔ تمام وید ہاے مقدس مین کسی فانی یا مخلوق چیز کی عبادت یا پرستش کا حکم نہین ہے سواے ادوتی پرمیشور کے۔ اور نہ کوئی آریہ کسی قسم کی مخلوق پرستی کرتا ہے۔

براہین الاحمدیہ صفحہ ۲۰۷ سے ۲۲۴ تک حاشیہ در حاشیہ

(معترض نے ۸ ورقون کے حاشیہ نمبر ۳ مین اُسی غلط ترجمہ اردو دہلی والے سے جسکا ہم مفصل حال پہلے بیان کر آئے ہین) اگنی۔ سورج۔ چاند۔ متر۔ ورن۔ اندر وغیرہ کو آریون کا پرمیشور جانکر یا دیوتا گر دانکر اعتراض کئے ہین کہ یہہ مخلوق پرستی ہے۔ اِسقدر شُرتیون سے جنکا ایک ذخیرہ کلان یہان لکھکر کئی صفحہ ہمنے سیاہ کئے ہین۔ کیا کچھ خُدا کا بھی پتہ ملتا ہے۔

جواب باصواب

مُعترض نے اپنی تمام کتاب مین ہر جگہ بلا دلیل زبان درازی کی ہے۔ اور کہین بھی ٹہیک حوالہ و پتہ نہین بتلایا اُسکو واجب تھا کہ اول وید منتر لکہتا۔ بعدہ اُسکا ترجمہ کرتا اور مفصل حوالہ

دیتا۔ تاکہ اُسکی زبان درازی کی ماہیت معلوم ہوتی۔ اور اگر یہہ لیاقت نہین تھی اور نہ ہے تو
عبث خامہ فرسائی کی۔ مگر خیال کیا ہوگا۔ کہ ان ولون جو آفتاب وید اظہر من الافق ہوکر
تمام دنیا پر روشنی پھیلارہا ہے۔ اور ہر جگہ آریہ سماجین ہوتی جاتی ہین۔ جہان پر اہل اسلام
بنام کنندہ نکونامے چند ہو کر پشت دکھا دکھا مباحثہ سے بھاگ رہے ہین۔ مرزا صاحب نے
ایسے وقت مین مجبوراً ضروری جانا۔ اور وضعداری نے بھی ضروریات کا موہنہ دکھانا شروع
کیا۔ ایسے موقعہ پر قرآنی خدا کو اپنے تلواری دین کے بچاؤ کی فرشتون سے مشورت کرنی
پڑی اور اسی حالت مین مرزا نے سوچا کہ ہم بھی کچھ ہاتھ پانو ہلادین۔ اور کیفیات و اہیات
و کرشمات بعید از اثبات کو گھر بیٹھے منادی کرا دین۔ تاکہ مشہور ہووے یاروں ہین
ہم بھی ہین پانچوین سوارون مین۔ امام مناظرہ۔ مجدد وقت۔ ملہم کلام ربانی۔ مسیح ثانی۔
محمدیون کی زبان پر ہمارا نام بھی ورد ہوجائے اور بیٹھے بٹھائے ایسے داؤ پیچ مین عقل
کے اندھون اور غرضمندون سے کچھ روپیہ بھی ہاتھ مین آئے۔ بقول ؎

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار
یکے حمایت قوم و دگر حصولِ معاش

وید مقدس مین کسی مخلوق یا ملوک چیز کی پرستش قطعی نہین ہے۔ اور نہ کسی مصنوعی یا
اختراعی چیز کی پوجا درج ہے۔ بلکہ صاف و انکشاف طور پر معقولیت و کمالیت کے
ساتھ اُن کی پرستش کی ممانعت موجود ہے۔ مگر کیا کیا جاوے آنکھ والیکو آدمی دکھلا سکتا
ہے اور کان والے کو سنو اسکتا ہے۔ جسکے دونون نہین وہ معذور ہے۔

تو انم آنکہ نیازارم اندرون کسے　　سودرا چکنم کوز خود برنج دراست
بمیرتا برہی اے حسود کین رنجیست　　کہ از مشقتِ آن جز برگ نتوان رست

بہائیو! ظاہری دو آنکھہ اور دو کان والے تو کروڑون آدمی موجود ہین۔ مگر اُن مین بہت سے
ایسے ہین جنکی آنکھین تعصب نے اندھی کردین اور جسکے کان ہٹ دہرمی کی گرمی سے بہرے

ہو گئی اُنکے واسطے ہمارے پاس کوئی علاج نہیں۔ وُہی حال مرزا صاحب کا ہے۔ سنسکرت وِدّیا
کیا بلکہ اُسکی حرف شناسی سے بھی محض اُمّی ہین۔ وید مقدس کی آجتک پرمیشور جانتا ہے
شکل بھی نہین دیکھی۔ آریہ سماج کی کتابین مطالعہ فرمانے سے تعصباً نفرت ہے کسی آریہ
کی ملاقات کرنے اور اُسکا اُپدیش سننے سے وہ بالکل محروم ہین۔ پس ایسی حالت مین ہر ایک
بُدھی مان جان سکتا ہے کہ اُنکے خیالی اعتراضات کسقدر درجہ اعتبار سے گرے ہوئے ہین۔ اگر
وہ کسی واقف کار ممبر آریہ سماج سے ایک گھنٹہ بھی گفتگو کرتے۔ تو اُن کے تمام وسوسات
باطلہ و توہمات عاطلہ یکلخت دور ہو جاتے مگر یہہ بھی اُنہون نے نہین کیا اسواسطے بسبب
محروم رہنے سنسکرت اور پناک وید کے مرزا صاحب اندھے ہین اور کسی آریہ کے اُپدیش نہ سُننے
یا حالات نہ معلوم ہونے سے مرزا صاحب بہرے ہین ورنہ ایسے شُدہ اور پوتر دہرم اور عقاید
کی نسبت ایسے تشنّگی اور پلید خیال دل سے نہ نکالتے جناب مرزا صاحب **وید مُقدّس** مین
آگ و ہوا و پانی و خاک و معدنیات وغیرہ سے اوپکار لینا تو ضروری لکھا ہے۔ جس سے
حوائج انسانی کا رفع کرنا۔ اور کلاؤن و حکمت و صنعت وغیرہ کی ایجادات کو عمل مین لانا مراد ہے
مگر ان فانی اور غیر مدرک چیزون کو پرمیشور ماننے کی کہین بھی آگیا نہین ہے۔ الفاظ سورج
چاند۔ آگ پانی دہرتی۔ متر۔ اندر۔ باسو۔ اسون وغیرہ جنکو وید نے ہزارون جگہ مخلوق شدہ
بیان کیا ہے اُنپر معترض بھی مثل جاہل مسلمانون کے اعتراض کرکے فخر حاصل کرتا ہے۔ مگر
آنرا کہ حساب پاکست از محاسبت چہ باک۔ ہمکو آپ کے اعتراضات سے کسی طرح کا خوف نہین
ہے اگر خطرہ ہے تو تلوار کے دینداروں کو جنکے قرآن مین ہو بہو یہی اعتراضات موجود مین جنکو ہم
آگے اسی کتاب مین مشرح لکھین گے اور اپنے دعاوی کی آیات قرآنی سے شہادت لاوینگے۔ آپکی
طرح تکرار لفظی کرنا ہمارا خیال نہین۔ اور نہ فرضی اور غیر مسلمہ باتون پر قیل و قال۔ جس بات کا
وید مخالف ہے آپ اُسبات کی اُس سے شہادت دلاتے ہین۔ اور ثبوت کیواسطے صرف زبانی
حدیثون سے کلام چلاتے ہین ؎ اگر کوشش کنی تا حشر اے جان۔ نیابی زین سخن ہرگز نشانے

ہان بعضے موقعہ پر اگنی وغیرہ نام پرمیشور کے بھی ہین۔ جسکی تشریح ویدک کتب لغات مین مفصل موجود ہے۔ بلکہ خود وید مقدس مین اسکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ تاکہ بُت پرستی یا آفتاب پرستی یا آتش پرستی وغیرہ کیطرف انسانون کو رُجحان نہو۔ اور سوای سچدآنند کے کیکو اپنا معبود نجانین جس سے ہر ایک طالب حق کے لئے تحقیق ہوجای اور کسی طور کا شک نہ آنے پاوے۔

علی الخصوص شریمان سوامی جیو مہاراج نے ان باتون کی اس قدر عُمدہ طور سے چھان بین کردی ہے کہ اب اودنی سے اودنی سنسکرت دان بھی انصافانہ طور پر دیکھنے سے تسلی پایہ ہوسکتا ہے۔ چنانچہ انہون یعنے بھرانتیون کو دور کرنے کے واسطے سوامی جیو نے ایک پُستک علیحدہ بھرانتی نوارن نام بنایا ہی جسنے ایک گمراہ عالم کو راہ راست دکھایا ہی چنانچہ چند منتر یہان بھی نمونۃً پیش کرتا ہون تاکہ حق و باطل کا کامل اظہار ہووے۔

इन्द्रं मित्रं वरुणमग्निमाहुरथो दिव्यः स सुपर्णो गरुत्मान् एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः। ऋ॰ मं॰ १ सू॰ १६४ मं॰ ४६ یہہ رگ وید کا منتر ہے

"جو ایک اودتی (لاشریک) ست برہم ہے اُسی کے اندر۔ متر۔ ورن۔ اگنی۔ ودیا۔ سپرنا۔ گورتمان۔ ماترشوا۔ یم نام بھی ہین"۔

منو جیو بھی ادھیار ۱۲ کے شلوک ۱۲۳ مین کہتے ہین۔

एतमेते वदन्त्यग्निं मनुमेके प्रजापतिं इन्द्रमेके परे प्राणमपरे ब्रह्म शाश्वतम्। म॰ अ॰ १२ श्लो॰ १२३

"جو سب کا پرماتما ہی۔ اُسی کے اگنی۔ منو۔ اندر۔ پرانڑ۔ پرجاپتی۔ برہم بھی نام ہین"۔

اور اسی طرح یجروید و سام وید و اتھرووید سے بھی واضح ہوتا ہی کہ اگنی وغیرہ نام بعضی جگہون پر ایشور کے بھی ہین۔ مگر یہہ بہوتک اگنی اور سورج وغیرہ ایشور نہین ہین۔ بلکہ اُسکی مخلوق ہین۔

اگنی لفظ جو رگ وید مین اکثر جگہ آیا ہے اوس سے کم فہم اور کم علم آدمیون کو مغالطہ ہوتا ہے۔ اول تو خود اُن لوگون کو اتنا مادہ کہان ؟ کہ اس لفظ کے اصلی اور حقیقی معانی کو پورا پورا دریافت کر سکین۔ اگرچہ رگ وید کے منترا اور منوسمرتی کے قول سے بھی ثابت کیا گیا ہے کہ اگنی وغیرہ پرمیشور کے نام ہین۔ جس سے غالب یقین ہے کہ کسی حق پسند کو کلام نہین ہے گر وہ لوگ کہ جنکی چشم تمیز کو زمانہ موجودہ کے شعاع شمس العلم نے ایسا خیرہ کر دیا ہے کہ جہالت کے تاریک گوشہ کو اپنا امن خیال کرتے ہین اُنہین سچ کے قبول کرنے مین شرم معلوم ہوتی ہے اگر کبھی طوعاً وکرہاً سر اُٹھاتے ہین۔ تو برقعہ تعصب چہرہ حق پسندی پر ڈال لیتے ہین پھر فرمائے کہ وہ شاہد مراد جو نصف النہار انصاف مین عقل حق بین کے آئینہ حقیقت سے نظر آسکتا ہے۔ وہ اُنکے دلمین یا آنکھون مین کیسے جلوہ گر ہو ہم ناظرین کی خدمت مین لفظ اگنی کے معنے بطور التماس پیش کرتے ہین کہ عنان انصاف کو ہاتھ سے نہ دین اور نتیجہ نیک استخراج فرماوین

अञ्चु गति पूजनयोः अञ्चनेम यते सत्क्रियते वा वेदादिभिः स त्वयमग्निर्विद्वद्भि र्मनुष्यैः

اس دھاتو سے اگنی لفظ ماخوذ ہے اور وید آدک ست شاستر ون سے روشن و دوان لوگ جسکا ستکار کرتے ہین۔ اور گیان سروپ اور سرب بیاپک ہے وہ اگنی ہے اس کے علاوہ شت پتھ برہمن کے مندرجہ ذیل واکون سے یہہ بات اور بھی زیادہ صاف ہو جاتی ہے کہ اگنی کا اتھ ایشور کرنا کسی طرح کی تاویل نہین ہے بلکہ واقعی ہے اور پچھلے تمام رشیون نے ایسا ہی مانا ہے اور وید آدی ست شاسترون مین ایسا ہی ارشاد ہے جو بالکل ٹھیک اور نہایت درست اور صرف نحو اور لغات کے مطابق اور ہر طرح معقول ہے اسکو زیادہ واضح کرنیکے واسطے ہم اصلی واکون کو نقل کرتے ہین

ब्रह्माग्निः। श० १-४-२-११

आत्मा वा अग्निः। श० १-२-३-२

अयं वा अग्निः प्रजाश्च प्रजापतिश्च। श० ९-१-०-२१२

تحقیق برہم۔ اتما۔ پرجاپتی اور آگ اگنی لفظ کے معانی و مفہوم مین داخل ہین الغرض مندرجہ
صدر حوالون سے یہ امر بخوبی ثابت ہی کہ اگنی لفظ کثیر المعانی ہے اور اس کے بہت سے معانی
مین منجملہ ایشور۔ اتما۔ پرجاپتی کے بہوتک اگنی یعنے اتش ہے۔ اگر اس قسم کے ثبوت
موجود نہوتے اور وید مقدس مین خود ہی اسکا کامل تصفیہ نہوتا۔ اور شرتیان ملتین اور قطع النظر اس کے
محض اصول علم معانی و بیان مد نظر رکھکر اگنی شبد کا مفہوم پرماتما بیان کیا جاتا۔ تو بیشک
کوئی دانشمند معترض نہوتا۔ عموماً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنی میزان واقفیت مین
دوسرون کے معلومات کو تولتا ہے۔ اور خواص حیوانیہ کے غلبہ سے اسکو یہی منظور
ہوتا ہے کہ میرا ہی پلہ وزنی ہے۔ ایسے مہاتما بہت تھوڑے ہوتے ہین۔ کہ خواص
حیوانیہ کو مغلوب کر ہر بات کو صداقت یا اصلیت سے نیا ای کسوٹی پر جانچنے اور ٹھیک اور
درست ثابت آنے پر (گو اُسکے پہلے خیال کے کتنا ہی یا بالکل خلاف ہو) بخوشی خاطر قبول
کر لیتے ہین۔ مرزا جی آفتاب خاک اوڑانے سے نہین چھپتا۔ اور ماہتاب شب تاریک
مین بھی چمکتا ہے۔ اسیطرح تاویلات اور توجیہات اور اعتراضات سے اصلی معانی مخفی
نہین رہ سکتے۔ چونکہ زر کامل عیار محک امتحان سے زیادہ پایہ اعتبار کو پہنچتا ہے اسلئے اگنی وغیرہ
لفظون کی بابت ہمنے اوپر شرح لکھدیا۔ ایشور کے بہت نامون مین سے تقریباً ایک سو کا ارتھ
واضح طور پر **ستیارتھ پرکاش** مین موجود ہی جو بالکل وباکرن یعنے گرامر کے مطابق سنسکرت
و بھاشا دونون مین درج ہی۔ جس سے کسی بدھی مان کو ذرہ اعتراض بھی نہین ہوسکتا۔
ان مندرجہ منترون کے ترجمہ دیکھنے سے ہر ایک حق پسند صداقت کی داد دے سکتا
ہے اور اگر آتش پرستی **ہون یگ** کا کرنا ہے۔ تو یہہ محض انصاف اور علمیت
اور فلاسفی کے گلے پر چھری دہرنا ہے۔ پرانے نبیون کا آگ کو جلا کر بارش کا کرنا۔
قربانی کا جلانا۔ اور خدا کا خوشنود ہونا (جو توریت اور نبیون کے صحیفون مین درج ہے)
براق پر چڑھکر آسمانون کی سیر کو جانا۔ گنہگارون۔ قاتلون۔ سفاکون ڈاکوون

کا صرف شفاعت سے بخشا جانا (جو قرآن اور تفسیرن اور حدیث مین ہے) تو مرزا صاحب ضرور مانتے ہین۔ اور اُنکا ایمان باعث نجات جانتے ہین۔ مگر ہون سے بارش اور صحت کا ہونا معلوم دکھائی پڑتا ہے اور اسکو بزعم باطل مخلوق پرستی گمان کیا جاتا ہے۔ بڑی بھاری وجہ اس تعصب اور حق پوشی کی یہہ ہے کہ وہ باتین پشتہا پشت سے مانتے چلے آتے ہین اور خصوصاً قرآن مین ہین۔ پس انکار کرنے سے دنیا کے لعن وطعن کا اندیشہ ہے خیر کچھ ہو ہم اسبارہ مین تھوڑا سا تحریر کرنا مناسب جانتے ہین۔ اگر مرزا صاحب ہمارے اس بیان کو فلسفیہ محمدیہ سے رد کر دیوین تو اُسوقت ہمین اور دلیل دینے کی حاجت پڑیگی۔ مگر انشا اللہ تعالیٰ اسی سے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی علیحدہ ہو جاویگا اور زیادہ امتحان کی ضرورت نہ ہوگی۔

اس تحریر کے شروع کرنے سے پہلے یہہ سوال پیدا ہوتا ہی کہ آیا بارش صرف مرضی خدا پر منحصر ہے یا کہ اُسکے وسایل بھی ایشور نے بنا چھوڑے ہین۔

جن فلسفہ والون اور حکمت خوالون کو علم بارش سے آگاہی ہو اُنہین کی اسمین گواہی ہے کہ بارش کے ہونیکا یہی طریقہ مقرر ہے کہ زمین سے پانی کے بخارات اوپر چڑھکر بارش ہوکر برستے ہین چنانچہ اسکی تصدیق کیواسطے اکثر فلسفیون نے بارش کا امتحان بھی کرا دیا۔ بلکہ ایک فاضل فلسفی نے اشتہار بھی دیدیا تھا کہ جس کسی کو خواہش بارش دیکھنے کی ہو۔ مین برکھا کرکے دکھلا سکتا ہون۔ پس اس کل تحریر کا منشا یہہ ہے کہ جس طرح بذریعہ کونین کے تپ کا افاقہ ہو جاتا ہے۔ اور جلانے سے لکڑی راکھ ہو جاتی ہے۔ کھانے سے جسم کو تقویت ملتی ہے۔ اسی طرح اگر باقاعدہ بخارات چڑھائی جاوین تو بارش ہو سکتی ہے۔ یہ تو صاف جہالت ہی کہ محض خدا کی مرضی سی بلا قاعدہ مقررہ کے بارش ہو جاوی۔ پس جبکہ بارش کا ایک خاص قاعدہ ہی۔ تو اب ہمکو غور کرنا چاہئے کہ کونسا قاعدہ بارش کا عمدہ ہے۔ چونکہ محمدی لوگ بھی ہر ایک امر کو خدا کی مرضی پر اکتفا نہین کرتے۔ روٹی کے واسطے تو محنت مزدوری کرتے

ہین۔ بیماری کیواسطے دوا دارو بھی کہاتے ہین۔ نفسانیت کے خیال سے بیاہ شادی کی

بیہار کرتے ہین کسی امر مین محض خدا کی امید پر بیٹھے نہین رہتے ہین۔ ایسا ہی ہمکو بارش پر غور

کرنا چاہئیے۔ البتہ یہہ امر تو بہت معقول ہیکہ ہر ایک فعل کے ساتھ پرمیشور کی مدد کا خواہان

ہونا لیکن بلا افعال محض خدا کی بہروسہ پہ پڑا رہنا کسی قاعدہ کے مطابق روا نہین ہیحاب

ہمکو بارش کے اصول پر خیال کرنا چاہئیے۔

محمدیون اور عیسائیون کی کتابون کے روسی بارش کے لئے یہہ قواعد مقرر کئے گئے ہین

کہ مسجدون یا گرجا گہرون مین جمع ہوکر خدا کے آگے التجا کرنا۔

اور آریہ دہرم کے مطابق ہون یگ کے ذریعہ ایشور سے پرارتہنا کرنی کہ آپ دیا مے

ہین دیا لتا سے بارش کیجئے۔

اب غور کرنا چاہئیے کہ بارش کے لئے کونسا قاعدہ عمدہ ہے آیا محمدیون کا یا عیسائیون کا

یا آریون کا۔

اول سوچنا چاہئیے کہ یہہ قاعدہ کہ ہاتھ سے کاروبار کرنا اور دل سے ایشور کو مددگار جان

روزی کا طلبگار ہونا عمدہ ہے۔ یا یہہ قاعدہ کہ ہاتہہ باندہکر بیٹھے رہنا اور ایشور سے روزی کا

طلب کرنا بہتر ہے۔

یقین واثق ہے کہ اخیر کے قاعدہ کو کوئی عقلمند پسند نکریگا اور ہر طرح نحوست بخش اور

جہالت ہانیگا۔ اسلئے قاعدہ اول کیصورت ہون کے ذریعہ ایشور کے آگے پرارتہنا کرنے کی

ہے۔ کیونکہ ہون قاعدہ قدرت کی مطابق خاص ذریعہ بارش اور صحت جسمانی اور صفائی ہوا

کا ہے۔ ہون کا یہہ قاعدہ ہے کہ روغن زرد اور عطر اور مقوی اشیاء کو وید کے منترون

سے آگ مین ڈالی جاتی دینا۔ زمین سے پانی کے بخارات دو طریقون سے میگھہ منڈل

مین چڑہ سکتی ہین (۱) سورج کی گرمی سے (۲) آگ کی حرارت سے۔ پس جسوقت آگ جلا کر

ہون کیا جاتا ہے تو اسکی حرارت سے گہی وغیرہ عطر اور مقوی اشیاء کی بخارات اوپر کو چڑہتے

ہین - یہہ بات بھی عموماً مسلم ہے کہ بعض اشیاء کو سورج کی گرمی حسب ضرورت اوپر نہین
اٹھا سکتی - اسلیئے ہونون کے ذریعہ چڑھائی جاتی ہین - یہہ جو گھی ہون مین ڈالا جاتا ہی - اس سے
یہہ فائدہ ہی کہ بارش کو بڑی مدد حاصل ہوتی ہے - جو بخارات پانی کے سورج کی حرارت سے
اوپر پہنچتے ہین - انکو منجمد کرنے کے لئے گھی کے بخارات بطور جاگ کی ہین جیسا کہ ہزار من دودہ
مین ایک پاؤ دہی ڈالنے سے تمام کو دہی بنا دیتا ہی - ویسا ہی جسوقت گھی کی بخارات پانی کی بخارات
سے ملتے ہین انکو منجمد کر دیتے ہین - اور وہی بخارات فوراً بارش کا ذریعہ ہو جاتے ہین
اور گھی کی یہ خاصیت ہے کہ وہ سورج کی گرمی سے اوپر نہین چڑہ سکتا - تم غور کرو کہ ہر ایک
شے کو سورج کی گرمی خشک کر دیتی ہے - لیکن گھی ہزار برس پڑا رہے - تو ویسا کا ویسا ہی
بنا رہتا ہی ہرگز خشک نہین ہوتا - اسلیئے بذریعہ اگ کے اسکو اوپر چڑھایا جاتا ہے تاکہ بارش
مین مدد کرے اور ساتھ ہی اسکے جو مقوی و معطر اشیاء ڈالی جاتی ہین انکا بھی یہی فایدہ ہے
کہ پانی نفیس اور جلدی منجمد ہو کر گرے - کیونکہ جسوقت پانی کے بخارات لطیف ہوتے ہین
اسوقت کم منجمد ہوتے ہین - لیکن جب وہ کثیف ہوتے ہین - تو جلد منجمد ہو کر بارش کو کرتے
ہین اب معترض یہہ کہینگے کہ جسجگہ ہون نہوگا - وہان بارش نہوگی - یہہ خیال انکا درست
نہین - کیونکہ بارش کا ذریعہ محض ہون ہی نہین ہے بلکہ اور بھی کئی ایک مثلاً درخت عمدہ
ذریعہ بارش کا ہے اور یہہ بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ سورج کی گرمی سے جو پانی کے بخارات چڑہتے
ہین وہ محض پانی کے نہین ہوتے بلکہ انکے ساتھ لطیف بخارات - اور مقوی اور معطر
اشیاء کے بھی چڑہ جاتے ہین - اسلیئے یہہ سلسلہ برابر جاری رہتا ہے - اور یہہ معاملہ
دانائی اور معقولیت کا ہی مثلاً فرض کرو کہ جنگل مین قدرتی میوے ہزارہا طرح کے پیدا ہوتے
ہین - تو کیا درخت لگانیکی کچھ ضرورت نہین ہی - کوئی دانا اس امر کو پسند نہ کریگا - پس
باغ وغیرہ لگا کر عمدہ طور سے میوہ جات بافراط پیدا کرنا قدرتی عطیہ کو باقاعدہ برتنا ہی - اسیطرح
اگرچہ قدرتی طریقہ خاص بھی بارش کا ہو - لیکن تاہم انسان اسمین کئی طرح کے اعمال سے

اپنی کوشش کا فائدہ اُٹھا سکتا ہے اسلئے اگر ہم خاص قاعدہ بارش کے نازل ہونے کا
مد نظر رکھکر اُسکے ساتھ ایشر کی مدد کے خواہان ہوتے ہین۔ تو وہ اُس نکمے اور بیہودے
اور نامعقول طریقہ سے ہزار ہا درجہ اعلیٰ تر ہے۔
اب اگر محمدیون کا بارش کے واسطے قاعدہ دیکھوگے۔ تو بہر نوع ناکارہ اور بودا ہے
یعنے مسجد مین جاکر کچھ زبان سے کہنا بارش کو کیا مدد کرتا ہے۔ بلکہ سستی و کم ہمتی کا مصداق
ہے۔ اور یہی حالت عیسائیون کی ہے۔
بڑا افسوس ہے کہ جسطرح اور کامون مین محمدی لوگ تعصب و نامعقولیت و سینہ زوری
کو عمدہ ذریعہ خیال کرتے ہین۔ اِس بارش کے بارہ مین بھی وہی پالیسی برتے جاتے ہین
اور عقل و علم کو استعمال مین ہیں لاتے۔ اگرچہ اکثر کامون مین محمدی لوگ تدبیر کو بھی کام
مین لاتے ہین مگر بارش کو صرف دم بازیسی چاہتے ہین۔ کیا معاذ اللہ وہ نادان ہے جو
تمہاری دھوکا مین آ جاویگا اگر بارش چاہتے ہو۔ صحت مندی کے خواستگار رہو۔ تو
اُسکے مقررہ طریقہ ہون کی تعمیل کرو۔ بھائیو! کیا کبھی بلا کام کرنے کے بھی معاوضہ ملتا
ہے؟ جب آپ ایشور کے حکم کی تعمیل کروگے تو وہ نیارکاری اپنی قدرت سے ہر ایک
چیز کو دی سکتا ہے۔ مہاتما کرشن جیو کا قول ہے۔

अन्नाद्भवंति भूतानि पर्जन्यादन्नसंभवः । य
ज्ञाद्भवति पर्जन्यो यज्ञ कर्मसमुद्भवः कर्मब्र
ह्मोद्भवं विद्धि ब्रह्माक्षरसमुद्भवम् तस्मात्स
र्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् । ترجمہ

کہ جسم خوراک سے بنتا ہے اور خوراک بارش سے ہوتی ہے۔ ہون سے بارش ہوتی ہے۔ اور
آہوتی وغیرہ کرم سے ہون ہوتا ہے۔ وید منترون سے آہوتی یعنے کرم پیدا ہوتا ہے۔ اور
وید منتر برہم پرماتما سے پرکاشت ہوتے ہین۔ اسواسطے سب کا مالک برہم ہے اور اُسکی

اگیا پالن کرنیکا نام ہون ہے۔ ایشور کو اپنا مالک اور ہون کو اُسکا حکم اور جگت اوپکار کا سبب جانکر روزینگ کرنا چاہئے"۔ ان تمام مندرجہ بالا اثبات سے ہر ایک دانا جان سکتا ہے۔ کہ جطرح کونین کہانا کونین پرستی نہین۔ آگ سے روٹی پکانا اور اُسمین عمدہ خوشبودار چیزون کا جلانا آتش پرستی نہین۔ بلکہ صحت جسمانی کا سبب۔ درستی ہوا کا کارن اور بارش وغیرہ صدہا سکھدایک باتون کا ذریعہ ہے۔ پس کوئی وید کا پیرو آتش پرست یا مخلوق پرست نہین ہے بلکہ ایشور بھگت اور برہم پرست ہین۔

مجھکو مصنف براہین الاحمدیہ کے ایسے خیالات پر کہ جنکی تائید کسی فلسفہ سے نہین ہوسکتی۔ سخت تعجب و افسوس آتا ہے کہ وہ کیون اس گرداب بلا سے خلاصی کی کوشش نہین کرتے۔ بلکہ **ھل من مزید** کا دم بھرتے ہین۔ حجرالاسود کی بت پرستی اور مکہ کی یاترا یا تیرتھ پرستی سے گناہون کا دور ہونا اور کعبہ کو مکان خدا یعنے بیت اللہ سمجھنا۔ اور اُس کے حج سے ثواب آخرت اور نکوئی جاوید ماننا۔ یہہ دونو خاصکر ایسے امر ہین جنکے ماننے سے عقل و علم دونو رخصت ہوتے ہین۔ بقول ایک فاضل کے ؎

دل بدست آور کہ حج اکبر است　　از ہزاران کعبہ یکدل بہتر است
کعبہ بُن گاہِ خلیل آذر است　　دل گذرگاہِ جلیل اکبر است

بلکہ مین خیال کرتا ہون کہ جب مرزا صاحب کے ایسے خام خیالات ہین تو انکو آریہ لوگون کی نسبت کسی طرح کا حرف بھی زبان سے نہ نکالنا چاہئے کیونکہ یہہ داناؤن کا قول ہے "اپنی سر پر صد من بوجھا نہ دیکھنا۔ اور دوسرون کے بال بھر بلکو بار برداری سمجھنا"

تو براوج فلک چہ دانی چیست
چون ندانی کہ در سرائے تو کیست

مین یقیناً بیان کرسکتا ہون کہ آریہ لوگ کبھی کسی نامعقول بات کو پسند نکرین گے خواہ آپ لوگ اپنے تعصبانہ خیال سے جان سے عزیز اور مقبول خیال کرین۔

اگر وید مین مخلوق پرستی یا بُت پرستی ہوتی توصد ہا پنڈت جنکا سوامی جیو سے مقابلہ ہوا کوئی شرتی پیش کرتے - یا آجکل اپنے دعوی کا ثبوت دیتے - اور روز بروز کثرت سے آریہ سماجون مین داخل ہوتے - مزید بران واضح ہووے کہ ایک سیٹھ صاحب ساکن شہر بمبی نے عرصہ چھ سال سے ایک اشتہار دیا ہوا ہے کہ جو پنڈت صاحب بمقابلہ آریون کے وید سے بُت پرستی یا مخلوق یا کسی قسم کی شرک پرستی کا نشان دیوے - بشرط ثبوت وہ پانچہزار روپیہ کا انعام پاوے - مگر آجتک باوجود ہونے لاکھون ہزارون فاضلون کے (جو ابھی تک کسی خاص سبب سے آریہ سماجون مین شامل نہین ہوئے) کوئی بھی اسبات کا ثبوت نکر سکا - اور وہی راستی کا بول بولا ہوتا رہا اور ہوتا رہیگا - انہین دنون مین جب وہ اشتہار طبع ہوا تہا اخبار آفتاب پنجاب لاہور وغیرہ اخبارون مین بھی اُسکی اشاعت ہوئی تھی -

اخبار وکٹوریا پیپر سیالکوٹ مطبوعہ ہفتہ دویم جولائی ۱۸۸۲ء حصہ ۳ صفحہ ۱ بعنوان "ہمین چاہیے چڑہیون کا دودہ" (مین یہہ مضمون طبع ہوا تہا) "- بقول آفتاب پنجاب لاہور - بمبی کے ایک متمول بہائی نے پانچہزار روپیہ اُس پنڈت کو دینے کئے ہین جو یہہ ثابت کرے کہ وید وشاستر بت پرستی کی اجازت دیتا ہے وکٹوریہ پیپر رائے دیتا ہے کہ مین ڈنکہ کی چوٹ سے کہتا ہون کہ شاستر (وید) خدا پرستی کی اجازت دیتے ہین نہ کہ بُت پرستی کی - پنڈت جی کیون جہگڑتے ہین - باز آجاوین بیجا اصرار سے -

تعمیانا اور مہی دہر وغیرہ کے ترجمہ برخلاف لغات (نگھنٹو) اور برہمن پُستکون کے درود ہونے سے قابل پرمان نہین ہین اور اُنہین کی شاگردی کرنیسے میکس مولر اور مونیر ولیم اور ولسن صاحبان کے ترجمہ بہی حق سے برگران ہین اور اُنہین ترجمون کو آپنے (مرزا صاحب) آیت و حدیث مانا ہے جو بالکل غلطی اور جہالت کی بات ہے کیونکہ وید کا ترجمہ وہی صحیح اور درست ہے جو شتپتہ - ایتری - گوپتہ - سانکہ - ان -

برہمنون اور نروکت اور نگہنٹو لغات کے انونسار یعنے موافق ہو۔ اور اُنہین کے روسے اسکی پوری تائید ہوسکے۔ مہاراج سوامی دیانند جی نے عظیم الشان علمی عمارات سنسکرت کے ویرانہ مین مدتون سرگردان اور پریشان رہکر یہہ خزائین اور دفائین دریافت کئے تھے۔ اور انہین سناتن تفسیرون کے انونسار گلزار وحدت نگار وید کے ترجمہ مین وہ وہ توحید بیانی اور گلفشانی کی ہے جنکے خیالات حقانی اور فہمید معانی اور عالی روانی کی مخالفان وہرم بھی داد دیتے ہین۔ جب کہ آپ سنسکرت جانتے ہی نہین تو مذاق سنسکرت سے آپکا آگاہ ہونا معلوم۔ بہلا آپ کے ایسے اعتراضون سے جنکی بنیاد ہی غلطی پر ہے ہمارا کیا بگڑ سکتا ہے بقول شخصے کہ "جنیا اگر کود یگا تو کیا پہاڑ گرا دیگا" مرزا صاحب آپکی تحقیق کی سیڑہی درجہ صداقت سے جہوٹی ہونے کے سوای نادرست اور کمزور بھی ہے۔ یہی سبب ہے کہ ہر ایک مقام سے پُرزے پُرزے ہوکر ٹوٹ ہی ہے اور آپکو منزل راستی سے پہرا کر سرگردان وادیہ جہالت کررہی ہے۔

ہان اگر کسی آریہ کی زبانی سُنتے اور وہ مقابلہ مین انکو یا اُن مین سے کسیکو لایق پرستش کہتا یا جوالہ دیتا۔ تب جائے اعتراض ہوتی۔ آپ سے بڑہکر ہم اور ہمارے بھائی اس قسم کی روایت کی تردید کررہے ہین۔ اور ہندو مسلمانون کو بُت پرستی۔ قبور پرستی۔ کعبہ پرستی پیر پرستی سے ہٹا رہے ہین جو خدا کے فضل سے روز بروز کامیابی ہے۔ آپ نے سخت دہوکہ کھایا اور بیفائدہ کاغذ سیاہ کیا۔ کسی نے کیا سچ کہا ہے

گوسالہ با پیر شد و گاؤ نشد

کیا آپکو پہلے کسی نے صلاح ندی تہی کہ اے غافل جس منزل کا راستہ نہین جانتے۔ جس سفر کیواسطے تمہارے پاس خرچ نہین جس علم سے اُمّی محض ہو اسکی بابت لاف و گذاف مت مارو اور نہ اُسکے دعویدار بنو ورنہ اول دوم مین حیرانی ونادانی اور سوم مین پشیمانی وسرگردانی ہوگی۔

براہین الاحمدیہ کے صفحہ ۹۰ ۴ حاشیہ نمبر ۳ کی عبارت

کہ اندر کوسیکا رشی کے پوتر جلدآ - اور مجھ رشی کو بڑا امداد کر دے - تمام پورانون کے شجرہ مین لکھاہے کہ کوسیکا کا بیٹا وشوامتر تہا - اور سایانا وید کا بہاشکار اسکی وجہ بیان کرنیکو کہ اندر کوشیکا کا کیونکر پوتر ہوگیا - یہہ قصہ بیان کرتاہے - جوکہ وید کے تتمہ انوکرامنیکا مین درج ہے - کہ کوشیکا ایشر اتھا کے پوتر نے یہہ دل مین خواہش کرکے کہ اندر کی توجہ سے میرے بیٹا ہو - تپ جپ اختیار کیا - جب تپ کی جلد ومین خود اندرہی نے اُسکے گہر مین جنم لیا اور آپ ہی اُسکا بیٹا بنگیا -

جواب باصواب

یہان سے صاف واضح ہوگیا کہ معترض یا اُسکے ہادی نے وید مقدس کی شکل بھی کبھی نہین دیکھی - اور یہی سبب ہے کہ اُسکی تحقیق خام ہے - افسوس اس بےعلمی اور نافہمی دعویٰ الہام ہے -

کُجا توحید خاص ایزد پاک ✤ کُجا افسانہ ہاے عشق مباک
کُجا راز حقیقت معرفت خیز ✤ کُجا شرک وجہالت ظلمت انگیز
کُجا علم الٰہی را خزینہ ✤ کُجا وہم وخیالے را دفینہ
کُجا اُمّی کُجا آن نور ادراک ✤ چہ نسبت خاک را با عالم پاک

کہان وید اور کہان پوران - کہان وحدانیت اور کہان افسانہ جات - مرزا صاحب وید قصہ جات نہین اور نہ اون مین کسی راجہ اندر کی داستانین بہری ہین اور نہ کوئی فسانجات اُسمین ہین - وہ تمام پورانون کا شجرہ کیا ہی کس ویدخوان کی تصنیف ہے اور کہان ہے - افسوس کہ جہالت وتعصب نے لوگون کی انکھین اندھی کردی ہین جس سے

راستی کو دیکھنا اور قبول کرنا گناہ تصور ہونے لگا۔ ویدون مین ایسے نام کسی انسان کے نہین ہین اور نہ کوئی بات وید کی کسی خاص شخص سے متعلق ہے۔ جسطرح ہمارے مرزا نے ویدون کا کوئی منتر ثبوت کیواسطے پیش نہین کیا اسیطرح کوئی پوران کا شلوک بھی معہ حوالہ درج نہین کیا۔ پس دعوی ہر طرح بلادلیل ہے کیونکہ یہ قصہ یا اور کوئی ویدون مین بالکل نہین ہے اب اسکا اصلی ترجمہ عرض کرتا ہون۔

"ہے سب ودیاؤن کے اُپدیشک اور اُنکے ارتھون کے نرنتر پرکاش کرنے والے انندمے پرمیشور سب اُستتی کے یوگ آپ ہی ہین۔ کرپا کر کے ہماری استتی کو گرہن کیجئے اور ہمین تازہ زندگی دیجئے تاکہ ہم لوگون مین انیک ودیاؤن کے پرگٹ کرنے والے رکھی ظہور پذیر ہون اور جگت کا اوپکار کرین" رگ وید منڈل ۱۔ انوواک ۱۳ سکت۔ منترا کا یہہ ترجمہ ہے جسکو نادانی سے الہامی صاحب نے ایک پورانی فسانہ کر کے لکھا ہے۔ خدا انہین راہ راست دکھائے اور دروغگوئی کی عادت سے بچائے۔

اسی طرح تمام منترون کے ترجمون کی نسبت خیال فرماوین کسطرح جادہ تسلیم سے پھرے ہوئے ہین ویدبھاش مین سوامی جیو نے اُنکے (انگریزون کے ترجمون کے) بہت معقولیت سے تردید کی ہے۔ جس کسی کو مرزا صاحب کی تمام متشکی تحریرات کا جو متعلق ویدمنترون کے ہین صحیح ترجمہ دیکھنا ہو وہ وید بھاش ملاحظہ فرما کر تسلی پاوے۔

چونکہ مرزا صاحب کی غلطیان حد سے افزون ہین اور اُنکا اگر اسی طرح شرح ہم جواب تحریر کرین تو کتاب کے بہت بڑھ جانے کا خوف ہے اور جواب اِنکا صحیح طور پر چونکہ ویدبھاش مین چھپ گیا ہے۔ پس دوہرانیکی کوئی ضرورت بھی نہین معلوم ہوتی ہر ایک طالب حق ویدبھاش کو خرید کر یا سماج سے دیکھ سکتا ہے اور حق و باطل مین تمیز فرما سکتا ہے۔

اعتراض مصنّف براہین احمدیہ صفحہ ۲۰۴ حاشیہ نمبر ۱۱

لیکن وید کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں۔ اور کیا تحریر میں لاویں جسمیں بجای حقایق ومعارف کے طرح طرح کے گمراہ کرنے والے مضمون موجود ہیں۔ کروڑہا بندگان خدا کو مخلوق پرستی کی طرف کس نے جھکایا۔ وید نے۔ آریوں کو صدہا دیوتوں کا پرستار کس نے بنایا وید نے

جواب باصواب

وید کی وحدانیت کی ہم مفصل تشریح پہلے کر آئے ہیں۔ اب قرآن کی نقصان رسان تعلیم کا اظہار کرتے ہیں۔

منقول از غیاث اللغات ردیف (ہ) صفحہ ۴۰۵ و ۴۰۶

باید دانست کہ ہمگی ملتہا ہفتاد و سہ اند یکے ازان سنت وجماعت و ہفتاد و دو دو سوای آن۔ بدانکہ در اصل شش گروہ اند رافضیہ[1] خارجیہ[2] و جبریہ[3] و قدریہ[4] و جہمیہ[5] و مرجیہ[6] وہر گروہے ازینہا دوازدہ فرقہ دارد۔

بیان فرقہ ہائے رافضیہ وعقائد ایشان

علویہ[1] کہ حضرت علی را نبی گویند۔ ابدیہ[2] علی را شریک (نبوت) دانند۔ شیعیہ[3] گویند ہر کہ حضرت علی را از جمیع صحابہ دوست تر ندارد کافر است۔ اسحاقیہ[4] گویند کہ نبوت ختم نشدہ است۔ زیدیہ[5] گویند در امامت نماز بجز اولاد علی دیگری نشاید۔ عباسیہ[6] بجز عباس ابن عبدالمطلب کسے را امام ندانند۔ امامیہ[7] زمین را از امام غیب خالی ندانند و نماز نگذارند۔ مگر پس بنی ہاشم۔ ناؤسیہ[8] گویند ہر کہ خود را بر دیگرے فاضل داند کافر است۔ تناسخیہ[9] گویند چون جان از قالب بر آید روا است کہ در کالبد دیگرے در آید۔ لاعنیہ[10] طلحہ و زبیر و عائشہ را لعنت کنند۔ راجعیہ[11] گویند کہ علی بار دیگر بدنیا خواہد آمد و حالا در ابر مے ماند۔ مرتضیہ[12] گویند کہ بجنگ پیش آمدن با بادشاہ مسلمان روا است۔

بیان فرقہ ہائے خارجیہ وعقاید اوشان

ازرقیہ[1] گویند کسے کہ در خواب نکوئی نہ بیند زیرا کہ وحی منقطع شدہ است۔ ریاضیہ[2] گویند کہ ایمان قول صالح وعمل صالح ونیت سنت است۔ ثعلبیہ[3] گویند کہ کارہائے ما حاصل شدہ اند بخواب حق تعالیٰ۔ نہ بقدرت وخواہش او۔ خازمیہ[4] گویند فرضیہ ایمان شناختہ نشدہ است۔ خلفیہ[5] گویند گریختن از مقابلہ کفار کہ دو چند باشند کفر است کوزیہ[6] گویند کہ بدن بدون بسیار مالش پاک نمیشود۔ کنزیہ[7] گویند دادن زکوٰۃ فرض نیست معتزلہ[8] گویند کہ شر بتقدیر الٰہی نیست و نماز با امامت فاسق روا نیست ایمان از کسب بندہ است و قرآن مخلوق است و مردگان را از دعا و صدقہ نفع نمے رسد و معراج پیش از بیت المقدس نیست و کتاب و حساب و میزان ہیچ نیست و فرشتگان از مومنین افضل اند و رویت حق در قیامت نخواہد شد و کرامت اولیا ہیچ نیست و اہل جنت را خفتن و مردن ہست و مقتول بموت خود نمے میرد و علامات قیامت مثل دجال وغیرہ ہیچ نیست۔ میمونیہ[9] گویند ایمان بالغیب باطل است۔ محکمیہ[10] گویند حق تعالیٰ را بر خلق حکم نیست۔ سراجیہ[11] گویند کہ احوال پیشینیان نہ حجت است و انکار کردن بر آن واجب۔ اخنسیہ[12] گویند نمیرسد جزائے عمل و اجر آن بہ بندہ

بیان فرقہ ہائے جبریہ وعقائد اوشان

مضطریہ[1] گویند کہ خیر و شر ہمہ از خدا است و نیست بندہ را در آن ہر دو اختیار۔ افعالیہ[2] گویند برائے بندہ فعل است ولیکن بدون قدرت و اختیار۔ معیہ[3] گویند برائے بندہ فعل و قدرت است بغیر طاقت دادن خدا تعالیٰ۔ تارکیہ[4] گویند کہ بعد از ایمان چیز دیگر فرض نیست۔ بختیہ[5] گویند ہر کہ ہست نصیب خود مے خورد پس چیزے دادن کسے را ضرور نیست۔ متمنیہ[6] گویند کہ خیر آن خیر است کہ نفس بدان تسلی یابد۔ کستانیہ[7] گویند ثواب و عقاب زیادہ نمیشود بعمل۔ حبیبیہ[8] گویند کہ دوست ہرگز عذاب نکند دوست خود را۔ خوفیہ[9] گویند کہ دوست ہرگز نترساند دوست را۔ فکریہ[10] گویند کہ فکر در معرفت حق از عبادت بہتر است۔ حسبیہ[11] گویند کہ در عالم قسمت نیست۔ حجتیہ[12] گویند کہ چون کارہا

بہ تقدیر خدا است بر بندہ ہیچ حجت نیست کہ بدان گرفتار شود۔

بیان فرقہ ہای قدریہ وعقاید اوشان

احدیہ گویند کہ ما را بالفرض اقرار است بر سنت انکار۔ ثنویہ گویند کہ نیکی از یزدان است و بدی از اہرمن۔ کیسانیہ گویند کہ افعال ما مخلوق است یا نہ۔ شیطانیہ گویند کہ شیطان را وجود نیست۔ شریکیہ گویند ایمان غیر مخلوق است۔ گاہ باشد وگاہ نباشد۔ وہمیہ گویند کہ فعلہاے ما را مکافات نیست۔ رویدیہ گویند دنیا فانی نیست۔ ناکثیہ گویند خروج بر امام جائز است۔ متبریہ گویند کہ توبہ گنہگار قبول نیست۔ قاسطیہ گویند کہ کسب علم و مال و حکمت و ریاضت فرض است۔ نظامیہ گویند کہ حق تعالی را شے گفتن روا است۔ متوکفیہ گویند نمیدانم کہ شر مقدر است یا نہ۔

بیان فرقہ ہای جہمیہ وعقاید اوشان

این دوازدہ فرقہ متفق اند بر اینکہ ایمان بالقلب است نہ بزبان و منکر عذاب قبر و سوال منکر و نکیر و حوض کوثر و ملک الموت و کلام حق بموسی اند و اختلاف دارند درمیان خودہا۔ معطلیہ گویند کہ اسمائے حق تعالی و صفات او مخلوق اند۔ متربصیہ گویند علم و قدرت و مشیت مخلوق اند و خلق غیر مخلوق است۔ مترافیہ گویند کہ حق تعالی در مکان نیست۔ واردیہ گویند ہرکہ در دوزخ رود باز بیرون نخواہد آمد و مومن در دوزخ نخواہد رفت۔ حرقیہ گویند کہ اہل دوزخ چنان سوزند کہ از ایشان یک اثر در دوزخ نماند۔ مخلوقیہ گویند کہ قرآن و توریت و انجیل و زبور مخلوق اند۔ عبریہ گویند کہ محمد رسول اللہ مردے بود عاقل و حکیم نہ رسول۔ فانیہ گویند کہ جنت و دوزخ ہر دو فنا خواہند شد۔ ناوقیہ گویند بود معراج بروح نہ بہ تن۔ و حق تعالی مرئی است در دنیا۔ عالم را قدیم و قیامت را منکر اند۔ لفظیہ گویند قرآن کلام قاری است نہ کلام الٰہی گر معنی کلام الٰہی است۔ قبریہ منکر عذاب قبر اند۔ واقفیہ گویند کہ در مخلوقیت قرآن ما را توقف است۔

بیان فرقہ ہای مرجیہ وعقاید اوشان

برین متفق اند کہ پیغمبران برای نظام کار عالم خوف و رجا مے نمایند و گرنہ حق تعالی بے نیاز است از عذاب کردن بر بندگان۔ تارکیہ گویند ہیچ چیز

دیگر بعد ایمان فرض نیست ۔ شائیہ[2] گویند ہر کہ گفت لا الہ الا اللہ بکند ہر چہ خواہد ہیچ عذاب نیست ۔ راجیہ[3] گویند بندہ بطاعت مقبول و بمعصیت عاصی نمیگردد ۔ شاکیہ[4] شک وا ز اندر ایمان خود گویند کہ ایمان روح است ۔ نہیہ[5] گویند ایمان علم است ہر کہ نداند جمیع اوامر و نواہی پس آن کافرست ۔ عملیہ[6] گویند کہ ایمان عمل ست ۔ منقوصیہ[7] گویند ایمان گاہے زیادہ میشود و گاہے کم ۔ مستثنیہ[8] گویند ما مومنان ہستیم انشاء اللہ تعالی ۔ اثریہ[9] گویند قیاس باطل است صلاحیت دلیل ندارد ۔ بزغیہ[10] گویند اطاعت امیر واجب است اگرچہ امر کند بمعصیت ۔ مشبہیہ[11] گویند حقتعالی آدم را بر صورت خود آفریدہ است ۔ حشویہ[12] گویند واجب و سنت و مستحب ہمہ واحد اند" و ابو القاسم رازی ہفت فرقہ دیگر ہم از ایشان بر آوردہ ۔ کرامیہ[1] ۔ دہریہ[2] ۔ حالیہ[3] ۔ باطنیہ[4] ۔ اباحیہ[5] ۔ براہمیہ[6] ۔ اشعریہ[7] و اسمائے بعضے از ایشان سوفسطائیہ و فلاسفہ و ثمنیہ و مجوسیہ ہم یافتہ شدہ"۔

حجت الاسلام امام محمد غزالی اپنی تصنیفون مین فرماتی ہین کہ بنیاد ان بہتر[2] فرقون کی چھہ مذہب ہین ۔ تشبیہ[1] و تعطیل[2] و جبر[3] و قدر[4] و رفض[5] و نصب[6] ۔

عمدۃ المعتقدین شہاب الحق فضل اللہ بن یوسف الثوری نے لکھا ہی کہ تشبیہان خدا کو نالایق صفتون سے منصوب کرتے ہین اور جوہر اور عرض سی نسبت کرتے ہین ۔ اور تعطیلیان خدا کی منکر ہوگئی اور اُسکی صفتون کا نفی کردیا کہ اُسمین خدای کی کوئی صفت نہین ہی بلکہ بھلی یہہ ہی کہ اس جہان کا کوئی صانع نہین ہے ۔ یہہ ہمیشہ سے ایسا ہی ہے جیسا کہ اب ہی اور بعضی بزرگ اُن سے فلاسفی کے اُس عقیدے کے معتقد ہین کہ خدا تعالی تمام دنیا کی چیزون کی علت ہی اور مادہ عالم ہمیشہ اُسکے قبضہ مین ہے ۔

جبریہ ۔ تمام کامون کا جو انسانون سے صادر ہوتے ہین فاعل خدا کو تبلاتے ہین

اور خود فاعل ہونے سے انکاری ہین قدریہ تمام کامون کے فاعل خود ہی کہلاتے ہین اور خالق افعال خدا کو نہین جانتے اور روافض علیؓ کی محبت مین بڑھ گئے ہین۔ اور عثمان اور ابوبکر اور عمر کی نسبت بہت بُری باتین استعمال کرتے ہین اور کہتے ہین جو بعد محمدؐ کے علیؓ پر بعیت نہین کرتا وہ مومن نہین ہے اور نواصب دوسرون کی محبت مین بڑھکر علیؓ کو بُرا کہتے ہین اور اُسکے پیرؤن کو دائرہ ایمان سے خارج جانتے ہین

امویہ و یزیدیہ فرقون کا حال شرق کے پہاڑون مین ایک مشہور سرزمین ہے جسکو شکونہ کہتے ہین۔ حاکم اُس ملک کا معاویہ بن ابی سفیان کی اولاد سے کہلاتا ہے اُس سرزمین کے لوگ بہادر و جنگجو اور نماز گذار ہین۔ اور محمدؐ کی نبوت کے قایل۔ اور معاویہ کی خلافت اور امارت کے پیرو۔ علیؓ کے حق مین لعنت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ خدائی کا دعوی کرتا تہا اور اپنی خدای کی بابت لوگون کو دعوت کرتا تہا۔ اور خطبۃ البیان سے شہادت لاتے ہین کہ وہ خدائی کا دعوی وار تہا۔

انا اللہ وانا الرحمٰن وانا الرحیم وانا العلی و انا الخالق وانا الرزاق وانا الحنان وانا المنان وانا مُصوّر النطفۃ فی الارحام۔ ترجمہ علی کہتا ہے مین اللہ ہون اور مین رحمٰن ہون اور مین رحیم ہون اور مین علی ہون اور مین خالق ہون اور مین رزاق ہون اور مین حنان ہون اور مین منان ہون اور مین پیٹو مین نطفہ کا مصور ہون۔ اور ایسے ہی بہت قول اُسکے ہین اور ایسے ہی دعاوی فرعون اور نمرود کے تھے اسی سبب سے وہ خونریز اور بیرحم اور ہزال تہا محمد صاحب سے اکثر بے ادبانہ سلوک کیا کرتا اور یہ آیت قرآن (سورۃ بقر) کی علی کے حق مین ہے ومن الناس من یعجبک قولہ فی الحیوۃ الدنیا ویشہد اللہ علی ما فی قلبہ وھو الد الخصام۔ ترجمہ اور آدمیون کوئی ہے جو تعجب دلاتا ہے تجہے قول اُسکا درباب زندگانی دنیا کی اور گواہ لاتا ہے خدا کو اوپر جو اوسکے دل مین ہے حالانکہ وہ سخت لڑنیوالون سے ہے

اور کہتے ہین کہ حسن اور حسین رسول کی آل سے نہین ہین بموجب اس آیت (سورہ احزاب ۵)
کے ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ وختم النبیین ترجمہ
"محمد کسی آدمی کا باپ نہین مگر رسول ہے خدا کا اور مہر ہے اگلے پیغمبرون کی"۔ اور کہتے
ہین کہ حسین بن علی تسخیر ملک کے واسطے عراق مین آیا تھا جس سبب سے یزید کے ہاتھ سے
مارا گیا۔ اور وہ لوگ محرم کی دسوین کو سوار ہو کر بڑے میدان مین نکلتے اور حسین کی صورتین
بنا کر اُن پر گھوڑے دوڑاتے ہین اور اُسدن کو مبارک اور فتحمندی کا روز جانتے ہین اور
عیدین سے شادی زیادہ کرتے ہین۔ کیونکہ اُسی روز یزید علیہ السلام نے باغی پر غلبہ
پایا تھا اور اُن مین ایک گروہ کے لوگ شمشیر کشیدہ اُسروز دوڑتے ہین اور علی اور اولاد
اُسکی کو نفرین کرتے ہین اور اسی طور سے روزے جمع کرتے ہین اور انکو سیاف کہتے ہین
انکا اعتقاد ہے کہ پیغمبر ہمارا مارنے اور جلانے پر قادر تھا اور جو کچھ چاہتا تھا کرتا تھا لیکن
وہ امر اُسکے پیروؤن پر جائز نہین۔ مثلاً محمد صاحب حیوانون کو مارتے تھے کیونکہ وہ جلانے
پر قادر تھے اور ہمکو نہین چاہیے کہ کسی جاندار کو بیجان کرین کیونکہ ہم اُسکو زندہ نہین کر سکتے
اور نہ ہماری واسطے پیدا ہوا۔ اور اسی طرح پیغمبر صاحب جسکی جورو چاہتے تھے لے لیتے تھے
کیونکہ جہان اُنکے واسطے ہے۔ لیکن ہمکو واجب نہین ہے کہ کسیکی جورو لے لین۔ اسی
واسطے شکوہ نہین جاندار کو نہین مارتے ہین۔ نباتات کے کہانے پر گزارہ کرتے ہین
اور شہد اور روغن اور ایسی مقوی چیزین کہا کر عیش سے زندگی گذارتے ہین
اور خونخواری نہین کرتے۔

مذہب اہل شیعہ

شیعہ اعتقاد رکھتے ہین کہ مذہب مستقیم وہ ہے جو توحید اور
عدل اور نبوت اور امامت اور معاد پر ایمان رکھے۔ اور پانچون کی تصدیق کرے محمد نے
علی کو چن لیا۔ اور وصی اور خلیفہ اپنا بنایا۔ محمد کے بعد علی تمام پیغمبرون اور اولیاؤن سے
بہتر ہے۔ اور ابوبکر اور عثمان وغیرہ کو بیگناہ اماموں کا حق غصب کرنے والا جانتے ہین

اور اونکو نفرین کرتے ہین اور بہت سے اُن مین یقین رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ عثمان نے بعضی صورتین جو علی اور اوسکی آل کی بزرگی مین تھین قرآن سے نکال دین - اور اُن سورتون مین سے ایک یہہ سورۃ ہے جو عثمان نے قرآن مین درج نہین کی -

بسم الله الرحمن الرحیم

یا ایہا الذین آمنوا آمنوا بالنورین انزلناہما یتلوان علیکم آیاتی ویحذرانکم عذاب یوم عظیم ٥ نوران بعضہما من بعض وانا السمیع العلیم ٥ ان الذین یوفون بعہد الله ورسولہ فی آیات لہم جنات نعیم ٥ والذین کفروا من بعد ما آمنوا بنقضہم میثاقہم وما عاہدہم الرسول علیہ تقذفون فی الجحیم ٥ ظلموا انفسہم وعصوا لوصی الرسول اولیٰک یسقون من حمیم ٥ ان الله الذی نور السموات والارض بما شا واصطفی من الملیکۃ والرسل وجعل من المؤمنین اولیٰک فی خلقہ یفعل الله ما یشا لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم ٥ قد مکر الذین من قبلہم برسلہم فاخذتہم بمکرہم ان اخذی شدید الیم ٥ ان الله قد اہلک عادًا وثمود بما کسبوا وجعلہم لکم تذکرۃ فلا تتقون ٥ و فرعون بما طغیٰ علیٰ موسیٰ واخیہ ہارون اغرقناہ ومن تبعہ اجمعین ٥ لیکون لکم آیتہ وان اکثرکم فاسقون ٥ ان الله یجمعہم فی یوم الحشر فلا یستطیعون الجواب حین یسئلون ٥ ان الجحیم ماویٰہم وان الله علیم حکیم ٥ یا ایہا الرسول بلغ انذاری فسوف یعلمون ٥ قد خسر الذین کانوا عن آیاتی وحکمی معرضون ٥ مثل الذین یوفون بعہدک انی جزیتہم جنات النعیم ٥ ان الله لذو مغفرۃ واجر عظیم ٥ وان علیًا من المتقین ٥ وانا لنوفیہ حقہٗ یوم الدین ٥ ما نحن عن ظلمہٖ بغافلین ٥ وکرمناہ علیٰ اہلک اجمعین ٥ فانہ وذریتہٗ لصابرون ٥ وان عدوہم امام المجرمین ٥ قل الذین کفروا بعد ما آمنوا طلبتم زینتہ

الحیوة الدنیا واستعجلتم بہا ونسیتم ما وعدکم اللہ ورسولہ ونقضتم العہود
من بعد توکیدہا وقد ضربنا لکم الامثال لعلکم تہتدون ٥ یا ایہا الرسول
قد انزلنا الیک اٰیات بینات فیہا من یتوفیہ مؤمنا ومن یتولّہ من بعدک
یظہرون ٥ فاعرض عنہم انہم معرضون ٥ انا لہم محضرون ٥ فی یوم لا یغنی
عنہم شیئ ولا ہم یرحمون ٥ ان لہم فی جہنم مقاماً عنہ لا یعدلون ٥
فسبح باسم ربک وکن من الساجدین ٥ ولقد ارسلنا موسیٰ وہارون
بما استخلف فبغوا ہارون فصبر جمیل فجعلنا منہم القردة والخنازیر ولعناہم
الی یوم یبعثون ٥ فاصبر فسوف یبصرون ٥ ولقد اٰتیناک الحکم کالذین
من قبلک من المرسلین ٥ وجعلنا لک منہم وصیاً لعلہم یرجعون ٥ ومن
یتولّ عن امری فانی مرجعہ فلیتمتعوا بکفرہم قلیلاً فلا یسئل عن الناکثین ٥
یا ایہا الرسول قد جعلنا لک فی اعناق الذین اٰمنوا عہداً فخذہ وکن من
الشاکرین ٥ ان علیاً قانتاً باللیل ساجداً یحذر الاخرة ویرجوا ثواب ربہ
قل ہل یستوی الذین ظلموا وہم بعذابی یعلمون ٥ سیجعل الاغلال فی
اعناقہم وہم علی اعمالہم یندمون ٥ انا بشرناک بذریة الصالحین ٥ و
انہم لامرنا لا یخلفون فعلیہم منی صلواة ورحمة احیاءً واموتاً یوم یبعثون ٥
وعلی الذین یبغون علیہم من بعدک غضبی انہم قوم سوءٍ خاسرین ٥ و
علی الذین سلکوا مسلکہم منی رحمة وہم فی الغرفات اٰمنون والحمد للہ رب
العالمین ٥ اسی طرح اور بھی صدہا باتون مین انکا اختلاف ہے۔

علی الٰہیان کا حال کوہستان شرق مین ختا کے نزدیک ازین نام ملک ہے
اور اُسے ارہل بھی کہتے ہین اُس ملک کے باشندون کا اعتقاد ہے کہ جب کوئی خدا کی
ماہیت کو نہین جانتا اسواسطے خدا کو ضروری تھا کہ مجسم ہو کر لوگون کو اپنے حکم کی تعمیل کراوے

اور اپنے مذہب پر چلاوے اور یہہ بات کسی طرح غیر ممکن نہین - اسواسطے خدا جسمانی ہوسکتا ہے تا کہ دُنیا کا انتظام چلتا رہے اور کفر غلبہ نہ کرے - اسیواسطے اُس حکیم مطلق کی حکمت نے اقتضا کیا کہ اپنے آپ کو انسانون مین ظاہر کرے - چنانچہ اس زمانہ مین وہ خورشید سپہر کمال سوائے علی کے اور کہین ظاہر نہین ہوا - بلکہ تحقیقاً اُمّی پیغمبر ہمارے نے علی کے مبارک وجود کو چندین دانا نبیون کے برابر گنا - اور تمام انبیاؤن کی صفات اُسکے مبارک وجود مین موجود دیکھین - اور یہی سبب ہے کہ بزرگ لوگ اِس ابوالبشر کی تصویر کو دیکھتے ہین اور اِسی کو نوح کی کشتی کا بچانے والا اور اُسکو ابراہیم کے لباس مین آگ سے کھیلنے والا اور اُسی کو موسیٰ کے قالب مین کلیم اللہ جانتے ہین اور حدیث ان اللہ خلق آدم علی صورتہ بھی اسی کی تائید کرتی ہے - کیونکہ آدم اولیاؤن کا اور ابوالبشر اصفیاؤن کا سوائے علی مرتضیٰ کے اور کوئی نہین ہو ایک سو ایک نام علی مرتضیٰ کا ہمیشہ صُبح جاپ کرتے ہین اور رایتُ ربّی فی صورتہ امرٌ کی حدیث کا بھی مشارٌ الیہ علی مرتضیٰ جانتے ہین اور بآواز بلند سُناتے ہین **بیت**

غرض ز بُت شکنی ہا جز این نبود نبی را　　که دوش خود بکفِ پائے مرتضی برساند

اور خانہ کعبہ کو اسی سبب سجود مانتے ہین اور تناسخ نورِ حق کے بھی آدم سے علی تک قایل ہین اور عموماً وردِ اپنا علی اللہ کرتے ہین اور محمد کو پیغمبر اور بہیجا ہوا علی اللہ کا یقین کرتے ہین یعنے جبکہ خدا نے دیکھا کہ میری پیغمبر سے کام نہین چلتا خود تشریف ارزانی کی - اور قالب علی اللہ مین ظہور پذیر ہوا - اور کہتے ہین کہ یہہ موجودہ قرآن عمل کے لایق نہین کیونکہ یہہ وہ قرآن نہین جو علی اللہ نے محمد کو دیا تھا - بلکہ یہہ ابو بکر - عمر و عثمان کی تصنیف ہے - بعضے ان سے اس قرآن کو ناکامل جانکر علی اللہ کی نظم و نثر کو بھی اس صحیفہ مین مکمل کرتے ہین بلکہ اُسکو قرآن پر بہت ترجیح دیتے ہین - کیونکہ وہ بذریعہ محمد کے آیا اور یہہ بلا ذریعہ کی خود علی اللہ سے حاصل ہوا اور انمین ایک فرقہ ہے جنکو **علویہ** کہتے

ہین جوانہی کو علی کی اولاد سے بتلاتے ہین اور موجودہ قرآن کو عثمان کا بنا ہوا ایسا نایقین کرتے ہین جسجگہ قرآن کو پاتے ہین نیہر ان غضب سے جلاتے ہین اور یقین کرتے ہین کہ علی اللہ کا جسم آفتاب سے ملگیا اسواسطے اب آفتاب بجای اُسکے ہمارا مددگار ہی اور بیان کرتے ہین کہ علی کے حکم سے آفتاب غروب ہو کر پہر واپس چلا آیا تہا اور اُسکو عین شمس کہتے ہین اور شمس کو بھی علی اللہ جانتے ہین - اور بڑی بڑی الہام و کرامات و معجزون کے قائل ہین اور گوشت نہین کہاتے بموجب علی اللہ کے اس ارشاد کے لاتجعلوا بطونکم مقابر الحیوانات یعنے مت بناؤ شکمون کو حیوانونکی قبرین - اور جو قرآن مین بعضے حیوانات کا کہانا لکہا ہے وہ گوشت ابوبکر و عمر و عثمان اور اُنکی پیروؤن کا ہی - اور یہہ ضرور کہانا چاہیے کیونکہ علی اللہ کے مخالف ہین - اور علی اللہ کی مورت کو سجدہ کرنا جائز ہے اور تناسخ کے قائل ہین - اور ممالک ہونچہ کے باشندگان بھی اسی مذہب کی ہین اور علی کو اللہ جانتے ہین -

فرقہ صادقیہ کا حال یہہ لوگ محمد اور مسیلمہ دونون کو نبی جانتے ہین اور انہی کو رحمانیہ مانتے ہین کیونکہ رحمن مسیلمہ کا نام ہے - اور بسم اللہ الرحمن الرحیم کا یہی حاصل کلام ہی یعنے مسیلمہ کا خدا رحیم ہے وہ کہتے ہین کہ ہر مومن پر فرض ہے کہ مسیلمہ کو نبی جانی ورنہ اُسکا اسلام مشکل ہے - اور اکثر آیات فرقانی† و فاروقی‡ کو گواہ بتلاتے ہین کہ مسیلمہ ضرور نبی ہے اور محمد کا شریک - بلکہ برہان قاطع سے بتلاتے ہین کہ شاہد دو چاہیے! اُس سے

---

† فرقان یعنے جدا کنندہ حق از باطل و این کتابیست کہ محمدیان او را کلام اللہ گویند و مشہور نام او قرآن ہست و تسلیم مے کنند کہ نازل شدہ است بر محمد کہ نبی شان بود -

‡ فاروق یعنے فرق کنندہ میان حق و باطل و این مشتمل بر دو حصہ است فاروق اول و فاروق ثانی کتابے است کہ صادقیہ او را کلام اللہ دانند و تسلیم میکنند کہ نازل شدہ است بر مسیلمہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ نبی شان بود -

زیادہ کیونکہ الہام ورسالت جیسا امر خطیر جسقدر مضبوط شہادتون سے مزین ہو وہی بہتر ہے اور اُسکے فضائل ومعجزات بھی مثل محمدیان کے حد سے زیادہ بیان کرتے ہین بلکہ محمدی بھی اُسکے معجزات کے قائل ہین چنانچہ مصنف روضۃ الاحباب لکھتا ہی "خوارق عجیبہ کہ برعکس معجزات نبویہ بود حق تعالی بردست او ظاہر مے کرد یا از برای استدراج دی دیا بنا بر سحر وشعوذ" چاند کو بھی اُسنے مثل محمد صاحب کے بلایا اور گود مین ٹھلایا - اور اُس کے معجزون کے مفصل حالات مدارج النبوۃ رکن چہارم کے صفحہ ۳۲۰ و ۳۲۱ مین بھی درج ہے اور صادقیہ ہزارون لاکھون اُسکے گواہ ہین - اور فصاحت وبلاغت اُسکی اس حد تک تھی کہ تمام فصحاے عرب کی زبان اُسکے مقابلہ سے بند تھی خدا نے اُسپر کتاب بھیجی جسکا نام فاروق ہی اور وہ بھی دعوی فصاحت فاروق کا ابتدائے زمانہ نبوت سے (جسکو ۱۳۰۰ برس کا عرصہ ہوا ہی) کرتے ہین اور فاتوا بسورۃ من مثلہ ان کنتم صادقین نہایت جوش و خروش سے پڑہتے ہین کہ اگر سچے ہو تو ایسی سورۃ بناؤ اور میدان مین آؤ - مگر آجتک کوئی بھی نہ بنا سکا - صادقیہ کہتے ہین کہ قرآن اور فاروق کو بغیر محمد اور مسیلمہ کے کوئی نہین سمجھتا ہے صدہا اُسکے حافظ موجود ہین - بعد وفات محمد کے خدا نے مسیلمہ پر ایک اور کتاب یعنے فاروق ثانی ارسال کی - اور یہی سبب ہے کہ بعضی باتین صادقیہ اور محمدیہ کے برخلاف ہین کیونکہ چند امور خدا نے بعد وفات محمد کے منسوخ کر دئیے جیسا کہ محمد کے وقت مین بھی بہت سی آیات قرآن سے منسوخ ہوگئین اور کہتے ہین کہ خدا ہاتھ موںہہ وغیرہ سب اعضاء رکھتا ہے - مگر نہ مثل مخلوقات کے - اور خدا کے دیدار کے بروز قیامت قائل ہین اور مثل محمدیہ کے وہ بھی عقل کو فاروق کی بعضی باتون مین دخل دینا کفر جانتے ہین اور فاروق ثانی مین لکھا ہے کہ قبلہ کی طرف نماز کرنے والی آیت منسوخ ہوگئی ہے اب جسطرف چاہو سجدہ کرو جیسے کہ محمد کی زندگانی مین بیت المقدس والی آیت منسوخ ہوگئی تھی پس اب بروقت نازل ہونے فاروق ثانی کے قبلہ کی طرف متوجہ ہونا کفر ہے

کیونکہ یہ خدا کی نسبت الزام ہے اسواسطے کسی گھر کو یا محراب کو قبلہ کرنا بُت پرستی ہے اور تینون نمازین ایک ہی طرف موںہہ کرکے نہ پڑہے بلکہ مختلف جوانب رُخ کرکے کیونکہ ایکطرف توجہ کرکے نماز پڑہنا بُت پرستی ہے یعنے کسی مکان خاص کا تعین نہ کرے کیونکہ یہہ شرک ہے اور کعبہ کو بیت اللہ نہین کہنا چاہئے کیونکہ خدا کا کوئی گھر نہین۔ اور نمازین نام پیغمبر کا نہ لینا چاہئے کیونکہ یہہ گستاخی ہے۔ اور نماز تین وقت پڑہنی چاہئے۔ کیونکہ دو وقت کی نماز (عشا بامداد) خدا نے مسیلمہ کی خاطر معاف کردین۔ ابلیس کو جو آدم کے سجدہ کا حکم قرآن مین ہی یہہ کفر ہے فاروق کے روسے یہہ بات گناہ قرار پاکر منسوخ ہوگئی۔ یہہ حکم خدا کی طرف سے نہتہا۔ نکاح مین صرف رضامندی فریقین کافی ہے۔ اور چچا اور ماموں وغیرہ کی لڑکی جو محمد کے عہد تک جائز تہی۔ بعد مرنے اُسکے خدا نے حکم بہیجا کہ یہ بات حرام ہے۔ فاروق مسیلمہ مین حکم ہے کہ لڑکی اُسکی لو جس سے سابقہ رشتہ داری نہو ایک عورت سے زیادہ نکاح روا نہین ہے البتہ متعہ جائز ہے۔ مرغ خانگی کا کہانا درست نہین کیونکہ یہہ اوڑہنو الاخوک ہے۔ روزہ رمضان کے منع ہوگئے کہ بجائے روزہ کی شب رکہو۔ آفتاب کے ڈوبنے سے آفتاب کے نکلنے تک کچہہ نکہاؤ اور نہ پیو اور نہ جماع کرو۔ اور خفتنہ کرانا یہودی ہوجانا ہی اسواسطے منع ہے۔ تمام سکرات حتی کہ افیون اور جوز بہی حرام ہے۔ مسیلمہ کو خدا نے حکمدیا کہ جب لڑکا پیدا ہووے بہتر ہے عورت سے جماع نہ کرے اور دونون خدا کی یاد مین رہین ورنہ ایکبار روز سے زیادہ صحبت نکرے فاروق ثانی مین زنا مباح ہے کیونکہ بہشل اور بازاری سوداؤن کے ہے۔ ابوبکر کو بُرا کہتے ہین کہ اُسنے طمع خلافت کیواسطے مسیلمہ کو مروا دیا جیسے یہودا اسکریوطی نے عیسیٰ کو مروا دیا تہا۔ فاروق مسیلمہ کی چند آیتین یہ ہین۔

یا صفدع نقی الیکم نیقتن ۝ لا الشراب تشربین ۝ ولا الملاح تکدرین ۝ ولا الطین تفارقین ۝ ولا المعذوبتہ تمنعین ۝ لنا نصف الارض والقریش

نصفاً ولکن قریش قوم یعتدون ٥ اُسکے واسطے (مسیلمہ کیواسطے) فرقان کی سورۃ

الذریت کے جواب مین خدا نے یہہ آیتین نازل کین -

(از فرقان محمد) والذریت ذروًا ٥ فالحملت وقرًا ٥ فالجریت یسرًا ٥ فالمقسمت

امرًا ٥ انما توعدون لصادق ٥ وان الدین لواقع ٥ والسماء ذات الحبُک ٥ انکم

لفی قولٍ مختلفٍ ٥ یوفک عنہ من افک ٥ یہ قرآن کی آیتین ہین۔

(از فاروق مسیلمہ) والذارات ذرعًا ٥ فالحاصرات حصرًا ٥ فالذاریات

قمحًا ٥ فالطاحنات طحنًا ٥ فالخابزات خبزًا ٥ فالثاردات ثردًا ٥ فاللاقمات

لقمًا ٥ اھالتہ وسمنا ولقد فضلتم علیٰ اھل الوبر وما سبقکم اھل المدر ٥

(دیگر) الم تر ان اللہ خلق النساء افراجًا ٥ وجعل الرجال لھن ازواجًا ٥ فنولج

فیھن ایلاجًا ٥ ثم تخرج ما شئنا اخراجًا ٥ فینتجن لنا انتاجًا ٥ (دیگر) الم تر الیٰ

ربک کیف فعل بالحبلیٰ ٥ اخرج منھا نسمۃً تسعیٰ ٥ من بین صفاقٍ وغشی ٥

جب ابوبکر خلیفہ نے یہ آیتین سُنین اُسکی بلاغت وفصاحت پر بہت ہی تعجب کیا (کیونکہ عرب

مین اُسکی فصاحت اعلیٰ درجہ کی مشہور تھی) اور فرمایا کہ ایسی نفیس کلام اُسنے تمہین بناکر گمراہ کیا۔

اِسی طرح وہابیہ۔ نیچریہ۔ شمشیہ وغیرہ اور فقیرون وقلندرون کے صدہا گروہ موجود

ہین ماسوای اِسکے اور بھی کئی فرقہ ہین جو باوجود مُسلمان کہلانے کے ایکدوسرے کے

خون کے پیاسے ہین علیٰ ہذا القیاس قرآن کی اسی برخلاف تحریر و دور از انصاف

تسطیر سے محمدی مذہب مین ۱۳۰۰ برس سے سخت طرح کی گڑبڑ پڑ گئی کوئی کسی زیارت کا

پوجاری۔ کوئی کسی روضہ کا مجاور۔ کوئی نگاہی والیکا بندہ۔ کوئی محمد کا پرستندہ۔ کوئی مدینہ

کا دیندار۔ کوئی سرور کا سرور یہ۔ کوئی شیخ سدو کا صدقہ خور اور متوالا بنگیا۔ کوئی خاک

+ **فٹ نوٹ** - دیکھو روضۃ الاحباب مقصد اول باب دوم اور تاریخ ابوالفدا عربی۔

‡ **فٹ نوٹ** دیکھو معارج النبوۃ صفحہ ۵۰۴ رکن چہارم عمر فاروق بعد وفات محمد این خطبہ خواند من کان نعبد محمدًا فان محمدًا قد مات ومن نعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت یعنی جو محمد کو پوجتے ہین انہین معلوم ہو کہ محمد مر گیا اور جو خدا کو پوجتے ہین جانین کہ خدا زندہ ہے

کربلا پر قربان ہی۔ کوئی نجف کی تلاش مین سرگردان ہے کوئی خدا کو لاجواب کر رہا ہے کوئی علی کو خدا مانکر اُسکے نام پر مر رہا ہے کوئی سورج کو خدا جانتا ہے اور کوئی رعد کو۔

اب ہر ایک منصف مزاج بعد ملاحظہ تمام حالات کے حق و باطل مین تمیز کر سکتا ہے کہ حقیقت کیا ہے اور کسقدر اندہیر ہو رہا ہے۔ کیا کہین معقولات کی تعلیم کا نشان بھی موجود ہے؟ خلاف اِسکے کہ قرآن ایک خدا کی طرف راہنمائی کرتا۔ یا کفر و بت پرستی کو اکہیڑتا۔ بالعکس اُسکے دقایق معرفت وحقایق وحدت کو تبلانے مین نہایت قاصر رہا بالعوض محبت و توحید کے اُس مین طرح طرح کے شرک و خونخواری موجود ہے۔ اِن کروڑہا محمدیون کو خونخوار کس نے بنایا؟ قرآن نے۔ محمدیون کو مکان پرست کس نے بنایا؟ قرآن نے کبھی بیت المقدس اور کبھی کعبہ کی طرف کس نے بھٹکایا؟ قران نے۔ محمدیون کے ہاتھون سے لہو کا دریا کس نے بہایا؟ قران نے۔ علی کو خدائی کی گدی پر کس نے بٹھایا؟ قران نے۔ خدا کو مکّار و ٹھٹھہ باز و گمراہ کرنے والا کس نے بتایا؟ قران نے آدم کو فرشتون کا خدا کس نے بنایا؟ قران نے۔ آگ کے آگے موسیٰ کو کس نے جھکایا؟ قرآن نے۔ شیطان کو بت پرستی نکرنے سے لعنتی کس نے جتایا؟ قران نے۔ سورج کو خدا سے بڑا یا خدا کس نے سمجھایا؟ قران نے۔ عورتین[*] تمہاری کھیتیان ہین جاؤ اپنے کھیت مین جس راستہ سے تمہاری مرضی ہو کس نے ارشاد فرمایا؟ قران نے۔ عورتون کو حیوان مطلق سے کم قدر کس نے کرایا؟ قران نے۔ خدا کو غافل کس نے بنایا؟ قران نے۔ پیر پرستی و ملایک پرستی مین کروڑون کو کس نے مشرک بنایا؟ قران نے

[*] نساؤکم حرث لکم فاتوحرث لکم انی شئتم (سورۃ بقر) عورتین تمہاری کھیتیان ہین جاؤ اپنی کھیت مین جہان سی مرضی ہو تمہاری تفسیر حسینی والاصابہ تشریح کرتا ہی کہ انی شئتم یعنی خواہ بطریق دُبر خواہ بطریق قبل عورت سی صحبت کرو تفسیر سیوطی و امام فخر الدین رازی وغیرہ کا اعلانیہ ادعا ہی کہ بحالت حیض عورت سی اغلام وا ہی کتاب انساب مین امام مالک کی مسند سی فعل جائز ہی۔ ادہ مُقدمشہور سی یہی بیہی ظہور ہوتا ہی مصنف اعجاز محمدی لکہتا ہی کہ طریقہ شیعاں اثنا عشریہ مین وطی فی دبر جواب مسئلہ لاجواب ہی۔

براہین الاحمدیہ جلد نمبر ۴ صفحہ ۳۹۲ حاشیہ نمبر ۱۱

قولہ جو آریہ ہین وہ خدا کو خالق نہین سمجھتے۔ اور اپنے روحون کا رب اُسکو قرار نہین دیتے۔

اقول جھوٹھ بکتے ہو تمام آریہ ایشور کو سب سنسار کا خالق جانتے ہین اور اپنی روحون کا رب بھی مانتے ہین بلکہ تمام جہان کی روحون کا رب وہی ہے اُس کے سوا ہمارا سوامی اور معبود کوئی نہین ہے خدا سے ڈرو اور جھوٹھ بکنے سے پرہیز کرو۔

قولہ اور جو اُن مین بُت پرست ہین وہ صفت ربوبیت کو رب العالمین سے خاص نہین سمجھتے اور تینتیس کروڑ دیوتا ربوبیت کے کاروبار مین خدا تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے ہین اور اُن سے مرادین مانگتے ہین۔

اقول اگر وہ تینتیس کروڑ دیوتا اُن کو خدا سمجھتے ہین تب تو آپکی جائے اعتراض ہے ورنہ کسی بُت پرست کا درجہ جامی وغیرہ مومنون سے کم نہین ہے وہ جبرائیل و میکائیل و عزرائیل وغیرہ فرشتون کو ربوبیت کے کاروبار مین خدا کا شریک ٹھہراتے ہین۔ اور انکا نام ربّ النوع* بتلاتے ہین یعنی ایک ایک قسم کا رب اور اسی طرح کروڑہا مسلمان پیر پرستی غوث الاعظم پرستی سخی سرور پرستی مدینہ پرستی خاک نجف پرستی علی پرستی شمس پرستی۔ قبور پرستی۔ کعبہ پرستی۔ تابوت† سکینہ پرستی مین سرگردان اور عودہ غلمان

---

* ربّ بالفتح و تشدید با۔ خداوند (سوامی) پروردگار (پالنیوالا) بصلاح آرندہ (نیکی کیطرف ہدایت کرنیوالا) ردیف با۔ غیاث اللغات صفحہ ۱۹۱

* ربّ النوع فرشتہ کہ حقتعالیٰ برای پرورش و حفاظت ہر یکنوع از انواع حیوانات و جمادات مقرر فرمودہ چنانکہ برای پرورش ہر نوع فرشتہ علیحدہ است (غیاث اللغات ردیف را)

† ان آیۃ ملکہ ان یأتیکم التابوت فیہ سکینۃ من ربکم (سورۃ البقر) یعنی تمہارے پاس تابوت آئیگا جسمین تسکین ہے پروردگار تمہارے سے تفسیر حسینی ۱۱ کہتا ہے۔ آنست کہ بیاید بشما تابوت سکینہ (و آن صندوقی بود صورت ہای انبیاء دران منقش بود) از نزد پروردگار شما یعنی چیزی کہ تسکین خاطر شما بدان باشد۔

کے متوالے ہو رہے ہین اور یا محمد یا علی یا غوث الاعظم یا جبرئیل کا وظیفہ کرتے ہین پس
ان سے وہ غریب بُت پرست کسی طرح بُرے نہین ہین ۔

قولہ ۔ اور یہ ہر دو فریق خدا تعالی کی رحمانیت کے بھی انکاری ہین اور اپنے وید کے
رو سے یہ اعتقاد رکھتے ہین کہ رحمانیت کی صفت ہرگز خدا تعالی مین نہین پائی جاتی ۔

اقول ۔ جھوٹھ بکتے ہو خدا تمھین ان کاذبانہ حملون کا عوض دیوے اور اس بُرے اعتقاد سے
بچا کر سچائی کیطرف رجوع کرے ۔ لعنت اللہ علیہ الکاذبین پڑہتا دیا ہے دیالو کرپاندھان
ہے اور ضرور ہے ہان اگر رحمانیت سے مراد طرفداری و ظلم اور انصاف کا خون کرنا ہو
تو آپکا اختیار ہے ہمارا کیا بلکہ سب عقلمندون کا اس سے انکار ہے ۔

قولہ ۔ جو کچھ دنیا کے لئے خدا نے بنایا ہے ۔ یہہ خود دنیا کے نیک عملون کیوجہ سے
خدا کو بنانا پڑا اور نہ پرمیشور خود اپنے ارادہ سے کسی سے نیکی نہین کر سکتا اور نہ کبھی
کی ۔ اسیطرح خدا تعالی کو کامل رحیم نہین سمجھتے ۔ کیونکہ اُن لوگون کا اعتقاد ہی کہ کوئی گنہگار
خواہ کیسے ہی سچے دل سے توبہ کرے اور خواہ وہ سالہا سال تضرع وزاری اور اعمال
صالح مین مشغول رہے خدا اُسکی گناہون کو جو اُس سے صادر ہو چکے ہین ہرگز نہین بخشیگا
جبتک وہ کئی لاکھ جونون کو بھگت کر اپنی سزا نہ پاوے ۔

اقول ۔ افسوس ہم مرزا کی غلطیون کو کہان تک تحریر کرین ۔ وہ جو کہہ دینا اسکا روحانی
مشن ہو اور گمراہ کرنا اسکا اعلی فن ۔ زانی کو نجات جاودانی دینا ظلم کی نشانی ہے اور
نیکوکار کو حق مین تہونی نہ کہ انصاف ربانی ۔ پس بدکار کو سزا اور نیکوکار کو جزا دینا
عین انصاف و عدل ہے اس سے مونہ موڑنا خدا کی نسبت الزام جوڑنا ہے ۔ اسواسطے جو
جیسے اعمال کماتا ویسے ہی سزا و جزا پاتا ہے ۔ مالک و حاکم خدا ہے جسکے قبضہ قدرت مین
سزا و جزا ہی ۔ ہر ایک دانا مانتا ہے کہ جو مجرم ہو اُسے خواہ مخواہ رستگاری ہو اور یہی
عدالت ایزدی بلکہ انصاف باری ہو ظالم و زانی کو بموجب قانون خداوندی کے نرک

(دوکھہ) مین جانا پڑا اور عابد یا گیانی کو سورگ (سُکھہ) مین آنند پانا پرمیشور کا خاص ارادہ سے کسی سے نیکی کرنا مہمل بلکہ مہمل بات ہے۔ اگر کوئی سبب نہین تو سراسر تعصب و طرفداری ہے جو ذات باری کے حق مین الزام بھاری ہے۔ کسی خاص سبب سی ہمین بھی انکار نہین بشرطیکہ عدالت پر نقصان عاید نہو۔ ہم رحیم تو مانتے ہین مگر وہ رحم جو انصاف کی تردید و ترمیم کرے ہمین کسی طرح تسلیم نہین اور نہ معقول طور سے اسکا ثبوت ملتا ہے پس سراپا نادانی اور بیہودہ ہوس پکانی ہے۔ جسکا نتیجہ دین و دنیا مین سوا پشیمانی اُٹھانے کے اور کچھہ نہین۔ توبہ کا قبول ہونا بالکل فضول اور نامعقول امر ہی ایک مولوی صاحب فرماتے ہین ؎

توبہ جاہلے دار و خاک بر سر طاعت — این نماز و این روزہ رسم کتخدائیہاست

جتنا اس توبہ کے مسئلہ نے دنیا مین گناہ پھیلایا۔ شاید اتنا کسی اور مسئلہ سے ظہور مین نہ آیا۔ جسطرح مصری مصری کہنے سے مونہہ میٹھا نہین ہوتا مگر کھانے سے۔ اور پانی پانی کہنے سے جسم کی صفائی نہین ہوتی مگر نہانے سے۔ اسی طرح ؎

توبہ توبہ اگر بگوئی صد سال — از گفتنِ توبہ نشوی فارغبال

سالہا سال کی تضرع و زاری اور اعمال حسنہ مین مشغول رہنا ضرور باعث نجات ہے مگر گناہون کے دور ہو جانے سے۔ ورنہ جبتک آلایش گناہ ساتہہ ہے۔ تب تک نجات ایک موہومی بات ہے ؎

ہر آنکہ تخم بدی کِشت و چشم نیکی داشت — دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست

از مکافات عمل غافل مشو — گندم از گندم بروید جو ز جو

باقی رہا کئی لاکہ جونون کا بھگتنا یہ ہر ایک کیواسطے ضروری نہین بلکہ ہر ایک اپنی گناہون کے موافق سزا پائیگا۔ اور بعد بھگتنے کیفر کردار کے پھر قالب انسانی مین آئیگا اور عمل کریگا یہی قاعدہ اگر غور کرو تو مطابق انصاف ہر اور ذرہ بھی متعلق ظلم یا عقل کے خلاف

نہین - الا یہی الزام آپ کے قرآن پر عاید حال ہے اور اُسکے مطالعہ سے تمام مفسرین
کی زبان گنگ و لال - یعنے قرآن کے رو سے جہنم مین جانا سب نیک و بد کیو اسطے
لابدی ہے اور اُنکے خوش عقیدی مین فرمان سرمدی - سورۂ مریم وان منکم الا
واردھا کان علی ربک حتما مقضیا ترجمہ اور کوئی آدمی نہین جو دوزخ مین نہ جاوے
ہو چکا تیرے رب پر ضرور مقرر (کہ ایک دفعہ نیک و بد تمام کو دوزخ مین لیجاوے)
پس یہ اعتراض آپکا اس قرآنی آیت کے حق مین موزون ہے جسکے حرف حرف
سے انصاف و رحم کا خون اور توبہ استغفار و شفاعت کے عدم تسلیم کی رہنمون
ہے اور اسی سبب سے جملہ علما محمدیہ و مفسرین قرآنیہ اسکے جواب مین سرنگون و شرمسار
ہین بلکہ نہ راہی رفتن نہ روی ماندن کے مخمصہ مین گرفتار - البتہ جونون کا ہو گنا
ہر طرح قابل پذیرائی ہے اور ہر ایک سلیم العقل کو اُسکا تسلیم کرنا موجب دانائی
ہم قطع النظر اور عقلی دلائل کے قرآن سے اثبات لاتے ہین اور حقانیت اس مسئلہ
کی جتاتے دیکھو

(۱) سورۂ بقر - ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم
کونوا قردۃ خاسئین ترجمہ "البتہ تحقیق جانتے تھے تم اُن لوگون کو جو حد سے
نکلے تھے تم مین سے بیچ ہفتہ کے - پس کہا ہمنے اُنکو ہو جاؤ بندر ذلیل"
یہ قصہ ایک قوم کی بابت ہے جو بقول محمدیان کے داؤد کے زمانہ مین شہر ایلیا
کے رہنے والے تھے اُنہون نے شنبہ کے روز برخلاف حکم خدا کی مچھلی کا شکار کیا -
اس پاپ کے بدلے خدا نے اُس قوم کو بندرون کی جونون مین ڈالدیا -
(۲) سورۂ انعام - وما من دابۃ فی الارض ولا طیر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم
ما فرطنا فی الکتب من شیٔ ثم الی ربھم یحشرون ترجمہ اور نہین کوئی چلنے والا
بیچ زمین کے اور نہ کوئی پرندہ کہ اوڑے ساتھ دو بازوؤن اپنے کے مگر اُمتین تھین مانند

تمہاری نہین کم کیا ہمنے بیچ کتاب کے کچھ چیز پہر طرف پروردگار اپنے کے اکٹھے کی جاوین گی"۔

مُصنف قرآن فرماتا ہے کہ جسقدر جاندار زمین پر اور زمین کے بیچ چلنے والی ہین (مثل حشرات الارض واہی و سانپ وغیرہ اور انسان و حیوان و . ند و چرند وغیرہ) اور جسقدر پرند ہوا پر بازون سے اُڑنے والے ہین وے سب مسلمانون کیطرح اگلی پیغمبرون وغیرہ کی اُمتین تھین جو گناہون کے سبب تناسخ کے سلسلہ مین عدالت خداوندی سے مختلف قالبون مین آگئی ہین۔ بعد ازان دعوی کرتا ہے کہ یہ سب پہر خدا کیطرف یعنے انسانی قالبون مین آکر عبادت کی طرف اکٹھے کئے جاوین گے۔ اور ہمنے کوئی بات قرآن مین درج کرنے سے نہین چھوڑی۔

(۳) سورۃ اعراف واذ اخذ ربک من بنی ادم من ظھورھم ذریتھم واشھدھم علی انفسھم الست بربکم قالوا بلٰی شھدنا ان تقولوا یوم القیٰمۃ انا کنا عن ھذا غفلین۔ او تقولوا انما اشرك اباونا من قبل ولنا ذریۃ من بعدھم افتھلکنا بما فعل المبطلون ترجمہ اور جب لیا پروردگار تیرے نے بیٹون آدم کے سے پیٹہون اُنکے سے اولاد اُنکی کو اور گواہ کیا اونکو اوپر جانون اونکی کے کیا نہین ہون مین تمہارا رب کہا اُنہون نے البتہ تو ہے۔ شاہد ہوئے ہم ایسا نہو کہ کہو تم دن قیامت کے تحقیق تہے ہم اس سے غافل یا کہو سوائے اسکے نہین کہ شرک کیا تہا ہماری باپون نے پہلے اسکے اور تہے ہم اولاد پیچھے اون کی سے۔ کیا پس ہلاک کرتا ہے تو ہمکو ساتھ اُس چیز کے کہ کیا جہوٹون نے"

تفسیر حسینی والا مفسر کہتا ہے کہ "حقتعالی ذُریت (نسل) آدم را از صلب وے بیرون آورد و بر مثال مورچہ ہائے خرد و زرد۔ بعضے گویند سفید یا سُرخ وگروہی بر آنند کہ از جانب راست مورچہ سفید و از جانب چپ مورچہ سیاہ۔ و بعضے بر آنند کہ توالد و تناسل از پشت آدم

یکبارگی بوده نه بروجه توالد تناسل روی نموده و حیات و عقل و نطق در ایشان بیافرید
در ربوبیت خود در ابر ایشان عرض کرد و ایشان قبول کرده گفتند گواه شدیم ما بر اقرار خود
گفته اند چون ذریت آدم بلے گفتند حق سبحانہ ملایکہ را گفت گواه باشید ملایکہ گفتند
شہدنا - اور معارج النبوة فی مدارج الفتوۃ کے رکن اول کے باب ۳ کی فصل دوم
مین بھی اسکا مفصل بیان موجود ہے اور زیادتی یہ ہے کہ یہ تمام اقرار و شہادتین
حجرالاسود کو درمیان رکھکر لی گئی ہین اور قیامت کے روز وہ گواہی دیویگا - اسوقت
زبان اُسکی بند ہے - پس اے ناظرین ایک تو وہ چیونٹیون کے قالب جو انکو پہلے ملے
تھے دوسرے اب انسانون کے تیسرے قیامت کے روز ملین گے - بموجب قواعد کے
روسے زیادہ جمع ہوتی ہے اس سے بھی تین جونین ثابت ہین ایکبار جنم لینا کسی طرح
ثابت نہین - اور اس سے محمدیون کا وہ اعتراض بھی بالکل بے بنیاد ہوگیا جو بطور رسوم
باطلہ کے پیش کیا کرتے ہین اگر تناسخ ہے تو یاد کیون نہین رہتا - حالانکہ بموجب قرآن
یہ تمام بنی آدم کا دنگل ثابت ہے اور قیامت کے روز اسکی بازپرس بھی ہوگی مگر وہ چیونٹیون
کی جونین کسی محمدی کو یا کسی انسان کو یاد نہین ہین اور اُن کے ہونے سے انکار
کرنیوالا کافر ہوتا ہے -

(۴) سورۃ المایدہ - قل ھل اُنبئکم بشرٍّ من ذٰلک مثوبۃً عند اللہ من
لعنہ اللہ وغضب علیہ وجعل منھم القردۃ والخنازیر وعبد الطاغوت
اولٓئک شرٌّ مکاناً وّ اضل عن سواء السبیل ترجمہ کہہ کیا خبر دون مین تمکو
ساتھ بدتر کے - اِس سے جزا مین نزدیک اللہ کے - وہ لوگ کہ لعنت کی خدا نے اون پر
اور غضب کیا اوپر اون کے اور کئے اون مین بندر اور سور اور جنہون نے پوجا طاغوت
(بُت یا دیت یا شیطان) کو یہ لوگ بدترین جگہ مین اور بہت بہکے ہوئے ہین راہ
سیدھی سے -

مفسر لکھتے ہین کہ یہ قوم یہودی تھی جنکو بسبب گناہون کے خدا نے بندرون اور
سورون کی جونون مین ڈالدیا تھا - کیونکہ مصنف قرآن اس آیت سے پہلے لکھتا ہے
وان اکثرکم فسقون یعنی تم بہت بدکار ہو اسواسطے بدکاری کی سزا یہہ ہے کہ بندرون
اور سورون کی جونون مین جاؤگے بدکاری سے پرہیز کرو - چنانچہ اخیر مین یہہ بھی
بتلادیا کہ جو لوگ بت پرستی یا جن بھوت پرستی یا نفس و شیطان پرستی وغیرہ مین مصروف
ہین وی اُن سے بدتر جونون مین جگہہ پاوین گے کیونکہ وہ بہت ہی راہ راست سے
گمراہ ہین - افسوس کہ آجکل کروڑون مُسلمان پیر پرستی و قبور پرستی و نفس پرستی مین
غریق ہین - +

(۵) سورۃ الواقعہ مین ہے - وما نحن بمسبوقین علی ان نبدل امثالکم و
ننشئکم فی ما لا تعلمون و لقد علمتم النشاۃ الاولی فلولا تذکرون ۝

ترجمہ اور ہم اس بات سے عاجز نہین کہ بدل دین تمکو مانند تمہارے اور پیدا کرین
تمکو دوبارہ اُس صورت اور شکل مین کہ جسکو اسوقت نہین جانتے ہو اور تحقیق جان لی
تمنے پیدائش پہلی - پس کیون نصیحت نہین پکڑتے" -

مصنف قرآن کہتا ہے یعنے خدا نے محمد یا ن کہا ہین اس بات سے عاجز نہین ہون
یعنے اس بات کی طاقت مجھ مین ہے کہ تمہین دوسری جونون مین ڈالون اور ایسی جگہ
اور صورت اور شکل مین پیدا کرون جسکو تم نہین جانتے اور جس سے بالکل غافل ہو -
اور کیا تمنے اے لوگو پیدائش پہلی جان لی ہے کہ پہلے اس سے تم کس جون مین تھے
اگر جان لی ہے اور عقل رکھتے ہو پس کیون نصیحت نہین پکڑتے ہو تم -

(۶) سورۃ نسا قرآن مین ہے ان الذین کفروا بایاتنا سوف نصلیہم نارا کلما نضجت جلودہم
بدلناہم جلودا غیرہا ترجمہ یعنی جنہون نے کفر کیا ہماری آیتون سے اونکو ہم آگ مین

+ فٹ نوٹ دیکھو قرآن مترجم مولوی عبدالقادر دہلوی کو صفحہ ۱۷ مطبوعہ ۱۲۰۵ھ حاشیہ پر لکھا ہے محمد صاحب نے حدیث مین فرمایا ہے کہ
اس امت میری مین بھی بعضے بندر اور سور ہو جاوین گے -

ڈالین گے (وہان پر) جسوقت گل جاوینگے بدن اُنکے ہم اُنکے بدلے مین دوسری بدن انکو دیتے ہین"۔

مُصنّف قرآن لوگون کو ڈراتا ہے کہ جنہون نے ہماری آیتین نہین مانی - وہ گنہگار دوکھہ مین ڈالے جاوین گے اور جلانے والے دوکھون مین مبتلا ہونگے اور وہان پر دوکھہ بھوگ بھوگ کر ایک قالب کو چہوڑنے کے بعد دوسری قالب پاتے رہینگے - اور بار بار مختلف قالبون مین سزایاب ہونگے - تاکہ چکھتے رہین عذاب -

(۷) **توریت پیدایش** باب ۱۹ - آیت ۲۶ "مگر اُسکی جورو نے اُسکے پیچھے پھر کے دیکھا اور وہ نمک کا کھمبا بن گئی" - یہ لوط پیغمبر کی جورو کی بابت ہے جو گناہ کرنے کے سبب پتھر کی جون مین متناسخ کی گئی تھی - اس سے قطع النظر اور جونون کے پتھر وغیرہ تک متنقل القالب ہونا بھی صحیح اور ہر ایک مُسلمان کو قبول کرنے کے لایق ہے - اور کلام آلہی سے مُنکر ہونا کسی طرح واجب نہین -

(۸) **تفسیر عزیزی** مین لکھا ہی کہ روح شہدائی سبیل اللہ یعنی جہادی لوگون کی روحین ہشتی جانورونکی قالب مین ہونگی چنانچہ محمد صاحب نے بحالت معراج انکو جنت الماوی کے مرغزار مین دیکھا -

(۹) **حدیث مشارق الانوار** مین لکھا ہی کہ حضرت ابراہیم کا باپ آذر اور تارہ روز جزا کو ایک زبون جانور کے قالب (جنم) یا جون مین ڈالے جائین گے -

(۱۰) **حدیث** مین لکھا ہی نقلت من اصلاب طیبۃ الی ارحام طاھرۃ (یہ حدیث روضۃ الاحباب کے مقصد اول مین مذکور ہی) محمد صاحب فرماتے ہین کہ مین پاک مردون کی پشتون سے پاک عورتون کی پیٹیون (شکمون) مین پڑتا ہوا چلا آیا ہون - اور قصص الانبیاء و معارج النبوۃ مین ہے کہ "روح پرفتوح حضرت محمد صاحب کا بصورت طاؤس کے ہزار برس رحمت کے دریا مین غریق رہا" غور کرو -

(۱۱) اور تحفہ اثنا عشریہ مین مولوی عبدالعزیز صاحب کہتے ہین کہ "اکثر فرق

اہل تشیعہ از امیہ و کاتیہ و منصوریہ و ہمیریہ و باطنیہ وغیرہ گویند کہ بدن را معاد نیست
و نہ روح را غیر این عالم مقر نیست بلکہ درہمین عالم متناسخ میشود و انتقال مے کند از
بدنے بہ بدنے دیگر۔ یعنے اکثر فرقہ شیعون کے (امیہ اور کاتیہ اور منصوریہ اور ہمیریہ
اور باطنیہ وغیرہ) کہتے ہین کہ جسم کو عالم آخرت مین جانا نہین ہے اور نہ روح کے لئے
بغیر اس عالم کے کوئی ٹھہرنے کی جگہ ہے بلکہ اسی جہان مین پہر جنم (آواگون) ہین
آتا ہے اور ایک بدن سے دوسرے بدن مین جاتا ہے۔

ان مندرجہ بالا آیات قرآنی واحادیث محمدی وتفاسیر وغیرہ کی شہادتون سے ہر ایک
جان سکتا ہے کہ قرآن کے روسے تناسخ ہر طرح قابل یقین ہے اور محمدیون کو اسکا ماننا ہدایت
رب المسلمین اور نشان دین ہے اور انکار کرنا موجب کفر و باعث ہزار نفرین۔

قولہ جب ہی کسی نے ایک گناہ کیا۔ پہر نہ وہان توبہ کام آتی ہے اور نہ بندگی۔
نہ خوف الٰہی نہ عشق الٰہی اور نہ کوئی عمل صالح گویا وہ جیتے جی ہی مرگیا اور خدا تعالیٰ کی
رحمت سے بکلی نا امید ہوگیا۔

اقول۔ جہوٹھ بکتے ہو نار غضب مین جلوگے البتہ باستثنائے اور باتون کے آپکی
توبہ دہوکہ کی ٹٹی ہے جسکی آڑ مین لوگون کو گمراہ کررہے ہو اور گناہ سے نہین ڈرتے
خدا کی رحمت سے کوئی نا امید نہین مگر رحمت فریب اور چاپلوسی نہین اور نہ رحمت
ہے بندگی خوف الٰہی عشق الٰہی اور عمل صالح کا پہل نجات ہے مگر گناہ کا پہل دکھ۔
پس دکہ کے بہگتنے کے بعد سکھ کی باری ہے اور یہی عدالت الٰہی کا فرمان جاری ہے مرزا
صاحب رشوت وسفارش وشفاعت کی وہان گنجائش نہین اور نہ توبہ وچاپلوسی
کی فہمایش ہے باز آؤ ان توبہائے بے معنی سے۔

قولہ۔ علی ہذا القیاس یہ لوگ یوم جزا پر جسکے روسے خدا تعالیٰ مالک یوم الدین
کہلاتا ہے صحیح طور پر ایمان نہین رکھتے اور جن طریقون متذکرہ بالا سے انسان اپنی

سعادت عظمی تک پہونچتا ہے یا شقاوت عظمی مین پڑتا ہی اُس کامل سعادت یا شقاوت کی
ظہور سے انکاری ہین اور نجات آخری کو صرف ایک خیالی اور وہمی طور پر سمجھ رہی ہین۔

اقول یوم جزا بالکل ایک بناوٹی افترا ہے خدا ہر وقت منصف وعادل ورحیم ہے
اور ہمیشہ مالک ورازق وکریم۔ ہم تمہاری طرح اسوقت اُسکو غافل ظالم کاہل جاہل نہین
مانتے ہین اور نہ اسوقت کسی اَور کو عادل ومنصف ورحیم کریم جانتے ہین۔ آپ اس
غلط ایمان سے باز آئیے۔ اور خدا کے ہمیشہ موصوف بصفات کامل ہونے پر ایمان
لائیے۔ حور وغلمان کے شہوی گمان سے بچکر راستی وصداقت کے گیان کیطرف
توجہ فرمائیے تاکہ نجات حاصل ہو۔ ورنہ حورون کی تمنا پر وسمہ لگانا شہوت پرستی کا بڑھانا
ہی جو سراپا وہم وگمان اور خیال وجنجال ہے۔ مولانا غالب مرحوم فرماتے ہین۔

خوب معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے بہلانے کو غالب یہہ خیال اچھا ہے

قولہ بلکہ وہ نجات ابدی کے قایل ہی نہین اور اُنکا مقولہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ
کے لئے نہ اس جگہ آرام ہے اور نہ اوس جگہ۔ اور نیز اُنکے زعم باطل مین دنیا بھی آخرت
کی طرح ایک کامل دار الجزا ہی جسکو دنیا مین بہت سی دولت دی گئی وہ اُس کے نیک
عملون کے عوض ہین جو کسی جنم مین اُسنے کئے ہونگے دی گئی ہے اور وہ اسبات کا
مستحق ہے کہ اِسی دنیا مین اپنے نفس امارہ کی خواہشون کے پورا کرنے مین اُس دولت
کو خرچ کرے۔ لیکن ظاہر ہے کہ اِس جہان مین خدا تعالی کا کسی کو اس غرض سے
دولت دینا کہ وہ اِس دولت کو فی الحقیقت اپنے اعمال کی جزا سمجھکر کھانے پینے
اور ہر طرح کی عیاشی کے لئے آلہ بناوے۔ یہہ ایک ایسا ناجائز فعل ہے کہ جسکو خدا تعالے
کی نسبت کرنا نہایت درجہ کی بے ادبی ہے کہ گویا ہندوون کا پرمیشور آپ ہی لوگون کو
بدفعلی اور پلیدی مین ڈالنا چاہتا ہے اور قبل اُسکے جو اسکا نفس پاک ہو۔ نفسانی

لذات کے وسیع دروازے اُن پر کھولتا ہے اور پہلے جنموں کے نیک عملوں کا اجر اُنکو یہ دیتا ہے کہ پچھلی جنم مین وہ ہر طرح کے اسباب تنعم پاکر اور نفس امارہ کے پورے پورے تابع بنکر پھر تحت الثرےٰ مین جا پڑین۔

اقول۔ مرزا صاحب آپ دھوکھہ مین پہنسکر اورون کو گمراہ نہ کیجئے کوئی آریہ وغیرہ آپ کے دام تزویر مین نہ پہنسیگا۔ محدود اعمالون اور معدود نیکیون کے عوض مین غیر محدود نجات اور بے عد دسکھہ کا غیر منتہی زمانہ تک بھوگنا ایک اسنبہاو اور غیر ممکن امر ہے جیسے محدود خوراک کہانے سے محدود زمانہ تک بھوکھ بند ہوتی ہو نہ کہ غیر محدود زمانہ تک۔ حد والے کامون کا پہل غیر محدود ملنا کوئی سلیم العقل تسلیم نہ کریگا جیسے محدود چیز کی کشش محدود ہوتی ہے۔ ویسے ہی محدود روح کے اعمال محدود ہین۔ اور محدود اعمالون کا نتیجہ بیحد نہین ہو سکتا۔ اسواسطے نجات ابدی روح حاصل نہین کر سکتا اور نہ ابدی دوکھ بھوگ سکتا ہے۔ بموجب اعمالون کے عدالت خداوندی سے سُکھ دوکھ کی سزا وجزا پاتا رہتا ہے اور نیک وبد کرم کرنے مین فعل مختار ہے اور قرآن بھی اسی ویدک اصول کی تائید کرتا ہے مگر خدا جانے کہ صاف کہنے سے کیون ڈرتا ہے۔

سورۃ ہود۔ واما الذین سُعِدُوا ففی الجنۃ خلدین فیہا مادامت السمٰوٰت والارض الا ماشاء ربک عطاءً غیر مجذوذٍ ترجمہ اور جو لوگ کہ نیک بخت کئے گئے ہین پس بہشت کے ہین ہمیشہ رہنے والے بیچ اُسکے جبتک کہ رہین آسمان وزمین مگر جو چاہے پروردگار تیرا بخشش نہ نہایت والا ہے۔

اور اسی سورۃ مین ہے۔ فاما الذین شقوا ففی النار لہم فیہا زفیرٌ وشہیق خلدین فیہا مادامت السمٰوٰت والارض الا ماشاء ربک ان ربک فعال لما یُرید ترجمہ پس جو لوگ کہ بدبخت ہوئے۔ پس بیچ آگ کہ ہین واسطے اُن کے

بیچ اوس کے چلاتا ہے آواز باریک اور موٹی سے ہمیشہ رہنے والے بیچ اوسکے جبتک
کہ ہین آسمان اور زمین مگر جو چاہے پروردگار تیرا تحقیق پروردگار تیرا کرنیوالا ہی جو ارادہ کرتا ہے"
ان مندرجہ بالا آیتون سے اگر کوئی ذرہ بھی غور سے دیکھے اور بچارے تو صاف واضح
ہوتا ہے کہ لوگ بہشت اور دوزخ میں اتنا عرصہ رہینگے جب تک آسمان و زمین قایم ہین
اور اس سے کوئی مسلمان انکاری نہین کہ آسمان اور زمین ہمیشہ نہین رہین گے۔ پس
ضرور بہشت و دوزخ اور حور و غلمان فانی ہین۔ اُن فانی مکانون مین جا دوانی
نجات والے کسی طرح نہین رہ سکتے اسلئے ضرور واپس آنا ہوگا۔ ہان ہم آسمان اور
زمین کی میعاد سے کئی ہزار گنا زیادہ عرصہ نجات کے واسطے مسلم مانتے ہین جس کو
مہاکلپ پکارتے ہین۔ آپنے بالکل جھوٹھ بولا اور خواہ مخواہ نامۂ اعمال سیاہ کیا۔ ہم
ایسا ہرگز نہین مانتے اور نہ دنیا کو کامل دار الجزا جانتے ہین۔ البتہ نجات کی سوا باقی تمام
سزا اون اور جزا اون کیواسطے دار الجزا مانتے ہین۔ جو ہر طرح مسلم عقلا ہی اور اعتراضات
سے مبرا و معرا۔ حق حقدار کو دینا کسی طرح ناواجب و ناسزا نہین۔ ہان خدا کسی سے
برُے کام نہین کراتا۔ اور نہ شیطان کو کسی کے گمراہ کرنے کیواسطے مقرر فرماتا ہے
جیسا قرآن مین لکھا ہے۔

سورۂ اعراف من یہد اللہ فہو المہتدی ومن یضلل فاولیٓک ھم
الخٰسرون **ترجمہ** جسکو راہ دکھاوے اللہ پس وہ راہ پانیوالا ہے اور جس کو گمراہ
کرے پس وہ لوگ ٹوٹا پانیوالے ہین۔

سورۂ مریم۔ الم تر انا ارسلنا الشیٰطین علی الکٰفرین تؤزہم ازًّا۔
ترجمہ۔ کیا نہین دیکھا تونے یہ کہ بھیجا ہمنے شیطان کو اوپر کافرون کے بہکاتے
ہین اونکو بہکانے کر۔

جو چیز جسکی ہی وہ اُسکے خرچ کرنے مین فعل مختار ہے مجبور و گرفتار نہین۔ ہان

ہر ایک انسان کو ضروری ہے کہ بدیون سے اجتناب کرے اور ثابت قدمی راہ صواب
انسان اپنی فعل مختاری کے سبب تو سزا و جزا کا حقدار ہے اور اُس کے بھوگنے مین
مجبور و لاچار - ورنہ اگر مال مفت و دل بیرحم کے مقولہ پر (بقول آپکے) عملدرآمد ہووے
تو موجودہ دولت وغیرہ کو برباد کرے اور بیفائدہ کھووے - اور آیندہ سے ہاتھ دھووے
ہندؤن کا پرمیشور عادل و منصف حقدار کو حق پہنچانیوالا ہے - آپکے خیر الماکرین کی
طرح ظالم و جبار و غافل و خود غرض نہین ہے جو خواہ مخواہ لوگون کو بدفعلی اور پلیدی
کا رہنما اور معاذ اللہ بدچلنی اور فعل شنیعہ کا خدا ہے اور یہ باتین کسی حق پرست کی
طرف سے خدا کے حق مین ہر طرح بُری اور ناسزا ہین اور کسی طرح واجب اور
روا نہین -

قولہ - اور ظاہر ہے کہ جس شخص کے خیال مین یہ بیٹھا ہوا ہے کہ میرے ہاتھ مین
جسقدر دولت اور مال اور حشمت اور حکومت ہین یہ میرے ہی اعمال سابقہ کا بدلا
ہے - وہ کیا کچھ نفس امارہ کی پیروی نکریگا - لیکن اگر وہ یہ سمجھتا کہ دنیا دار الجزا نہین
ہے بلکہ دار ابتلا ہے اور جو کچھ مجھکو دیا گیا ہے وہ بطور ابتلا اور آزمایش کے دیا گیا ہے
تا یہ ظاہر کیا جاوے کہ مین کس طور پر اُسمین تصرف کرتا ہون - کوئی ایسی شئے نہین
ہے جو میری ملکیت اور میرا حق ہو - تو ایسا سمجھنے سے وہ اپنی نجات اسبات مین دیکھتا
کہ اپنا تمام مال نیک مصارف مین خرچ کرے اور نیز وہ غایت درجہ کا شکر بھی کرتا کیونکہ
وہی شخص نہایت اخلاص اور محبت سے شکر کر سکتا ہے کہ جو سمجھتا ہے کہ مینے مفت پایا -
اور بغیر کسی استحقاق کے مجھکو ملا ہے - غرض آریہ لوگون کے نزدیک خدا تعالیٰ نہ
رب العالمین ہے نہ رحمان نہ رحیم اور نہ ابدی اور دایمی اور کامل جزا دینے پر قادر
ہے (صفحہ ۲۹۶ تک حاشیہ نمبر ۱۱)

اقول - کسی شخص کا نفس امارہ کی پیروی کرنا خود اُسکا مجرم ہونا ہے - نہ کسی

اور کا۔ نیکی کا پھل سُکھ ضرور ہونا چاہئے مگر جو بدی کی جاوے اُسکا پھل دُکھ کے سوا اور کیا
ہے۔ آزمائش نادان اور جاہل کرتے ہین۔ نہ کہ عالم الغیب پرمیشور۔ دنیا کا صرف دار ابتلا
ہونا کوئی بیوقوف سے بیوقوف بھی تسلیم نہ کریگا ورنہ گناہون کے بدلے دُکھ اور نیکیون
کے بدلے سُکھ اس جگہ نہ ہونا چاہئے حالانکہ ہوتا ہے۔ جس شخص کو یہ خیال ہو کہ جو کچھ مجھکو
دیا گیا ہے وہ نہ تو میرا حق ہے۔ اور نہ کوئی سبب خاص بلکہ اتفاقاً غلطی سے میری
قبضہ مین دیا گیا۔ خواہ مین ہزار نیکیان کرون یا ہزار بدیان جو کچھ ہونا ہے وہی ہوگا مین مجبور محض ہون

روز با جام گذرتی ہے شب دلارام سے گذرتی ہے
عاقبت کی خبر خدا جانے اب تو آرام سے گذرتی ہے

خدا جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا۔ پس اعمال نیک محض
وبال ہین۔ بقول سعدی۔ شنیدم کہ در روز امید و بیم۔ بدان را بنیکان
بہ بخشد کریم۔ "بابر بعیش کوش کہ عالم دوبارہ نیست"۔ ایسا شخص ضرور نیکی سے
پرہیز کریگا۔ اور کفر و ضلالت کی غار عمیق مین مدہوش مریگا۔ لیکن برخلاف اِسکے
جو یہ جانے گا کہ جو کچھ مجھے ملا ہے یہ میرے ہی اعمال کا بدلا پاتا ہون جو عدالت خداوندی
سے دیا ہے۔ اگر مین اس سے زیادہ نیکی کرونگا تو زیادہ پھل پاؤنگا۔ اور اگر گمراہی
و بدکاری کی طرف بڑھونگا تو اُسکا معاوضہ دُکھ بھرونگا۔ ایسا شخص ضرور نیکی کریگا
اور بدیون سے مجتنب ہوگا۔ یہی باعث ہے کہ اہل ہنود یعنے آریہ صاحبان نیکی۔
رحم۔ محبت مین لاثانی ہین اور حقانیت و عبودیت کے بانی۔ برخلاف اِسکے آپکے
مسلمان صاحبان مفت را چہ گفت مانکر جو چاہتے ہین کرتے ہین۔ اور خدا کا
خوف دل مین نہین دھرتے افغانستان کے مسلمان جو نماز روزہ و
قرآن خوانی و اصول مسلمانی سے بہ نسبت ہندوستانی لوگون کے ہزار درجہ زیادہ
آگاہ ہین اُنکا ارشاد ہے اور پختہ اعتقاد۔ کہ موز کوا ادلار دھا تو بہ اوئی کوروے

یعنی نماز کرو اور راستہ مارو توبہ کا گھر تراشے"۔ اسکے علاوہ آپکے مفتی دین سید المرسلین

محی الدین اورنگ زیب عالمگیر بادشاہ غازی کو اُنکے والد بزرگوار نے

جبکہ وہ قید خانہ مین فرزند دین پسند کے ہاتھون سے اسیر تھے یہ شعر لکھے تھے ؎

آفرین باد ہندوان ہر باب ۔ مُردہ را مے دہند دائم آب

اے پسر تو عجب مسلمانی ۔ زندہ جانم بآب ترسانی

پس ثابت ہوا کہ آریہ لوگ ہر طرح پرماتما کو کامل الصفات و مجمع البرکات حسنات مانتے ہین مگر مسلمان لوگ خصوصاً مرزا صاحب کے نزدیک نہ خدا تعالی رب العالمین ہے اور نہ عادل اور انصاف گزین ہے نہ ابدی اور نہ ازلی۔ نہ اُسکی رحمت عام ہی اور نہ رحمانیت نہ وہ سب کا رازق ہے اور نہ مالک۔ بلکہ معاذ اللہ وہ گمراہ کرنیوالا۔ بہکانے والا شیطان بھیجنے والا۔ ظلم پر کاربند۔ خیانت پسند۔ گناہ کی ٹرہانیوالا۔ چورون کا یار بدمعاشون کا مددگار ہے اور برخلاف قادر ہونیکے عاجز اور برخلاف عالم الغیب ہونے کی ناواقف اور آزمانے والا ہے۔ حالانکہ آزمائش امر مجہول کا معلوم کرنا ہے جو انسان ہیچمدان کا کام ہے نہ کہ خدای ہمہ دان کا۔ آپ لوگون کے اعتقاد سے صاف ظاہر ہی کہ خدا نے منعم اور اہل دول کو نعمت و راحت وغیرہ بلا نتیجہ اعمال کے مفت دی ہے۔ پس ہر ایک معمولی عقل والے انسان کے نزدیک بھی اسپر مندرجہ ذیل اعتراض شدید وارد ہوتے ہین (۱) جب خدا نے اپنے دریای بخشش کو جاری کیا تو ایک جماعت کثیر کو اس سے تشنہ لب یعنے محتاج و مفلس کیون رکھا؟ جس سے اُسکی رحمت عام نرہی۔ اور قدرت انصافیہ بھی معطل ہوگئی۔

(۲) تہوڑے آدمیون کو دینا اور کثیر التعداد کو نہ دینا علاوہ تعصب و طرفداری کے لوگون کو گناہ کرنے پر دلیر بناتا ہے وہ ضرور مجبور و ناچار ہوکر گناہان کبیرہ کے مرتکب ہونگے بقول سعدی۔ خداوند روزی بحق مشتغل ؛ پراگندہ روزی پراگندہ دل۔

باگرسنگی قوت پرہیز نماند * افلاس عنان از کف تقوی بستاند

اور محمد صاحب نے اسکی تائید کی ہے الفقر سواد الوجہ فی الدارین یعنے مفلسی دونو جہان کی روسیاہی ہے اور اسکا ثبوت آجکل بھی عیان ہے کہ جماعت بیکاران وناداران لنڈن نے مالدارون پر لوٹ مچائی اور مکہ کے بدؤ ہمیشہ حاجیون کو لوٹتے رہتے ہین۔ اور داناؤن کا اتفاق ہے کہ از دست تہی چہ مروت آید و از معدہ خالی چہ قوت و از پاے بستہ چہ سیر و از دست گرسنہ چہ خیر۔ پس اس ناپاک اعتقاد کے روسے ان تمام برائیون کا بانی مبانی خدا ٹھہرتا ہے نعوذ باللہ من الشر اقوالہم و انفاسہم و اوہامہم یعنے اے پرمیشور ایسے برے قولون اور باتون اور وہمون سے ہمکو پناہ دے۔

سنسکرت کی فضیلت

براہین احمدیہ از صفحہ ۳۷۳ تا ۳۸۱ جلد چہارم

قولہ۔ بعض نادان آریہ ایک سنسکرت کو پرمیشور کی بولی ٹھہراکر دوسری تمام بولیان جو صدہا عجائب اور غرائب صنع ہاری سے بھری ہوئی ہین۔ انسان کا ایجاد قرار دیتے ہین۔

اقول۔ اول سب سے یہ ثابت کرتا ہون کہ پیدائش انسانی آریہ ورت مین ہوئی اور اسی جگہ سے تمام دنیا پر پھیلی ہے تفسیر حسینی (جو قرآن کے حاشیہ پر دہلی مین ماہ ذیقعدہ ۱۲۹۴ھ مین طبع ہوئی ہے) کے صفحہ ۱۸۰ پر سورۃ اعراف کے روز میثاق کے وعدہ کی بابت لکھا ہے "در لباب آوردہ کہ اخذ میثاق در دہنا پور

بودہ وآن زمینیست در ولایت ہند و بعد از خروج آدم بودہ از بہشت" اور تفسیر قادری
مین بصفحہ ۲۸۶ و ۳ یہی مذکور ہے۔

درمعارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ رکن اول صفحہ ۴۸ و ۲۴ باب ۲ مذکور است
آدم بزمین ہند در کوہ سراندیپ فرود آمد و آن کوہے ہست کہ ذروۂ وے بر آسمان
ازہمہ کوہہا نزدیکتر است۔ الحدیث فی العرائس عن حذیفۃ الیمانی از حضرت رسالت ؐ
روایت میکند کہ فرمود چون آدم بزمین فرود آمد بروے اوراق جنت بود کہ ستر اوش
عورت می نمود بواسطہ تغیر ہوائے دنیا آن ورقہا خشک شدہ تصرف باد و ر اقطار
زمین متفرق شد نفحات اشجار و روایحہ اثمار جنت در آن مملکت منتشر گشت و اثر
آن بماند تا قیامت بوئے عود و صندل و مشک و عنبر از ان نفحات اوراق جنت است
آدم باحوا در آن زمین بفراغ بال بیامن الطاف خدائے ذوالجلال بعد از محنت
مفارقت براحت مواصلت بہرہ مند گشتہ عمر باقی بفراغت و رفاہیت گذرانیدند
و در قبول احکام الٰہی و اطاعت فرمان بادشاہی جل ذکرہ اہتمام تمام مرعی میداشتند
و بغیر ایشان در تمام روے زمین دیارے نبود۔ اور ایسا ہی روضۃ الاحباب وغیرہ
مین بھی ذکر ہے کہ آدم ہندوستان مین رہتا تھا۔

پیدایش توریت باب ۱۱۔ آیت ۱ و ۲۔ اور تمام زمین پر ایک ہی زبان اور
ایک ہی بولی تھی۔ اور جب وے پورب سے روانہ ہوے تو ایسا ہوا کہ اُنھون نے
سنعار کے ملک مین ایک میدان پایا اور وہان رہنے لگے"۔ کوئی آدمی کسی مذہب کا
پیرو ایسا سے باوجود سُننے اسقدر شہادتون کے انکار نہین کرسکتا۔ کہ سرشٹی کی
ابتدا آریہ ورت مین ہوئی اور جسکو وہ آدم مانتے ہین وہ بھی یہان ہی ہوا۔
دور کیون جائین۔ آدم کی وجہ تسمیہ پر ہی فیصلہ ہوسکتا ہے۔

غیاث اللغات ردیف (ب) مین یہ عبارت درج ہے آدم۔ وجہ تسمیہ

آنکہ از ادیم الارض یعنے از روئی زمین است ازخاک روئے زمین مخلوق شدہ بود و بعضے گویند کہ اوگندم گون بود و درین صورت از اُدمت ماخوذ است و اُدمت بالضم بمعنے گندم است۔ وجہ اول از تفسیر جلالین وبعض محققین نوشتہ اند کہ لفظ آدم راکہ اسم ابوالبشر است از ادیم یا از اُدمت مشتق گفتن صحیح نباشد۔ چراکہ آدم لفظ عجمی است وادیم واُدمت عربی است۔ پس اشتقاق لفظ معجمہ از عربی متصور نمے شود۔ یعنے آدم کا نام لفظ ادیم سے بنا ہے کیونکہ وہ زمین کی خاک سے مخلوق ہوا تھا۔ پہر کہتا ہے نہین کہ وہ گندم رنگ تھا اور اُدمت گندم کو کہتے ہین پس لفظ اُدمت سے بنا ہے مگر پہر خود ہی اُنکی تردید کرتا ہے کہ یہ دولو لفظ یعنے ادیم اور اُدمت عربی کی ہین اور آدم عربی کا لفظ نہین بلکہ زبانہا ے عجم کا ہے۔ پس یہ اشتقاق اور یہ معنے اور یہ وجہ تسمیہ درست نہین ہے۔ اب ہمین تلاش کرنا چاہیئے کہ آدم کی معنی کیا ہین چونکہ مذکورہ شہادتون سے بحوالہ تفسیر وحدیث وتواریخ کے ثابت کیا گیا ہی کہ آدم ہندوستان (آریہ ورت) مین ہوا پس آریہ ورت کی منزہ ومصفا ومقدس زبان مین جسے سنسکرت کہتے ہین اس نام کے معنے ہوئے आदिमः یعنے جو آد- مین پیدا ہو وہی اُسکو آدم کہتے ہین۔ آد- آغاز کو کہتی ہین جسکو ہندوستان کا بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور یہ نہایت موزون بھی معلوم ہوتا ہی اور ہر طرح ٹھیک قابل یقین ہے۔ جب آدم کا نام بھی سنسکرت کا ہے اور سنسکرت سب زبانون سے قدیم اور ام الالسنہ ہے۔ پس یہی ایک شُستہ وکامل زبان بذریعہ الہام وید کے پرکاش کی گئی۔ اب اگر نادان کہتی ہو تو توریت والے کو کہو جو کہتا ہے کہ اُسوقت تمام زمین پر ایک ہی زبان اور ایک ہی بولی تھی یا حدیث والیکو کہو۔ پس ثابت ہوا کہ بقول عیسائیون ومحمدیون کے بھی ابتدا مین صرف ایک ہی بولی دی گئی۔ کہ آدم سے لیکر نوح کی اولاد اور بابل کے بُرج

بننے تک جسوقت کہ آدم اور نوح مر بھی چکے تھے یعنے دنیا کی پیدائیش سے لیکر مسیح سے ۴۸۲۲ سال پہلے تک آدم اور اُسکی اولاد اور نوح وغیرہ تمام سنسکرت بولتے تھے اور دوسری کسی بولی کا نام ونشان بھی نہ تھا۔ تو اب ناظرین اس سے منکر ہونا صداقت پر اتنا اور پرورد گار سے بے ایمان ہونا ہے جو سخت نادانی اور کور باطنی کی نشانی ہے ہر ایک دانا کو اس بات پر یقین ہے کہ خدا ہر صفات ہا بھی برتر ہے۔ پس جس زبان مین اُسکا الہام ہو وہ زبان بھی نہایت کامل اور آراستہ و پیراستہ اور مہمل باتون سے معرا اور محاورات علمی و تلفظ مین نہایت مصفا ہو اور ایسی کامل ہو کہ کوئی فقرہ معنی سے خالی نہو۔ چنانچہ مصنف آبحیات فرماتے ہین۔ "آریون نے اس سبب سے تاکہ بزرگون کی زبان ہمیشہ خالص رہے) اسواسطے کہا کہ ہماری زبان الٰہی ہے اور الٰہی عہد سے اسیطرح چلی آئی ہے چنانچہ اُسکے قواعد اور اصول باندھے اور ایسی جا بجا کر باندھے جس مین نقطہ کا فرق نہین آسکتا۔ اُسکی پاکیزگی نے غیر لفظ کو اپنے دامن پر ناپاک دھبہ سمجھا۔ اس سخت قانون نے بڑا فائدہ یہ دیا کہ زبان ہمیشہ اپنی اصلیت اور بزرگون کی یادگار کا خالص نسخہ نمایان کرتی رہیگی"۔ جب مسلمان حملہ آور ہند پر آئے اور زبانون کو باہمی ملاوٹ ہونے لگی اُسوقت کی بابت آبحیات مین لکھا ہے کہ "ادہر سنسکرت تو دیوبانی یعنے زبان آسمانی تھی۔ اُس مین ملکھشون کو دخل کہان۔ البتہ برج بھاشا نے اس بن بلائے مہمان کو جگہ دی"۔

پس یہ ہر طرح ثابت ہوگیا کہ اول مین صرف سنسکرت تھی اور وہی موجب توریت کے تمام دنیا کی بولی تھی۔ چنانچہ خود آدم کا نام بھی زبان سنسکرت کا ہے نہ کسی اور زبان کا۔ پس پرمیشور کیطرف سے یہی ایک بولی انسانون کو آدمین دی گئی اور وہ کل زبانون کی ماں سنسکرت ہے۔

قولہ۔ گویا انسان کے ہاتھ مین بھی ایک قسم کی خدائی ہے کہ پرمیشور نے تو صرف

ایک بولی ظاہر کی - مگر آدمیون نے وہ قوت دکہلائی کہ بیسون بولیان اُس سے بہتر ایجاد کین -

اقول - کفر کے کلمے کیون استعمال کرتے ہو اور خدا سے نہین ڈرتے - خدا نے آدمی کو مجبور و مقید پیدا نہین کیا بلکہ فعل مختار اور دنیا مین سوچنے سمجہنے کیواسطے - ترقی کرنیکے واسطے فائدہ دینے اور حاصل کرنے کے واسطے بموجب انصاف قدیم کے پیدا کیا - اور ساتھ ہی ترقی کرنیکا آلہ یعنی الہام بھی دیدیا جو نہایت ضروری تھا - کیونکہ اُن پہلے انسانون کے لئے (جنکے واسطے کوئی مدرسہ یا مکتب یا سکول نہین تھا اور نہ کوئی اُستاد تھا) کوئی رفیق شفیق نہ تھا جو انکو بولنا سکہلاتا اور گنگ محل سے نکالکر تہذیب و تادیب و علمیت کے مرتبہ عالی تک پہونچاتا - پس وہ صرف پرماتما یا برہم پرمیشور ہی تھا جسنے انادی گیان اور شدہ عرفان سے تمام حوائج انسانی و ضروریات جسمانی و روحانی کے پورا کرنے کیواسطے لامبدل بکلمات اللہ کامل اور غیر متغیر گیان عنایت فرمایا پھر سلسلہ تعلیم و تدریس کا جاری ہوکر تمام عالم مین بمقدار آبادی کی ترقی پکڑتا اور رواج پاتا گیا - غرضکہ تہوڑی عقل والا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ حقیقتاً و واجباً ابتدا مین پرمیشور کیطرف سے الہام و اُپدیش کی ضرورت تھی مگر آئندہ انسان اپنی حاجتون و ضرورتون کو اُسی الہام کے فیض و برکت سے ہمیشہ حل کرتا رہا اور تہوڑے تہوڑے تغیرات پر تبدلات کرتا ہوا ایجادات کرکے ترقیات کرتا جاتا ہے مگر اُس کامل گیان سے مونہہ موڑکر کچھ بھی نہین کرسکتا جو فاضل لوگ غیر متعصب ہوکر سوچتے ہین یا جنہون نے زبانون کی حالتون پر غور کی ہے وہ عموماً رای دیتے ہین کہ سب زبانین ایک ہی زبان سے نکلی ہین اور اُن سب کا مخرج سنسکرت ہے - چنانچہ ابتک بھی بہت سی زبانین سنسکرت سے صاف نکلی ہوئی معلوم ہوتی ہین - کوئی زبان سنسکرت کی مساوی کامل نہین چہ جاکہ بڑہکر - بلکہ تمام زبانین فصاحت بلاغت و وسعت مین اُس سے کمتر ہین مگر آپ جیسے نادان محض سنسکرت کی فضیلت سے محروم مطلق ہین اور سچ بھی ہے کہ

قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری — شیشہ گر نادان چہ داند مے فروشد سنگہا

قولہ - بہلا ہم آریہ لوگون سے پوچھتے ہین کہ اگر یہ صحیح ہے کہ سنسکرت ہی پرمیشور کے موہنہ سے نکلی ہے اور دوسری زبانین انسان کی صنعت ہین اور پرمیشور کے موہنہ سے دور رہی ہوئی ہین - تو ذرہ بتلاؤ تو سہی کہ وہ کون سے کمالات خاصہ ہین جو سنسکرت مین پائے جاتے ہین - اور دوسری زبانین اُن سے عاری ہین کیونکہ پرمیشور کی کلام کو انسان کی مصنوع پر فضیلت ہونی چاہئے - کیونکہ وہ اُسی سے خدا کہلاتا ہے کہ اپنی ذات مین اپنی صفات مین اپنے کامون مین سب سے افضل و بےمثل و مانند ہے -

اقول - آپ بیجا زبان درازی کو عمدہ بتاتے اور مسلّمات پر اعتراض کرتے وقت موہنہ بناتے ہین مگر یہ بات شایان شان عقلمندی نہین - پرماتما جو اج فانی اور موہنہ ناک زبان وغیرہ اعضاء جسمانی کا محتاج نہین البتہ سنسکرت کو اُسنے اپنے کامل گیان سے بذریعہ الہام وید مقدس پرکاش کیا ہے - زبان سنسکرت کو دیگر تمام دُنیا کی زبانون پر وہ فضیلت ہے جو والدین کو فرزندون پر یا اُستاد کو شاگردون پر یا مرشد کو مریدون پر یا ہادی کو پیروان پر - ہان سنسکرت مین بہت سے کمالات خاصہ ہین جنسے دوسری زبانین محض عاری ہین - ہم اُن فضائل کو بھی محققین کی شہادتون سے بتلاتے اور آپکے اعتراض کی بطالت کرتے ہین -

(۱) زبان سنسکرت کو اِن لوگون (آریون) نے ایسا مانجھا ہے کہ دُنیا کی کوئی زبان اسکی برابری نہین کرسکتی - اور یورپ کے بڑے بڑے فاضل جنہون نے اسکی تحصیل مین بڑی کوششین کی ہین اُسکو سب زبانون سے وسیع اور فصیح اور کامل بتاتے ہین - (قصص الہند حصہ اول سال ۱۸۹۸ء صفحہ ۲)

(۲) مخزن العلوم مطبوعہ شہر بریلی جلد ہفتم کے نمبر ۱ مین مولوی الطاف حسین صاحب حالی ممبر دہلی سوسائیٹی نے سنسکرت زبان کی نسبت فرمایا ہے - "سنسکرت زبان کی نسبت ایک بہت محقق کا قول ہے کہ یہ زبان یونانی زبان سے زیادہ کامل اور سامی

سے زیادہ وسیع اور دونوں سے بڑھکر فصیح اور بلیغ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندؤن کے بزرگون نے اس زبان کی تکمیل اور تہذیب مین جیسی چاہیئے۔ ویسی ہی توجہ کی ہے۔ لکھا ہے کہ اس زبان کی صرف و نحو ایسی مکمل ہے کہ تمام دنیا مین کلام انسانی کے اصول اس سے زیادہ قایم نہین ہو سکتے" اگر کوئی زیادہ ثبوت چاہے تو یوروپ کی محققین کی راے ملاحظہ فرماوین۔

قولہ - اگر ہم یہ فرض کر لین کہ سنسکرت پرمیشور کا کلام ہے جو ہندؤن کے باپ دادون پر نازل ہوا ہے اور دوسری زبانین دوسری لوگون کے باپ دادون نے بوجہ اسکے کہ وہ ہندؤن کے باپ دادون سے زیادہ زیرک اور دانا تھے آپ بنالی ہین مگر کیا ہم یہ بھی فرض کر سکتے ہین کہ وہ لوگ ہندؤن کے پرمیشور سے بھی کچھ بڑھکر تھے۔ جنکی قدرت کاملہ نے صدہا عمدہ زبانین بنا کر دکھلادین۔ اور پرمیشور صرف ایک ہی بولی بنا کر رہ گیا۔

اقول - آپکو بغض باطنی سے فرض کرنیکی مرض ہے مگر حق و صداقت سے کسی طرح کی غرض نہین۔ جیسا کہ ہم پہلے تشریح کر آئے ہین کہ سب انسانون کے باپ دادا آریہ ہی تھے اور سب کی زبان بہت دراز عرصہ تک ایک ہی تھی۔ یعنے وہ قدرتی بچے جو ابتدائے آفرنیش سے دایہ قدرت کی گود مین پلے وہ آریہ تھے اور وہ قدرتی زبان جو قادر مطلق نے قدرتی کارخانہ کے انصرام و اہتمام کے لئے کارکنون کو بتلائی وہ سنسکرت تھی - وہ قانون جسپر عملدرآمد اور جسکے مطابق کارروائی کرنے کا ارشاد فرمایا وہ وید مقدس ہین - اُن (آریون) کی دانائی اور دلیری ایک عالم مین ضرب المثل ہے اُن کی روحانیت و صداقت و شجاعت دنیا مین بے بدل ہے - جنکو آپ عمدہ تبلار ہے ہین زبانین خجالت سے سر نہین نکال سکتی ہین - اور اپنی ثقالت و ناکاملیت کی معترف ہو کر اُس مادر مہربان کی قدمبوس ہو رہی ہین - چنانچہ عربی زبان کے ثقیل اور

غیر موزون ہونے کی نسبت خود قرآن کی شہادت کافی ہے۔ (سورۃ المزمل) انا سنلقی علیك قولا ثقیلا یعنے اے محمد عنقریب ہم تیرے پاس قول ثقیل نازل کرین گے چنانچہ عین غین کے ادا کرتے وقت زبان نکالنا۔ حائے حطی کے وقت مونہہ پھاڑنا اور ق کے زبان پر لانے سے کراہت جتلانا اور مونہہ بنانا خود عربون کی شہادت سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ ثقیل اور غیر مانوس زبان ہے اور غوغائے شتران سے ہم الحان۔ بقول سعدی ع

اشتر بشعر عرب در حالت ست و طرب۔

حضرات صاحب تعصب کا علاج ہدایت حقیقی کا محتاج ہے۔ اُسی پرماتما کے کامل الہام (وید مقدس) سے دنیا مین گیان کا نور چمکا۔ اُسی سچّی کتاب سے تمام کتب جاری ہوئے۔ اُسی چراغ عرفان سے ظلمت کدہ روشن ہوئے۔ اُسی ہادیٔ کامل کی برکت سے سب نے راہ پائی۔ اور اُسی ایک کامل زبان سے لوگون کو بولنے کی طاقت ملی۔ اُسکی ہی حلاوتِ معانی نے دُنیا کو زباندانی سکھلائی۔ اگر آپ سنسکرت سے ذرہ بھی آگاہ ہوتے تو ایسے الفاظ اور بیجا کلمات ہرگز مونہہ سے نہ نکالتے۔

قولہ جن لوگون کے تار پود مین شرک گھسا ہوا ہے۔ اُنہون نے اپنے پرمیشور کو بہت سی باتون مین ایک برابر درجہ کا شخص سمجھ رکھا ہے۔ کیون نہو انادی جو ہوئے خدا کے شریک جو ٹھہرے۔

اقول۔ یہ وہم جو آپ کا اندرونی کفر ہے تا مرگ آپ کے رگ و ریشہ سے نکلیگا س

خوئے بد در طبیعتے کہ نشست ۔۔۔ نرود جز بوقت مرگ از دست

کوئی آریہ کسی بات مین برابری کا دعوی (معاذ اللہ) نہین کرتا بلکہ خادمیت اور بندگیت و عبودیت کا دعوی ہم ضرور کرتے ہین اور یہ دعوی بلکہ عرضداشت ہماری انادی زمانہ سے ہے

شرک تو آپ کرتے ہین جو اُسے انسانون کی طرح مونہہ ہاتھ ناک کان والا تخت پر بیٹھا ہوا - چراغ کی مثال روشن - ساق ہمین والا - رشوت لینے والا - مکانون ہین رہنے والا دوست دشمن والا - وکالت سفارش والا - آدمی کی شکل والا - بالا خانہ پر بیٹھنے والا - جمعہ کے روز مسجد ون مین آنیوالا - ایک طرف والا - فریب کھیلنے والا - شیطان سے ڈرنیوالا مانتے ہین - کیون نہو غیر فانی جو ہوئی - گناہ کرنے پر مجبور جو ہوئی - خدا کی شاہوکار جو ہوئے

قولہ - اب اگر کسی کے دل مین یہ وہم پیدا ہو کہ خدا نے ایک بولی پر کیون نہ کفایت کی - یہ وہم بھی قلت تدبر سے ناشی ہے - اگر کوئی دانا اقالیم مختلفہ کے اوضاع متفاوتہ اور طبائع متفرقہ پر نظر کرے - تو یہ یقین کامل اُسکو معلوم ہوگا کہ ایک ہی بولی ان سب کے مناسب حال نہ تھی (پھر مرزا صاحب نے چند سطرون کے بعد لکھا ہے) کہ کیا مناسب تہا کہ وہ جدا جدا طبیعتون کے لوگون کو ایک ہی بولی کے تنگ پنجرہ مین قید کر دیتا "

اقول - اسکے طبعزاد و بے بنیاد ستمزاد کا ہم توریت سے مقابلہ کرتے ہین اور اس اختلاف السنہ کے مسئلہ کو ناظرین کے آگے دہرتے ہین - توریت پیدائش باب ۱۱ آیت ۳ سے ۹ تک - اور آپس مین کہا آؤ ہم اینٹ بناوین اور آگ مین پکاوین سو انکو پتھر کی جگہ اینٹ اور گچ کی جگہ گارا تہا - اور اُنھون نے کہا کہ آؤ ہم اپنے واسطے ایک شہر بناوین اور ایک برج جسکی چوٹی آسمان تک پہنچے اور یہان اپنا نام کرین ایسا نہو کہ تمام روے زمین پر پریشان ہو جاوین - اور خداوند اس شہر اور برج کو جسے بنی آدم بناتے تھے دیکھنے اوترا - اور خداوند نے کہا دیکھو لوگ ایک ہی اور اُن سب کی ایک ہی بولی ہے - اب وے یہ کرنے لگے - سو وے جسکا ارادہ رکھین کے اُس سے نہ رک سکین گے آؤ ہم اوترین اور انکی بولی مین اختلاف ڈالین تاکہ وے ایکدوسرے

کی بات نہ سمجھین۔ تب خداوند نے اُن کو وہان سے تمام روی زمین پر پراگندہ کیا۔ سو وی
اُس شہر کے بنانے سے باز رہے۔ اِسلئے اُسکا نام بابل ہوا۔ کیونکہ خداوند نے وہان
ساری زمین کی زبانون مین اختلاف ڈالا اور وہان سے خداوند نے اُن کو تمام
روئے زمین پر پراگندہ کیا۔

اِسکے برخلاف اب قرآن مین دیکھئے وہان لکھا ہے۔ سورۃ الروم۔ ومن آیتہ
خلق السموات والارض واختلاف السنتکم والوانکم ان فی ذالک لایٰت
للعلمین ۰ اور نشانیون اُسکی سے ہی پیدا کرنا آسمانون کا اور زمین کا اور اختلاف بولیون
تمہاری کا۔ اور رنگون تمہاری کا۔ تحقیق بیچ اُسکے نشانیان ہین واسطے لوگون کے“۔
محمدی لوگ توریت اور قرآن دونو کو خدا کی زبان مانتے ہین۔ مگر افسوس کہ اُن
مین اِسقدر اختلاف ہے۔ توریت سے ظاہر ہے کہ اُسوقت لوگون کا بڑا اتفاق تھا
اور نفاق سے نفرت تھی اور نہایت محبت و پیار سے گذران کرتے تھے خدا کو
اُنکی حالت پر رشک آیا اور اُنکا اتفاق اُس آسمانی باپ کو نہ بھایا نفاق کا نشان
جمایا اور غصہ کی مارے برج کو گرایا تا کہ اتفاق نکرسکین اور باہم میل ملاپ سے رُک جائین اور
برخلاف اسکے قرآن بیان طراز ہے کہ آسمانون اور زمین کا پیدا کرنا جیسا نشان ہے
ویسا ہی بولیون کا اور رنگون کا اختلاف بھی ایک نشان ہے ہر ایک دانا اور اہل علم
جانتا ہے کہ آسمان صرف ایک وہم و گمان ہے اور حد نظر کا نشان نہ کہ کوئی سقف دار
مکان۔ اُنکی بات پر تقسیم ہر ایک بدہی مان کو غیر تسلیم ہے اور زمانہ جہالت کی تعلیم۔
جسطرح آسمان کوئی چیز نہین اُسطرح اُسکو نشان سمجھنا بھی ایک صریح بطلان ہے۔
بیشک زمین کا پیدا کرنا خدا کا نشان ہے اور اُس سے کوئی حق بیان منکر نہین بولیونکا
بیشک خدا سے ماننا اُسکو یقیناً نفاق پسند گرداننا ہے۔ اور آدمی کو مجبور محض جاننا
اور یہ اعتقاد اُن لوگونکا ہے جو کہتے ہین کہ خود ہمیر شد و پیام آور و۔ گشت خود

کافر و ہنود انکار۔ یہ اعتقاد وحدت الوجودیون کا ہے جو ہمہ اوست کو مانتے ہین ہمارا یہ اعتقاد نہین اور ہم انکو دلائل ذیل سے رد کرتے ہین۔

(۱) اگر سب بولیون کا موجد خدا ہے تو سانسیون کی بولی جس سے وہ لوگون کو لوٹتے اور قتل کرتے ہین۔ دلالون کی بولی جس سے وہ خریدارون کے گلے پر چھری پھیرتے ہین۔ ٹھگون کی بولی جس سے وہ لوگون کے زر چراتے ہین طوائفون اور کنجرون کی بولی جس سے وہ فعل شنیعہ کیواسطے داؤ پیچ کرتے ہین بہی خدا کیطرف سے ماننی پڑیگی۔ جس سے خدا چورون اور رہزنون اور طوائفون و کنجرون کا ہادی و معلم بھی تسلیم کرنا پڑیگا جو بالکل نا سزا ہے۔

(۲) ہر ایک صحیح العقل و سلیم الفکر پر روشن ہے کہ پرمیشور اپنی ذات و صفات و افعال مین ایک اور تی (لاثانی) ہے پس جسکو ودیا اور شکتیون مین سب سے زیادہ اور بینظیر مانتے ہین اُسکی شکتیون کے پرکاش کو بچون و بچرا جاننا ضروری ہے غور کرنیکا مقام ہے۔ کہ گیان کی قدر و منزلت گیانی کی لیاقت و بزرگی کی شہادت ہے ناواقف اور نادان بچہ کا گیان اُس گیان مے پرمیشور سے جو صداقت کا چشمہ ہے اور علمیت کا منبع کسی طرح مقابلہ نہین کہا سکتا یعنے جو گیان اور ودیا مین کامل اور علمی اور عقلی طاقتون مین افضل ہے اُسکے فیض اور گیان کی کمالیت و معقولیت اور فضیلت بہی سب سے زیادہ تر ہونی چاہئے۔ جب یہ بخوبی وجہ ثابت کیا گیا ہے۔ کہ ابتدا مین قادر مطلق کیطرف سے گیان کا پرکاش بذریعہ وید مقدس ہوا اور جو زبان دی گئی وہ سنسکرت تھی۔ پس انسان کی علمی طاقتین خدا کی علمی طاقتون سے ہرگز برابری نہین کرسکتی ہین اور جو ودیا مین اعلی اور ادنی۔ فاضل اور جاہل۔ قوی اور ضعیف۔ سروگیہ اور الپگیہ کا تفاوت ہوتا ہے وہی فرق سنسکرت اور غیر زبان اور دیگر کتابون اور ویدمین ظاہر ہے۔ پس یہ غیر زبانین اور غیر کتابین اُس کامل گیان سے

اور ودیا سے نہین ہین بلکہ اُسی کے فیض کامل سے اُنہین بہی قدر ہی زباندانی اور علمیت ملی ہے اور انکا موجد حسب ضروریات کی انسان ہے نہ کہ وہ سرب گیان مے سرب سکتیمان پرماتما۔

باقی رہا رنگون کا اختلاف یہ آب وہوا وسردی وگرمی موسم وملک کی متعلق ہے ہن انکا مدار انتظام قدرت پرہی اقالیم مختلفہ کی اوضاع اور انسانون کے متفرق طبائع مختلف ملکونکی آب وہواسی بہت سی تغیر نظر آتے ہین مگر آغاز دنیا مین ایسی نہ تھی اور نہ اُن دنون تعلیم تھی۔ قدرت کیطرفسے ترقی وانصرام ضروریات کی سامان ہوگئے جنپر انسانون نے موقعہ بموقعہ کارروائی کی۔ ایک ہی بولی ابتداء مین سب کی حسب حال تہی اور اگر رہتی توکچھ ہرج بہی نہین تہا۔ مگر خیر ہم کسی بولی کو برا بھی نہین کہتی لیکن اُس پاک وکامل وشدہ زبان کے مقابل مین قدر ومنزلت کے لائق نہین جانتی اور اسپر ہر ایک فاضل غیر متعصب اتفاق کرسکتا ہے۔

مرزا صاحب سنسکرت زبان ایک تنگ پنجرہ نہین ہی بلکہ ایک وسیع تر اعظم یا عظیم الشان اور ناپیدا کنار سمندر ہے جسمین بود وباش اور شناوری کرنے سے کسیطرح کی رُکاوٹ نہین ہے۔ تنگ پنجرہ تو عربی زبان ہی جسکے اندر بضرب شمشیر ظلم۔ عاجز مرغیون کو ذبح کے خوف سے بند کیا گیا ہی اور اب اُن کی نسلین العادت طبیعت ثانی کی پابند ہوکر اُسکو (مثل مرزا صاحب کے) اپنی زبان یا وطن مالوفہ یا الہامی جان رہی ہین۔ غالب یقین ہے جسدن حق وباطل کی تمیز یا صداقت کی تحقیقات عزیز ہوئی تعصب کو ناچیز جانکر ست ودیا کا گرہن کرینگے اور دامن آرزو گوہر مراد سے بہرین گے۔ پرمیشور کرے کہ وہ دن جلد آوے ٭

قرآن کی تعلیم کا فوٹوگراف

ہمارے مرزا صاحب اکثر اس بات کا فخر کرتے ہین کہ قرآن مین حقائق و معارف بہت ہین اور کسی بات سے وہ قاصر نہین اور کوئی تعلیم اُس مین ادھوری نہین - مگر جب کبھی تبلانے کا موقعہ ہوا تب سوائے گالیون اور بُرا بھلا کہنے کے کوئی ثبوت نہ دے سکے - ہم انکی سقط کلامی سے آرزدہ نہین ہوتے کیونکہ یہہ اسلامی تعصب و صداقت ہے اور داناؤن نے کہا بھی ہے - "از کوزہ ہمان تراود کہ درو ست" - لیکن ہم اس کتاب مین ضروری جانتے ہین کہ اصلیت و ماہیت قرآن کا بیان قرار واقعی کرین - اسواسطے ہم سب سے پہلے تمام قرآن کا فوٹوگراف تیار کرتے ہین - اور اُسکو حق و باطل کی پرکھیا اور اظہار کے واسطے ناظرین کے روبرو دہرتے ہین ؀

نمبر	نام سورۃ	خلاصہ مضمون اور مشہور قصہ یا کوئی خاص یادداشت
۱	فاتحہ	شروع مین دعا ہے کہ اے خدا مجھے گمراہی سے بچا اور اگلے نیک لوگون کے ہمقدم چلا -
۲	بقر	آدم و حوا و شیطان و خدا و ملایکہ کا مباحثہ و مجادلہ - سامری کی گوسالہ پرستی اور موسیٰ کا حال - اول بیت مقدس کی طرف سجدہ کرنیکا حکم پھر مکہ کی طرف
۳	آل عمران	عیسیٰ اور آل عمران اور ابراہیم کے کل قصہ جات اور حرام و حلال کا بیان اور عیسیٰ کا حرام چیزون کو حلال کرانا -
۴	نساء	مسلمانون کو واسطے چار عورتون کے نکاح کرنے کا حکم اور لونڈیان

		کے ساتھ بھی علاوہ اُنکے - اور ایک منکوحہ عورت سے کوئی بدلنا چاہے تو بدلا سکتا ہے -
۵	مائدہ	جانورون کے حرام وحلال کی تشریح اور موسیٰ کا ذکر اور بنی اسرائیل کے قول واقرار کی تکرار توریت وانجیل کی تصدیق اور عیسیٰ کا حال -
۶	انعام	اس مین بھی حرام وحلال اور ابراہیم کا ستارہ وماہتاب وآفتاب کو خدا ماننے کا فسانہ برخلاف توریت کے قرآن کا مکہ والون کے ڈرانے کے لئے نازل ہونا -
۷	اعراف	اس مین پھر شیطان اور آدم اور خدا کا مباحثہ ہے اور کافرون کے واسطے آسمان کے دروازون کا نہ کہولنا اور خدا کا آسمان وزمین بناکر عرش پر بیٹھ رہنا -
۸	انفال†	غنیمت یعنی ڈکیتی کے مال کی تقسیم کرنے کی بابت ہدایتین کہ اتنا حصہ خدا کو دو اتنا رسول کو دو - اور لوٹ مار کی ہدایت اور خدا کا مکر کرنا - اور خدا کا مسلمانون کو کافرون کے مقابلہ پر جانیکے واسطے تخفیف کرنا کہ اب بمثل پہلے کے دس گنا زیادہ کافرون سے جنگ نکرو - بلکہ اب ایکسو مسلمان دوسو سے جنگ کرو! افسوس!!
۹	توبہ†	کافرون کے ڈرانے اور دہمکانے کا ذکر مسلمانون کو جنگ سے نہ بھاگنے کی دلیری اور توبہ کا بیان اور مارشل لا کی اجازت اور حرام وحلال اور کافرون سے بداخلاقی کرنے کا بیان -
۱۰	یونس	قدرے نصیحت اور یونس پیغمبر کا ماہی کے پیٹ مین جانیکا قصہ اور خدا کا آسمان وزمین بناکر عرش پر جاکر تدبیر کرنا اور خدا کا مکر کرنا اور موسیٰ اور فرعون اور ہارون کا قصہ -

† بعض فاضل مولوی ان دونون سورتون کو ایک ہی جانتے ہین اور بعض اون برخلاف کہتے ہین اور محمد صاحب کے اصحاب مین بھی اسمین اختلاف تھا -

۱۱	هود	خدا کی روح کا پانی پر تیرنا۔ اور نوح کی داستان اور کشتی کا بنانا۔ اور تنور سے طوفان کا پانی اُبلنا اور ہود و صالح کی حکایتین ۔ اور شعیب اور لوط کا قصہ
۱۲	یوسف	خلاصتاً تمام یوسف و زلیخا اور عزیز مصر کی داستان اور اُنکی عشق و محبت کا بیان اور زنا کا ارادہ اور قید ہونے کا ذکر اور اسی مین یہ بھی ذکر ہے کہ اپنے چھوٹے بھائی پر چوری کی تہمت لگائی ۔ اور جھوٹھ بولنے کا بیان۔
۱۳	رعد	خدائے محمدیان اس سورہ مین رعد یعنے کڑک کو ایک فرشتہ بیان کرتا ہے کہ وہ خدا کی تسبیح پڑھتا ہے
۱۴	ابراھیم	اس مین ابراہیم پیغمبر کا خلاصہ حال اور پیغمبرون کا بھی مجمل حال ہے اور نمرود کا دور از عقل فسانہ اور اُسکا آسمان پر جانا۔
۱۵	حجر	ایک قوم کی کہانی ہے جبپر خدائے محمدیان نے پتھرونکا مینھہ برسایا تھا اور شہاب ثاقب کے گولہ مارنا فرشتون کا شیطانون پر جو خدا کی باتین سُننے اوپر جاتے ہین تاکہ اوپر نہ آوین۔
۱۶	نحل	کچھ ہدایت اور کچھ حرام و حلال کا انفصال اور زمین کے ہلنے کا بیان اور خدا کا پہاڑون کو بمنزلہ میخون کے ٹھوکنا تاکہ کہین ہل نہ جاوے اور زمین کا غیر متحرک ہونا۔
۱۷	بنی اسرائیل	بنی اسرائیل کے واقعات کا بیان اور داؤد بادشاہ کا ذکر اور محمد صاحب کو مکہ سے بیت المقدس تک ایک رات مین خدا کا لیجانا اور مفسرون کا باہمی سخت اختلاف اور ایک دوسرے پر کفر کے فتوے دینا۔
۱۸	کہف	اصحاب کہف کا ذکر اور گنتی کا بیان جو کئی ہزار برس سے آجتک

"	"	بلکہ قیامت تک سو رہی ہین اور نہین جاگتے اور آفتاب بھی وہان سے چال بدل جاتا ہے۔ سکندر کا قصہ اور لوہے اور روئین کی دیوار بنانا اور یاجوج وماجوج کی دور از قیاس داستان اور سکندر کا تمام دنیا تسخیر کرنا۔
۱۹	مریم	عیسیٰ اور مریم کا ذکر اور فرشتہ کا اوترنا اور اُسکے حاملہ ہونے کا بیان۔
۲۰	طٰ	طوی نام ایک میدان کا ہے۔ موسیٰ کی داستان اور طوی کے جنگل کا بیان اور اگنی دیوتا کی پرستش یا خدا کا آگ مین حلول فرمانا اور اُس آتشی خدا کی پرستش۔
۲۱	انبیاء	قصہ ہائے داؤد وسلیمان وزکریا ویحییٰ ویعقوب وموسیٰ وابراہیم و ہارون ولوط واسحاق کے بطور خلاصہ۔ اور خدا کا آسمانون سے اوتر کر زمین پر آنا۔
۲۲	حج	ذکر قوم نوح اور قوم عاد اور قوم ثمود وغیرہ کا جنکو خدا نے غرق کیا اور حج کے آداب یعنے تیرتھ یاترا کی تشریح اور بہشت کے لباسون اور زیورون کا ذکر۔
۲۳	مومنون	نوح کے طوفان کا ذکر اور مسلمانون کی بابت زکوٰۃ وغیرہ کی ہدایتین اور خدا کا اپنی کتاب مین لوگون کا حساب رکھنا۔
۲۴	نور	زنا کی بابت سزا وغیرہ اور بی بی عائشہ کے اتہام (زنا کاری) کا قصہ اور الہام کا اوترنا اور چار گواہون کا مانگنا۔ خدا کا نور ایسا ہے کہ جیسے طاق مین چراغ ہو کیسی معقول مثال ہے۔
۲۵	فرقان	حضرت موسیٰ اور حضرت نوح نبیون کے قصہ جات۔ اور کچھ قرآن کی تعریف اور کافرون کا سوال کہ کیون قرآن اکٹھا نہ اوتارا اور خدا کا صرف یہی غیر معقول جواب کہ ہم تیرے دلکو ثابت کرین تھم تھم کر۔ یہہ سوچنے کی بات ہے

"	"	کوئی تفسیر والا اسکا جواب معقول نہیں دیتا ہے
۲۶	شعراء	حضرت موسی اور فرعون کا ذکر اور اسی طرح نوح کی طوفان کا بیان اور کچھ شاعرون کی بابت گفتگو اور خدا تعالی کا ایک پہاڑ کو اٹھا کر لوگون کے واسطے سائبان بنانا۔
۲۷	نمل	حضرت موسی اور سلیمان اور داؤد کے قصے اور حضرت سلیمان اور سبا کی عورت ملکہ بلقیس کا عشق آمیز فسانہ اور سلیمان کا مراسلہ بنام ملکہ سبا اور مورچگان کے واقعات۔
۲۸	قصص	مجموعہ و خلاصہ قصہ جات موسی و فرعون کا ہے۔
۲۹	عنکبوت	عنکبوت یعنی مکڑی کا قصہ اور کچھ نصیحت اور معجزہ سے انکار۔ اور بہشت کا ذکر۔
۳۰	روم	قوم روم کے مغلوب ہونیکا قصہ اور خدا کا لوگون کے دلون پر حق کیطرف سے پہرنیکے واسطے مُہر لگانا اور ابراہیم کی پیروی کرنیکا حکم۔
۳۱	لقمان	حکیم لقمان کا قصہ اور آسمانون کو خدا تعالی کا بغیر ستونون کے کہڑا کرنا اور لقمان کا نصیحت نامہ بیان کرنا اپنے بیٹے کو۔
۳۲	سجدہ	تہوڑا ذکر سجدہ کا اور باقی عذاب وصواب اور بہشت و دوزخ کے حالات خدا آسمان سے اوتر کر زمین پر کام کرتا ہے اور پہر چڑھ جاتا ہے اور بھول جانا خدا کا۔
۳۳	احزاب	اُن عورتون کا حال جو نفس اپنا پیغمبر کو بخشدیوین اور اسکی تشریح اور کفار کے لشکر سے عہد و پیمان کا بیان اور نوح موسی ابراہیم وغیرہ کے قصہ جات۔
۳۴	سبا	خدا کا اپنی پاکٹ بک مین لوگون کا حساب لکھنا۔ اور پہاڑ دن کا

باتین کرنا داؤد کے ساتھ اور گیت گانا۔

۳۵ فاطر — کچھ ہدایت ہے اور فرشتون کے دو دو تین اور چار چار پرون کا بیان اور سورج اور چاند کا دن رات مین چلنے کا حال

۳۶ یٰسین — اسرافیل فرشتہ کا ذکر۔ اور اُسکی کرنا (نرسنگا) پہونکنے کا حال جو قیامت کے روز پہونکیگا۔ اور خدا کا قرآن کی قسم کہانا۔ اور بہشت دوزخ کا بیان۔

۳۷ صافات — خدا کا فرشتون کی قسم کہانا اور لوگون کا قرآن کو کلام الٰہی جاننے کا حال اور الیاس پیغمبر کا قصہ اور شیطان کا لوح محفوظ کی باتون کو دیکھنے کے واسطے جانا اور خدا کا شہاب ثاقب مارنا۔

۳۸ ص — خدا کا قرآن کی قسم کہانا۔ اور داؤد اور سلیمان کا ذکر۔ اور آدم و شیطان کی حکایت اور خدا کا دونون ہاتھون سے آدم کا بنانا۔

۳۹ زمر — جو قرآن کو نہ مانے اور دلیل مانگے اُسکے واسطے عذاب سزا کا بیان یعنی گالی گلوچ۔ اور خدا کا جسکو چاہنا گمراہ کرنا اور جسکو چاہنا راہ دکھلانا اور بہشت کی زمین کا بیان۔

۴۰ مومن — مسلمانون کی بابت عذاب دوزخ سے خوف اور خدا کی تخت کو فرشتون کا اٹھانا اور خدا کا جلد حساب کرنا۔

۴۱ حم السجدہ — خدا کا قرآن عربی مین ارسال کرنا واسطے اُنکے جو عربی جانتے ہین۔ اور قوم ثمود کا ذکر اور موسیٰ اور محمد کی ہدایتین اور خدا کے نزدیک کان اور ہاتھ اور آنکھون کا گواہی دینا۔

۴۲ شوریٰ — آسمانون کے پھٹنے کا زمانہ قریب ہے اور قرآن عربی کا آنا اسواسطے ہے تاکہ تو اے محمد مکہ والون کو ڈرا دے اور مکہ کے قریب والون کو قیامت کے خوف سے اور خدا کا پردے کے پیچھے باتین کرنا۔ اور محمد صاحب کا

"	"	چالیس سال تک ایمان کا نہ جاننا کہ کیا ہے۔
۴۳	زخرف	قرآن عربی میں اسواسطے ہوا تا کہ جنکی بولی ہے وہ سمجھیں اور موسیٰ اور عیسیٰ کے قصوں کا خلاصہ اور خدا کا لوگوں کے ساتھ ایک ایک شیطان چھیڑنا تا کہ گمراہ ہوں۔
۴۴	دخان	قیامت کے روز آسمان دھواں بن جاویگا اُسکا ذکر اور بنی اسرائیل اور فرعون کا ذکر۔
۴۵	جاثیہ	قیامت کے روز کی کارروائی کا ذکر اور اعمال ناموں کا ملاحظہ کرنا اور یقین کا پیش ہونا۔ بنی اسرائیل کا قصہ اشارتاً اور خوف دوزخ کا ذکر۔
۴۶	احقاف	قوم عاد کا ذکر اور کچھ ماباپ کی بابت نصیحتیں عرب کے ڈاکوؤں ظالموں کے واسطے عربی قرآن کا نازل ہونا۔
۴۷	محمد	بہشت کا نقشہ اور حلیہ اور محمد صاحب کا حال اور انکی بابت (بقول محمدیان) خدا تعالیٰ کا شہادت دینا۔
۴۸	فتح	محمد صاحب کی گنہگاری کا حال اور جنگ کی فتح اور لوٹ کے مال کی تقسیم اور غیر قوموں کے ساتھ سرگرمی کا بیان اور خواب کا جو خدا نے بتلائی تھی محمد کو وہ جھوٹھ ہوئی۔ اور آیت اُتری۔
۴۹	حجرات	محمد صاحب کی عزت کرنے کا بیان اور اسی طرح اور عزت والوں کا ذکر اور جہاد کرنے والوں کی تعریف اور سہار کبادی۔
۵۰	ق	خدا قرآن کی قسم کہاتا ہے اور محمد کی پیغمبری کی قسم کہاتا ہے کہ میں دُنیا کو چھ روز میں پیدا کیا ہے۔ اور خدا کی یادداشت کے واسطے کتاب لکھی ہوئی ہے تا کہ بھول نہ جاوے۔
۵۱	ذاریات	خدا ہواؤں کی قسم کہاتا ہے اور رستے والے آسمان کی بھی قسم کہاتا ہے

اور ابراہیم کے مہمانون کی کیفیت اور فرعون اور موسیٰ کی حکایت ۔

۵۲ طور — خدا اس سورت مین کوہ طور کی اور کتاب قرآن کی اور مکہ کی اور دریا کی قسم کہاتا ہے اور بہشت کا ذکر۔

۵۳ نجم — اس مین محمد صاحب کا (بسواری براق) آسمانون پر جانیکا ذکر ہے اور خدا اُسپر گواہی دیتا ہے تاکہ کسی طرح لوگ یقین کرین اور موسیٰ اور ثمود اور عاد کے قصہ جات ہین۔

۵۴ قمر — چاند کے دو ٹکڑے ہونے کی شعبدہ بازی اور حضرت لوط علیہ السلام کے اہلخانہ کی حکایت ۔

۵۵ رحمان — اس مین جنات کا بیان اور بہشت کے دو باغون کی توصیف اور یاقوت اور مرجان کی حورون کا دلفریب اور ہوشربا واقعہ ۔

۵۶ واقعہ — اس مین بہشت کی نہرون و حورون و مکانون کا ذکر کیا گیا ہے اور اصلی قرآن کا کسی اور کتاب مین پوشیدہ ہونے کا بیان اور زمین اور پہاڑ ہلائے اور اڑائے جائینگے ۔

۵۷ حدید — نوح اور ابراہیم کے قصہ جات ۔ اور بہشت اور دوزخ مین کافرون اور مومنون کی تقسیم درجات ۔

۵۸ مجادلہ — حضرت محمد صاحب اور ایک عورت کا باہمی شکایت نامہ

۵۹ حشر — قیامت کے خوف سے ڈرانا ۔ اور مسلمانون کو جنگ کے واسطے دلیری دینا ۔

۶۰ ممتحنہ — کچھ مسلمان دین اسلام سے پھر کر کافرون (یعنے اپنے اصلی ایمان) کیطرف چلے گئے تھے ۔ اُنکو ڈرانے اور باقیون کو آزمانے کی بابت

۶۱ صف — عیسیٰ اور موسیٰ کے واقعات کو تمثیلاً بیان کر کے صف بستہ اتفاق کرنیکی

؍؍	؍؍	بابت تاکہ نفاق نہ ہو جاوے۔
۶۲	جمعہ	یہودیون سے موت مانگنے کا قصہ اور اُمیون کے پاس اُمّی پیغمبر کا آنا اور جمعہ کے دن کی بزرگی۔
۶۳	منافقون	منافق لوگون کی بابت ہدایت اور ترغیب
۶۴	تغابن	روز غبن (یعنے قیامت) کا ذکر کرکے بہشت کی تحریص اور قدرے نصیحت اور خدا کا لوگون سے بذریعہ محمد صاحب کے قرض مانگنا اور دُگنا دینے کا اقرار۔
۶۵	طلاق	عورتون کی بابت طلاق دیدینے کا بیان اور سات زمینون اور سات آسمانون کا پیدا کرنا اور بہشت کا بیان۔
۶۶	تحریم	خاص محمد صاحب کی عورتون کی بابت ہدایتین اور انتظام۔ حضرت نے شہد اپنے پر حرام کردیا تھا (جب نہ رہ سکے) یہ آیت پڑہی کہ کیون حرام کرتا ہے جو اللہ نے حلال کیا۔
۶۷	ملک	سات آسمان اور جہنم اور چراغون کا ذکر کرکے قدرے نصیحت اور خدا کا آسمانون مین ہونا۔ اور شیطانون کو شہاب ثاقب مارنا جو در اصل ستارے ہین۔
۶۸	قلم	خدا قلم کی قسم کہاتا ہے اور ایک باغ والے کا قصہ اور خدا کا اپنی پنڈلی قیامت کے روز دکھلانا اور مکر کرنا۔
۶۹	حاقہ	خدا کا تخت فرشتون نے اُٹھایا ہوا ہے اور اُسپر خدا براجمان ہے اور قیامت کا ذکر اور دوزخ کا ڈراوا۔
۷۰	معارج	قیامت کا ذکر اور اُسکی میعاد کہ پنجاہ ہزار سال تک رہیگی خدا کا زینہ لگانا اور فرشتون کا اوپر سے نیچے اوترنا۔

۷۱	نوح	نوح کا قصہ ہے۔
۷۲	جن	محمد صاحب کا قرآن پڑھنا اور جنون بھوتون کا فریفتہ ہونا اور مسلمان ہوجانا اور خدا کا قرآن کی آیتون کو وحی کے ہاتھ بحفاظت چوکیداران کے ارسال کرنا۔
۷۳	مزمل	قرآن کے پڑھنے کی بابت ہدایات اور دوزخ اور قیامت کا ذکر بحوالہ ذکر فرعون کے۔
۷۴	مدثر	ذکر اونیس فرشتون کا جو دوزخ کے موکل ہین
۷۵	قیامت	خدا قیامت کی قسم کہاتا ہے۔
۷۶	دھر	زمانہ اور ایک آدمی کیحالت کا ذکر اور قرآن خوانی اور بہشت کا ذکر۔
۷۷	مرسلات	خدا اُن ہواؤن کی قسم کہاتا ہے جو بہیجی گئی ہین۔
۷۸	النبا	اس مین بھی ذکر زمین اور آسمان کا کرکے علم لدنی سے بیان کیا جاتا ہے کہ زمین بچھونا ہے اور پہاڑ میخین ہین اور سات آسمان اور اُن کے دروازون کا بیان ہے۔
۷۹	نٰزعت	فرشتون کے باہمی جھگڑے اور نزاع کا ذکر ہے اور موسیٰ اور جنگل طوی کا ذکر ہے۔
۸۰	عبس	ایک نابینا جو محمد صاحب کے پاس آیا اور اُنہون نے اُسے مکروہ سمجھا اوسکا قصہ ہے۔
۸۱	تکویر	بیان پر قسمون کا خدا طوفان اُٹھاتا ہے۔
۸۲	انفطار	آسمان کے پھٹنے کی بابت اور قیامت کے ظہور کا ذکر اور کراماً کاتبین فرشتون کا مقرر ہونا آدمی کی اعمال نویسی کے واسطے۔
۸۳	تطفیف	کم وزنون کی بابت ذکر ہے اور بہشت مین شراب نوشی کی بابت خوشخبری

		اور باغ کا بیان
۸۴	انشقاق	اسمین بھی آسمان کے پھٹنے اور قسمون کا زور شور سے بیان ہے۔
۸۵	بروج	اسمین خدا آسمان کے برجون کی قسم کہاتا ہے۔
۸۶	طارق	زمین کی قسم - اور آدمی کی پیدایش باپ کی پشت سے بیان کی ہو اور خدا کا مکر کرنا۔
۸۷	اعلی	پرانے صحیفون کا حوالہ دیکر خدا کی بزرگی کا ذکر ہے۔
۸۸	غاشیہ	اسمین بھی قیامت کا ذکر ہے اور بہشت کی تحریص۔
۸۹	فجر	خدا فجر کے وقت کی قسم کہاتا ہے اور جفت وطاق کی بھی قسم کہاتا ہے اور خدا کا آنا فرشتون کی صف باندہکر اور فرعون و ثمود کا قصہ۔
۹۰	بلد	خدا (بلد) یعنے شہر مکہ کی قسم کہاتا ہے۔
۹۱	شمس	خدا سورج اور چاند اور دن کی قسم کہاتا ہے۔
۹۲	لیل	خدا رات کی قسم کہاتا ہے۔
۹۳	ضحی	خدا روٹے کے وقت کی قسم کہاتا ہے۔
۹۴	انشراح	خدا محمد صاحب کو حوصلہ دیتا ہے تاکہ گھبراوے نہین۔
۹۵	تین	خدا انجیر کے درخت اور زیتون کے درخت کی اور طور سینا پہاڑون کی قسمین کہاتا ہے۔
۹۶	علق	خدا بیان کرتا ہو کہ آدمی کی پیدایش خون سے ہے اور اکثر مسلمانون کا اعتقاد ہو کہ یہ سورۃ سب سے پہلے خدا نے آسمان سے نازل کی ہے۔
۹۷	قدر	شبقدر کی رات کا ذکر ہو کہ اس رات کو فرشتے اور روح اوترتے ہین۔
۹۸	بینہ	قرآن و نماز و زکوۃ کی بابت ذکر ہے۔
۹۹	الزلزال	زلزلہ کی بابت اور زمین کا باتین کرنا۔

۱۰۰	عدیات	خدا گھوڑون کی قسم کہاتا ہے۔
۱۰۱	قارعہ	قیامت کی بابت
۱۰۲	تکاثر	طمع کی بابت نصیحت ہے۔
۱۰۳	عصر	خدا زمانہ کی قسم اُٹھاتا ہے
۱۰۴	همزہ	عیب پکڑنے کی ممانعت ہے تاکہ کوئی اعتراض نہ کرے۔
۱۰۵	فیل	فیلون اور ابابیلون کا قصہ درج ہے
۱۰۶	قریش	خاص قوم قریش کی بابت (جسمین سے محمد صاحب پیدا ہوئے تھے) ذکر ہے۔
۱۰۷	ماعون	برتنے کی چیزون کے استعمال کرنیکا بیان۔
۱۰۸	کوثر	حوض کوثر کی بابت ہے (یہ حوض کہتے ہین کہ آسمانون کے اوپر جنت مین ہے) اس حوض پر بیٹھکر محمد صاحب شہیدون کو پانی پلائینگے۔
۱۰۹	کافرون	کافرون سے سوال و جواب جنہون نے انکی پیغمبری پر ایمان نہ لایا۔
۱۱۰	نصر	مسلمانون کی (دل بڑہانیکے واسطے) فتحمندی کا ذکر۔
۱۱۱	لهب	مسمی ابی لہب (جو کہ محمد صاحب کا بڑا سخت مخالف تھا) کی بابت خدا صاحب اور محمد صاحب کا بد دعا اور گالیان دینا۔
۱۱۲	اخلاص	خدا کی تعریف ہے۔
۱۱۳	فلق	دعا ہے اور شرارت سے پناہ مانگی گئی ہے۔
۱۱۴	الناس	آخری دعا اور شیطان سے بچنے کے واسطے خدا سے پناہ مانگی گئی ہے۔

خلاصہ تعلیم قرآن

نمبر شمار	تعداد سورۃ	قسم مضمون وقصہ جات	تعداد آیت
۱	۴۰	قصہ جات گذشتہ پیغمبرون اور بادشاہونکی بابت	۱۰۰۰
۲	۱۶	لوٹ گھسوٹ ڈاکہ زنی جنگ وجہاد وجانور کشی وغیرہ	۱۱۵۰
۳	۲۰	بد دعاؤن اور دوزخ اور قیامت کی بابت اور کعبہ پرستی وغیرہ	۲۰۶۶
۴	۱۵	بابت قسمون سوگندون کی جو خدا سے محمدیان بار بار کھاتا ہے وغیرہ	۲۰۰
۵	۱۴	بابت عورتون کی اور حضرت محمد صاحب کے خانگی امورات مین ۔	۵۰۰
۶	۵	بابت بہشت اور حورون اور غلمانون اور نہرن اور مکانون کے وعدے جو جنگجو اور جہادی مومنون سے کئے گئے ہین	۱۶۵۰
۷	*۴	بابت دعا اور عبادت الٰہی کے	۱۰۰
		میزان	۶۶۶۶

* حاشیہ غیاث اللغات ردیف ق ۔ قرآن بالضم ومد الف (باعتقاد محمدیان) کلام اللہ است
و آن صد و چہاردہ سورہ است و شش ہزار و ششصد و شصت و شش آیت و پانصد و چہل
رکوع و منجملہ آیات مذکورہ بروایت جار اللہ زمخشری صاحب کشاف دو ہزار (آیت) قصص است
و یکہزار مثل و وعدہ یکہزار و وعید یکہزار و امر یکہزار و نہی یکہزار و بعدہ پانصد و چہل (حلال) و حرمت (حرام)
و یکصد و دعا و شصت و شش ناسخ و منسوخ و لفظ قرآن مصدر است بمعنی خواندن کہ مستعمل شدہ بمعنی مفعول ۔

اس فوٹوگراف کو جو انصاف کی نگاہ سے مطالعہ مین لاوینگے کچھ شک نہین کہ وہی اسکی اصلیت کو پاوین گے - اب تہوڑا سا اُسکی قسمون کی بوچھاڑ کا بہی اظہار کرتا ہون کہ اُن سے کسقدر معقولیت آشکارا ہورہی ہے -

سورۃ الفجر - والفجر ٥ ولیالٍ عشرٍ ٥ والشفع والوتر ٥ والّیل اذا یسر ٥ هل فی ذالك قسم الذی حجرٍ ٥

سورۃ البلد - لا اُقسم بهذا البلد ٥ وانت حل بهذا البلد ٥ ووالد وما ولد ٥ لقد خلقنا الانسان فی کبدٍ ٥

سورۃ الشمس - والشمس وضحها ٥ والقمر اذا تلها ٥ والنهار اذا جلها ٥ والیل اذا یغشها ٥ والسماء وما بنها ٥ والارض وما طحها ٥ ونفسٍ وما سوّیها ٥ فالهمها فجورها وتقوها ٥

سورۃ الیل - والیل اذا یغشی ٥ والنهار اذا تجلی ٥ وما خلق الذکر والانثی ٥ ان سعیکم لشتی ٥

سورۃ الضحی - والضحی ٥ والیل اذا سجی ٥ ما ودعك ربك وما قلی ٥ وللاخرۃ خیر لك من الاولی ٥ ولسوف یعطیك ربك فترضی ٥ الم یجدك یتیمًا فاوی ٥ ووجدك ضالًا فهدی ٥ ووجدك عائلًا فاغنی ٥ فاما الیتیم فلا تقهر ٥ فاما السائل فلا تنهر ٥ -

سورۃ التین - والتین والزیتون ٥ وطور سینین ٥ وهذا البلد الامین ٥ لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ٥ ثم رددنه اسفل سافلین ٥

سورۃ الطور - والطور ٥ وکتب مسطور ٥ فی رقٍ منشور ٥ والبیت المعمور ٥ والسقف المرفوع ٥ والبحر المسجور ٥ ان عذاب ربك لواقع ٥ -

سورۃ العٰدیٰت - والعٰدیٰت ضبحًا ٥ فالموریٰت قدحًا - فالمغیرات صبحًا - فاثرن بہٖ نقعًا ٥ فوسطن بہٖ جمعًا ٥ ان الانسان لربہ لکنود ٥ و انہ علیٰ ذٰلک لشھید ٥ وانہ لحب الخیر لشدید ٥ افلا یعلم اذا بعثر ما فی القبور ٥ وحصل ما فی الصدور ٥ ان ربھم بھم یومئذ لخبیر ٥

سورۃ القریش لایلٰف قریش ٥ الٰفھم رحلۃ الشتاء والصیف فلیعبدوا رب ھٰذا البیت ٥ الذی اطعمھم من جوع وامنھم من خوف ٥ -

سورۃ الکوثر - انّآ اعطینٰک الکوثر ٥ فصل لربک وانحر ٥ اِن شانئک ھو الابتر ٥

سورۃ الکٰفرون - قل یاایھا الکٰفرون ٥ لا اعبد ما تعبدون ٥ و لا انتم عٰبدون ما اعبد ٥ ولا انا عابد ما عبدتم ٥ ولا انتم عٰبدون ما اعبد ٥ لکم دینکم ولی دین -

سورۃ اللھب - تبت یدا ابی لھب وتب ٥ ما اغنی عنہ مالہ و ماکسب ٥ سیصلی نارًا ذات لھب ٥ وامراتہ حمالۃ الحطب ٥ فی جیدھا حبل من مسد

سورۃ المرسلات - والمرسلات عرفًا ٥ فالعٰصفٰت عصفًا ٥ والنشرات نشرًا ٥ فالفرقت فرقًا - فالملقیت ذکرًا ٥ عذرًا او نذرًا انما توعدون لواقع -

ترجمہ بموجب ترجمہ حضرت شاہ ولی اللہ

سورۃ الفجر - قسم ہے مجھکو صبح اور دہ گانہ راتون کی - اور قسم ہے مجھکو جفت اور طاق کی اور قسم ہے رات کی جب روانہ ہووے آیا اس مقدمہ مین گواہی معتبر ہے عقلمند کو

سورۃ البلد - مین قسم کہاتا ہون شہر مکہ کی - اور تو حلال ہو جاویگا اس شہر مین - اور قسم کہاتا ہون مین جننے والیکی اور جو جنا ہے اُسکی - تحقیق مینے ہی آدمی کو پیدا کیا ہی شقت مین -

سورۃ الشمس - قسم ہے آفتاب کی اور اُسکی روشنی کی - اور قسم ہے اُس چاند کی جو بعد آفتاب کے نکلتا ہے اور قسم اُس دن کی ہے جب آفتاب کو ظاہر کرتا ہے اور قسم رات کی جو آفتاب کو چہپاتی ہے اور قسم آسمان اور اُس کے بنانیوالے کی اور قسم زمین کی اور خدا کی اُسکی درستی کرنیکی اور قسم آدمی کے نفس کی اور خدا کے درست کرنیکی - اور قسم اُسکے دل مین تقوی اور گناہ ڈالنے کی -

سورۃ الیل - قسم رات کی جو چہپاتی ہے - اور قسم دن کی جو ظاہر کرتا ہے اور خدا کی جنے نر و مادہ کو پیدا کیا اسوجہ سے کہ تمہاری سعی مختلف ہے -

سورۃ الضحی - قسم دن کے کہانیکے وقت کی اور قسم ہے رات کی جو چہپاتی ہے - تجھکو نہ چھوڑا تیرے پروردگار نے اور تیری آخرت تحقیقاً دُنیا سے بہتر ہوگی اور البتہ نعمت دیویگا تیرا پروردگار تو خوشنود ہو جاویگا - تجھکو یتیم دیکھا جگہہ دی اور گمراہ دیکھا رستہ دکھلایا - تنگدست دیکھا - تونگر کیا - پس جو یتیم ہو پس مت قہر کر اور جو مانگنے والا ہو پس مت ڈانٹ -

سورۃ التین - قسم ہے انجیر کے درخت اور زیتون کے درخت کی اور قسم ہے سینا کے پہاڑ کی اور قسم ہے اس شہر (مکہ) امن والے کی - ہر آئینہ مینے آدمی پیدا کیا ہے اچھی صورت مین -

سورۃ الطور - قسم ہے کوہ طور کی - اور قسم کتاب لکہی ہوئی کی کشادہ کاغذ مین اور قسم ہے بنے ہوئے گہر کی - اور قسم بلند چہت کی - اور قسم بہرے ہوئے دریا کی - تحقیقاً تیرے پروردگار کا عذاب ہونیوالا ہے -

سورۃ العدیت۔ قسم ہے مجھکو گھوڑون کی جو تیز دوڑتے ہین۔ اس سبب سے
کہ دم سے پُر ہو جاتے ہین۔ پس قسم ہے اُن گھوڑون کی جو آگ سے نکالتے ہین اپنے سم ہا
سے جبکہ پتھر پر لگتے ہین۔ پس قسم ہے گھوڑون غارت کرنے والون کی۔ جبکہ صبح کے
وقت آتے ہین اور اُسوقت دھوڑ (گرد) اوڑاتے ہین۔ پس اُسوقت دشمنون
کی جماعتون مین آتے ہین۔ تحقیقاً آدمی مال کے دوست رکھنے مین مبالغہ کرنیوالا
ہے۔ آیا نہین جانتا کہ جب پریشان ہوگا جو قبرون مین ہے اور ظاہر ہوگا جو سینون
مین ہے۔ تحقیقاً خدا اُن کے اُس روز سے خبردار ہے۔

سورۃ القریش۔ واسطے شکر الفت دینے قریش کے (جو محمد صاحب کی قوم تھی)
واسطے الفت دینے اُن کے زمستان کے سفر مین اور تابستان مین۔ چاہئے کہ عبادت
کرین مکہ کے گھر کی خدا کی۔ جس نے ان بھوکھون کو طعام دیا۔ اور ڈرنیوالون کو
امن دیا۔

سورۃ الکوثر۔ ہمنے تجھکو (اے محمد) کوثر کا چشمہ بخشدیا۔ پس اس احسان کو
یاد کر۔ اونٹ کو قربانی کر تحقیقاً تیرا دشمن وہی دم کٹا ہوا ہے

سورۃ الکافرون۔ کہو اے کافرو مین نہین پوجتا ہون جسکو تم پوجتے ہو
اور تم نہین پوجتے ہو جسکو مین پوجتا ہون۔ نہ مین تمہاری چیز کو پوجونگا اور نہ تم میری
چیز کو پوجوگے۔ واسطے تمہارے تمہارا دین اور واسطے میرے میرا دین۔

سورۃ اللہب۔ ہلاک ہووین دونو ہاتھ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ ابی لہب
کچھ دفع نکیا اُسکے سر سے مال اوسکے نے اور جو کچھ پیدا کیا ہوا تھا۔ آویگا آگ شعلہ والی
مین اور عورت اُسکی بھی آویگی۔ مراد رکھتا ہون مین اُٹھاونیگی لکڑی کو اُسکی گردن
مین ایسے ہی کھجورون کے لیف سے۔

سورۃ المرسلات۔ قسم ہواؤن کی جو نرمی سے بھیجی گئی ہین۔ پس قسم

ہواؤن کی جو تیز چلنے والی ہین۔ اور قسم ہواؤن کی جو ابر کو اٹھاتی ہین پھر جدا کرنیوالون کی پھر ان فرشتون کے گروہ کی قسم تحقیقاً جو وعدہ کرونگا ہونیوالا ہے"

نتیجہ

اگرچہ اسی طرح اور بہت سی آیات موجود ہین مگر ان کو بخیال طوالت کے چھوڑ دیا عام وخاص قاعدہ ہے کہ قسمین تین قسم کی اٹھائی جاتی ہین۔ اول اپنے سے بڑے کی۔ دوم اپنے مساوی کی۔ سوم اپنے سے چھوٹے کی یا عزیز کی۔ مگر یہان ان تینون مین سے کیسی بھی تمیز نہین کی گئی اور نہ تفریق بتلائی گئی ہے کہ کیون اسقدر قسمون کی بوچھاڑ ہو رہی ہے۔ اور کسنے خدا محمدیہ کو اسقدر قسمین اٹھانے اور سوگند کہانے پر مجبور کیا تھا۔ جو یہ ضرورت پڑی۔ اور اسقدر قسمون کی حاجت کیا تھی؟ ایک فاضل فلاسفر کا قول ہے کہ "جو جتنا قسمین زیادہ اٹھاتا ہے وہ اتنا ہی زیادہ کاذب کہلاتا ہے اور اُسکا اعتبار جاتا رہتا ہے"۔ خلاصہ ان تمام قسمون کا اسطور پر ہے کہ خدا کہتا ہے کہ مجھکو صبح بہار کی قسم اور جفت وطاق کی قسم اور رات کی قسم ہے کہ تیرے اس مقدمہ مین گواہی معتبر ہے۔ غالباً جوا کھیلتا ہوگا ورنہ جفت وطاق کی قسم کے اور کیا معنے ہین۔

شہر مکہ کی قسم عورت حاملہ کی قسم اور اُسکے جنین کی قسم ہے کہ مینے ہی آدمی کو پیدا کیا ہے۔ وائے نادانی کہ بیفایدہ قسمون کی بہار ہو کر انصاف و تمیز کی خون ریزی ہو رہی ہے اور خواہ مخواہ اپنا اوچھا پن جتلایا جاتا ہے جو اُسکے جلال اور استغنا کے برخلاف ہے۔

سورج لوتا اور اُسکی روشنی کی قسم چاند دلوتا اور اُسکے حسن کی قسم دن اور رات کی قسم۔ آسمان دیوتا کی قسم اور دھرتی کی قسم۔ آدمی کے نفس کی قسم کہ مین سچ کہتا ہون ٭ نہین نہین اسے غیر اللہ کرین! واللہ آپ جھوٹ کہتے ہین۔ آپ کی راستی

کا ثبوت کیا ہے؟ دعوی بے دلیل قابل تسلیم نہین۔

قسم رات اور قسم دن کی اور خدا کی قسم جسنے نر و مادہ کو پیدا کیا کہ تمہارے اعمال مختلف ہین ۵ اے خدا محمدیان! وہ خدا کون ہے جسکی آپ قسم کہاتے ہین (اے محمد یو غور سے سوچو) اور یہ کون سی مشکل بات ہے کہ ہمارے اعمال مختلف ہین یہ تو ہر ایک آدمی جانتا ہے واہ واہ آپکی غیب دانی اور دور اندیشی۔ اگر سچ مچ قسم کہانی ہی تھی تو کوئی عمدہ بات فرماتے۔ نہ کہ کندن کوہ و برآمدن موش دم بریدہ۔

روٹی کے کھلانے کی قسم۔ رات کے چھپانیکی قسم ہے کہ تجھے گمراہ کو رستہ دکھلایا تیری آخرت بہتر ہوگی۔ مثل مشہور ہے سالے کہ نکوست از بہارش پیداست۔ اگر خدا تعالی اُسکو راہنمائی نہ کرتا تو دنیا مین خون کی ندیان کہان سی بہتین۔ لاکھون زن و مرد کیون آوارہ ہوتے۔ عورات کو مویشی کی طرح کیون جائز رکہتا کہ گلہ بہرا جاوے یہ تمام رب الملک کی راہنمائی ہے۔ جس سے مخلوق کیواسطے شامت ملک قیامت آئی ہے۔

۵ شامت اعمال عالم صورت نادر گرفت۔

قسم ہے انجیر کے درخت کی اور کہتو کی لکڑی کی قسم۔ قسم سینا پربت کی۔ قسم مکہ کے رہنے والون کی کہ جسنے آدمی کو پیدا کیا ہے۔ کوہ سینا اور انجیر اور زیتون کی قسمین کہانا کوئی دلیل نہین ہے کہ تمنے آدمی کو پیدا کیا ہے۔ واہ عالم کل کمتر کی قسم اور اعلی کی صداقت کا ثبوت عمدہ فلاسفی کی بنیاد نکالا ہے ۵

چہ نامی کہ مولائے نام توام بحیرت ز قسم و کلام توام

قسم تیز گھوڑون کی اور قسم اُنکے دوڑنے کی۔ قسم اُنکے ہانپنے کی۔ قسم اُسکی نعلبندی کی۔ لوٹ پر جانیوالے گھوڑون کی قسم تحقیقاً آدمی ناشکر گذار ہے۔ واہ رے رسالدار میجر۔ آپ نے تمام جنگی قواعد کی قسمون مین تعمیل کرا دی یعنی مانا کہ آپ جنگجو مین۔ اور قہار بھی ہین۔

قسم کوہ طور کی۔ قسم کتاب کی۔ قسم گھر کی۔ قسم چھت کی۔ قسم نون دیوتا کی۔ قسم اُسکے جلد چلنے کی۔ اور قسم اُسکے بدلی لانیکی۔ اور قسم تمام دیوتاؤن کی۔ تحقیقاً جو مین وعدہ کرونگا ہونیوالا ہی۔ جناب! ہمکو تو آپ پر اعتبار نہین۔ آپ نے جو موسی سے وعدہ کیا تھا اُسے بھی پورا نہ کیا۔ آپ نے جو قابین سے وعدہ کیا تھا اُسے بھی بھُلا دیا۔ اور نہ آپ نے نوح کے طوفان کے بعد ایفاء وعدہ کو کام فرمایا۔ آپکے قول و فعل پر ہمین اعتبار نہین ہے۔ آپ نے مسیح کے مصلوب ہونیکے وقت مددگاری نکی۔ اور نہ ذکریا کے سر پر آرہ چلانے کے وقت آپ نے سہاتیا کی۔ بیگناہ حضرت ایوب کا گھر شیطان کی بہکانی سے خراب کیا۔ پھر اُن ناکردہ گناہ کے جسم و جان و مال پر عذاب کیا۔ شیطان کو جہان کے گمراہ کرنے کے لئے مقرر کیا۔ مین آپ پر کسطرح اعتبار کرون۔ آزمودہ را آزمودن خطاست۔

ترمذی مین اسطرح پر لکھا ہے حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرك ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ مینے رسول سے سنا کہ جسنے خدا کی بغیر کسی اَور کی قسم کھائی اُسنے شرک کیا۔

قرآن مین حسب مندرجہ بالا خدا۔ چاند سورج وغیرہ کی قسمین کھاتا ہے۔ اور آپکا پیغمبر ایسے قسم کھانے والون کو مشرک ٹھہراتا ہے۔ اب ہم کیا کہین کہ دونو مین سے کون سچا ہے۔ ناظرین خود ہی انصاف فرمادین۔

حرام و حلال کا بیان از روئے قرآن

اب ہم قرآن کی کمزوری کا بیان اور مسئلہ حرام و حلال کے نقصان و زیان عرض کرتے ہین کہ مصنف قرآن کسقدر قاصر البیان اور ناواقف اور انجان ہے

سورۃ النحل ۔ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر وما اھل لغیر
اللہ بہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فان اللہ غفور رحیم ۔ ترجمہ سوای اسکے
نہین کہ حرام کیا اوپر تمہاری مُردار اور لہو اور گوشت سور کا اور وہ چیز کہ آواز بلند کیا
جاوے واسطے غیر خدا کے ساتھ اسکے پس جو کوئی بے بس ہو ۔ نہ حد سے نکل جانیوالا
اور نہ اُوپر سے چھین لینے والا ۔ پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

(۲) پھر سورۃ النحل مین ہے ۔ ولا تقولوا لما تصف السنتکم الکذب ھذا
حلال ھذا حرام لتفتروا علی اللہ الکذب ان الذین یفترون علی اللہ
الکذب لا یفلحون ترجمہ اور مت کہو واسطے اس چیز کے کہ بیان کرتی ہین
باتین تمہاری جھوٹھ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے ۔ تو کہ باندہ لو اوپر اللہ کے جھوٹھ تحقیق
جو لوگ کہ باندہ لیتے ہین اوپر اللہ کے جھوٹھ نہین فلاح پائینگے ۔

(۳) سورۃ بقر مین ہے ۔ انما حرم علیکم المیتۃ والدم ولحم الخنزیر
وما اھل بہ لغیر اللہ فمن اضطر غیر باغ ولا عاد فلا اثم علیہ ان اللہ
غفور الرحیم ترجمہ ۔ سوای اسکے نہین کہ حرام کیا اوپر تمہارے مردار اور
لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ پکارا جاوے اوپر اسکے غیر اللہ کے پس جو کوئی بے بس
ہو نہ حد سے نکل جانیوالا اور نہ چھیننے والا ۔ پس نہین گناہ اوپر اُسکے تحقیق اللہ
بخشنے والا مہربان ہے ۔

(۴) سورۃ المایدہ مین ہے ۔ حرمت علیکم المیتۃ والدم ولحم
الخنزیر وما اھل لغیر اللہ بہ والمنخنقۃ والموقوذۃ والمتردیۃ
والنطیحۃ وما اکل السبع الا ما ذکیتم وما ذبح علی النصب وان
تستقسموا بالازلام ذلکم فسق الیوم یئس الذین کفروا
من دینکم فلا تخشوھم واخشون الیوم اکملت لکم دینکم ۔

واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً فمن اضطر
فی مخمصۃ غیر متجانف لاثم فان اللہ غفور رحیم ترجمہ حرام
کیا گیا اوپر تمہاری مُردار اور لہو اور گوشت سور کا اور جو کچھ پکارا جاوے سوای اللہ
کے ساتھ اُسکے اور گلا گہونٹے اور لاٹھی ماری۔ اور اوپر سے گر پڑے اور سینگ مارے
اور جو کہا گیا درندہ مگر جو ذبح کر دتم۔ اور جو ذبح کرو اوپر تہانون کے۔ اور یہ کہ قسمت
معلوم کرو ساتھ تیرون کے۔ یہ فسق ہے آجکے دن نا امید ہوئی وہ لوگ کہ کافر ہوئے
دین تمہارے سے۔ پس مت ڈرو اُن سے اور ڈرو مجھ سے۔ آجکے دن پورا کیا مینے
واسطے تمہاری دین تمہارا۔ اور پوری کی اوپر تمہارے نعمت اپنی۔ اور پسند کیا واسطے
تمہارے اسلام دین۔ پس جو کوئی بے بس ہووی۔ بیچ بہوک کے نہ جھکنے والا طرف گناہ
کے پس تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان۔

(۵) سورۃ انعام مین ہے وقد فصل لکم ما حرم علیکم۔ ترجمہ
تحقیق مفصل بیان کر دیا واسطے تمہاری جو کچھ حرام کیا گیا ہے اوپر تمہارے۔
قرآن بنانے والے نے سوای سور اور لہو اور مردار وغیرہ مذبوح جانور کے سب
حیوانات اور پرند اور دریائی جانور اور حشرات الارض اور کیڑے مکوڑے حلال کر دیے کیونکہ
آیت نمبر ۲ و ۳ مین فقط سور اور لہو اور مردار اور غیر مذبوح جانورونکی سوا سبکو حلال کر دیا اور
چُھری چلادی اور آیت ۴۵ میں نہایت صاف الفاظ مین بیان کیا کہ جو کچھ حرام ہے وہ مفصل بیان کر دیا
مگر علمای اسلامیہ نے جب اور مہذب قومون کا آچار و چار دیکھا تو پھر قرآنکی اس تعلیم پر
قایم نہ رہے کیونکہ اس سے کتا۔ بلا۔ آدمی کا گوشت اور نیز ہاتھی اونٹ وغیرہ جانورونکی کہانیکی اجازت ہوکر
وہ حلال و طیب قرار پاگئے تھے اور بلحاظ دور اندیشی کے قرآن کی اس تعلیم کے برخلاف علمای اسلامیہ نے تین درجہ
قرار دیے اور یہ تمیز انکو محمد صاحب کے مرنیکے کئی سو برس بعد نصیب ہوئی (۱) حلال (۲) مکروہ (۳) حرام
لیکن اسپر بھی علمای اسلامیہ کا اتفاق نہو سکا اور بڑا بھاری اختلاف ہوگیا۔ نمونہ اسکا ذیل مین دکھلاتا ہون

اے ناظرین غور فرماوین جس حالت مین حرام کی تشریح مفصل قرآن مین آچکی اور قطعی ممانعت ہوگئی کہ اب اور افترا نہ کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام - تو علما نے کیون قرآن پر اکتفا نکیا اور وہ چیزین جو قرآن نے حلال کر دی تھین - اُنمین سے بعضون کو کیون اپنی اپنی عقل کے موافق حرام اور بعضون کو مکروہ ہونیکا فتویٰ دیا - اور پھر بھی آجتک اس کاٹ پر اتفاق نہ کر سکے اور من گھڑت تاویلین کرنے لگے حالانکہ مصنف قرآن نے آیت نمبر ۹ وہ مین بطور دعوی کے کہدیا کہ مینے حرام وحلال کا بیان مفصل کر دیا ہے - پھر اُس مین ترمیم کرنے کی کیون ضرورت پیش آئی کیا وہ اپنے خدا سے زیادہ سیانے پیدا ہوگئے ؟ کیا خدا کی عقل اُن سے کم تھی ؟ سچ تو یہ ہے کہ قرآن کی اِس تعلیم سے محمدی لوگ غیر قومون مین شرمندہ ہوتے ہونگے - اور ان کُتا - بلا - گدھا - بندر - کرگس وغیرہ کے کہانے سے غیر قومین ان سے نفرت کرتی ہونگی اسلئے یقین ہوتا ہے کہ علمائے اسلامیہ نے مآل اندیشی سے اپنی عقل کے موافق قرآن کی اُس تعلیم کی اصلاح کی - اور غالباً شروع مین یہی وجہ ان سے اِس سخت نفرت کی ہوئی ہوگی جو آجتک چلی آتی ہے - حقیقت مین اگر انسان تعصب نکرے تو اسبارہ مین قرآن کی تعلیم نہایت ہی مکروہ ہے اور جنگلی وحشیون کے آچار کی موافق جس سے آدمی تک کہانا حلال وطیب وپاک وحکم خدا قرار پاگیا - بھلا کوئی مہذب قوم ایسی تعلیم کو خدا سے مان سکتی ہے ؟ ہرگز نہین اسی پر غور کرلو کہ آریہ ورت مین جو مسلمان لوگ آباد ہین وہ اب تک بھی بہت سے ایسے مکروہ جانورون کے کہانے سے نفرت کرتے ہین - مگر یہ نہین سوچتے کہ علماء قرآنی اور خدائی آسمانی کو ان چیزون کے بتلانے سے کیون کراہیت نہ آئی - ایسی ہی بہت سی باتین جو برخلاف عقل وحکمت وشائستگی کے تھین لوگ غلط سمجھکر خود بخود چھوڑتے جاتے ہین - دیکھو ختنہ یعنے سُنت کا مسئلہ ابراھیم نے

قایم کیا۔ عیسائی لوگ جو ابراہیم کی نبوت کے قایل ہین اور یہ بھی مانتے ہین کہ ختنہ کا حکم ابراہیم کو خدا سے ملا تھا۔ اور احکام ایزدی کے تنسیخ کے بھی قایل نہین ہین۔ مگر تاہم انہون نے بمقتضای ننگ و عار انسانیت کے اس مسئلہ کو چھوڑ دیا (دیکھو رومیون کا خط باب ٢۔ آیت ٢٦ سے ٢٩ اور باب ٣ کی پہلی آیت) لیکن عرب کی جنگلی لوگون مین بدستور قایم ہے۔ یہانتک کہ عورتونکا بھی ختنہ کراتی ہین اور اُسکو سُنت سارہ بتلاتی ہین معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ (مطبوعہ مطبع نولکشور ١٢٨٥ء) کی صفحہ ١٣١ ٣٣ سطر ٢ تا ١٠۔ رکن اول باب ٧ فصل ا مین اسطرح مذکور ہے (سارہ) ازغایت قلق و اضطراب سوگند یاد کرد کہ عضوی از اعضای ہاجرہ را قطع کند و تغیر خلق او نماید۔ ہاجرہ ہمین را دانستہ از سارہ بگریخت و درزاویہ متواری شد۔ ابراہیم از سارہ شفاعت نمودہ التماس کرد کہ تا خاطر از کدورت او صافی کند و برای تحلۃ القسم نرمہای گوش ہاجرہ را سوراخ کند و از اندام نہانی او چیزی قطع نماید وسارہ بقول ابراہیم عمل نمود و این سنت درمیان زنان باقی گذاشت اور لغات مین لکھا ہے ختان بالکسر سرفرج بریدن در وقت ختنہ کردن از کشف ردلیف خ صفحہ ٧٠٢ ختانہ سرفرج بریدن آنقدر کہ سنت باشد (از کشف ردلیف خ صفحہ ٣٧٥)

ای ناظرین! دیکھنا چاہئے کہ یہ کتنی شرم کی بات ہے اور اس مین کسقدر خرافات بھرا ہے۔ ہندوستان کے مسلمانون نے اگرچہ طوعاً و کرہاً مردون کا ختنہ جور و ستم سے مان لیا ہے مگر عورتون کے ختنہ کو مارے شرم کے تاہنوز نہین مانا اور مانتے کسطرح کیونکہ ایک عربی کی مثال ہے الحیاء من الایمان حیا داری ایمان ہی حیا کے چلے جانے سے ایمان بھی کوچ کر جاتا ہے۔ ہمارے ایک فاضل مہربان نے ہمین اطلاع دی۔ کہ ملتان اور بہاولپور کی طرف ختنہ زنان بدستور جاری ہے اور علی العموم شب زفاف کو اس سنت کی باری ہے یعنے مومنات ختنہ پاتی ہین۔ اور مقابل مختون کی خاتون بنائی جاتی ہین۔

خطاب بمرزا

مرزا کیوں مبتلا ہی قرآن کا — تجھکو سودا ہوا ہے قرآن کا

تو اسی پر گھمنڈ کرتا تھا — دیکھ فوٹو کھچا ہے قرآن کا

مکر کرتا ہے اور فریب و دغا — خوب جعلی خدا ہے قرآن کا

خادع و ماکر و مضل نازل — واہ کیا کبریا ہے قرآن کا

آسمان سقف و کوہ میخ زمین — فلسفہ کھلگیا ہے قرآن کا

فانی اشیاء کی کھائی ہین قسمین — اعتبار اٹھ گیا ہے قرآن کا

آدم و کعبہ سجدہ گاہ کئے — شرک یہ برملا ہے قرآن کا

بیم جان - طمع مال غارت کی — یہی دام بلا ہے قرآن کا

پھنس گئے اسمین وحشیان عرب — سخت جور و جفا ہے قرآن کا

چھن گئی قتل عام کی تلوار — زور مارا گیا ہے قرآن کا

ابتو ہے عدل و امن قیصر ہند — ترک کرنا روا ہے قرآن کا

دین گبر و یہود سے ابلیس — خالق شر بنا ہے قرآن کا

خوف شر سے اسی کے خالق خیر — عرش پر جا بسا ہے قرآن کا

اسکے حملوں پہ روز تیر شہاب — وہ خدا مارتا ہے قرآن کا

دیکھو خناس کی شرارت پر خاتمہ کردیا ہے قرآن کا
وہم سے نکل اے غلام احمد کیون بھر سار کھا ہے قرآن کا
اب قرآن کوئی دم کا مہمان ہے خاتمہ ہو چلا ہے قرآن کا

سوامی جی کی نسبت مرزا صاحب کے اعتراضون کا جواب وغیرہ براہین الاحمدیہ صفحہ ۱۳۱ سے ۱۳۷ تک

قولہ - مین ڈرتا ہون کہ آپ لوگون کا ایسا انجام نہ ہو جیسا کہ پنڈت دیانند آریون کے سرگروہ کا انجام ہوا - کیونکہ اس احقر نے انکو اُنکی وفات سے ایک مدت پہلے راہ راست کی طرف دعوت کی - اور آخرت کی رسوائی یاد دلائی - اور اُنکے مذہب اور اعتقاد کا سراسر باطل ہونا براہین قطعیہ سے اُن پر ظاہر کیا - اور نہایت عمدہ اور کامل دلایل سے باوب تمام اُن پر ثابت کیا گیا کہ دہریون سے بعد تمام دنیا مین آریون سے بدتر اور کوئی مذہب نہین -

اقول - جیسا سوامی جی کا انجام ہوا وہ ایک عالم پر روشن ہے - ہزارون لاکھون کو مسلمان و عیسائی ہونے سے بچایا - وید کا بھاش کرکے ایک عالم کو راہ راست دکھلایا - بُت پرستی و مخلوق پرستی و پیر پرستی و کعبہ پرستی کی مہلک بیماریون سے بذریعہ داروے اُپدیش و گیان - مریضان آریہ ورت کو شفا دی مسکین کی آہ و زاری کو وید کی تسلی بخش ہدایت سے دور کرکے ست دہرم کا پرکاش کیا - نفاق پسند ہندوستان کو اتفاق سے آریہ ورت بنایا - قرآنی گمراہ مذہبون

کے سفارشی ڈھکوسلوں سے آریہ ورت کی روحوں کو بچایا۔ ع۔ گل است سعدی و
در چشم دشمنان خار است۔

مرزا صاحب! جب آپ خود گمراہ ہین تو اور لوگون خصوصاً سوامی جی کو (جو
ابر رحمت یزدان اور دریاے علم و عرفان تھے) کیا ہدایت کر سکتے تھے ع۔ این
گزاف تست با خورشید لاف بوم شوم۔ آخرت والے فقری کا جواب میرے پاس
اور کچھ نہین۔ مگر صرف یہ کہ جھوٹھ بولنے کے عوض تم خود رسوا ہو گئے۔ اُنکے مقابلہ
سے دُم دباتے رہے۔ روبرو آنے سے برقعہ مین مونھ چھپاتے رہے اور اب باتین
بناتے ہو خدا سے شرماؤ اور جھوٹھ کہنے سے باز آؤ۔ آپکا قرآنی خدا خود دہریہ ہے۔ جو
سورۃ العصر مین زمانہ کے تصدق جاتا اور اُسکی قسمین کھاتا ہے۔ حدیث مشکات و بخاری
مین محمد صاحب کی زبانی منقول ہے ولا تقولوا یا خیبۃ الدہر فان اللہ ہو الدہر
ترجمہ "اور نہ کہو ناامیدی زمانہ کی اس لیے کہ تحقیق اللہ وہی ہے زمانہ" حدیث نبوی
اور قرآن دونوں سے ہر طرح ظاہر ہے کہ دہریون اور محمدیون مین ذرہ تفاوت
نہین بلکہ روحانی رفاقت کیونکہ زمانہ ہی ان کا خدا ہے اور وہی ان کا کبریا۔
پس دہریت اور اسلام باہمی توام ہین جس مین کسی کو کلام نہین۔

آریون سے زیادہ خیر خواہ آپکا نا معلوم ہے مگر خدا جانے آپکے سینہ پر کینہ مین
غم والم کا کیون ہجوم ہے۔ حضرت اقطع النظر مبلغ علیہ الرحمۃ و برکتہ کے ہم آپکے
مخالف نہین بلکہ آپکی بہتری کے طالب ہین۔ تاکہ آپ سیدھی راہ پر آوین
اور جہالت سے نجات پاوین۔ دہریہ تو عدم ثبوت کے سبب لاچار ہین۔ مگر
آپ مانکر بھی جہالت مین گرفتار ہین۔ خدا کو عرش پر محدود مانتے ہو اور ہر جگہ
موجود نہین جانتے۔ قتل و خونریزی کو زینت ایمان گردانا ہے اور سفارش و شفاعت کو
اُسکے حضور جائز جانا ہے۔ جہان کو گمراہ کرنیوالا اُسے ٹھیرایا ہے اور ضلالت کا بانی مبانی

اُسے بنایا۔ پس وہریوں سے تمہین کوئی فضیلت نہین بلکہ ہر طرح رذیلت ہی۔ اُنکا نہ سمجھنے کے سبب انکار ہے اور آپ سمجھ کر جہالت مین گرفتار ہو۔ ع

بہ بہین تفاوت راہ از کجاست تا بہ کجا

قولہ۔ کیونکہ یہ لوگ خدا تعالیٰ کی سخت درجہ پر تحقیر کرتے ہین کہ اُسکو خالق و رب العالمین نہین سمجھتے اور تمام عالم کو یہان تک کہ ذرہ ذرہ کو اُسکا شریک ٹھہراتے ہین۔ اور صفت قدامت اور ہستی حقیقی مین اُسکے برابر سمجھتے ہین۔

اقول۔ خدا تعالیٰ کی تحقیر تو قرآن کرتا ہے جو کہتا ہے سورۃ آل عمران مین مکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین ترجمہ مکر کیا اُنہون نے اور مکر کیا اللہ نے اور اللہ بڑا مکار ہے سورۃ انفال مین ہے۔ یمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر الماکرین ترجمہ مکر کرتے تھے وہ اور مکر کرتا تھا اللہ اور اللہ بڑا مکر کرنیوالا ہی سورۃ بقر مین ہے۔ اللہ یستہزی بہم ویمدھم فی طغیانہم ترجمہ اللہ ہنسی کرتا ہے اُن سے اور بڑھاتا ہے اُنکو سرکشی مین۔ سورۃ الدہر مین ہے وانا نخاف من ربنا یوماً عبوساً ترجمہ ڈرتے ہین ہم پروردگار اپنے سے اُسدن کہ جسدن مونہہ بنانیوالا ہوگا۔ سورۃ اعراف مین ہے افامنوا مکر اللہ ترجمہ۔ پس بیخوف ہوگئے خدا کی مکر سے سورۃ ابراہیم مین ہے فللہ مکر جمیعاً ترجمہ واسطے اللہ کے ہے مکر تمام۔ سورۃ اعراف مین ہے واملی لہم ان کیدی متین ترجمہ فرصت دونگا اُنکو بلاشبہ میرا مکر مضبوط ہی۔ سورۃ یونس مین ہے اللہ اسرع مکراً۔ ترجمہ۔ اللہ بہت جلد مکر کرنیوالا ہے۔ سورۃ بقر مین ہے یخادعون اللہ والذین اٰمنوا۔ ترجمہ۔ فریب دیتے ہین اللہ کو اور لوگون کو جو ایمان لائے ہین۔ سورۃ یوسف مین ہے۔ کذالک کدنا لیوسف ترجمہ۔ اسی طرح ہمنے مکر کیا یوسف کے لئے۔

مرزا صاحب! ہم تو اُسکو سب خداوندی کی صفتوں سے موصوف اور قدیم مانتے ہین۔ تمام دنیا کا خالق ورب العالمین جانتے ہین۔ مگر قرآن کیطرح بہت سے خالق نہین ٹہانتے اور نہ خدا کو احسن الخالقین یعنے خالقون مین سے اچھا گر دانتے ہین۔ ہم ذرہ ذرہ کو اُسکے تابع فرمان سمجھتے ہین اور کسی چیز کو اُسکے حکم سے باہر (جیسا کہ قرآن شیطان کو جانتا ہے) یا روگردان یا اُسکے قبضۂ قدرت سے دور نہین ٹہراتے اور قدیم زمانہ سے سب چیزون کو احاطہ قدرت قدیم مین بتلاتے ہین اور دلائل معقول سے شہادت لاتے ہین۔

قولہ۔ اگر انکو کہو کیا تمہارا پرمیشور کوئی روح پیدا کر سکتا ہے۔ یا کوئی ذرّہ جسم کا وجود مین لا سکتا ہے۔ یا ایسا ہی کوئی اور زمین وآسمان بھی بنا سکتا ہی یا کسی اپنے عاشق صادق کو نجات ابدی دے سکتا ہے اور بار بار کتا۔ بلا بننے سے بچا سکتا ہی یا کسی اپنے محب خالص کی توبہ قبول کر سکتا ہے۔ تو ان سب کا یہی جواب ہے کہ ہرگز نہین۔

اقول۔ روح اور ذرّہ کی پیدائش کی بابت ہم شروع مین جواب دے چکے ہین مگر صرف ایک فقرہ یہان کہتے ہین کہ نیا پیدا کرنا ایک تو خدا کے گہر مین کمی کا الزام ہے دوم وہ محتاج ثابت ہوتا ہے۔ جسطرح وہ جاہل نہین ہو سکتا۔ بندہ نہین بن سکتا۔ بہولتا نہین وغیرہ اسیطرح اُسکے گہر مین نیستی وناداری نہین ہے اور نہ روحون اور ذرّون کی کمی ہے۔ پس موجودگی مین پیدا کرنا یا پیدا کرنے کی خواہش فعل عبث سے زیادہ نہین ہے۔ ہان پیدا کرنے کے معنے اگر یہ لو کہ ظاہر کرنا تو بیشک روحون اور ذرّون کو جو اُسکے پاس موجود ہین۔ انادی زمانہ سے مختلف قالبون مین ظاہر کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ اور آسمان وزمین کا پیدا کرنا۔ آسمان لفظ تو فضول ہے مگر زمین کا پیدا کرنا اگر حاجت پڑے تو پیدا کر سکتا ہی مگر حاجت معدوم

ہاں سلسلہ انادی سے جیوؤں کی حاجت کے مطابق سرب شکتی مانتا ہے پیدا کرتا ہے۔ خدا کوئی حجلہ نشین معشوقہ نہیں ہے جسکے لوگ عاشق ہوں اور آسمانوں پر ملاقات کرنے زینہ لگا کر جاویں۔ البتہ وہ سب کا مالک وسوامی ہے۔ اُسکی عبادت ضروری ہے اُسکے بھگت اُس سے ناواجبی درخواست نہیں کرتے۔ اور نہ بیہودہ عذر دہرتے ہیں۔ بھگتوں سنتوں۔ رکھیوں کو پرماتما کی شرناگت ہونے سے بُری جونوں میں نہیں جانا پڑتا۔ مگر زانیوں بدچلنوں بدمعاشوں گوشت خوروں شرابیوں وغیرہ گنہگاروں کو ان بُری جونوں میں جانا پڑتا ہی نہ کہ مہاتماؤں کو۔ تو یہ صرف دھوکہ وہی ہے۔ پس آپکا تمام اعتراض والزام صرف وسواس خام ہے۔

قولہٗ۔ مگر افسوس کہ پنڈت صاحب نے اس نہایت ذلیل اعتقاد سے کشتی اختیار نہ کی اور اپنے تمام بزرگوں اور اوتاروں وغیرہ کی اہانت اور ذلت جائز رکھی مگر اس ناپاک اعتقاد کو نہ چھوڑا اور مرتے دم تک اُنکا یہی ظن رہا۔ کہ گو کیسا ہی اوتار ہو رامچندر ہو یا کرشن ہو یا خود ہی ہو جسپر وید اُترا ہو پرمیشور کو ہرگز منظور ہی نہیں کہ اسپر دائمی فضل کرے بلکہ وہ اوتار بنا کر پھر بھی انہیں کوڑے مکوڑے بناتا ہی رہیگا۔

اقول۔ میں آپکے نہایت ذلیل اعتقاد اور اہانت وذلت اور ناپاک بنیاد کا کچھ جواب نہیں دیتا ناظرین خود ہی آپکی اصالت جان لیں گے۔ پرماتما دانائے کُل ہے اُسکا کوئی کام گیان وکاملیت سے خالی نہیں۔ اُسکی کوئی صفت دوسری صفت کی متضاد نہیں۔ اور سب صفتوں کا باہمی کامل تعلق ہے عدالت وصداقت کے حضور سفارش وخود غرضی کا آنا سراپا محال ہے۔ اور کوئی منصف مزاج منظور نہیں کر سکتا۔ مگر رشوت خور۔ پس بفایدہ فضل بلا سبب رحمت یا بے اندازہ عدالت یا اسی طرح قہر ورحمت وظلم غرضیکہ یہہ تمام کام سوائے کسی

نافہم ومحبوط الحواس کے صحیح العقل سی ظہور پذیر نہین ہو سکتی کرشن جیو مہاراج خود فرماتے ہین۔

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन ।
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परंतप ॥ अ० ४ । ५० ५

اَے ارجن میرے اور تیرے جنم بہت سے گذر چکے ہین۔ مگر اُن سب جنمون کی کیفیت کی مجھکو یادداشت (بسبب یوگی ہونیکے) ہے۔ لیکن تجھکو نہین ہے ایسے ہی خود راچمندر جی مہاراج بالمیکی رامائن وغیرہ مین بھی جنمون کے پانیکا اقبال کرتے ہین۔ پس وہ مہاتما تھے اور ہمیشہ ایسے مہاتما جگت اُپکار کے واسطے جنم لیتے ہین بُری جونون مین نہین جاتے۔ یہ آپکا وسواس شیطانی سراپا نادانی ہے۔ ہان یہی اعتراض اسلامی بزرگون کی نسبت عاید ہے۔ شیخ سعدی کہتا ہے ؎

پسرِ نوح بابدان بنشست خاندانِ نبوتش گم شد
بابدان یار گشت ہمسرِ لوط خاندانِ نبوتش گم شد
سگِ اصحاب کہف روزی چند پئے نیکان گرفت و مردم شد

مفصل حال اسکا قرآن اور توریت مین موجود ہے اور ہر ایک غیر متعصب کے سے باعثِ نصیحت۔ آپ جھوٹھ اولنی سے اجتناب فرماوین کسی آریہ کا آپکے مطابق اعتقاد نہین ہے۔ مگر بموجب فرمان وید مقدس کے۔

قولہ۔ وہ کچھ ایسا سخت دل ہے کہ عشق اور محبت کا اُسکو ذرا پاس نہین اور ایسا ضعیف ہے کہ اُس مین خود بخود بنانے کی قدرا طاقت نہین۔ یہ پنڈت صاحب کا خوش عقیدہ تھا۔

اقول۔ مرزا صاحب آپکا خدا بیشک ایسا ہی قہار ہے اور اسی طرح کا جبار وہ ایسا ہی سخت دل ہے۔ اور مخلوق کا قاتل۔ دیکھو قرآن کی سورۃ لہب تمام۔ اور سورۃ توبہ کی یہ آیت۔ یا ایہا الذین اٰمنوا قاتلوا الذین یلونکم من الکفار

ولیجدوا فیکم غلظۃ ترجمہ اے مسلمانو لڑو قتال کرو اُن لوگون سے کہ پاس تمہارے ہین کافرون مین سے اور چاہئے کہ پاوین بیچ تمہارے سختی - اور سورۃ انفال کی یہہ آیت - یاایھا النبی حرض المؤمنین علی القتال ترجمہ یعنے اے نبی شوق دلا مسلمانون کو قتال کا - اور سورۃ توبہ کی یہ آیتین - واللہ لایھدی القوم الکفرین - واللہ لایھدی القوم الفسقین ترجمہ اور خدا نہین ہدایت دیتا کافرون کی قوم کو - اور اللہ نہین ہدایت دیتا فاسقون کی قوم کو -

بیشک مسلمانون کے خدا کو عشق اور محبت کا ذرا پاس نہین - ایوب کا خانہ خراب کیا شیطان کی اغوا سے - زکریا کی سر پر آرہ چلایا ابلیس کے ارشاد سے - محمد صاحب کے دو دانت شہید کرائے اور خاک مین ملائے خواجہ حارث کے ورغلانے سے - غرضیکہ عشق اور محبت کا اُسے ذرا پاس نہین شہادت کے واسطے دیکھو ایوب کی کتاب باب ٢ سے ٤٢ باب تک اور قرآن اور معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ رکن چہارم باب ششم صفحہ ١٠٧ جنگ احد - خود بخود بنانا ایک مہمل بات ہے - ہان تمام دنیا کو بغیر مدد کسی انسان حیوان وملایک وغیرہ کے بنا سکتا ہے اور بناتا ہے البتہ بقول محمدیان کے اپنا جگر کاٹ کے نہین بناتا اور نہ اپنے ٹکڑے کرنیکی (ناجائز) طاقت رکھتا ہے - یہی پنڈت صاحب کا خوش عقیدہ تھا اور یہی پسندیدہ عقیدہ ویدک دہرم مین آرمیدہ ہی مگر نہین معلوم کہ آپ کس جہل باطنی کی سبب اس سے کشیدہ خاطر ہین - خدا آپکو ہدایت دیوی -

قولہ - جبکہ پُر زور دلائل سے رد کر کے پنڈت صاحب پر یہ ثابت کیا گیا تھا کہ خدا تعالی ہرگز ادھورا و ناقص نہین بلکہ مبدا ہے تمام فیضون کا اور جامع ہے تمام خوبیون کا اور مستجمع ہے جمیع صفات کاملہ کا - اور وحدہٗ لاشریک ہے اپنی ذات مین اور صفات مین اور معبودیت مین -

اقول - مرزا صاحب زبان درازی مگر و پنڈت صاحب کے مقابلہ سے ہمیشہ اسطرح مونہہ چھپاتے رہے جیسے آفتاب سی چمگادڑ - اور یہی حال آجتک ہی مقابلہ مین نہین آتے - قرآن مین تو انکار "دندارد" ہے مگر ذرا اُن مسلمانون کے عقائد کو تو پہلے رد کرو جو بطالت اسلام سے متنفر ہو کر آریہ دہرم پر آگئے ہین بعد ازان کوئی بات کسی آریہ پر ثابت کرو - بیشک ان صفات کو آریہ لوگ مانتے ہین اور یہی وید مقدس کا ارشاد ہے - مگر قرآن ان سے روگردان ہے - قرآن خدا کو مکار بتلاتا ہے اور گمراہ کرنیوالا جتلاتا ہے - اُسکے سوا اور بہت سی خالق اور رب پوجواتا ہے - کعبہ کیطرف جھکاتا ہے اور بیت الحرم کو مسجود کراتا - سنگ اسود سے گناہ بخشواتا اور شفیع المذنبین ٹہراتا ہے اگر در خانہ کس است ہمین بس است -

قولہ - اور پھر اُسکے بعد دو دفعہ بذریعہ خط رجسٹری شدہ حقیقت دین اسلام سے بدلایل واضح اُنکو متنبہ کیا گیا اور دوسری خط مین یہ بھی لکھا گیا - کہ اسلام وہ دین ہے جو اپنی حقیقت پر دوہرا ثبوت ہر وقت موجود رکھتا ہے - ایک معقول دلائل سے جن سے اصول حقہ اسلام کی دیوار روئین کی طرح مضبوط اور مستحکم ثابت ہوتی ہین - دوسری آسمانی نشانات و ربانی تائیدات اور غیبی مکاشفات اور رحمانی الہامات و مخاطبات اور دیگر خوارق عادات جو اسلام کے کامل متبعین سے ظہور مین آتی ہین - جنسے حقیقی نجات اسی جہان مین سچے ایمان دار کو ملتی ہے یہ دونون قسم کے ثبوت اسلام کے بغیر مین ہرگز نہین پائی جاتی - اور نہ اُنکو طاقت ہی کہ اُسکے مقابلہ پر کچھ دم مار سکین -

اقول - آپ شیخی مارنیکو تو شیخ چلی سے بھی بڑہکر ہین اور ہی بھی سچ اگر آپ اس مشیخت سی کام نہ لیں - تو گذارہ کہان سے چلے - آپ نے پرنس بسمارک وزیر اعظم سلطنت جرمن کو رجسٹری بھیجی - آپ نے مسٹر گلیڈ اسٹون کو

دعوت کی - آپ نے نیؤیارک مین لارڈ صاحب کو خط لکھا وغیرہ ایسے ہی بہت صاحبان کی پاس آپکی رجسٹری پہونچی - جسمین آپ نے لکھا تہا کہ ایک سال تک اگر میرے پاس ٹہرو یا خوارق عادات و آسمانی نشانات بتلاؤن گا ورنہ دوسو روپیہ ماہواری کے حساب سے تنخواہ بطور ہرجانہ یا جرمانہ کے دون گا - آپ سلمہ الرحمان تیس مارخان بلکہ پچاس مارخان ہین وہ حقیت دین اسلام والے خط کیون طبع نکرائے - کہان چہپا رکھے - مینے آپکو اسقدر خط لکھے اور طبع بھی کرائے اور آپ حیلہ حوالہ فرماتے رہے - اُسوقت وہ حقیت اسلام کا دوہرا ثبوت کہان تختہ تابوت کی طرح پڑا تہا - جب مین دو ماہ قادیان مین رہا آپ کے بالاخانہ (بیت المقدس) مین بہی شرائط مباحثہ کے واسطے حاضر ہوا - وہ دوہرا ثبوت کس لاہوت مین گیا تہا اور کیون ظاہر کیا - کرامات کی متعلق جسقدر الفاظ آپ نے جمع کرکے قافیہ باندہا ہے - اُن سبکا جواب معجزات کی تردید مین آچکا ہے - زیادہ سوائے فضولیات کے اسمین اور کچھ نہین ہے - مگر نکتہ دانون کیواسطے ایک یادداشت لکھتا ہون

یادداشت - جمشید کے وقت مین جب انگشتری کی ایجاد ہوئی بادشاہ نے اُسکو دست چپ مین پہنا - حکیمون نے اعتراض کیا کہ دست راست مین چاہئی تہی بادشاہ نی جواب دیا کہ "راست را راستی بس است" - آریہ دہرم کو معجزون اور شعبدون کی ضرورت نہین الا اور مذہبون کو ہے - آریہ دہرم کو آزادی تو ہی کافی ووافی ہے ؎

نہین محتاج زیور کا جسے خوبی خدا نی دی فلک پر کیسے خوش لگتا ہی دیکہو چاند بن گہنے

جسطرح سورہ کہف والی ذوالقرنین کی دیوار روئین دنیا مین نہین ہے اسیطرح اصول حُقہ اسلام کی دیوار روئین بہی جانئیے - دونون کا مخرج قرآن ہے اگر ایک سچ نہین ہے تو دوسری کی صداقت کا کیا پتا ہی بلکہ صریح البُطلان ہے

زردشت والی معجزات دُنیامین لاثانی ہین۔ مسیلمہ کی خوارق عادات کی بابت مسلمانون کی بھی حق بیانی ہے۔ محمد صاحب کے بڑھکر سب کے معجزات ہین اور طمطراق اسقدر کہ گویا چشمدیدہ مشاہدات ہین۔ جتنے الفاظ آپنی استعمال فرمائی ہین ان سے صدہا درجہ بڑھکر اُنکے پیرو اپنے نبیون کیواسطے لائی ہین۔ آپ کا قرآن محمد صاحب کی معجزات سے انکاری ہے۔ مگر حدیثون مین معجزون کی تار جاری

سنسکرت کی ایک مثال ہے مूलं नास्ति कुतो शाखा ॥
یعنے "جسکا مول نہین اُسکی شاخین کہان سے آگیئن"۔ اقلیدس کا یہم علوم متعارفہ ہے کہ کل بڑا ہوتا ہے اپنی جزو سے۔ پس محمد صاحب تمام دین اسلام کے کُل ہین۔ اگر اُنکے پاس معجزہ بالکل نہین جیساکہ ہم دلائل قرآنی سے ثابت کر چکے۔ کہ وہ بے معجزہ تھی۔ پس غلام احمد مین یا کسی اور اسلام کے کامل شخص مین ہی معجزہ کا آنا بحکم متعارفہ کے ناممکن ہے۔ اور نہ اونکو طاقت ہے کہ اس قسم کی باتون مین دم مار سکین۔

قولہ۔ لیکن اسلام مین وجود اسکا متحقق ہے۔ سواگر ان دونون قسم کی ثبوت مین سے کسی کے ثبوت مین شک ہو تو اسی جگہ قادیان مین آکر اپنی تسلی کرلینی چاہئے اور یہ بھی پنڈت صاحب کو لکھا گیا کہ معمولی خرچ آپ کی آمد و رفت کا اور نیز واجبی خرچ خوراک کا ہماری ذمہ رہیگا۔ اور وہ خط اُن کے بعض آریون کو بھی تبلایا گیا۔ اور دونو رجسٹریون کی اُنکی دستخطی رسید بھی آگئی۔

اقول۔ ہمین شک تھا اور اب بھی شک بلکہ دروغ جانتے ہین کہ یہ آپ کا افترا محض ہے۔ ہم قادیان مین بھی گئے مگر آپ نے کسی طرح کی تسلی نہین کی۔ اور نہ کوئی معجزہ تبلایا۔ جب اُنکے ایک شاگرد سے بھی عہدہ برآ نہو سکے۔ تو اُنکو دعوت کرنی صرف ایک کا ذبانہ شرارت تھی۔ آپ میان مانگتے اور باہر کھڑے درویش

یہ ایک پنجابی مثال ہے اور بالکل آپکے حسب حال ہے۔ خود قرضدار اور گذارہ سی لاچار۔ مگر اسقدر اشتہاری روپیون کی دعویدار ہین خلاصہ یہ ہی کہ آپ کاغذ پر تمام ہندسہ کی رقوم لکھ سکتے ہین مگر نقد ندارد ہی ۔ قرض نے مرزا نکما کردیا۔ ورنہ تم بھی آدم تھے کام کے۔
لطیفہ۔ "جب مرزا صاحب کی شادی (جسکی خدا کی طرف سے منادی آئی تھی) دہلی مین ہوئی تو مشہور کیا کہ نواب ناصر کے گھر مین میری برات جاویگی قادیان کے چند ہندو برات مین گئے مگر مسلمان ندارد تھے۔ یہ وہان جاکر حیران ہوے کہ نہ ریاست۔ نہ ملک نہ فوج۔ نہ حشمت صرف نواب ناصر ہین۔ بہت سے اُنکے جاہل مرید۔ اسکو کرامات جانتے تھے۔ مگر جب آخر کو نواب ناصر صرف میان ناصر نکلے تو تمام قلعی کُھل گئی"۔ چونکہ آپ نے بعض آریون کا نام (جنکو خط بتلایا گیا تھا) نہین لکھا۔ پس دعوی تشکی ہے قابل اعتبار نہین۔

قولہ۔ پر اُنھون نے حب دُنیا اور ناموس دُنیوی کے باعث سے اسطرف ذرا بھی توجہ نہ کی۔ یہان تک کہ جس دُنیا سے اُنھون نے پیار کیا۔ اور ربط بڑھایا۔ آخر بصد حسرت اُسکو چھوڑکر اور تمام درم و دینار سے بمجبوری جدا ہو کر اس دارالفنا سے کوچ کر گئے۔ اور بہت سی غفلت او ضلالت اور کفر کی پہاڑ اپنے سر پر لیگئے۔

اقول۔ وہ تو فقیر تھے اُنکی نسبت تو اِن باتون سی ایک بھی موزون نہین ہوسکتی اور نہ ہے۔ نہ دُنیا سے اُنکا پیار تھا اور نہ درم و دینار سے۔ وہ تو لوگون کو غفلت او ظلمت او ضلالت اور کفر سے نکالکر صداقت۔ حقیقت۔ وحدانیت معقولیت کیطرف رجوع کرا گئی اور صدہا محمدیون کو تعصب و خونریزی۔ شرکت و جہالت سی بچا گئے۔ باقی ان گالیون کا جواب میری پاس نہین ہے۔

قولہ۔ اور اُنکی سفر آخرت کی خبر بھی کہ جو اُسکو تیس اکتوبر ۱۸۸۳ء مین پیش آیا۔ تخمیناً تین ماہ پہلے خداوند کریم نے اس عاجز کو دیدی تھی۔ چنانچہ یہ خبر بعض

آریہ کو بھی بتلائی گئی تھی۔ خیر یہ سفر تو ہر ایک کو در پیش ہی ہے اور کوئی آگے اور کوئی پیچھے اس مسافر خانہ کو چھوڑنیوالا ہے۔ مگر یہ افسوس ایک بڑا افسوس ہے۔ کہ پنڈت صاحب کو خدا نے ایسا موقعہ ہدایت پانے کا دیا۔ کہ اس عاجز کو اُنکے زمانہ مین پیدا کیا مگر وہ باوصف ہر طور کے اعلام کے ہدایت پانے سے بے نصیب گئے۔ روشنی کیطرف اُنکو بلایا گیا۔ مگر انہون نے کم بخت دُنیا کی محبت سے اُس روشنی کو قبول نہ کیا۔ اور سر سے پاؤن تک تاریکی مین پھنسے رہے۔ ایک بندہ خدا نے بارہا اُنکو اُنکی بھلائی کے لئے اپنی طرف بُلایا۔ مگر انہون نے اسطرف قدم بھی نہ اُٹھایا۔ اور یون ہی عمر کو بیجا تعصبون اور نخوتون مین ضائع کر کے حباب کی طرح ناپدید ہو گئے۔ حالانکہ اس عاجز کے دسہزار روپیہ کے اشتہار کے اول نشانہ وہی تھے۔ اور اسی وجہ سے ایک مرتبہ رسالہ برادر ہند مین بھی اُنکے لئے اعلان چھپوایا گیا۔ مگر اُنکی طرف سے کبھی صدا نہ اُٹھی۔ یہانتک کہ خاک مین یا راکھ مین جا ملے۔ سوا سے بھائیو تمہین پنڈت صاحب کے حال سے نصیحت پکڑو۔

اقول۔ اگر اُنکی وفات کی خبر رب العرش نے قادیان مین آنکر آپ کو دی تھی۔ تو آپ نے کیون تین ماہ کے اندر یا اُسکے بعد اشتہار طبع نکرائے۔ کیون عام بازارون مین منادی نکرائی۔ تاکہ ہزارون لوگ آپ کی (معاذ اللہ ونعوذ باللہ) صداقت سے آریہ دہرم کو چھوڑ دیتے۔ اور حجت قائم ہو جاتی۔ اور کیون خیانت مجرمانہ کر کے سال ۱۸۸۳ء مین یہ چالاکی سے درج کیا؟ کیون لاہور یا امرتسر کے آریہ سماج مین خط نلکھا؟ اور کیون اس جلد سال ۱۸۸۴ء مین بھی کسی آریہ کا نام نہ لکھا؟ اور کسواسطے سوامی جی کو رجسٹری شدہ چٹھی نہ ارسال کی؟ اور کیون اُنکی رسید نہ منگوائی؟ چونکہ ان تینون سے آپ نے کوئی کارروائی نہین کی۔ اسواسطے آپکا معجزہ باطل ہو گیا اور ہمین کہنا پڑا۔ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد۔ پنڈت جی کی ہدایت کا حال آفتاب

تمثال ایک دنیا پر روشن ہوگیا۔ مگر آپکی بابت بڑا ہی افسوس ہی کہ جسطرح آپکی چند بھائی حق پر آگئے ہین اگر آپ بھی کفر و ضلالت سی نکلکر خدا کو مکار اور فریبی کہنی سے بچکر بیت الحرام کی پرستش چھوڑ کر۔ حجر الاسود پرستی اور تابوت سکینہ کے آگے ماتھا رگڑنے اور خدا کو راشی و متعصب بنانا ترک کر حقانیت و وحدانیت وید دہرم کیطرف رجوع ہو جاتی تو کسقدر دُنیا کو فایدہ پہونچتا۔ اور آپکا بھلا ہوتا۔ اگرچہ وہ ہادی برحق تشریف فرما ہو گئے۔ مگر

ہنوز آن ابر رحمت درّفشان است
صداقت راہمان ذکر و بیان است

آپ ایسے تسلّی فرما جائیے۔ ہم آپکے خرچ و خوراک کی ذمہ وار ہوتی ہین۔ زر پرستی چھوڑیئے اور قمار بازی سی منہ موڑیئے۔ آپکی پاس وہی شب معراج والی روشنی ہے یا کوئی اور۔ یہ روشنی آجکل تاریک ثابت ہوگئی ہے اور اس روشنی سی جہان مین خونخوار طوفان بے تمیزی پھیل گیا ہے یہ آپکی روشنی دوات کی روشنائی ہے۔ اور کسینے زنگی کا نام کافور کی مثال ایسی کی سچا لی بنائی ہی۔ آپ خدا کی بندی نہین ہین "غلام احمد" محمد صاحب کی بندہ ہین اور بقول مولوی عبید اللہ کے

۵ نارِ دوزخ کے ارادے ٹھن گئے
جو کوئی بندون کے بندے بن گئے

"دوزخ کے باشندی ہین"۔ اگر آپ خدا کے بندے ہوتے تو خداوند تعالی پر اسقدر الزام نہ لگاتے اور اتنے اتہام نہ پھیلاتے۔ بلکہ تاریکی سی نکلنے کی کوشش فرماتے۔ مگر آپ نے کچھ بھی نہین کیا۔ پھر ہم آپکو خدا کا بندہ کسطرح جانین۔ آپ تو نفس پرست اور نفس کے بندے ہین اور روپیون اور لوٹون کی جمع کرنے کے لئے ہر طرف پھندی لگا رہی ہین۔ مولوی رومی آپ کے حق مین کہتا ہے۔

"اہل دُنیا کافران مطلق اند"

دس ہزار روپیہ کا اشتہار آپکا سراپا جھوٹھ اور فریب اور جعل ہے۔ آپکی منقولہ اور

غیر منقولہ کسی قسم کی جائداد اس قیمت کی نہین ہے۔ تمام قصبہ قادیان کے ہندو مسلمان۔ آریہ وغیرہ میرے گواہ ہین۔ بلکہ تمام ضلع گورداسپور کے لوگ آپ کی قلاشی اور وجہ معاش سے آگاہ۔ برادر ہند کا رسالہ سوامی جی کے مطالعہ مین نہین آتا تھا۔ کیونکہ وہ فارسی اردو نہین جانتے تھے۔ اور پنڈت شیونراین برادر ہند کا اڈیٹر سنسکرت نہین جانتا۔ پس وہ اشتہار محض بے سود و مردود تھا۔ ہان اگر بھارت متر اخبار کلکتہ یا کسی اور اخبار ناگری مین چھپواتے تو بھی ایک بات تھی۔ مگر اُن مین نہین چھپوایا۔ تعجب یہ ہے کہ آپکو خدا سے نگر نے جیسا کہ اُسوقت عربی مین الہام ارسال کیا تھا۔ سنسکرت مین کیون الہام نہ بھیجا تاکہ سوامی جیو سے سنسکرت مین مباحثہ کرکے فتحیاب ہوتے۔ اور اُن کے مرنے کے بعد اسقدر نہ روتے۔ اور نہ بیہودہ غم و غصہ مین زندگی کہوتے۔ مگر ایک خیال گذرتا ہے۔ کہ سوامی جیو کے اُپدیشون سے جب بہت سے محمدیون نے نہایت ذلیل اعتقاد سے دست کشی کی۔ تو ایسی ایسی باتین سنکر مرزا صاحب نے جو چلہ کشی کر رہی تھے رحمن العرش کے حضور درخواست کی ہوگی کہ تو ہمارے بزرگون کے نام کی شرم رکھ ہمارا تلواری خزانہ مفت مین برباد ہو رہا ہے۔ کچھ لایعنی خرافات اور واہی اعتراضات لکھ کر اُس کے روکنے کا بندوبست کر۔ اور اُسکو کسی طرح ممانعت فرما۔ تاکہ غلامون سے ہم محروم نہ ہین۔ مگر آفتاب صداقت اُن دنون نصف النہار پر تھا جنے تہوکا اُسکے اپنے موُنہہ پر گرا۔ اور جو مقابلہ مین آیا موُنہہ کی کہائی۔ اور ویدہ دہرم پر ایمان لایا۔ خدائے محمدیان نے اپنی پاکٹ بک یعنے لوح محفوظ مین دیکھا ہوگا اور عرش پر گہبرایا ہوگا۔ اور اپنے معشوق کی امت کم ہوتی دیکھکر رمل ڈلوایا ہوگا کہ اُس مہاتما کی میعاد زندگی کسقدر باقی ہے۔ سوامی جیو کے انتر دہیان ہونے کے بعد رب المسلمین و رب العرش و رب المکہ و رب القادیان

کو انکی موت کی خبر ملی ہوگی۔ تو جھٹ فاختہ یا کبوتر بنکر قادیان مین اُترا ہوگا۔ اور سلام علیکم کہکر حال بتلایا ہوگا۔ سوائی اسبات کے ہم مرزا صاحب کی دعوی کو اپریل فول سے زیادہ عزت نہین دے سکتے۔ خدا انہین ہدایت دیوے۔ اور ویدک دھرم کی طرف رجوع کرے۔

اب ہم محمد صاحب اور سوامی دیانند صاحب کی زندگی کا مقابلہ دکھلاتے اور اُن کے چال چلن و خدا شناسی کے بارہ مین فضلاء اسلام کی شہادتین لاتے ہین خدا کرے کہ ناظرین حق و باطل مین تمیز فرماوین۔

محمد صاحب اور سوامی صاحب کی زندگی کا مقابلہ

محمد صاحب	سوامی صاحب
انکے والدین بُت پرست تھے۔ اور مکہ کے مندر کے پوجاری۔ قرآن مین لکھا ہے۔ سورۃ والضحیٰ ووجدک ضالا فھدیٰ۔ "اے محمد تو گمراہ تھا پس تجھے ہدایت دی"۔ ۲۵ سال کی عمر مین بیبی خدیجۃ الکبریٰ ایک مالدار بیوہ عورت سے مبلغان قرض لیکر گماشتے بنکر شام کے ملک مین سفر تجارت کے واسطے گئے اور جب وہان سے واپس آئے تو اُسی	آپکا سال پیدایش سمت ۱۸۸۱ بکرم اور جنم بھومی علاقہ راجہ موروی ملک کاٹھیاواڑ ہی۔ آپ کے والدین مورتی پوجک اوچ گوت کے برہمن معزز خاندان تھے۔ سن تمیز سے برہم چرج آشرم یعنے حصول ودیا مین مصروف ہوئے۔ ابتدا مین چندرمہ آپکے والد آپکو بھی شوالہ مین لیگئے۔ مگر ہمیشہ سے اعتراض پیدا ہوا کرتے تھے۔ غرضیکہ ایک رات شوراتری کو ان کے والد نے انکو

محمد صاحب	سوامی صاحب
خدیجہ عورت سے جسکی عمر ۴۰ سال کی تھی حضرت نے شادی کی اور مالدار ہو گئے جب تک وہ زندہ رہی دوسری شادی نہین کی ۲۵ سال تک یہی ایک عورت رہی کیونکہ دولتمند تھی۔ جب وہ مرگئی تو ۵۰ سال کی عمر مین جو پیغمبری کا دسوان سال تھا اول سودہ - دوم عائشہ - سوم زینب - چہارم ام سلمہ - پنجم زینب بنت جحش - ششم جویریہ - ہفتم ام حبیبہ - ہشتم صفیہ - نہم حفصہ - دہم میمونہ کو تصرف مین لائے - یہ معہ خدیجہ کے کل گیارہ (۱۱) ہوئین - بعض مصنف ان سے زیادہ بتلاتے ہین - معارج النبوۃ کے صفحہ ۳۴ رکن چہارم مین لکھا ہے کہ "عائشہ بوقت شادی شش ساله بود" اور خدا نے ایک فرشتہ کے ذریعہ دو مرتبہ عائشہ کی تصویر ریشم مین نقش کروا کر محمد صاحب کو خواب مین دکھلائی تھی قبل شادی کے اور اُسی روز عائشہ سے زفاف (ہمبستری) کی - یہ تمام حال معارج النبوۃ کے صفحہ مذکورہ مین درج ہے -	ہی بت رکھا یا - اور جب رات کو شب زندہ داری کے لئے بیٹھے تو اُنہون نے چند شکوک رفع کرنے شروع کئے - مگر وہ شکوک ایسے نہ تھے جو ترک ہو جاوین - شک اول یہ تھا کہ شیو کیا چیز ہے ؟ اور کہان رہتا ہے ؟ شک دوم یہ تھا کہ اس پوجا سے ہمین کیا فایدہ ہوگا ؟ اِنکے والد شریف نے کوئی جواب معقول نہ دیا - البتہ یہ کہا کہ یہی مورتی اواہن کرنے سے چیتن ہو جاتی ہے اور سوین بھوگ وغیرہ کو کھاتی ہے - اُوہی رات کو جب اُس مورتی پر چوہے دوڑنے لگے اور مورتی نے کچھ حرکت یا شکست نہ دکھلائی تو آپکی طبیعت بت پرستی سے قطعی بیزار ہو گئی اور مورتی پوجا سے اُسی دن کنارہ کش ہو گئے نانا جیون شادی کا جواب ہو کر والد نے بھی انکو ودیا پڑھنے کی طرف آزاد چھوڑ دیا - اُس درمیانی سختی کے ایام مین انکی والدہ محترمہ انکی مددگاری کیا کرتی - چنانچہ ۱۵-۱۶ سال کی اوستھا تک گھر مین معمولی طور پر سنسکرت کی کتابین پڑھتے ہے - اسی

نوٹ: اسکے ساتھ دفعہ ۳۷۶ تعزیرات ہند کا مطالعہ کرو۔

محمد صاحب	سوامی صاحب
حضرت امام غزالی صاحب کیمیای سعادت بصفحہ ۱۴۲ فرماتے ہین۔ "رسول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر شبے نزدیک زنے بودے و عائشہ را دوست تر داشتے وگفتے بار خدایا آنچہ بدست من است جہد میکنم اما دل بدست من نیست۔ واگر کسے از یک زن سیر شدہ باشد و نخواہد کہ پیش وے رود باید کہ او را طلاق دہد و دربند ندارد۔ کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سودہ را طلاق خواست داد ان کہ بزرگ شدہ۔ گفت من نوبت خود بہ عائشہ دادم مرا طلاق مدہ۔ تا روز قیامت از جملہ زنان تو باشم۔ او را طلاق نداد۔ دو شب نزد عائشہ بودی و نزد دیگران یک شب۔" ناظرین صاحبان اس مقام پر قرآن کی سورۂ طلاق کو ذرہ غور سے پڑھو جہان یہ لکھا ہے کہ واتقوا اللہ ربکم لا تخرجوھن من بیوتھن ولا یخرجن الا ان یاتین بفاحشۃ مبینۃ وتلک حدود اللہ فقد ظلم نفسہ۔ ترجمہ ڈرو	اتنا مین آپ کے چچا اور ہمشیرہ صاحبہ فوت ہو گئے جنسے سوامی جی کو زیادہ الفت تھی۔ اُنکے وفات پانے سے ان کے دل پر زمانہ کی بے ثباتی بہمہ نوع ثابت ہو گئی۔ اور دُنیاء فانی سے دل اُچاٹ گیا۔ ہمیشہ طبیعت اوداس رہنی لگی۔ اسی تقریب پر والدین نے انکی شادی کا بندوبست کرنا شروع کیا مگر انہون نے اول تو اس خیال سے کہ ابھی برہمچرج آشرم پورا نہین ہوا۔ شادی کرنی مناسب نہین۔ دوم تحصیل علم کا شوق بدستور روزبروز ترقی پر تھا۔ سوم پابندی عیال و اطفال سے انکی مزاج مین ویراگ آگیا تھا۔ الحاصل ۱۶ سال کی عمر کے بعد بارادہ تحصیل علم گھر سے نکلے۔ راستہ مین ایک فقیر نے ان سے کپڑہ ولوٹا وغیرہ ٹھگ لیا غرضیکہ شیوراتری کی رات سے (جس مین آریہ ورت کی ترقی و بہبودی کا مبارک پودا بویا گیا تھا) دن مین اپنے گوہر مقصود کی تلاش مین غواص کی مانند پھر رہے تھے۔ انکے والد نے خبر پاکر ایکدفعہ

محمد صاحب	سوامی صاحب
اللہ پروردگار اپنے سے مت نکالدو عورتونکو اُنکے گہرون سے اور نہ نکل جاوین وہ مگر یہ کہ کرین بیحیائی ظاہر اور یہہ مین حدین اللہ کی - اور جو کوئی نکل جاے اللہ کی حدون سے پس تحقیق ظلم کیا اُسنے جان اپنی کو (افسوس کہ محمد صاحب نے اِس خدائی حد کو توڑ ڈالا)- کیمیائے سعادت کے صفحہ ۲۷ سطر ۱۲ مین لکہا ہے " در غرایب الاخبار است کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم گفت در خود ضعف شہوت دیدم - جبرئیل علیہ السلام مرا ہریسہ بخوردن فرمود و سبب آن بود کہ او نہ زن داشت و آنشان برہمہ عالم حرام شدہ بودند و امید ایشان از ہمہ عالم گسستہ - ترجمہ - غرایب الاخبار مین لکہا ہے کہ رسول نے کہا مینے اپنی مین ضعف شہوت کا دیکہا اور جبرئیل ع سے ذکر کیا یعنے علاج پوچہا - جبرئیل نے کہا کہ ہریسہ کہایا کرو - حضرت کے ضعف شہوت کا سبب یہ تہا کہ حضرت کی ۹ عورتین تہین اور وہ	اُنکو آکر پکڑ بہی لیا تہا مگر وہان سے بہی بہاگ گئے - اور پہر ملک بہ ملک اور شہر بہ شہر پہر کر ست ودیا کی تلاش مین سرگرم رہے - کہین کسی مہاتما سے نیائے یعنے منطق سیکہا کہین کسی ست پرش سے ویاکرن یعنے صرف ونحو مین کمال حاصل کیا - کسی سے سانکہ اور کسی سے ویدانت اور کسی سے جوتش کسی سے میمانسا اور کسی سے ویشیشک کی تحصیل کی - ہمالیہ کے غارون اور بدرک آشرم کی گپھاؤن مین رشیون تپشیون سے ملکر تمام عقدے حل کئے اور پرماتما کے گیان دہیان مین بہی خوب ملکہ حاصل کیا - اُس سے فراغت پاکر ویدون کی حضوری حاصل کرنے کو مہرشی اور ست وادی ویدوکتا - فاضل اجل سوامی برجانند سرستی جی کی خدمت مین بمقام متہرا نیاز حاصل کیا - " ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات " - اُنہون نے بہی ان کی شاگردی کو آریہ ورت کے سدہار کا ذریعہ سمجہا - اُنہون نے بہی شب و روز

سوامی صاحب	محمد صاحب
کی محنت سے چند سالوں میں ہی ویدوں میں عبور حاصل کیا - جب تعلیم سے فارغ ہو چکے - تو مہرشی فاضل نے ان سے گورو دکشنا مانگی - انہوں نے عرض کی کہ جو میرے پاس ہے دل و جان سے دینے کو حاضر ہوں - انہوں نے فرمایا کہ ہم صرف یہ مانگتے ہیں - کہ ملک کا بھلا کرو - اودیا کو ہٹاؤ - ویدودیا کو پھیلاؤ - مخلوق پرستی سے خلقت کو بچاؤ - انہوں نے معمولی عذر و معذرت کے بعد بسر و چشم منظور کیا - فاضل ہادی نے جسقدر اور بھی سرمایہ علم موجود تھا وہ بھی انکے سپرد کیا - آخری رخصت کا سمت ۱۹۲۰ کے بعد سے پھر نفس کشی اور من جیتنے کے خیال سے عرصہ تک ہردوار کے پاس یوگ ابھیاس میں مصروف رہے - جب ہر طرح کامل تعلیم یافتہ (آتمک و شریرک شانتی پاکر) ہو چکے تو ملک کی بہتری پر کمر ہمت باندھی اور ہندوستان کو آریہ ورت بنا دیا - دنیاوی عیش و عشرت کو بمقابلہ ملکی برائیاں دور کرنے کے ناچیز	اور لوگوں پر حرام ہو گئی تھیں اور اونکی امید سب جہان سے ٹوٹ گئی یعنی وہ اور کسی کے نکاح میں نہیں آسکتی تھیں '' یہی ذکر حدیث میں ہے اور خصوصاً ابوہریرہ سے روایت ہے اور زیادہ صرف یہی عبارت ہے کہ ہر سیہ میں چالیس آدمی کی قوت ہے - صفحہ ۲۸۳ جلد دوم معارج النبوۃ میں لکھا ہے کہ ایک عورت مسماۃ میمونہ بنت الحارث اونٹ پر چڑھی ہوئی جا رہی تھی اُس پر حضرت کا دل مفتون ہوا اور فوراً فتویٰ جاری کیا - کہ اونٹ اور اونٹ والی میری ہے چنانچہ اُسکے ساتھ وہاں ہی مجامعت کی - اور اسکو اپنے ساتھ گھر میں لائے اور اونٹ کو بھی بیت المال میں رکھا - اور اُسی وقت یہ آیت بیان فرمائی - (سورۃ احزاب) وامراۃ مومنۃ ان وھبت نفسھا للنبی ان اراد النبی ان یستنکحھا خالصۃ لک من دون المؤمنین - ترجمہ حلال ہے وہ ایماندار والی جو بے نکاح اپنا

محمد صاحب	سوامی صاحب
نفس نبی کو بخشدی۔ اگر نبی بھی اُسکو اپنے نکاح مین لانا چاہے۔ یہ خاص تیری واسطے حکم ہے"۔ مدارج النبوة مین لکھا ہے کہ مسماة زینب جو اُسکے پسر متبنٰی زید کی جورو تھی اُس سے بھی حضرت نے بلا نکاح مجامعت کی اور عندالاستفسار فرمایا کہ خدا نے آسمان پر میرا اور زینب کا نکاح پڑھا ہے اور جبرئیل گواہ ہے۔ چنانچہ مفصل حال تفسیر حسینی مین اسطور پر درج ہے۔ (سورة احزاب) وفلما قضی زید منہا وطراً زوجنکھا لکی لا یکون علی المؤمنین حرج فی ازواج ادعیا یھم اذا قضوا منھن وطراً وکان امر اللہ مفعولا۔ ترجمہ۔ پس جب ادا کرلی زید نے اُس سے حاجت ہمنے اُسکو تیری زوجہ کردیا۔ تا نہ ہو بعد تیرے مسلمانون پر حرج لے پالکون کی عورتون کے حق مین جب ادا کرلین اُن سے حاجت اور ہے حکم اللہ کا کیا گیا تفسیر سید عالم صلعم	جا بجا ایشور کی توحید کا نقارہ تمام ملک مین بجا دیا اور تمام عمر نفسانی خواہشون کو روک کر گمراہی و بُت پرستی کا داغ دامن آریہ ورت سے مٹا دیا اور ظلم وجور کی تلوار چلانے کے عوض ست دہرم کی اُپدیشون کے نسخہ جات سے اگیان۔ اوِدیا۔ اہنکار کی مہلک بیماریون کو جڑون سے اکھیڑ دیا صداقت طبیعت مین کوٹ کر بھری تھی اور حق پسندی سے مزاج کو روحانی الفت تھی۔ صدہا [illegible] ایشور کا قایل کرایا۔ ہزارون خود پرستون (ویدانتیون) کو پرمیشور کا بندہ بنایا۔ لاکھون بت پرستون کو نرانکار (غیر جسم) پرماتما کا ساجد کرایا۔ اور اگیان کے عمیق گڑھے سے نکال نکال کر جگدیشور کے آگے جھکایا۔ تین ہزار برس کی قایم شدہ بُت پرستی کی لاٹھ کو ست ویدون کے اُپدیش سے نہایت کامل شجاعت سے سخت بخشین کرکے ایک زلزلہ عظیم ڈال کر بالکل اکھاڑ دیا۔ ۵ کلک قدرت نے جو کھینچین پانچ تصویرین ہم

محمد صاحب	سوامی صاحب
(محمد صاحب) بعد از نزول این آیت بخانہ زینب رفت بے دستورے - زینب گفت یا رسول اللہ بے خطبہ وگواہ - حضرت فرمود کہ "اللہ المزوج وجبرئیل الشاہد" وزینب (ازین سبب) بر سائر زنان فخر میکرد - کہ اللہ تعالی مرا تزویج کرد و بر پیغمبر ومتولی تزویج شما اولیائے شما بودہ اند"۔ لالچ وتیغ کے زور سے مذہب چلایا - قرآن سورۃ بقر کی آیت ماجعلنا القبلۃ التی کنت علیہا پر جلالین والا مفسر کہتا ہے وکان صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الیہا فلما ہاجر امر باستقبال بیت المقدس تالفاً للیہود فصلی الیہ ستۃ او سبعۃ عشر شہراً ثم حول - ترجمہ یعنے محمد صاحب پہلے کعبہ کی طرف مونہہ کرکے نماز کیا کرتے تھے - جب مکہ سے مدینہ گئے تو یہودیوں کی رضامندی کو بیت المقدس کیطرف نماز کرنے لگے - ایک برس یا سترہ مہینے بیت المقدس کیطرف نماز کرتے رہے	اوّل اُن چارون کو اِن کو نقش ثانی لکھدیا غرضیکہ آریہ ورت کا سدھار کرتے ہوے ۱۸۸۳ء کے اخیر ریاست جودھ پور مین تشریف لیگئے اور بہت کچھ ست دھرم پھیلایا مگر طبیعت اعتدال پر نرہی اور بیمار ہوگئے مہاراجہ صاحب بہادر انکی بیماری اور خصوصاً اس بات سے کہ انکی ریاست مین سوامی جیو بیمار ہوے - نہایت آزردہ تھے چنانچہ وقت رخصت سوامی جیو کی پالکی کی ہمراہ بہت دور تک پیادہ پا تشریف لاکر افسوس کا اظہار کیا وہان سے بتقریب تبدیل آب وہوا کوہ آبو پر گئے پھر اجمیر چلے آئے مگر افاقہ نہوا - چنانچہ بروز دیوالی بدی اماوس ماہ کاتک وقت شام نہایت آنند وبشاشت مین گایتری کا جاپ کرکے یہ الفاظ ایشور تیری آگیا پورن ہو کہکر انتقال فرمایا اور اسی جگہ ویدک قاعدہ سے سنسکار کیا گیا - تاریخ ہوئی غروب مہر در اجمیر گوئی ۱۹۴۰ بکرم اب چند غیر متعصب مسلمانون کی رائے تحریر کرتا ہون - مولوی واجد علی صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان کی رائے منقول از اخبار دیش اپکارک صفحہ ۶ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۸۸۳ء ای آریہ ورت تیری بدقسمتی پر مجھے رونا آتا ہے

محمد صاحب

پھر اودھر سے پھر گئے اور اُسی کعبہ کیطرف سجدہ
کرنے لگے (ذرہ غور سے مطالعہ کرو)
مسلمان ہونے کے واسطے روپیہ اور
اونٹ وغیرہ بھی دیتے تھے۔ لوٹ مین جو
لوگون کی عورتین پکڑ لاتے تھے وہ فوجی
سپاہیون کو بھیڑ بکری کیطرح انعام ملتی تھین
(دیکھو قرآن سورۃ نساء)
والمحصنت من النساء الا ما
ملکت ایمانکم کتب اللہ علیکم
ترجمہ حرام ہین تم پر نکاح بند ہین
عورتین مگر جو تمہارے ہاتھ آ جاوین۔
(لڑائی مین تو حرام نہین) حکم ہوا اللہ کا
تم پر مترجم عبدالقادر فایدہ ہفتم
مین بحاشیہ قرآن صفحہ ۸۰ لکھتا ہی کہ کافر
مرد اور عورت مین نکاح تہا۔ اور عورت
(مسلمانون کی) قید مین آئے جسکو پہنچی
اُسکو حلال ہے۔
لوٹ کے مال کی ترغیب دیکر بہتون
کو گرویدہ کیا اور اُنہون نے اُسی لوٹ مار کو
دین مسلمانی جانا اور اُس لوٹ کے مال

سوامی صاحب

ای آریہ ورت تیری ہیتی پر میرا دل خون ہوتا ہے
ای آریہ ورت تیری بیکسی پر مجھے غیرت آتی ہے
ای آریہ ورت تیری بے پروبالی پر میرا دل
کملایا جاتا ہی۔ کیسی جلدی تیری بیماری کے سر چشمہ
کو بند کر دیا گیا۔ ایخدا کیا تجھے منظور نہ تہا کہ ہم
شیر خوار پرورش پاوین؟ ای خدا کیا تجھی منظور
نہ تہا کہ ہم دنیا کی رفتار کے ساتھ اُٹھنا سیکھین؟
ایخدا کیا تجھی منظور نہ تہا کہ ہم ان واہی
تباہی پہندون سے نکلین؟ ایخدا کیا تجھے
یہ منظور نہ تھا کہ ہم بے جا بے وجہ
بے ضرورت اور بے سود قیود سے رہائی
پاوین؟ ایخدا کیا تجھے منظور نہ تھا کہ ہم
ان واہیات رسمیات کے بندون سے
نجات پاوین؟ اے خدا کیا تجھے یہ منظور
نہ تہا کہ ہم اپس کے نفاق کو دور کرین؟
اے خدا کیا تجھے یہ منظور نہ تہا کہ ہم اپنی
اپنی نوع کو اپنا بہائی سمجھ کر اُن سی محبت کرنا
سیکھین؟ ایخدا کیا تجھی یہ منظور نہ تہا کہ
ہم علوم عالیہ کی تحصیل کرین؟ اے خدا
کیا تجھے یہ منظور نہ تہا کہ ست و ہرم کو

محمد صاحب

سے اپنا اور خدا کا حصہ بھی ٹھہرایا دیکھو قرآن
سورۃ انفال - واعلموا انما غنمتم
من شیٔ فان للہ خمسہ وللرسول
ولذی القربیٰ والیتمیٰ والمسکین
وابن السبیل - ترجمہ اور جان
رکھو کہ جو لوٹ (غنیمت) لاؤ کچھ چیز سو
اللہ کے واسطے اُسمین سے پانچوان حصہ اور
رسول کے اور قرابت والے اور یتیم کے
اور محتاج کے اور مسافر کے - مترجم
قرآن صفحہ ۱۸۰ پر حاشیہ چڑھاتا ہے - جو
مال کافرون سے لڑکر لیوین وہ غنیمت ہے
اُسمین پانچوان حصہ نیاز اللہ کی ہی واسطے
خرچ رسول کے کہ رسول کو خرچ ہے اپنی ذات
کا اور قرابت والون کا اور حاجتمند
مسلمانون کا اور بعد حضرت کے بھی خرچ
ہوتی ہین سردار کو - پھر غنیمت مین چار حصے
رہے سو لشکر کو تقسیم کرنا سوار کو دو حصے اور
پیادہ کو ایک اور جو مال صلح سے لیا وہ سارا
خرچ مسلمانون کا" - افسوس ! ؎
اگر تیغ جفا سے شیر نر مارا تو کیا مارا

سوامی صاحب

پھر ست دیکھین ؟ اے خدا کیا تجھے یہہ منظور
نہ تہا کہ ہم اپنا کہویا ہوا نام حاصل کرین ؟
اے خدا کیا تجھے یہ منظور نہ تہا کہ ہم اُس ست
دہرم کو سیکھ کر تیری اُن اعلیٰ نعمار کی
کیفیت اُٹھائین - جو تونے اپنی بندون
کے واسطے مخصوص کی ہین ؟ نہین !
اے خدا یہ سب کچھ تیری مرضی کے مطابق
اور تیرے منشاء کے موافق ہو رہا تھا - پھر
کیون اے خدا تونے ہمکو یک لخت اس طرح
بے سروسامان اور بے مان کر دیا - یعنے
ہماری سچے ہادی شری سوامی جی مہاراج
دیانند سرستی کو جو ہمین سب
کچھ سکھاتے تھے - ۳۰ اکتوبر ۱۸۸۳ء
۶ بجے شام کے بلایا - دیوالی کی رات کو
مصنوعی چراغون سے روز روشن ہی لیکن
حقیقی آفتاب عالمتاب غروب ہوگیا ہم
بالکل نادان تھے وہ ہمین ہر ایک چیز کی
شناخت کراتا تھا - ہم کم طاقتی سے اُٹھ
نہین سکتے تھے - وہ ہمین اُٹھنا سکھاتا تھا
ہم بے ہانگی علمت سے بات نہین کر سکتے تھے

محمد صاحب	سوامی صاحب
نہ مارا نفس امارہ کو گر مارا تو کیا مارا اگرچہ خون کا کہانا پینا قرآن مین حرام ہے مگر جنگ احد مین جب حضرت کا خون جاری ہوا تو مالک ابن سنان نے جو ابو سعید خدری کا باپ ہے انکے زخم پر مونہہ لگا کر خون نوشجان کیا اور محمد صاحب نے فرمایا یہ آدمی بہشتی ہے اور اکثر جاہل لوگون کو اپنی تہوک پلایا کرتے تھے (دیکہو شفا، قاضی عربی صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۴ و ۱۵) مدارج النبوۃ کے باب اول مین اسطرح مذکور ہے۔ کہ ام ایمن لونڈی نے حضرت کا پیشاب پی لیا اور حضرت نے اسکو اس نالائق حرکت سے منع نہ کیا بلکہ ہنسکر کہا کہ اب تیرے شکم مین کبھی درد نہ ہوگا۔ اور مونہہ دہونے یا کلی کرنیکا بھی حکم نہ دیا۔ دوسری بار ایک عورت برکہ نے انکا پیشاب نوش کر لیا اسکو بھی حضرت نے خوش ہو کر نوشدار و تبلا دیا کہ تو کبھی بیمار نہوگی اور ایک مرد نے بھی ایکبار حضرت کا پیشاب پیا تھا۔ (دیکہو شفاء قاضی عربی صفحہ ۲۱۲ سطر ۲۰) ایک محمدی حجام نے حضرت کا خون	وہ ہمین بولنا سکہاتا تھا۔ ہم ایک دلدل عظیم مین پہنسے ہوئے تھے وہ ہمین اس مین سے نکالتا تھا۔ اور خشک ریتی پر لاتا تھا ہم رسومات کی بیڑیان پیرون مین اور تعصب کی ہتہکڑیان ہاتھون مین دیئے ہوئے تھے۔ وہ ہمکو ان سے نجات دیتا تھا۔ ہم اپنے بھائیون سے حقارت کرتے تھے وہ ہمکو رفاقت سکہاتا تھا۔ ہم اپنی آنکھون پر پردے اور دلون پر مہرین رکھتے تھے وہ انکو اٹھاتا تھا۔ ہم ہین ہمہ کچھ اپنے تئین سمجھے ہوئے تھے۔ وہ ہمین بتاتا تھا کہ ست دہرم کے واسطے ظاہری جہان فضول ہے۔ ہم اس غلط امتیاز کو ثواب جانتے تھے اس نے اسکو عیب ثابت کر دیا۔ ہم نے اپنا ننگ و ناموس گنوا دیا تھا۔ وہ ہمین پہر دلوانا چاہتا تھا الغرض ہم تجہ سے بہت دور ہو گئے تھے وہ ہمکو تجہ سے ملانا چاہتا تھا۔ لیکن اے خدا تو ہی جانے تیرے دل مین کیا آئی کہ تو نے اسکو ہم سے اتنی جلدی جدا کر دیا

محمد صاحب

بیماری کا نکلا ہوا پیا تھا حضرت نے اُسے ارشاد
فرمایا کہ اب تو کبھی بیمار نہ ہوگا۔ حالانکہ خود اُسی
مفسد خون سے بیمار تھے۔

اسی طرح کسی مرض کی سبب حضرت نے پھر
خون نکلوایا تھا اُسکو عبداللہ ابن زبیر پی گیا۔ محمد
صاحب نے فرمایا کہ ای عبداللہ اب تو دوزخ مین
نہ جاویگا (دیکھو شفا قاضی عیاض صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۵)

حضرت نے ایکبار پانی کی پیالہ مین ہاتھ اور
مونھ دھویا اور اُس پانی مین تھوکا اور یارونکو پینے
کیواسطے دیا جسکو بلال اور ابو موسی نے اور اُم سلمہ
زوجہ آنحضرت نے بھی پیا۔

مدارج النبوۃ اور شفا مین ہی کہ حضرت کا پاخانہ
زمین نگل جایا کرتی تھی جب بی بی عائشہ نے پوچھا تو
فرمایا کہ نبیون اور رسولون کا پاخانہ زمین نگل جایا کرتی ہی!!!
(دیکھو شفا قاضی مطبوعہ لکھنؤ سنہ ۱۲۹۶ قسم اول باب ثانی فصل ثالث صفحہ ۱ سطرہ ۸ سے ۹ تک)

قاضی عیاض نے شفا مین لکھا ہے کہ
اہل علم کی ایک جماعت قائل ہوئی ہے۔ محمد
صاحب کے پاخانہ اور پیشاب کی پاک ہونے پر۔
اور یہ قول علمای شافعیہ کا ہے کہ حضرت محمد
صاحب کا پاخانہ اور پیشاب دونو پاک کھانیکی مانند طیب

سوامی صاحب

تیری باتین تو ہی جانے ٭

مولوی محمد مراد علی صاحب اڈیٹر راجپوتانہ گزٹ کی رای

منقول از اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ
نومبر سنہ ۱۸۸۳ع صفحہ ۱۴۹۶

جناب اڈیٹر صاحب اخبار کوہ نور۔ تسلیم
آپکا اخبار صداقت شعار کوہ نور مورخہ
۱۰ نومبر سنہ ۸۳ع میرے روبرو رکھا ہوا ہے
جسمین آپ نے کمال دانائی اور دور اندیشی
کی ساتھ سری سوامی دیانند
سرستی جی مہاراج بیکنٹھ باشی کی یادگار
کے بارہ مین کروڑ روپیہ کی رائے ظاہر فرمائی
ہے۔ بخدا مجھے بھی اُسی روز سے جبکہ سے
کہ سوامی جی مہاراج نے ہمارے شہر مین
انتقال فرمایا۔ انہین باتون کا بہت بڑا
خیال ہو رہا ہی۔ اور بارہا اس عرصہ مین کچھ نہ
کچھ لکھنے کے لئے قلم اُٹھایا لیکن پھر اسی
خیال سے کہ دیکھین اہل الرای علی الخصوص
آریہ بھائی جناب ممدوح کی یادگار کے لئے

محمد صاحب

اور ظاہر تھی اور جناب مولوی عبدالعلی صاحب قادری امرتسری
نے بھی اپنی کتاب مین جو بسفارش نواب بہاولپور کے
طبع کرائی ہی اسبات کی اچھی طرح تصدیق کیے ہی
آفرین! اسی سی عرب کی جہالت اور اصحاب
کی عقلمندی کو جان لینا چاہیے۔

مذاق العارفین لمعہ یازدہم صفحہ ۹۰ و
۹۱ مین لکھا ہی کہ محمد صاحب جب مرض الموت مین
مبتلا ہوئی ہر روز انکی چارپائی ایک ایک بوبی کے
گھر جاتی تھی۔ آخر یہ قرار پایا کہ حضرت کو بی بی
عائشہ سے زیادہ رغبت ہی انکی چارپائی اُس ہی
کے گھر مین ہی۔ اور اکیروز حضرت نے دن مین
۹ بیبیون سی مباشرت کی۔ اور اسی کتاب کے
صفحہ ۸۲ مین لکھا ہے اور یہی ذکر معارج النبوۃ
مین بھی ہی (رکن چہارم صفحہ ۲۰) "شمہ از
فضائل عائشہ۔ دیگر آنکہ وحی الٰہی جل و علا
در بستر وے نازل مے شد"۔ یعنی محمد صاحب
کے پاس وحی تب ہی آتی تھی جبکہ حضرت
بی بی عائشہ کے لحاف مین ہوتی تھے۔ اور
ایسا ہی تواریخ حبیب اللہ مین بھی رقم ہے۔
پس سچ ہے کیون نہو یہ ایک ثبوت ہے

سوامی صاحب

چندہ جمع کرنے کی تجویز کرتے ہین یا نہین۔
اور جو کرتے ہین تو اس چندہ سے کیا یادگار
قایم کرنیکی تجویز کرتے ہین۔ چونکہ سب سے
پہلے اس بارہ مین آپ نے عمدہ اور صحیح راے
ظاہر فرمائی ہے۔ جسکو مین بھی ظاہر کرنا چاہتا
تہا۔ یہ تو سب پر ظاہر ہے کہ سوامی جی ممدوح
ایسے بزرگ کی کوئی نہ کوئی یادگار قایم ہونی
ضرور چاہیئے۔ کیونکہ سوامی جی مرحوم جیسے
بزرگ بار بار اس سنسار مین پیدا نہین
ہوتے۔ اگرچہ ہم لوگ اُنکی یادگار قایم کرنے
مین دل و جان سے کوشش کر رہے ہین
اور کرینگے مگر پھر بھی آپ خوب یاد رکھین
کہ اگر سوامی جی مرحوم کی یادگار اُن کے
پیرو کار بھی قایم کرین۔ تب بھی سوامی جیو
ایسے نہ تھے کہ اُن کی یادگار اِس دنیا کے
رہنے والون کے دلون سے فراموش
ہوجائے۔ بلکہ میرا خیال یہ ہے جسکو مین
نہایت صحیح سمجھتا ہون کہ سوامی جی مہاراج
کی یادگار نہ صرف آریہ مت کے لوگون کے
دلون مین رہیگی۔ بلکہ انگریزون کے دلون

محمد صاحب	سوامی صاحب
اور تواریخ حبیب اللہ کے صفحہ ۱۲ فصل ۳۰ (مطبوعہ نولکشور ۱۸۷۱ء) مین لکھا ہے کہ مرتے وقت روح نہین نکلتی تھی - بہت گھبراہے تھے - آخر الامر بی بی عائشہ کی جوٹھی مسواک انکے مونہہ مین چوائی گئی - تب روح نکلا - اور یہی ذکر معارج النبوۃ فی مدارج الفتوۃ رکن چہارم باب سیزدہم صفحہ ۳۳۴ مین لکھا ہے - "صحت رسیدہ ہم از صدیقہ رضی اللہ عنہا کہ گفت در حالت نزع سر مبارک آنسرور درکنار من بود - عبد الرحمن بن ابی بکر درآمد در دست او مسواک سبز از چوب اراک بود حضرت رسالت در آن نظر کرد چنانکہ من دانستم کہ آن مسواک را میخواہد - پرسیدم کہ یا رسول اللہ مسواک میخواہی بسر مبارک اشارت فرمود کہ آرے مسواک از دست برادر خود گرفتم و آب دہن خود تر ساختم و بآن حضرت دادم بستد و بتعجیل مسواک کرد چنانکہ ردی برسینہ من بود - نظر بسقف خانہ می انداخت	مسلمانون وغیرہ کے سوا خود اُن لوگون کی کتابون اور دلون مین بھی سوامی جی کی یادگار ہزارون برس جتنے کہ قیامت تک رہیگی - جو اُن سے اس دنیا مین جھگڑتے رہے ہین اور ہمیشہ اُن کی مخالفت مین سعی کرتے رہے ہین - وجہ یہ کہ مسلمانونکی تیرہوین صدی اور انگریزون کی اٹھارہوین اور اُنیسوین صدی مین ہندوون کے مت کا کوئی عالم فاضل ایسا نہین گذرا جیسا کہ سوامی دیانندجی مہاراج تھے بلکہ اگر میرا خیال صحیح ہے - تو سوامی تلسی داس جی مہاراج مشہور ہندی شاعر اور سوامی تکھیہ داس کے بعد سوامی دیانند سرسوتی ہی ایک ایسے وید مقدس کے عالم متبحر گذرے ہین - جنکو سوامی تلسی داس اور تکھیہ داس پر بھی ترجیح دین تو جائز ہے کیونکہ جو کام سوامی دیانندجی مہاراج کی ذات بابرکات سے ظہور مین آئے - وہ اُن دو نو بزرگون کے خواب وخیال مین بھی نہین آسکے - اگر ہم سوامی دیانندجی مہاراج

محمد صاحب	سوامی صاحب
روح مطہرش بدار البقا رحلت کرد"۔ روضۃ الاحباب مین لکھاہے کہ ایک یہودن کے گہر مین روٹی کھانیکو گئے اُسنے کہانے مین زہر ڈالدیا اُسی زہر کی تاثیر سے بہت عرصہ بیمار رہکر فوت ہوئے۔ بابت گدی نشینی کے آخری وقت کچھ کہنا چاہتے تہے قلم دوات مانگی۔ عمر نے کہا اسوقت پیغمبر کے ہوش ٹہکانے نہین کچھ کا کچھ کہہ رہا ہے اسکے قول پر اعتبار نہین ہے۔ موت کے درد وغم مین اسیر ہے خلاصہ یہ کہ خلافت کی بابت کوئی بندوبست نکرسکے۔ مرنے سے پہلے بڑا سخت بخار آیا اور درد سر پیدا ہوا۔ آخر بی بی عائشہ کے زانو پر سر رکھکر انتقال فرمایا۔ عمر ۶۰ یا ۶۳ سالکی تہی۔ مدینہ مین دفن ہوئے۔ روضۃ الاحباب مین عادت آن حضرت (بازوجات) کی بابت لکھا ہی۔ میگفت خیرکم خیرکم لاھلہ و انا خیرکم لاھلی و با ایشان در غایت مدارا بود و اگر التماس امری بیگانہ از یکے	کو تعلقات دنیاوی سے بالکل جدا نہین بتلا سکتے۔ تو یہ بھی نہین کہہ سکتے کہ وہ لوبھ یا موہ کے بس مین تہے۔ پس جسقدر لوبھ یا موہ دنیاوی معاملات سے انکو تہا۔ وہ اسی لیے تہا کہ خلق اللہ خصوصاً اہل ہنود کو اپنے جوہر علمی سے فائدہ پہونچادین۔ اگر سوامی دیانندجی مہاراج سنیاس لیکر دنیا کو ترک (گوکہ اب بہی وہ تارک الدنیا تہی) کر بیٹھتے۔ اور مثل بعض مہاتماؤن کے کسی سے واسطہ نرکھتے۔ تو آجکے روز یہ فوائد جو گروہ ہنود کو پہونچ رہے ہین۔ کہان سے پہونچتے پس یہی وجہ ہے کہ دیانندجی مہاراج نے دنیا کو ایسا تیاگ نہین کیا کہ اُس سے بالکل جدا ہو بیٹھتے۔ اور اُن کا فضل وکمال یون ہی پوشیدہ رہکر صرف اُنہین کے آتماؤن کو نفع پہونچاتا۔ ہمارے نزدیک اُس قسم کے سنیاس سے ایسی یہ سنیاس جس مین سوامی مہاراج نے اپنی عمر کو بتا کردیا ہزار درجہ بہتر ہے اہل کمال کی پوری قدردانی اُسکے مرنے کے بعد ہوا

محمد صاحب

از ایشان واقعہ شدی و در آن معذوری
بنودے آن مبدول اشتے و بہ ثبوت
پیوستہ کہ گاہی عائشہ صدیقہ از کوزہ آب
خوردے حضرت آن کوزہ را از وی بگرفتے
واز موضعے کہ آن آب خوردہ بود آب خوردی
و چون از استخوان بدندان باز میگرفتی حضرت
استخوان را از وی بستدی - واز موضعہ وہان
وی گوشت بخوردی - و در حالیکہ عائشہ
حائض بودے سر در کنار او نہادہ گاہی
بروے تکیہ زدہ قرآن خواندے و در سفر
دو نوبت با عائشہ دویدن مسابقت نمودہ
بار اول عائشہ از وی درگذشت - و نوبت
دوم عائشہ فربہ شدہ بود آنحضرت از عائشہ
درگذشت - پس فرمود ھذہ بذالک یعنے
این سبقت در مقابل آن سبقت واقع شد
کہ تو بر گرفتہ بودی - و گاہ بود کہ در حضور مجمع
ازواج دست بر کسے از ایشان نہادے
و مزاح فرمودے - و بسیار بود کہ در یکشب
یا در یک روز بر مجموعہ حرمہائے نہ گانہ طواف
فرمودے و اکتفا بیک غسل نمودی و گاہ

سوامی صاحب

کرتی ہے - پس اب دیکھنا ہی کہ سوامی دیانند
جی کے فیض کو جس سے ہزاروں آدمی آئے
دن سیر ہوتے تھے - انصاف پسند اور دانا
لوگ یاد کر کے کسقدر، وہین حضرت ہمارا دل
تو سوامی جی کے لئے اسقدر روتا ہی کہ بیان
نہین ہو سکتا - ایسے باکمال بار بار کہان پیدا
ہوتے ہین -

پس اگرچہ انکی زندگی کے واقعات ہماری
یادگار کی محتاج نہین - تو بھی آریہ بھائیون پر
فرض ہے کہ اس معاملہ مین دامے درمے
سخنے سے بہت جلد کوشش کرین - تاکہ
ممالک غیر کے باشندے اور آیندہ آنیوالی
نسلین بھی سمجھ لین کہ ہمارے بزرگ اپنے
اہل کمال مرشدون اور ریفارمرون کی
کسقدر خاطر و عزت کرتے تھے اور کیسی دل و
جان سے معتقد تھے - ایسے کامون مین
ہمت اور قومی اتفاق کے ثبوت کے علاوہ
دینی گرمجوشی کا بھی پورا اظہار ہوتا ہے
اب رہی یہ بات کہ سوامی دیانند جی
مہاراج کی یادگار کس قسم کی ہونی چاہئے

محمد صاحب	سوامی صاحب
برہمہ طواف کردی و در عقب ہر مجامعتے غسل نمودے باوی گفتند چرا برائے ہمہ یک غسل نمیکنی فرمود این طریقہ ازکی و اطہر واطیب است - ام سلمہ گوید رسول صلے اللہ چون بازنی از زنان خویش صحبت داشتے - چشم مبارک برہم نہادی و جامہ برسر پوشانیدے وبآن زن بگفتے تملیک بالسیکنہ والوقار - وصحبت پیوستہ کہ آنحضرت را در جماع قوت سی مرد از اقویا دادہ بودند - لاجرم او را حلال بود کہ ہر چند زن خواہد نکاح کند - نہ یا زیادہ برنہ ومیفرمود حبب الی من دنیا کم النساء والطیب واجعل قرۃ عینی فی الصلوۃ روضتہ الاحباب مقصد اول باب ۲ مین لکھاہی "روایتے از عائشہ آنکہ گفت من ندیدم ہیچ احدی را کہ مرض بروی صعب تر بودے از پیغمبر - رسول اللہ در مرض موت بسیار اضطراب مینمود و در فرش خویش منقلب میشد" روضۃ الاحباب مقصد اول باب ۲	اس امر مین آپکی رای سے مجھکو کلی اتفاق ہے سوامی جی کی وہی یادگار انکی موت کے بعد قایم کرنی لازم ہے - جسکو زندگی مین وہ دل وجان سے پیار کرتے تھے - اور نہ صرف پیار بلکہ اُسکے پورا کرنے مین اپنی تمام طاقت کو صرف کر رہی تھے وہ کیا ہے ؟ ویدکا ترجمہ اور تفسیر جسکو سوامی سوامی جیو کی چارون جگ مین آجتک کسی عالم نے نہین کیا - کرنا تو کیا ارادہ بھی نہین ہوا - ہوتا کیونکر ؟ یہ کام کچھ ایسا ویسا تو تھا ہی نہین - اور ظاہر ہے کہ اس یادگار سے تمام آریہ لوگون کو فائدہ عظیم تا قیامت تک پہونچتا رہیگا - اور آریہ کی علاوہ تمام قومین اس چشمۂ فیض سے ابدالآباد تک سیراب ہوتی رہینگی اور جب ان تفسیرون کو اپنی روبرو دیکھینگے - تو وہی لطف حاصل ہوگا جو سوامی جی مہاراج کی گفتگو کرنے اور انکی وعظ مبارک سننے مین حاصل ہوتا تھا - اب فرمایئے کہ اسکول یا اور کوئی یادگار بنانے مین یہ لطف کب مل سکتا ہے - راقم محمد مراد علی بیمار از اجمیر

محمد صاحب	سوامی صاحب
فصل اول - ازمیمونہ بنت الحارث روایت کنند کہ گفت من و رسول خدا ہر دو جنب بودیم من آب از ظرف بر داشتم و غسل نمودم مقدارے آب از آن ظرف باند رسول[ع] از آن بقیہ آب غسل نمود گفتم من ازین جا غسل کردہ بودم فرمود - لیس علی الماء جنابتہ روضۃ الاحباب مقصد اول باب ۲ از وصیت نامہ - روز پنجشنبہ کہ مرض پیغمبر اشتداد یافت - بایاران فرمود بیائید بنزد من تا برائے شما نوشتہ بنویسم کہ بعد از من گمراہ نشوید - پس میان اصحابہ اختلاف واقعہ شد و بایکدیگر منازعت کردند بعضے از اصحاب گفتند شان اوچیست و درچہ حال است - آیا این سخن از وے مثل آن سخنان است کہ مردم در حین اشتداد میگویند - عمر خطاب گفت وجع بر پیغمبر غلبہ کردہ و قرآن درمیان شما ہست - حسنا کتاب اللہ - پس خصومت و منازعت نمودند - وچون لغو و اختلاف	آنریبل مولوی سید احمد خان صاحب علیگڈہ کالج کے مہتمم کی رائے منقول از اخبار کوہ نور لاہور مطبوعہ سال ۱۸۸۳ء صفحہ ۱۴۶۵ نہایت افسوس کی بات ہے کہ سوامی دیانند سرستی صاحب نے جو زبان سنسکرت کے بہت بڑے عالم اور وید کے بہت بڑے محقق تھے - تیسوین اکتوبر ۱۸۸۳ء کو ۶ بجے شام کے اجمیر مین انتقال کیا علاوہ علم و فضل کے نہایت نیک اور درویش صفت آدمی تھے - اُنکے معتقد انکو دیوتا جانتے تھے - اور بے شبہ اسی لائق تھے - وہ صرف جوتی سروپ نرنکار کے سوا دوسرے کی پوجا جائز نہین رکھتے تھے - ہم سے اور سوامی دیانند سرستی مرحوم سے بہت ملاقات تھی - ہم ہمیشہ انکا نہایت ادب کرتے تھے - کیونکہ ایسے عالم اور عمدہ شخص تھے کہ ہر مذہب والیکو انکا ادب لازم تھا - شاید ہماری

محمد صاحب	سوامی صاحب
از حد گذرانیدند فرمود برخیزید از پیش من کہ سزاوار نیست نزد ہیچ پیغمبرے بآنکہ فرمود نزد من۔ مرویست کہ عبد اللہ بن عباس گفت بدرستیکہ بزرگ مصیبت آن بود کہ نگذاشتند کہ رسول صلے اللہ علیہ وسلم وصیت نامہ نویسد" مرتے وقت ذوق عائشہ سے گریان تھی اور اسکے حسن و خوبصورتی پر نگران - خدا نے اسکا بت بنا کر جنت مین کھلایا تب دل بچین کو قرار آیا۔ چنانچہ مدارج النبوۃ مین ہے رسول خدا فرمود بہ تحقیق آسان کردہ شد بر من موت زیرا کہ دیدم بیاض کف دست عائشہ را در بہشت۔ و معلوم شدہ است کہ محبت عائشہ مر آنحضرت را غایت مرتبہ کمال بود تا آنکہ صبر نمیتوانست کرد ازوی پس متمثل ساختہ شد عائشہ	سمجھ کی غلطی ہو۔ مگر ہمکو خیال ہے کہ سوامی صاحب میٹر یعنے مادی کو جسے وہ مایا سے تعبیر کرتے تھے قدیم ازلی مانتے تھے۔ اگر انکا یہ خیال نہوتا تو نسبت ذات باری کے انکا اور مسلمانون کا عقیدہ بالکل متحد تھا۔ بہر حال ایسے شخص تھے جن کا مثل اسوقت ہندوستان مین موجود نہین ہے اور ہر شخص کو انکی وفات کا غم کرنا لازم ہے کہ ایسا بینظیر شخص انکے درمیان سے جاتا رہا **تاریخ وفات سوامی صاحب طبعزاد مولوی** **عبد الرحیم صاحب مدرس سہ پروال** منقول از اخبار آریہ مترا امرتسر مطبوعہ ۳۰ جنوری سنہ ۱۸۸۴ع نمبر ۳ جلد (۱) بگو عبد الرحیم این سانحہ پُر درد و غم افزا کہ این آشوب محشر زا چسان افتاد در دنیا بماہ کاتک در روز دیوالی سنہ ۸۳ اکتوبر غبار تیرہ شد از سمت اجمیر اینچنان پیدا کہ شد یوم الضحی لیل الدجے در دیدہ مردم مگر گوئی کہ گردید آفتاب از چرخ ناپیدا

محمد صاحب

براے وی در جنت تا آسمان شود
بروے موت بہجت آن زیرا کہ
زندگانی خویش در اجتماع محبان
است" ۔

جسطرح کہ جور و ظلم سے دین پھیلایا ۔ اُن سے
اگرچہ کوی عقلمند بھی ناواقف نہیں مگر پھر
بھی ایک خاص واقعہ کیطرف توجہ دلاتا ہوں ۔

شنیدم کہ طی در زمان رسول ۔ نکردند منشور ایمان قبول
فرستاد لشکر بشیر و نذیر ۔ گرفتند ازیشان گروہی اسیر
بفرمود کشتن بشمشیر کین ۔ کہ ناپاک بودند و ناپاک دین
زنے گفت من دختر حاتمم ۔ بخواہید ازین نامور حاکمم
کرم کن بجای من اے محترم ۔ کہ مولای من بود از اہل کرم
بفرمان پیغمبر پاک راے ۔ گشادند زنجیرش از دست و پاے
در آن قوم باقی نہادند تیغ ۔ کہ رانند سیلاب خون بیدریغ

(بوستان باب ٢)

غرضکہ اسی طرح صد سالہ خونریزی اور لشکر کشی سے
عرب ۔ شام ۔ روم ۔ ایران و مصر کی ولایت نے
سپاہ عرب سے مغلوب ہو کر جبراً دین محمدی قبول کیا
(دیکھو سیرت الرسل اور تاریخ ابو الفدا و کتاب
خامس)

اب اے ناظرین انصاف قرین خدا کیواسطے حق و
باطل میں تمیز کرکے جھوٹھ کو چھوڑ دو ۔

سوامی صاحب

ز ہر جانب صدا ئے گریہ و اسرار خیزان
بلند از ہر طرف افسوس و آہ و درد و واویلا
بدل گفتم مگر محشر بپا شد ہاتف گفت
کہ اشنیدی سفر کرد از جہان آن زبدۃ الحکما
مہاراج سوامی دیانند آن فخر اشراقین
کہ در زیر ہی شائین شد ہدایت بخش در دنیا
بہ ہندوستان چو شمع آریہ مذہب منور کرد
چراغ مشرب توحید انت ہم افروختہ در دنیا
شدم اندوہگین زین خبر وحشت اثر غم پرور
شدم در فکر تاریخ وفات آن مقدس را
چو پیدا ہم ز ہاتف سن عیسی ہست بکرم

١٨٨٣

بسن یکہزار و ہشتصد ہشتاد و سہ گفتا

١٩٤٠

مکرر گفتمش تاریخ سن عیسوی گفتے
مکرر از سمت بکرم دگر تاریخ ہم فرما
بخندہ گفت سن عیسی است از ظاہرش ظاہر
ز اعداد حروفش سمت بکرم شود پیدا
بہ بین صنعت کہ از یک مادہ دو تاریخ حاصل شد
بصد انش چشم انصاف است از اہل ہنر مارا

تکذیب براہین الاحمدیہ کا خاتمہ بالخیر

اے ناظرین صداقت قرین! جسقدر مرزا صاحب نے اپنے الہامی اور قرآنی خزانہ سے بھینی اور خیالی اعتراض کئے تھے اُنکے جواب باصواب اوّل مرتبہ بکم اکتوبر ۱۸۸۴ء کو روبروے ایک جماعت کثیرہ کی آریہ سماج گورداسپور مین سنائے گئے تھی اور باعث اسکا صرف یہی تھا کہ شاید کتاب دیر سے طبع ہووی جہان پر باوجود فاصلہ قریب کی اشتہار ارسال کرنے پر بھی مرزا صاحب مباحثہ کے واسطے تشریف نہ لائے۔

دوسری مرتبہ قادیان مین جاکر تمام باشندگان قادیان کو جواب براہین الاحمدیہ کا اوّل مرزا صاحب کی کتاب سے اعتراض پھر اپنی کتاب سے اور زبانی جواب سنائے گئے جس سبب سے اُس گردنواح کا بچہ بچہ اُنکی مکاری و عیاری سے خبردار ہوگیا۔ قادیان جانے کے وجوہات ذیل ہین۔

اوّل۔ مرزا صاحب نے اشتہار دیا تھا کہ جو آریہ ہمارے پاس آوی اور ایکسال بہ اگراس عرصہ کے اندر خوارق عادات و کرامات و صداقت دین اسلام سے مشرف نہووی تو ہم اُسکو دوسو روپیہ ماہوار کے حساب سے ہرجانہ یا جرمانہ دیوینگے۔

دوم۔ وہان سماج بھی نہین تھی اُسکا قیام بھی اُس نواح مین ضروری جانا گیا۔ چونکہ مرزا صاحب نے جواب معقول دینے سے انکار کیا اسواسطے نامہ نگار سفر دور دراز کی تکالیف اُٹھاکر قادیان مین گیا۔ اور کامل دو ماہ وہان رہا۔ انہین دنون مین پرماتما کی کرپا سے سماج بھی قایم ہوگئی۔ ہر روز وید مقدس کا اُپدیش ہوتا رہا۔ مرزا صاحب کو کسی شرط پر قایم کرانے کے واسطے تین مرتبہ الہامی کوٹھ (مرزا جی کے بالاخانہ) پر بھی گیا۔ مگر مرزا صاحب کسی شرط پر نہ ٹھہرے۔ ایکدن سے لیکر دوسال تک

رہنے کی شرائط کو بھی منظور کیا مگر مرزا صاحب کسی اقرار پر نہ جمے۔ اگر کچھ کرامات کا نام و نشان بھی ہوتا تو ٹھہرتے۔ مگر وہان تو آسمانی نشان کا نام و نشان ندارد ہے۔ ہان! خدا کے فضل سے اتنا ضرور ہوا کہ اُنکی آمدنی کے تمام ناجائز وسایل بند ہو گئے یعنی گھر مین بیٹھ کر دور دراز شہرون سے مسافرون کا پیر صاحب کی زیارت کو آنا اور نذرین چڑھانا قطعی مسدود ہوا۔ آخر نوبت بانجارسید کہ تمام جمع کی ہوئی سرمایہ کو کھا چکے اور کچھ روپیہ قرض لیکر انبالہ کی طرف ہجرت کر گئے ۵

نہ ہان زبان سے نکالی بُتِ قرآنی نے — نہ چین چھین سے اُتاری ستم کی بانی نے
ہزارون چوچلے کرتا رہا قسم کے ساتھ — نہ اک بھی پورا کیا مُنکرِ زمانی نے
دکھا کے ناز کرشمہ جہان کو پھلایا — بہت سا لوٹا ہے لوگون کو قادیانی نے
سبھون کو دیتا تھا بیٹے پر اُسکی بد قسمت — نہ چھوڑا اُسکو صحیح حمل کی گرانی نے
نجومی لوگون کو تبلاتا تھا فلک کے حال — بلا مین ڈالا اُسے قہرِ آسمانی نے
بُرا جو بول ہے ہر ایک کو گراتا ہے — رُلایا مرزا کو بھی اُسکی لن ترانی نے

افسوس! کہ باوجود اسقدر دعاوی کے مرزا صاحب نے کسیکو بھی ہپایہ صداقت نہ پہونچایا۔ اور ہمیشہ عند الاستفسار مکر و فریب کو کام فرمایا۔ قادیان کے لوگ بچے سے بوڑھے تک سبھی اُنکی حیلہ پردازیون اور روبہ بازیون سے آگاہ ہوکر میری اس تحریر کے گواہ ہین۔ جسقدر معترض نے آریہ دہرم پر اعتراض کئے تھے اُنکے جواب باصواب مع حوالجات وید و قرآن کے تحریر کر دیئے بسبب غلط اُوپدیش آریہ دہرم اور سفر دور دراز کے کتابون کا ساتھ رہنا مشکل ہے۔ اس سبب سے بھی تاخیر ہوئی ورنہ کب کی طبع ہو جاتی مگر پھر بھی بقول۔ دیر گیر د سخت گیر د مر ترا۔ دیر آید درست آید۔ پر عمل ہو کر مفصل حوالجات تحریر کئے گئے۔

بہت سے مسلمان بھائیون کو بھی اِسکے مطالعہ سے فائدہ پہونچا۔ اور قلمی کتاب کی

نقلین بھی دور دور چلی گئی ہین۔ یہ تکذیب براہین الاحمدیہ کے ہر چہار حصون کے جواب مین حصہ اوّل ہے جو ہر طرح عقلی و نقلی شہادتون سے مکمل ہے اگر مرزا صاحب کچھ اور بولینگے تو ہم بھی قرآن کی باقیماندہ قلعی کھولینگے۔ ورنہ اہل حق کے واسطے یہ کافی بیان ہے۔ بلکہ اگر سچ پوچھو تو آئینہ قرآن ہے۔ ہر ایک محمدی بھائی سے گذارش ہی کہ مطالعہ فرمانیسے پہلے بغض اور کینہ کو خزینہ سینہ سے کنارہ کردیوین اور حق کی قبولیت کیواسطے ایشور سے پرارتھنا کرین تب یقین کامل ہی کہ گوہر مراد حاصل کرینگے ؎

گر نیاید بگوش رغبت کس ✤ بر رسولان بلاغ باشد و بس

التماس

اے محمدی بھائیو اور ہمارے بچھڑے ہوئے دوستو!

آریہ ستان کے ٹکڑو اور بھارت کے لخت جگرو!! ہندوستان کے پیارو!!! پرماتما نے آپکو اور ہمکو ایک ہی قسم کے عناصر خمسہ سے پیدا کیا۔ ایک ہی دانہ پانی ہمارے لئے مستعمل ہے۔ ایک ہی ہوا پر ہماری گذران ہے ایک ہی زمین ہماری استراحت کو ہے۔ مگر باوجود انہمہ ہم

کیوں ایکدوسرے کے خون کے پیاسے ہیں۔ بھائیوں کو
قصائیوں سے بدتر مخالف جانتے ہیں۔ باوجود قدرتی تعلقات
کے ہم بُعد المشرقین کی مسافت میں پڑے ہوئے ہیں۔
اِس گذارش سے جو میرا مدّعا ہے اُسے غور سے پڑھو۔ سُنو
بچارو۔ سوچو۔ مطالعہ کرو۔ دل میں جگہ دو۔ بعدازاں جو چاہو
سو کہو۔ تخمیناً سات سَو سال کا عرصہ گذرا کہ ہم دونو قومیں
ایک ہی تھیں۔ ہمارا دھرم ایک تھا۔ ہمارے کرم ایک تھے
ہمارے باپ دادا ایک ہی مُسلسل سلسلہ میں تھے۔ ہماری
خوراک ایک ہی تھی۔ اور پوشاک بھی ایک ہی تھی۔ ہمارے
خون ایک ہی تھے۔ اور ہماری حرکتیں بھی ایک ہی۔ اُسوقت
آپ جانتے ہیں کہ ہماری اور آپکی تفریق نہ تھی۔ اور نہ کسی
طرح قومی نفاق تھا۔ جب مغرب کی طرف سے تیغ کا طوفان
آیا۔ اور جبر و اکراہ سے تلوار چلانے اور جور و ظلم کمانے لگے
ایسے وقت میں فاتح اور مفتوح کی جو حالت ہوتی ہے۔ وہ

کسی تواریخ دان انصاف پسند سے مخفی نہین ہے - پس
اُس بادشاہ گردی کے زمانہ میں جب جسکی لاٹھی اُسی کی
بھینس کی نوبت تھی - اور ہر ایک کو جان و مال کی حفاظت
کی تشویش پڑ رہی تھی - باپ بیٹے کے اور بھائی بھائی کے
خبرگیران بلکہ خیرخواہی کے خواہاں کم رہے - محمود غزنوی
کے جور و ظلم - اورنگ زیب کے کُشت و خُون - محمد شاہ
اور نادر شاہ کے زمانہ کی قتل عام - احمد شاہ ابدالی اور تیمور
وغیرہ کی خونریزیاں جنکے ہاتھوں سے انھیاس یعنے تواریخ
خون رو رہی ہے وہی زمانہ تھے جن سے آپکی اور ہماری
جدائی کی نامبارک بنیاد رکھی گئی - وُہی دَور تھے جب کہ یہہ
نفاق کی بُرائی کا بیج بویا گیا - وُہی وقت تھے جبکہ پھوٹ
کے پودے بوے جانے کا آغاز ہوا - پست ہمت اور بزدل
اولاد جنھوں نے جان پیاری کی یا طمع نفسانی کے داؤ
پیچ میں شہوتِ جوانی کے سبب ہمت ہاری - وہی لوگ

خواہ زور یا ناجائز طور سے دینِ مُسلمانی پر مجبور ہوئے۔

فخرِ قومِ آریہ حقیقت رائے کی داستان جس قدر قابلِ افسوس اور حسرت ناک ہے اُس سے کوئی مُسلمان بھائی بھی اِنکار نہیں کرسکتا۔ اور جسقدر ظلم سے اُس طفلِ رُستم دِل کی جان لیگئی۔ اہلِ درد و مُنصف مزاجوں کے دِل اُس کے واسطے تاہنوز آنسو بہاتے ہیں۔ غرضیکہ اِس قسم کے جور و جفاؤں اور ظلم اور دباؤں سے آپکے بزرگوں کو دینِ اسلام قبول کرایا گیا۔ اور ہزاروں لاکھوں بُزرگ اُس طفل معصوم کی طرح اُن حملہ آوروں کے ہاتھوں اور تلواروں سے شہید ہوئے۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد وہ جوش ذوالفقاری بیقراری پر آیا اور سلطنت نے پلٹا کھایا۔ داناؤں نے سچ کہا ہے ؎

جو کہ ظالم ہے وہ ہرگز پھولتا پھلتا نہیں
سبز ہوتے کھیت دیکھا ہے کبھو شمشیر کا

پرمیشور نے اُنکے قہرِ سلطانی سے بچانے کے لئے کمپنی
کو تجارت ہند کے لئے مُستعد بنایا۔ جسنے اُن ظالموں
کے پنجوں سے علم اور تدبیر سے اور عقل اور شمشیر سے
ہندوستان کے اسیروں کو چھوڑایا۔ لوگ امن و چین
سے زندگی گذارنے لگے اور بیقرار دلوں کو قرار آیا۔ بعد
ازآں جب کمپنی کے ٹھیکہ کی میعاد منقضی ہوئی تو جناب
ملکہ معظمہ قیصرِ ہند و انگلینڈ دامت سلطنتہا
نے عنانِ حکومت قبضہ خود میں لاکر علم و عقل کا پھیلانا
شروع کیا۔ جسکی برکت و اقبال سے ہر طرف امن و امان ہو کر
چوروں کے ظلم اور اوچکوں کے تشدد کی تباہی رفع ہوئی۔
لوٹیروں سے اہلِ ملک نے نجات پائی اور سبھی
اپنی اپنی حالتوں کو سنبھلنے لگے۔ جب علم نے آنکھیں
کھولیں اور ظلم کی تلوار ٹکڑے ہو گئی۔ تب بہت سے دانا
دلوں اور بزرگوں کے خون پر فدا ہونے والوں نے

پرانشچت کی تجویز کی - مگر ہمارے برہمن بھائی خوف و رعب
گذشتہ سے واپس کرنے پر راضی نہوئے چنانچہ وہ اسوقت
غلطی یا کسی خاص مصلحت سے شدھ نہ کئے گئے۔ مثل مشہور
ہے کہ "سو برس کے بعد خدا کوڑی کی بھی سنتا ہے" ہندوستان
کی بری حالت نے بھی پلٹا کھایا اور آفتاب صداقت و دھرم
نے طلوع فرمایا۔ یعنے جب زمان نحوست اور ایامِ برائی منقطع
ہوئے تو شریمان پرم سبحان سوامی دیانند سرستی جی
رونق افروز ہوئے - جو اور لوگوں سے طمع اور تلوار سے نہ
ہوسکا۔ وہ دلائل و براہان اور نصیحت و اپدیش سے کر دکھلایا۔
اسوقت تک قریباً ڈیڈھ ہزار $1\frac{1}{2}$ کے مسلمان و عیسائی شدہ
ہندو بھائی بعد پرانشچت و ست اپدیش کے آریہ دھرم میں
واپس کئے گئے - اور صدق دل سے انہوں نے بھی
ضلالت سے نکلکر وید مقدس پر ایمان لایا - اور نہایت محبت
و پریم سے ہمارے برہمن بھائیوں نے بھی انہیں بھائی

سمجھ برادری میں شریک فرمایا اور گذشتہ قصورات معاف فرمائے
کیونکہ وہ غلطی اور ظلم پر مبنی تھے۔ تمام آریہ ورت کے فاضل
پنڈت اُس مہاتما کے شکر گذار ہو کر دھنواد دے رہے ہیں۔
بنارس۔ جموں۔ امرتسر۔ لاہور کے مہاتما پنڈتوں نے اِس
مبارک کام میں فتویٰ دیدیئے۔ جوق در جوق لوگ شُدھ
ہو رہے ہیں۔ اور عربی کی یہ مثال ورائیت الناس یدخلون
فی دین اللہ افواجاً۔ "اور دیکھے تو لوگوں کو داخل ہوتے ہیں
پرماتما کے سچّے دھرم میں گروہ گروہ" یعنے کثرت سے سچا
دھرم پھیل رہا ہے اور لوگ بھولے ہوئے پرائسچت
کرا رہے ہیں۔ آپ میں اگر بزرگوں کے خون کا ذرہ نشان
باقی ہے۔ اگر اُن پُرشوں کے تسلِ قومی کا کچھ اثر ہے
اگر ملکی و قومی ہمدردی نام تک موجود ہے۔ اگر زندگی کی
سچّائی کی کچھ تاثیر رکھتے ہو۔ اگر پرماتما سے محبت کی حقیقی
التجا ہے۔ اگر علمی خزانوں سے مستفیض ہونا چاہتے ہو

اگر اُس پاک زبان کے مخفی جواہروں کی چمک سے دل منور کرنا چاہتے ہو۔ اگر ظلم و ستم اُٹھانے کے عادی نہیں ہوئے اگر تواریخ سے کچھ بھی سبق سیکھا ہے۔ اگر اخلاق و محبت کا دماغی اثر رکھتے ہو۔ تو اے پیارو عزیزو بھائیو! آؤ ملو!! پریم سے سوچو بچارو!!! جسکو غلط سمجھو چھوڑ دو۔ حقیقی جوش سے چھوڑ دو۔ سچی زندگی کے لئے چھوڑ دو۔ دلی ایمان سے چھوڑ دو۔ خدا کے واسطے چھوڑ دو۔ کفر کو دل میں مت رکھو۔ ہٹ دھرمی کو مت چھپاؤ۔ بغض و تعصب کے نزدیک مت جاؤ۔ کس نے ڈھونڈھا؟ جسے نہ ملا۔ اور کس نے چاہا؟ جسے نہ دکھائی دیا۔ صداقت اور پیار سے اسکو مطالعہ کرو۔ تاکہ نفاق دور ہو کر ہم اور آپ بھائی بنیں۔ خدا آپکو توفیق دیوے۔ اے پرماتما ہماری التماس ہمارے محمدی بھائیوں کے دلوں میں عموماً اور مرزا صاحب کے دل میں خصوصاً جاگزین کر تاکہ نفاق کا ستیاناس ہو اور دھرم کا پرکاش۔ المشتہر خیرخواہِ ملک و قوم آریہ مسافر لیکھرام

ضمیمہ کتاب ہذا متعلق خطوط و اشتہارات

خط و کتابت

نمبر (۱)

جناب مرزا صاحب ہادی اسلام خدا ہدایت دیوے۔ بعد آداب دوستانہ کے گذارش ہے۔ آپکا خط مطبوعہ مطبع مرتضائی لاہور بلا تاریخ آج میرے مطالعہ سے گذرا۔ خدا آگاہ ہے کہ جب سے آپ نے براہین احمدیہ کا ابتدائی اشتہار بغیر مہتمم اخبار مین طبع کرایا تھا اُس روز سے آجتک جسقدر آپ نے خامہ فرسائی کی ہے سب کو بغور ملاحظہ کرتا رہا اور ہمیشہ شتیاق ملاقات کا رہا خط کے مضمون کو کما ینبغی پڑھا۔ یہ خط جسکے لکھنے کی آپکو بفحوائے مضمون خدا کیطرف سے اجازت ہوئی ہے کہ ہم آریہ لوگون اور غیر مذہب والون کو بہی آپ دین اسلام کی طرف مدعو کرین اور جو کوئی ہم مین سے اس منشاء سے بشرط آپکے پاس ایکسال تک رہنے کے اگر وہ کوئی نشان آسمانی یا کرامات صداقت دین اسلام و قرآن شریف کو نہ دیکہے۔ اور تسلی پا کر مسلمان نہو وے۔ تو آپ اُسکو دوسو روپیہ ہرجانہ یا جرمانہ ماہوار کے حساب سے دینا منظور کرتے ہین۔ پس آریہ سماج کے مبارک اُصول نمبر ۴ کے بموجب جسکا مطلب یہ ہے کہ سچ کے اختیار کرنے اور جہوٹھ کے چہوڑنے مین ہمیشہ مستعد رہنا چاہئے۔ راقم الحروف آپکی خدمت مین بنا بر دریافت نشان آسمانی و معجزات و صداقت دین اسلام کے حاضر ہونیکو بموجب آپ کے وعدہ کے مستعد ہے۔ مگر بایں شرط کہ آپ اول بحساب دوسو روپیہ ماہوار کے کل ۲۴۰۰ روپیہ ایکسال کا داخل خزانہ سرکار فرما دیوین اور اقرار نامہ تحریر کردیوین کہ اگر ایک سال تک آپکی ہدایت اور آسمانی نشانات و معجزات وغیرہ سے تسلی نہ پاکر آپکے دین کو قبول نہ کرون تو وہ ۲۴۰۰ روپیہ بطور ہرجانہ کے بلا عذر و حیلہ خزانہ سرکار سے مجہکو مل جاوے اور وہ روپیہ تا انقضائے ایکسال کے خزانہ سرکار مین مقفول رہے اُسکے واپس لینے کا آپ کو اختیار نہوگا۔ جواب اس عریضہ نیاز کا اندر میعاد ایک ہفتہ کے بمقام آریہ سماج لاہور میرے پاس ارسال فرما دین۔ اگر سب شرائط مطبوعہ جناب کے یہہ شرائط آپ قبول یا منظور نفرماوینگے تو سمجہا جاوے گا کہ آپ نے یہہ تحریر لغو بلا کر اپنے

* فٹ نوٹ ۔ خطوط مندرجہ ضمیمہ ہذا سوائے خطوط نمبر ۸ و ۹ کے اخبار کوہ نور لاہور۔ آفتاب پنجاب۔ خیرخواہ کشمیر مین شائع ہو چکے ہین

خلاف دعوی کو ثابت کرنا چاہا ہے اور اسی سے آپکے دعوی کی تکذیب بھی لازم آدیگی۔ اور عام وخاص مین
شتہر کیجاویگی۔ اگر آپ اپنے دعوی مین سچے ہین تو مندرجہ بالا تحریر کو منظور فرما کر بندہ ولسبت کرین مجھے ایک
سال تک آپ کی شاگردی سچے دل سے منظور ہے۔ بروقت آنے کامل جواب کے اور داخل ہو جانے مبلغان ہر جانہ کے
اور تصحیح ہو جانے شرایط اقرار نامہ کے بندہ بلا عذر حاضر خدمت ہو جاویگا۔ ۳۔ اپریل ۱۸۸۵ء

پنڈت لیکھرام پردھان آریہ سماج پشاور وارد مقام امرتسر

(۲) جواب۔ از عاید باللہ الصمد غلام احمد بطرف پنڈت لیکھرام صاحب۔ بعد ما وجب آپکا خط ملا۔
آپ لکھتے ہین کہ خط مطبوعہ مطبع مرتضائی لاہور میرے مطالعہ سے گذرا لیکن مین سمجھتا ہون کہ ابھی تک یہ
خط آپنے مطالعہ نہین کیا کیونکہ تحریر آپکی شرایط مندرجہ خط مذکورہ بالا سے بکلی برعکس ہے۔ اول اس عاجز نے
اپنے خط مطبوعہ کے مخاطب وہ لوگ ٹھہرائے ہین کہ جو اپنی قوم مین معزز علما اور مشہور اور مقتدا ہین۔
جنکا ہدایت پانا ایک گروہ کثیر پر موثر ہو سکتا ہی مگر آپ اس حیثیت اور مرتبہ کے آدمی نہین ہین۔ اور اگر مین نے
اس رای مین غلطی کی ہے اور آپ فی الحقیقت مقتدا و پیشوائی قوم ہین۔ تو بہت خوب مین زیادہ تر آپ کو
تکلیف دینا نہین چاہتا صرف اتنا کرین کہ پانچ آریہ سماج مین یعنے آریہ سماج قادیان۔ آریہ سماج لاہور۔ آریہ
سماج پشاور۔ آریہ سماج امرتسر۔ آریہ سماج لدھیانہ مین جسقدر ممبر ہین سب کیطرف سے ایک اقرار نامہ حلفاً
اس مضمون کا پیش کرین کہ جو پنڈت لیکھرام صاحب ہم سب لوگون کے مقتدا اور پیشوا ہین۔ اگر اس مقابلہ
مین مغلوب ہو جائینگے اور کوئی نشان آسمانی دیکھ لینگے تو ہم سب لوگ بلا توقف شرف اسلام سے مشرف
ہو جائینگے پس اگر آپ مقتدای قوم ہین تو ایسا اقرار نامہ پیش کرنا آپ پر کچھ مشکل نہین ہوگا بلکہ تمام لوگ
آپکا نام سنتے ہی اقرار نامہ پر دستخط کر دینگے کیونکہ آپ پیشوا قوم جو ہوئے لیکن اگر آپ اپنا مقتدای قوم
ہونا ثابت نہ کر سکین اور ایسا اقرار نامہ مرتب کر کے دو ہفتہ تک میری پاس نہ بھیجین تو آپ ایک شخص
عوام الناس سے سمجھے جائینگے جو قابل خطاب نہین یہہ بات آپ پر واضح رہی کہ اس معاملہ مین خط مطبوعہ مین شرط
بھی درج ہی کہ مقتدای قوم ہو (دیکھو سطر دوم خط مطبوعہ) اب مقتدا ہونا بجز مقتدیوں کے اقرار کے کیونکر ثابت ہو
اور یہ بات کہ ہمنے اپنے خط مین یہہ شرط لازمی کیون رکھی کہ شخص ممتحن مقتدائے قوم ہو عوام الناس سے

نہو اس شرط کی وجہ یہہ ہی کہ عوام الناس ہین کسیکو مغلوب اور قایل کرنا دوسرون پر موثر نہین ہو سکتا بلکہ
ایسے شخص کے تجربہ کو خواص لوگ سادہ لوحی اور عدم بصیرتی پر حمل کرتے ہین اور بجاے اسکے کہ کوئی گروہ اُسکا
اتباع کرکے راہ رہت پر آوے حق کی ہدایت ہالی کو کسی غرض نفسانی پر مبنی سمجہہ لیتے ہین - ماسوا اسکے
ان خطوط مطبوعہ کے بہیجنے سے بہری غرض تو یہہ ہی کہ تا ہر ایک قوم پر حجت پوری ہوکر حصہ پنجم مین اُس اتمام
حجت کا حال درج کیا جاے لیکن ایک عامی آدمی کے قایل اور مسلمان ہوجانے سی قوم پر کیونکر حجت پوری
ہوجاےگی - عامی کا عدم قوم کے نزدیک برابر ہی کیا اس جگہ کے بعض آریہ سماج کے ممبرون کی شہادت
سے جنہون نے بچشم خود بعض نشانون کو دیکہا ہے آپ یہہ لوگ مسلمان ہو سکتے ہین ؟ تو پہر کیون کر اُمید
رکہین کہ آپکی شہادت قوم پر موثر ہوگی حالانکہ آپ قادیان کے بعض آریون سی جنہون نے بعض نشانون
کو دیکہا ہی حیثیت اور عزت اور لیاقت مین زیادہ نہین ہین بہرحال ہمکو اُس خط مطبوعہ پر عمل کرنا
لازم ہی جبکو آپ بنظر سرسری دیکہہ چکے ہین - اگر قوم کے مقتدا مخاطب ہونیکے لئے مخصوص نہ ہون تو
یہہ سلسلہ قیامت تک ختم نہوگا مناسب ہے کہ آپ بہت جلد اسکا جواب لکہین کیونکہ اگر آپ مقتدا قوم
کے قرار پاگئے تو دوسرے مراتب اسکے بعد طے ہونگے اور جو مبلغ دوسَو روپیہ ماہواری کے حساب سے
دوہزار چارسو روپیہ سال بصورت مغلوبیت دینا تجویز کیا ہی یہہ بہی اُسی لحاظ یعنے مقتدای قوم کیوجہ سے
قرار پایا ہی خواہ وہ مقتدا تمام روپیہ آپ لیے یا قوم جو اقرارنامہ پر دستخط کرینگی اپنے اپنے حصہ بٹہا لین -
اب خلاصہ کلام آپ یہہ یاد رکہین کہ ہمنے تین ماہ تک حصہ پنجم کا چہپنا ملتوی کرکے ہر ایک قوم کے سرگروہ
کو خطوط مطبوعہ بصیغہ رجسٹری بہیجے ہین - کیونکہ قوم کے سرگروہ کل قوم کا حکم رکہتے ہین عوام الناس سے
ہمکو کچہہ سروکار نہین اور نہ اس طور سے بحث کا سلسلہ کبہی ختم ہو سکتا ہی -
جو شخص ہمارے مقابل پر آنا چاہی (آپ ہون یا کوئی اور ہو) اول اُسکو یہہ ثبوت دینا چاہیے کہ وہ
درحقیقت وہ مقتدای قوم ہی اور اسکی قوم کے لوگ اسبات پر مستعد ہین کہ اُسکے قایل اور اقراری ہوجانے
سے بلاحجت وحیلہ دین اسلام مین داخل ہوجائینگے - سو مناسب ہے کہ آپ سعی اور کوشش کرکے پانچون آریہ سماج
کے جسقدر ممبر ہون اُن سے حلفاً اقرارنامہ لے لین اور نام بنام اون سے دستخط کرائین اور اس اقرارنامہ

پردس یا بیس متفقہ مسلمانوں اور بعض پادریوں کے دستخط بھی ہوں تاکہ وہ اقرار نامہ مع آپ کے اقرار
اور ہمارے اقرار کے چند اخباروں میں چھپوایا جاوے لیکن جب تک آپ اس طور سے اپنا سرگروہ
ہونا ثابت نہ کریں تب تک آپ عوام الناس میں سے محسوب ہونگے۔ ہمارے خط کو غور سے دیکھو اور اسکے
منشاء کے مطابق قدم رکھو ان خطوط سے اصل مطلب تو ہمارا یہی تھا کہ قوموں کے سرگروہوں کو قائل یا لاجواب
کرکے کل قوموں پر (ہندو ہوں یا عیسائی) اتمام حجت کیا جاے پس جو لوگ سرگروہ ہی نہیں ان کے
لاجواب یا قائل کرنے سے ہمارا مطلب کیونکر پورا ہوگا اور حصہ پنجم کے چھپنے کی کب نوبت آوے گی۔ اور اگر خدا
توفیق دیوے تو اپنے آریہ بھائیوں کی شہادت کو ہی کافی سمجھو کیونکہ وہ بھی آخر تمہارے ہی بھائی ہیں
والدعا۔ خاکسار **غلام احمد** از قادیان ضلع گورداسپور ۷۔ اپریل ۱۸۸۵ء

۳۔(**جواب الجواب**) مرزا صاحب۔ آپکا خط بجواب میرے نیازنامہ کے آج ۹۔ اپریل ۱۸۸۵ء
کو موصول ہوا۔ اسکے پڑھنے سے وہی کیفیت نظر آئی۔ سچ ہے کہ ہاتھی کے دانت کھانے کے
اور ہوتے ہیں اور دکھلانے کے اور۔ میرا خیال تھا کہ آپ بموجب مضمون خط کے وعدہ کے بھی ویسے ہی
سچے ہونگے۔ مگر وہ غلط نکلا۔ بیشک آپ لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ گم آن شد کہ دنبال داعی نہ رفت۔
مگر آریہ سماج والوں کا اعتقاد بالکل اسکے مختلف ہے۔ آریہ سماج والے لکیر کے فقیر نہیں ہیں۔ اور نہ کسی بشیر ونذیر
کے دام میں اسیر۔ ہر ایک شخص بہ صحت عقل ودرستی حواس وصفائی باطن آریہ سماج کا ممبر ہے اور وید مقدس
کا پیرو۔ ہم کسی انسان کے بندے نہیں ہیں اور نہ کسی مردہ یا زندہ کے گرویدہ ہماری پاک سوسائٹی
کا اصول یہ ہی ہے کہ نار دوزخ کے ارادے ہٹن گئے پس جو کوئی بندن کے بندے بن گئے۔ آپ بقول
شخصے۔ آب ندیدہ وموزہ از پا کشیدہ پر عمل کر رہے ہیں۔ مگر قبل از مرگ واویلا خوب نہیں ہے [illegible]
بالفرض محال کسی ایک آریہ کا دین اسلام قبول کرنا۔ وید مقدس اور دھرم متبرک پر کسی طرح کا حرف نہیں
لا سکتا۔ مہربان من تلوار کے دین اور پیار کے دین جہاد کے دین اور اتحاد کے دین طمع کے ایمان اور صداقت
کے بیان میں زمین وآسمان کا تفاوت ہے۔ ایک مغرز کے ایمان لانے سے جاہل قوم مائل ہو جاتی ہے
مگر عاقل اور مہذب قوم اس اندھا دھند کارروائی سے شرماتی ہے عقلا اس بھیڑ چال سے

دور ہین اور جہالت سے نفور ہ گاہ باشد کہ کودکے ناداں ،، بہ غلط برہدف زند تیرے ،، وقتے از حکیم روشن رای ،، بر نیاید درست تدبیرے - آپکا یہہ تحریر فرمانا کہ آریہ سماج قادیان - آریہ سماج لاہور - آریہ سماج پشاور - آریہ سماج امرتسر - آریہ سماج لدہیانہ مین جسقدر ممبر ہین سب کیطرف سے ایک اقرار نامہ حلفاً اس مضمون کا پیش کرین - جو پنڈت لیکہرام صاحب جو ہم سب لوگونکے مقتدا اور پیشوا ہین اگر اس مقابلہ مین مغلوب ہوجاوینگے اور کوئی نشان آسمانی دیکھہ لینگے تو ہم سب لوگ بلا توقف شرف اسلام سے مشرف ہوجائین گے - الخ اس بات کی تصدیق کرتا ہی کہ حیلہ جو را بہانہ بسیار ہین اوپر تحریر کر چکا ہون - کہ ہم آریہ دہرم والے صداقت کے مرید ہین طمع کے شہید نہین - کیا آپ مندرجہ ذیل معزز و محقق مسلمانون کے آریہ ہوجانے سے ویدوکت دہرم کو گرہن کرنے کے لئے مجبور ہو سکتے ہین - نام اُن بزرگون کے یہہ ہین جنہون نے لیاقت علمی و صداقت باطنی و روشنی روحی سے تحقیقات کامل کرکے آریہ دہرم کو اختیار کیا ہے - اگرچہ وہ تعداد مین کئی ہین مگر چند بہائیون کے نام درج کرتا ہون - مولوی محمد عمر صاحب - مولوی عبد اللہ صاحب - مولوی غلام شاہ صاحب - قاضی نظام الدین صاحب - حافظ غلام مصطفے صاحب - وغیرہ پس یہان اگر آپکا قول درج کرون تو عین مناسب ہے کہ اگر خدا آپکو توفیق دیوے تو اپنے مسلمان بہائیون کی شہادت کو کافی سمجھو کیونکہ آخر وہ بھی تمہارے بہائی ہین - الخ

مرزا صاحب اپنے گہر مین کچہہ کا کچہہ سمجہہ لینا شایان شان عقلمندی نہین ہے - بالفرض محال اگر آپ آریہ ہوجاوین - تو کیا آپ کے بہائی رشتہ دار وغیرہ موضع قادیان کے رہنے والے اہل اسلام آریہ دہرم کو قبول کرینگے کبھی نہین - پس اس معاملہ مین زیادہ تحریر واجب نہین جانتا ہون مگر صرف اتنا لکہنا ضروری ہے کہ ؎ باندازہ بود باید نمود ،، خجالت نبرد آنکہ بنمود و بود - مرزا صاحب ادعائے بیجا سے سوائے خجالت کے اور کچہہ فائدہ نہین ہوتا ہے جیسے اگر آپ بعد کامل تحقیقات کے آریہ ہوجاوین - تو آریہ دہرم کی صداقت کا عمدہ ثبوت ہے - ویسا ہی ایک میرے جیسے کا خدا نخواستہ مسلمان ہوجانا دین اسلام کی خوارق عادات کا ایک بہتر و برتر معجزہ ہوگا - چونکہ مجہکو آریہ سماج قادیان کے ممبرون سے آپکے کراماتی مایہ کی قلعی کہل چکی ہے - پس آزمودہ را آزمودن جہل است - علاوہ بر آن وہان کوئی ایسی سماج بہی نہین ہے - صرف دو تین ممبر

آریہ خیال والے رہتے ہین۔ آپکا یہہ تحریر فرمانا کہ خواہ وہ مقتدر اتمام روپیہ آپ رکھو یا قوم جو اقرار نامہ پر دستخط کریگی اپنے اپنے حصہ ٹھہرالین۔ الخ

یہہ درحقیقت آپکی خوش فہمی ہے۔ ورنہ آریہ سماج والون کا یہہ اعتقاد و خواہش نہین ہے۔

پس اب آخری خلاصتاً عرض ہے کہ آپکا یہہ تحریر کرنا کہ ہر پانچ سماجون کے ممبرون سے اقرار نامہ حلفاً تحریر کرواکر ارسال کرین۔ صرف ٹال ٹال اور حیلہ پردازی و ظاہر آرائی معلوم ہوتی ہے۔ ورنہ جس سماج سے چاہین آپ براہ راست یا میری معرفت وغیرہ طور پر تسلی کرسکتے ہین کہ وہ اس طمع نفسانی سے پاک ہین اور نہ آپکے گنج قارون کے حاصل کرنے کی سطر حکی تمنا ہے صرف تحقیق حق منظور ہے۔ مگر افسوس کہ آپ بالکل پہلوتہی فرما رہے ہین۔

ہان یہہ تو مین خود بھی لکھتا ہون کہ عوام آریہ سبھی نہین ہون بلکہ خاص سے ہون۔ پس **مصرعہ**

جو اس پر بھی نہ سمجھے پھر تو اُس بُت سے خدا سمجھے۔ اگر جواب کامل اسکا ایک ہفتہ تک نہ آیا۔ تو مفصل حال آپ کے دعوے کا اخبارون مین طبع کیا جاوے گا۔ ۹۔ اپریل ۱۸۸۵ء

نیازمند لیکھرام پردھان آریہ سماج پشاور۔ از مقام لاہور

(۴) ردّ جواب۔ مشفق پنڈت لیکھرام صاحب۔ بعد ما وجب آپ کا خط مرقومہ ۹۔ اپریل ۱۸۸۵ء مجھکو ملا۔ آپ نے بجائے اسکے کہ میرے جواب پر انصاف اور صدق دل سے غور کرتے ایسے الفاظ دور از تہذیب و ادب اپنے خط مین لکھے ہین جو مین خیال نہین کرسکتا۔ کہ کوئی مہذب آدمی کسی سے خط و کتابت کرکے ایسے الفاظ لکھنا روا رکھے پھر آپنے اُسی اپنے خط مین تمسخر اور ہنسی کی راہ سے دین اسلام کی نسبت توہین اور ہتک کے کلمات تحریر کئے ہین اور بغیر سوچنے سمجھنے کے نا سمجھ بلیح کی طرح مکروہ اور نفرتی باتون کو پیش کیا ہے اگرچہ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپ اسقدر طالب حق ہین۔ لیکن پھر بھی مین نے مناسب سمجھا کہ آپکی سخت اور بدبودار باتون پر صبر کرکے دوبارہ آپکو اپنی منشاء سے مطلع کرون کیونکہ یہی خیال گذرتا ہے کہ شاید آپ نے میرے پہلے خط کو غور سے نہین پڑھا اور اشتعال طبع مانع تفکر و تدبر ہو گیا۔ سو اب مین پھر اپنے اُسی جواب کو دوہرا کر تحریر کرتا ہون۔ صاحب مین نے جو پہلے خط مین لکھا تھا اُسکا خلاصہ مطلب یہی ہے جو اب مین گذارش کرتا ہون یعنے ان دنون مین اتمام حجت کیغرض

سے مینے یہہ مناسب سمجھا کہ سات سو خط چہپوا کر اُن مخالفین مذہب کی طرف روانہ کروں جو اپنی اپنی قوم کے
سرگروہ اور ممبر مجلس ہین اور یہہ قرار پایا کہ چونکہ ہر ایک قوم مین اوسط اور ادنی درجہ کے آدمی ہزار ہا بلکہ لکھوکھا
ہوا کرتے ہین اسلئے یہہ مناسب ہے کہ یہہ خطوط مطبوعہ اُن چیدہ چیدہ اور اعلے درجہ کے لوگون کیطرف روانہ
کئے جائیں کہ جو خواص اور قلیل الوجود آدمی ہین پہر ساتہہ ہی یہہ بہی سوچا گیا کہ ایسے لوگ اگر قادیان میں
ایک برس تک ٹہرنے کے لئے بلائے جائیں تو اُنکی دُنیوی عزت اور آمدنی کے لحاظ سے ۲۰۰ روپیہ ماہواری اُنکے
لئے شرط مقرر کرنا مناسب ہوگا کیونکہ یہہ خیال کیا گیا کہ وہ لوگ جسقدر اپنی اپنے مکانات مین بذریعہ نوکری یا
تجارت وغیرہ وجوہ معاش حاصل کرتے ہین وہ غالباً اسی اندازہ کے قریب قریب ہوگا - غرض جو ۲۰۰ روپیہ
کی رقم کی گئی وہ بنظر اندازہ وجوہ معاش اُن اعلی درجہ کے سرگروہون کی مقرر ہوئی تا وہ لوگ یہہ عذر پیش
نہ کریں کہ قادیان مین ٹہرنے سے ہمارا ۲۰۰ روپیہ کا ہرج متصور ہی اور اسی غرض سے خطوط مطبوعہ مین یہہ بہی
اندراج پایا کہ اگر ۲۰۰ روپیہ ماہواری کسی صاحب کی حیثیت دُنیوی سے کم ہو تو جہان تک ممکن ہو اُن کو
۲۰۰ روپیہ سے کچہہ زیادہ دیا جائیگا - اب آپ جو تحریر فرماتے ہین کہ وہ ۲۰۰ روپیہ کہ جو اعلے درجہ کے
لوگون کے لئے بلحاظ حیثیت دُنیوی اُنکے خطوط مطبوعہ مین اندراج پایا ہی اُسیقدر روپیہ ملنے کی شرط سے
مین قادیان مین آتا ہون - سو آپ خود انصاف فرمالیوین کہ آپ کیونکر اسقدر روپیہ پانے کی شرط
کر سکتے ہین - ہان اگر آپ کسی جگہ ۲۰۰ روپیہ ماہواری پاتے ہین تو پہر اس صورت مین مجھکو کسی طور سے
عذر نہین ہے آپ مجھپر یہہ ثابت کر دین کہ مین اسی حیثیت کا آدمی ہون - اور اگر ایسا ثابت نہ کر سکین تو
پہر آپکے لئے یہہ منظور کرتا ہون کہ جس قدر آپ نوکری کی حالت مین تنخواہ پاتے رہے ہین وہی تنخواہ حسب
شرائط متذکرہ خطوط مطبوعہ آپ کو دونگا لیکن آپ خود انصاف کرلیوین کہ جو تنخواہ اعلے درجے کے لوگون
کے لئے اُنکی ماہواری آمدنی کے لحاظ سے اور اُنکے ہرجہ کثیرہ کے خیال سی خطوط مطبوعہ مین لکھی گئی ہے وہ
کیونکر اُن لوگون کو دیجائے جو اس درجہ کے آدمی نہین ہین - اور اگر ہر ایک ادنی اعلے کے لئے
۲۰۰ روپیہ ماہواری دینا تجویز کرون تو اس قدر روپیہ کہان سے لاؤن آپ تحکم کی راہ سے کلام کرین
اور جو مینے خطوط کے چہاپنے کیوقت انتظام کیا ہی اُسکو خوب سوچ لین - اور میری نزدیک بہتر یہہ ہی کہ آپ

دو تین روز کے لئے قادیان مین آجائین اور بالمواجہہ گفتگو کرکے اس بات کا تصفیہ کرین ہمکو یہہ بہی منظور ہے
کہ دو تین شریف اور معزز آریہ جیسے منشی جیونداس لاہور مین ہین وہ مجہہ سے ملاقات کرکے جو اس بارہ مین تصفیہ
کرین وہی قرار پاجائے مین ناحق کی ضد کرنا نہین چاہتا نہ کوئی حیلہ بہانہ کرنا چاہتا ہون آپ غور سے میرے
خط کو پڑہین اور یہہ جو آپ نے اپنے خط کے اخیر پر لکہہ دیا ہے کہ قادیان کے آریہ لوگون سے آپ کی کراماتی مایہ کی
قلعی کہل چکی ہے یہہ الفاظ بہی منصفین کے سامنے پیش کرنے کے لائق ہین جس حالت مین قادیان کے
بعض آریہ جو میرے پاس آمد و رفت رکہتے ہین اب تک زندہ موجود ہین اور اس عاجز کے نشانون و خوارق
کے قائل او مقر ہین تو پہر نہ معلوم کہ آپ نے کہان سے اور کس سے سُن لیا کہ وہ لوگ منکر ہین - اگر آپ راستی کے
طالب ہی تو مناسب تہا کہ آپ قادیان مین آکر میرے روبرو اور میرے مواجہہ مین اُن لوگون سے دریافت
کرتے تا جو امر حق ہے آپ پر واضح ہو جاتا - مگر یہہ بات کس قدر دیانت اور انصاف سے بعید ہے کہ آپ دور بیٹھے
قادیان کے آریون پر ایسی تہمت لگا رہے ہین - ذرا آپ سوچین کہ جس حالت مین مین نے اُنہین آریون کا
نام حصہ سوم و چہارم مین لکہکر انکا شاہد خوارق ہونا حصص مذکورہ مین درج کرکے لاکہون آدمیون مین
اس واقعہ کی اشاعت کی ہے تو پہر اگر یہہ باتین دروغ بے فروغ ہون تو کیونکر وہ لوگ اب تک خاموش
رہتے بلکہ ضرور تہا کہ اس صریح جہوٹھ کے روکنے کے لئے کئی اخبارون مین اصل کیفیت چہپواتے اور مجہکو
ایک دنیا مین رسوا اور شرمندہ کرتے سو منصف آدمی سمجہہ سکتا ہے کہ وہ لوگ باوجود شدت مخالفت اور عناد
کے اسی وجہ سے خاموش اور لاجواب رہے کہ جو جو مین نے شہادتین اُن کی نسبت لکہین وہ حق محض تہا -
اور آپ پر لازم ہے کہ آپ اس ظن فاسد سے مخلصی حاصل کرنے کے لئے قادیان مین آکر اس بات کی تصدیق
کرجائین - تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد جواب سے جلد تر مطلع کرین - والدعائے -

راقم - مرزا غلام احمد از قادیان - ۱۶ - اپریل ۱۸۸۵ء

(۵) جواب - مہربان من مرزا غلام احمد صاحب بتسلیم - آپکا خط مورخہ ۱۶ - اپریل ۱۸۸۵ء
بہت انتظاری کے بعد ۲۳ - اپریل ۱۸۸۵ء کو مجہے پشاور مین ملا - چونکہ پشاور آریہ سماج کا چوتہا سالانہ
جلسہ ۲۵ و ۲۶ - اپریل ۱۸۸۵ء کو تہا اسواسطے مجہکو لاہور سے ۱۸ - اپریل ۱۸۸۵ء کی گاڑی مین پشاور

آنا ہوا - ۵ و ۶ روز کثرت کار جلسہ کے سبب فرصت نہ ملی - آج عند الفرصت جواب عنایت نامہ کا تحریر خدمت
کرتا ہون اسقدر دیری کو معاف فرمایئے یہہ خط اچھا ہی مینے غور سے پڑھا اور تامل سے بچارا اور ساتھ ہی اپنے خط
نمبر ۲ کو حرف بحرف مکرر مطالعہ کیا - مگر کوئی حرف یا کلمہ دور از تہذیب و ادب اسمین نہین دیکھا - نہین معلوم
کہ آپ نے اس خط سے اسقدر باتین کہان سے نکال لین - ہان اگر جواب معمولی سے ہی مزاج مبارک برافروختہ ہوتی
ہے تو تحقیق حق و باطل و تصدیق صدق و کذب سراپا محال ہے - افسوس کہ اپنے خط نمبر ۱ کی بادیب و تہذیب
پر دہیان نہین دینی ہوا اور میرے صاف خط کو بھی مہذبانہ نہین بتلاتے - اگر اس سے اسلامی تحکم جتلانا
مراد ہے تو علیحدہ امر ہے ورنہ اسمین کوئی امر مانع اخلاق نہین ہے جسطرح آپ نے اتمام حجت کی غرض سے خطوط
ارسال کئے ہین اسیطرح مین نے بھی تردید حجت پر کمر باندھی ہے - آپ کے پہلے خط مطبوعہ کا مطلب اور پہلی
خط مورخہ ۲ - اپریل ۱۸۸۵ء سے کچھ اور ہی ظاہر ہوتا تہا اور اس خط محررہ ۱۷ - اپریل ۱۸۸۵ء سے کچھ
اور ہی نتیجہ نکلتا ہے ؛

واللہ اعلم آپ اپنی تحریرات سے کیون پلٹ جاتے ہین خط مطبوعہ کے برخلاف یہ اسکی اندرونی تائید
کیواسطے بہت باتین اپنے دل ہی دل مین پوشیدہ کہین - اور غالباً اب بھی بہت باتین مطلب براری
کیواسطے پوشیدہ ہونگی - انکا خیال نہین ہے کہ باشد مخالف قول و فعل راستان باہم - کہ گفتار قلم
باشد رفتار قلم پیدا - جو نتیجے آپکی مختلف تحریرون سے برآمد ہوتے ہین وہ کسی عاقل کے نزدیک کبھی تسلیم کے
لائق نہین ہین اور نہ کوئی انہین عزت کی نگاہ سے دیکھیگا ؛

۱۸ ماہ ستمبر ۱۸۸۴ء مین بتقریب جلسہ آریہ سماج امرتسر کے گورداسپور گیا تہا اور وہان پر اس امر کی نسبت
کہ آپ نے جو دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا ہے - درحقیقت کس حیثیت کے آدمی ہین - دریافت کی گئی تو ایک
معزز آدمی کی زبانی جو آپکا پورا واقف تہا یہ معلوم ہوا کہ آپ اس قدر جایداد بھی نہین رکھتے ہین - بلکہ مقروض
ہین - اب اسکی تصدیق آپکی ہی تحریر سے ہوگئی کہ اگر ہر ایک کے لئے ۲۰۰ روپیہ ماہواری وظیفہ تجویز کرون تو اتنا
روپیہ کہان سے لاؤن گا -

مرزا صاحب! اس سے لاؤ جس آپکے بقول آپ کے بنی ناصری مسیح علیہ السلام کی طرز پہ اصلاح خلق کے لئے -

مامور کیا ہے۔ قادیان کے آریہ بھائیون کی نسبت مینے تہمت نہین لگائی اپنے دعوی کا نہایت قوی اور مدلل ثبوت
رکھتا ہون۔ جو براہین الاحمدیہ کے جواب تکذیب براہین الاحمدیہ مین درج ہوکر عنقریب چھپنے والا ہے۔ اور وہ اُن کی
خط و کتابت ہے اُنکو تہمت آپنے لگائی ہے کہ اُنکو مینے کراماتیں بتلائی ہیں جو بالکل صداقت سے خارج امر ہے مین آپکے
روبرو بھی آنیکو مستعد تھا مگر ایک لائق آریہ برادر کی زبانی جو آپکی ملاقات کو گیا تھا معلوم ہوا کہ آپ زود رنج
اور غصہ ور آدمی ہیں۔ تو خیال گذرا کہ شاید اُنکی اسقدر بیجا باتیون کو مین برداشت نہ کرسکون۔ اسواسطے ارادہ
ملتوی کیا۔ لالہ شرمپت جی نے شاید آپکے دعوی کی تکذیب بھی پر اور ہند یا ودیا پرکاشک مین کی تھی
مگر افسوس کہ مجھے اسوقت اچھی طرح یاد نہین ہے۔ اور اسمین میرے محترم بھائی باوا نراین سنگھ جی نے بھی ودیا
پرکاشک مین بہت شرح لکھا ہے۔ العاقل تکفیہ الاشارہ۔

اور جو باتین اپنے پہلے خطون مین تحریر کر چکا ہون یا جو شبہات مین مذہبی یا عقلی بیان کی گئی ہین سب کے
ثبوت سلسلہ وار میرے پاس موجود ہین۔ ایک مولوی صاحب ساکن لاہور جو علم مذہبی و دنیوی دونون مین عمدہ دستگاہ
رکھتے ہین انہون نے بھی آپکی کراماتون کی مفصل فہرست پیش کی تھی کہ آپ جاہلون کے آگے بہت کچھ
دسترس رکھتے ہین چونکہ مجھکو تحقیق حق منظور ہے اور بفضل ایزدی چاہتا ہون کہ اُن لوگون کو جو راہ راست سے بیخبر
ہین صراط مستقیم یعنی ہدایت وید مقدس کی تعلیم دون۔ قرآن و انجیل و توریت و زبور وغیرہ کتب ملکی
ادیان مختلفہ کو بخوبی مطالعہ کیا ہے۔ اور دلایل عقلی و نقلی سے اُنکی بابت بحث کرنیکو مستعد ہون اور میرے
اکثر دوست مسلمان جو آپکے براہین احمدیہ کے خریدار ہین یا جنکو آپ تبرکاً یا کسی اور طور پر کتاب دیتے ہین۔
بسبب منکر از کرامات ہونیکے وہی لوگ مجھے آپ کی عنایتون کا شکور کرتے رہتے ہین۔ مگر زیادہ طول دینا مجھے
پسند نہین ہے۔ صرف آخری گذارش ہے کہ اگر درحقیقت وید کے سچے اور حق کے محقق اور راستی کے طالب
اور اصلاح خلق کے لئے مامور ہوئے ہین۔ تو بموجب مضمون میرے پہلے خط کے بحساب ۲۰۰ ماہوار کے کل دو ہزار چار
سو روپیہ ایک سال کا داخل خزانہ سرکار فرما دین اور اقرارنامہ تحریر کردیوین کہ اگر ایک سال تک آپکی ہدایت
اور آسمانی نشانات معجزات وغیرہ سے تسلی نہ پاکر آپکے دین کو قبول نہ کرون تو وہ مبلغان مجھکو دلیا دین اور وہ
روپیہ بانقضای ایک سال کے خزانہ سرکاری مین کفول ہے اسکے واپس لینے کا آپکو اختیار نہ ہوگا۔ اگر آپ

حضرت قادر مطلق جلشانہ کیطرف سے بقول اپنے مامور ہوئے ہیں۔ تو اس اقرار نامہ زادخال روپیہ سے گریز کیون فرماتے ہین۔ جب لیکھرام کو آپ نے پانچ نہیں اور آپکو اپنی کراماتی سکہ پر اُمیدہے کہ قلب نہین ہے تو کل عذر و معذرت و حیلہ جوئی بیکار ہے جب خدا نے پیشگوئی فرمائی۔ اور علاوہ بران آپنے کئی مرتبہ آزمائی۔ تو ہمکو ملزم ولاجواب مغلوب ہی ہونا پڑیگا۔ خدا نے وعدہ آپ سے فرمایا۔ اور آپ ہی وعدہ پورا کرنے سے پہلوتہی فرما رہے ہین۔ جیسا کہ آپ کے خطوطات سے ظاہر ہے پس کسطرح مانا جاوے کہ اُسمین تخلف کا امکان نہیں ہے جبکہ آپ کو ہی اُسکا کامل امتحان نہیں دعوی کرنا اتمام حجت کا اور اشتہار دینا کہ جسروز آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا سیلفان اداکردونگا آپ جیسے کی عقلمندی کو بٹہ لگا رہا ہے۔ بسبب اسی آپکے تخلف وعدہ کے کوئی آریہ بھائی آپ کے پاس آنا نہیں چاہتا۔ مگر رستہ کر تجربہ کرتا ہون ملکہ کراماتی زر کے آزمانے کیواسطے اپنی طبع کو محک امتحان بنانا چاہتا ہون اور ایک سال تک آپکی شاگردی اور قادیان کی حاضر باشی صدق دل سے منظور کرتا ہون۔ اگر اس دفعہ بھی وہی طول طویل عبارت اور مطلب حیلہ حوالہ ہا تو زیادہ خط وکتابت بے فایدہ ہوگی۔ زیادہ نہ ستے۔

راقم

۲۹ اپریل ۱۸۸۵ء پنڈت لیکھرام پردھان آریہ سماج پشاور۔ از مقام پشاور

۶

خطِ مرزا صاحب بجواب خط نمبر ۵

مشفقی پنڈت لیکھرام صاحب۔ بعد ما وجب۔ اگرچہ اس خاکسار نے آپ کے اُن خطوط کے جواب مین جن مین آپ نے قادیان مین ایکسال تک ٹھہرنے کی درخواست کی تھی یہہ لکھا تھا کہ چوبیس سو روپیہ لینے کی شرط پر آپکا ایسی درخواست کرنا آپکی عزت اور حیثیت عرفی کے برخلاف ہے لیکن چونکہ آپ ابتک اسی بات پر اصرار کئے جاتے ہین کہ مین آریہ سماج کے گروہ مین ایک بڑا عزت دار آدمی ہون اور بزرگوار اور عالی مرتبت ہونیکی وجہ سے تمام آریہ سماجون مین مشہور و معروف ہون بلکہ مینے سُنا ہے کہ آپ نے اپنے اسی دعوی کو بعض اخبارون مین چھپوا کر جا بجا مجھے بدنام کرنا چاہا ہے اور یہہ لکھا ہے کہ جس حالت مین مین ایسا عزت دار آدمی ہون اور پھر طالب حق تو پھر کیون مجھے آسمانی نشان کے دکھلانے اور اسلام کی حقیقت مشاہدہ کرانے سے محروم رکھا جاتا ہے اور کیون چوبیس سو روپیہ دینے کی شرط پر مجھکو قادیان مین ایک سال تک ٹھہرا کر آسمانی نشانون کے

آزمانے کے لئے اجازت نہیں دیجاتی سو آپ پر واضح ہو کہ ہمنے جو آجتک آپکی درخواست منظور کرنے مین
توقف کیا تو اُسکی یہی وجہ تھی کہ ہم اپنے خط مطبوع مین یہہ شرط درج کر چکے ہین - کہ ہمارا مقابلہ عوام الناس سے
نہین ہی بلکہ ہر قوم کے چیدہ اور منتخب اور صاحب عزت لوگون سے ہے اور ہر چند ہمنے کوشش کی مگر یہہ ثابت
نہین ہوا کہ آپ اُن معزز اور ذی مرتبت لوگون مین سے ہین جو بوجہ حیثیت عرفی اپنی کے دو سو روپیہ ماہواری
خرچہ پانیکے مستحق ہین - مگر چونکہ آپکا اصرار اپنے اس دعوی پر غایت درجہ تک پہونچگیا ہے کہ فی الحقیقت مین ایسا ہی
عزت دار ہون اور پشاور سے بمبئی تک جسقدر آریہ سماج ہین وہ سب مجھکو معزز اور قوم مین سے ایک بزرگ اور
سرگروہ سمجھتے ہین - اسلئے آپکی طرف لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ سچ مُچ ایسے ہی عزت دار ہین تو ہم آپکی درخواست
منظور کر لیتے ہین اور جہان چاہو چوبیس سو روپیہ جمع کرانے کو تیار اور مستعد ہین لیکن جیسا کہ آپ شرائط مندرجہ
خطوط مطبوعہ سے تجاوز کر کے اپنی پوری پوری تسلی کرنے کے لئے مجھسے چوبیس سو روپیہ نقد کسی دوکان یا بنک
سرکار مین جمع کرانا چاہتے ہین تو اس صورت مین مجھے بھی حق پہونچتا ہے کہ مین بھی آپکے اس اقرار کو کہ بعد دیکھنے
کسی آسمانی نشان کے بلا توقف قادیان مین ہی مسلمان ہو جاونگا - آپ ہی کے اعتبار پر چھوڑ دون بلکہ جیسے
آپ روپیہ وصول کرنے کے باب مین اپنی پوری پوری تسلی کرینگے - ایسا ہی مین بھی آپکے مسلمان ہونے کے لئے
کوئی ایسی تدبیر کر لون جس سے مجھے بھی پورا پورا الیقین اور کامل تسلی ہو جائے کہ آپ بھی در حالت انکار اسلام
اپنی عہد شکنی کے ضرر سے محفوظ نہین رہ سکین گے سو عدالت کی بات جس مین ہم اور آپ برابر ہین
یہہ ہے کہ ایک طرف یہہ خاکسار چوبیس سو روپیہ حسب نشاندہی آپکے کسی جگہ جمع کرا دے اور ایک
طرف آپ بھی اوسیقدر روپیہ حسب نشاندہی اس عاجز کے بوجہہ تاوان انکار اسلام کسی مہاجن
کی دوکان پر رکھوا دین تا جسکو خدا تعالی فتح بخشے اُسکے لئے یہہ روپیہ فتح کی ایک یادگار رہے یہہ تجویز
کسی فریق پر ظلم نہین بلکہ فریقین کے لئے موجب تسلی و سراسر انصاف ہے کیونکہ جیسے آپ کو یہہ اندیشہ
ہے کہ آپ بصورت مغلوب ہونے اس عاجز کے چوبیس سو روپیہ جبراً وصول نہین کر سکتے *
علیٰ ہذا القیاس مجھے بھی یہہ فکر ہے کہ مین بھی بحالت مغلوب ہونے آپکے آپکو جبراً مسلمان نہین کر سکتا - سو یہہ انتظام
حقیقت مین نہایت عمدہ اور مستحسن ہے کہ ایک طرف آپ وصول روپیہ کے لئے اپنی تسلی کر لین اور ایک

طرف مین بہی ایسا بند وبست کرلین کہ در حالت عدم قبول اسلام آپ بہی شکست کے اثر سے خالی نہ جانے پاوین
اور اگر آپ اسلام کے قبول کرنے مین صادق النیت ہین تو آپکو روپیہ جمع کرنے مین کچھہ نقصان اور اندیشہ نہین
کیونکہ جب آپ بصورت مغلوب ہونے کے مسلمان ہوجاوینگے تو ہمکو آپ کے روپیہ سے کچھ سروکار نہین ہوگا
بلکہ یہہ روپیہ تو صرف اس حالت مین بطور تاوان آپ سے لیا جاویگا۔ کہ جب آپ عہد شکنی کرکے اسلام کے قبول
کرنے سے گریز یا روپوشی اختیار کرینگے۔ سو یہہ روپیہ بطور ضمانت آپ کیطرف سے جمع ہوگا۔ اور صرف عہد شکنی کیصورت
مین ضبط ہوگا۔ نہ اور کسی حالت مین۔ رہا یہ امر کہ آپ اس قدر روپیہ کہان سے لائینگے تو اسکا فیصلہ تو آپ
ہی کے اقرار سے ہوگیا۔ جب کہ آپ نے اقرار کرلیا کہ مین بڑا عزت دار آدمی اور قوم مین مشہور ومعروف
ہون کیونکہ جس حالت مین آپ اتنے بڑے عزت دار ہین تو اول یہہ روپیہ آپ کے آگے کچھہ چیز
ہی نہین۔ بلکہ اس سے بہت زیادہ آپ کے دولتخانہ مین جمع ہوگا۔ اور اگر کسی اتفاق سے آپ پر افلاس
طاری ہے تو قوم کے لوگ ایسے معزز اور سرگروہ سے امداد وغیرہ کے بارے مین کب دریغ کرینگے بلکہ وہ تو سنتے ہی ہزارہا
روپیہ آپ کے قدمون پر رکھہ دینگے اور صرف آپ کی ایک زبان کے اشارہ سے روپیون کا ڈہیر جمع ہوجائیگا خدا
نخواستہ ایسا کیون ہونے لگا کہ آریہ سماج کے دولتمند اور ذی مقدرت لوگ آپکو چند روز کے لئے بطور امانت روپیہ
دینے سے انکار کرین اور آپکی دیانت داری اور امانت گذاری مین اُن کو کلام ہو کیونکہ مین دیکھتا ہون کہ ادنے
ادنے آدمی جیسے چوہڑے چمار یا سانسی اپنی قوم مین کچھہ ذرا سا اعتبار رکھتے ہین وہ بہی اپنی برادری مین اسقدر
مسلم العزت ہوتے ہین کہ قوم کے ذی مقدرت لوگ کسی مشکل کے وقت صدہا روپیہ سے بطور قرضہ
وغیرہ اُنکی مدد کرتے ہین تو آپ تو بقول آپ کے بڑے ذی عزت آدمی ہین جن کی عزت ساری آریہ سماجون مین
تسلیم وقبول کیگئی ہے۔ ماسوا اسکے یہ روپیہ صرف کچھہ مدت کے لئے امانت کے طور پر آپ کے ہاتھ مین
دینگے۔ یہہ نہین کہ وہ روپیہ آپ کی ملک کردین گے۔ قصہ کوتاہ یہ کہ آج ہم یہہ خط رجسٹری کراکر آپ کی خدمت
مین بہیجتے ہین۔ اور اگر بیس دن تک آپ نے ہمارا جواب نہ بہیجا اور قادیان مین آکر ایک سال تک ٹہرنے
کے لئے بات نہ ٹہرالی اور ان شرایط کو جو عین انصاف اور حق پرستی پر مبنی ہین قبول نہ کیا تو پہر بعد گذرنے
بیس روز کے یہہ حال کنارہ کشی آپکا چند اخبارون مین شایع کراکر لوگون پر ثابت کیا جاوے گا

کہ آپکا ایک سال تک قادیان مین ٹھہرنے کے لیے مجھسے دیانت کرنا سراسر اسراف و گذاف پر مبنی تھا نہ آپ کی
نیت صاف و درست تھی نہ آپکی ایسی حیثیت و عزت تھی جسکا آپ نے وعدہ کیا تھا۔ اب ہم اس خط کو ختم کرتے ہین
اور مدت مقررہ تک ہر روز آپکے جواب کے منتظر رہینگے۔ والسلام علی من تبع الہدے

از قادیان ضلع گورداسپور۔ مورخہ ۱۷ جولائے ۱۸۸۵ء خاکسار غلام احمد

(۷) بجواب خط مرزا صاحب (محررہ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء)

مشفقی جناب مرزا صاحب۔ بعد از شوق ملاقات بموجب خط مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء کے لکھا جاتا
ہے کہ میرے اور آپ کے خط و کتابت کے سلسلہ کی بنیاد فقط آپکا وہ اشتہار ہی جو آپنے مطبع مرتضائی لاہور سے
بلا تاریخ طبع کرا کر شائع کیا تھا اور جس مین آپنے نہایت صاف الفاظ مین یہہ دعوی کیا تھا کہ منجانب اللہ آپکو
یہہ حکم ہوا ہے کہ سب غیر مذہب والون کو دین اسلام کی دعوت کرین اور جو کوئی شخص آپکے پاس ایک سال
تک قادیان مین رہے اور نشان آسمانی و خوارق عادات و صداقت دین اسلام مشاہدہ نہ کرے اور تسلی نہ پاکر مسلمان
نہ ہو جاوے تو آپ مبلغ ۲۰۰ ماہوار کے حساب سے کل ۲۴۰۰ دو ہزار چار سو روپیہ بابت سال تمام کے اُس شخص
کو ہرجانہ یا جرمانہ دینگے جسپر مینے معقولیت کے ساتھہ آپ کی خدمت مین التجا کی تھی کہ مین ایک سال تک
آپکی خدمت مین رہنے کو طیار ہون بشرطیکہ آپ زر موعودہ امانتاً سرکاری خزانہ مین داخل کر دیوین۔ اب
اس ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء کے خط مین آپ ایک نئی حجت پیش کرتے ہین یعنے یہہ کہ دو ہزار چار سو روپیہ مین
بھی بالمقابل آپ کے امانتاً داخل کرون تاکہ اگر آپ کے نشان آسمانی یا معجزہ مشاہدہ کر کے اور تسلی پاکر
دین اسلام کو قبول نہ کرون تو اس چوبیس سو روپیہ کے جو مین داخل کرونگا آپ مستحق ہو وین۔ صاحب من
آپ اپنے عہد مشتہرہ پر کیون قایم نہ رہے اور کسواسطے آپ نے جادہ انصاف سے کنارہ کیا
کیا دیندار ون یا راست بازون کے یہی کام ہوتے ہین؟ اور زیادہ تر لطف یہہ ہے کہ آپ اپنی اس انحراف
قطعیہ کو نہایت عمدہ اور مستحسن فرماتے ہین۔ جزاک اللہ فی الدارین۔ اب انصاف یہہ ہی کہ آپ پہلے اس
بات کا اشتہار دیدین کہ جو آپ نے اول اشتہار دیا تھا وہ بوجوہ ذیل باطل ہوا (۱) اس ۷ اجولائی ۱۸۸۵ء

کے خط مین آپ ۔۔۔۴۰ روپیہ راقم سے بہی بالمقابل امانت مین داخل کرانا چاہتے ہین۔ تاکہ اگر باوجود مشاہدہ
نشان آسمانی کے اسلام سے انکار کیا جاوے تو زر امانت داشتۂ راقم آپ لے لیوین۔ حالانکہ اشتہار مین
بالمقابل روپیہ داخل کرنا شرط نہین۔ اب برخلاف اُسکے لکہتے ہین اسلئے پہلا اشتہار قایم نہ رہا (۳) جبکہ
آپنے معجزہ کا دعوے بذریعہ اشتہار کے شائع کیا تو آپکا یقین نہایت مضبوط ہونا چاہئے تہا کہ ضرور معجزہ دکہاوینگے
اور تاثیر اسکی تیر بہدف ہوگی اور مشاہدہ کنندہ بہی ضرور اسلام قبول کریگا۔ کیونکہ معجزہ کے لغوی معنے عاجز
کرنے کے ہین۔ اگر کسی کو عاجز نہین کیا تو وہ اعجاز نہین ہوسکتا۔ اسلئے آپکو اپنے دعوے پر خود ہی شک پیدا
ہوگیا کہ مین آپکے معجزہ سے عاجز نہین ہوسکتا اور اسلام قبول نہین کرونگا۔ اُسکے عوض آپنے روپیہ مدخلہ
میرے کے لینے کی تمنا کی ہے۔ دروغ گو را تا بدر وازہ باید رسانید۔ آپ کے اس ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء کے خط
مین جو آپ نے نئی حجت اُٹہائی ہے مین اُسکے واسطے بہی حاضر ہون جس وقت آپ چاہین ۱۵۰۰ روپیہ
روپیہ مین داخل کرسکتا ہون مگر مجہکو آپکے استقلال پر شک ہے۔ اسلئے اس امر کی بہی صراحت ہونی چاہئے
کہ کونسا نشان آسمانی آپ مجہکو دکہلاوینگے۔ آسمانی نشان تین یعنی سورج۔ چاند ستارے ہین پس علاوہ
ان قدرتی نشانات کے آپ کوئی ذیل کا آسمانی نشان دکہلاوین یعنی دوسرا آفتاب جسکا طلوع غرب سے
اور غروب شرق کو ہو۔ یا شق القمر کا معجزہ جسکا اشارہ حدیث مین ہے اور جو عقلا کے نزدیک غیر مسلم اور آپکے
خیال مین حق ہے۔ پس اگر اسی کو اعادہ کرکے دوبارہ دکہلاوین۔ یعنی پورنماشی کی رات کو برخلاف عادت
موجودہ چاند کے دو ٹکڑے ہوجاوین۔ دوسرا چاند کامل اماوس کی رات کو جیسا کہ پورنماشی کو ہوتا ہے ظہور ہووے
ان مین سے کل یا جس ایک کو آپ دکہلا سکین۔ اور تاریخ اور وقت معجزہ کے دکہلانے کا بہی آپ مقرر
کرین تاکہ وہ عام مین مشتہر کرایا جاوے۔ اور مین سمجہونگا کہ چہبیس سو روپیہ خرچ کرکے مینے دنیا کو ایک تماشا
دکہلوا دیا۔ اگر اب بہی آپ نے اس خط کا جواب صاف الفاظ مین بلا حجت بازی کے ندیا۔ تو تصور کیا
جاوے گا کہ ایسی بے بنیاد و لغو دعاوی کا وہی باعث ہے جو عام عقل کا آدمی سمجہ سکتا ہے۔ اور بعد اُس کے
خط و کتابت نہ ہوگی۔ اور چونکہ آپنے اس ۱۷ جولائی ۱۸۸۵ء کے خط مین جو طرز تحریر اختیار کی ہے وہ تہذیب سے
گری ہوئی ہے مگر اُس کی مین پرواہ نہین کرتا ہون بلکہ اُسکو بہی اُسی کے ذیل مین سمجہتا ہون جس مین

آپ کے اور دعاوی ہین اور اسکا باعث بھی وہی ہے جو عام آدمی سمجھ سکتے ہین - اب مین اس مضمون کو ختم کرتا ہون اور دعا کرتا ہون کہ ست کا پرکاش اور اسَت کا ناش ہووے - جواب اسکا ایک ہفتہ تک آنا چاہئے ورنہ بعد ازان اشاعت کی جاویگی - ۳۰ جولائی ۱۸۸۵ء

الراقم نیازمند لیکھرام از آریہ سماج امرتسر

یادداشت

(۸) جو خط مرزا صاحب کا (بجواب خط نمبر ۷) آیا تھا وہ مطبع آفتاب پنجاب لاہور سے پیش ہوگیا ہے اور تلاش سے دستیاب نہوا مگر اسکا خلاصہ مطلب یہہ تہا کہ ہم یہہ شرائط نہین کرسکتے اور نہ مطلوبہ نشانات بتلا سکتے ہین بلکہ ہمکو معلوم نہین کہ کیا کچھہ ظاہر ہوگا یا نہ ہوگا غرضیکہ اس بلائے ناگہانی (دعوے کرامات) سے پلہ چھوڑانا چاہا - بہت سا حصہ اس خط کا جواب ۹ مین بہی موجود ہے - ناظرین ملاحظہ فرماوین - (مصنف)

(۹) جواب خط مرزا صاحب مرقومہ ۱۳ جولائی ۱۸۸۵ء

مشفقی مرزا غلام احمد صاحب - بجواب خط مرقومہ ۱۳ جولائی ۱۸۸۵ء آپکے عذرات اور بمقابلہ ہر ایک عذر کے تردید مدلل لکھتا ہون - عذر اول - پہلے اشتہار مین ۲۴۰۰ روپیہ دینے کا وعدہ ضرور ہوا ہے مگر پیشگی جمع کردینے کی شرط نہین کی تہی - چونکہ آپ نے میرے وعدہ کو معتبر نہ سمجھا اور یہہ تازہ شرط لگائی کہ زر موعودہ کسی بنک سرکاری مین جمع کردیا جاوے - اس صورت مین میرے لئے بہی برخلاف اس اشتہار کے استحقاق پیدا ہوگیا کہ ۲۴۰۰ روپیہ بالمقابل پیشگی امانت رکھا جاوے - تردید دفعہ ۱ - آپکو واجب تہا کہ پہلے ہی اشتہار مین صاف لفظون مین شرط باندہتی کہ بطور قمار بازان کے ۲۴۰۰ روپیہ دو بدو لگایا جاویگا تاکہ شرائط کی ترمیم و تنسیخ نہ کرنی پڑتی - پس یہہ سراسر بہول آپکی ہے - ورنہ اگر صاف طور پر لکھا ہوتا تو کوئی عاقل کا آدمی بہی ایسی قمار بازی کا جواب تک نہ دیتا - چہ جائیکہ راقم اس تکلیف کو گوارا

کر آپ سے خط وکتابت کرتا۔ مگر افسوس کہ آپ بجاے خجالت اُٹھانے اپنی بہول کے حجت کرتے ہین۔

دفعہ ۲۔ آپ کے وعدہ پر اعتبار نہ کرنے کا یہہ سبب ہی کہ اگرچہ مجھکو ضرور نہین تہا کہ آپ کی حیثیت کی قلعی کہولی جاوی مگر آپ کی بیجا لاف وگذاف وبے بنیاد دعاوی نے مجبور کردیا کہ مجملاً اُنکی استطاعت کا ضعف بیان کرون کہ آپ نہ کوئی اہلکار نہ جاگیردار نہ پنشن خوار نہ تجار۔ نہ حرفت کار نہ کارخانہ دار نہ زمیندار نہ صاحب جایداد اعلے ہین۔ ہان موضع قادیان جو ایک گانو ہے اُسکی ملکیت زمینداری کے بہت حصہ داران ہین سے ایک حصہ دار ہین۔ تو ایسی حیثیت عام لوگون کی ہوتی ہے حیثیت تو یہہ اور لاف وگذاف یہہ کہ آٹھہ ہزار دو سو چالیس خطوط بطور اشتہار بنام اکثر مغززان وریاسان وعلما وفضلا جاری کرویئے۔ کہ جو کوئی شخص ایک سال تک موضع قادیان ہین رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نکرے بحساب ۲۰۰ ماہوار المشتہر بابت انعام کے پاویگا اسکا حساب لگایا گیا تو قریب دو کروڑ روپیہ کے ہوتا ہے۔ اُسپر خرافات یہہ کہ اپنی کتاب براہین احمدیہ کے سرورق پر اپنے اسم مبارک کے القاب ہین رئیس اعظم قادیان دام اقبالہ لکھہ دیا۔ مزید بران طرہ یہہ کہ جو کوئی اُسکا رد لکھیگا دس ہزار روپیہ انعام پاویگا۔ خیال کرنا چاہیے کہ اسقدر ممالک وسیع سے سو دو سو اشخاص بہی جُدا گانہ رد لکھینگے تو لکھہا روپیہ چاہئے۔ دفعہ ۳۔ جبکہ آپ ایک ایسے گنج قارون کے مالک ہین تو اپنی کتاب کی اشاعت کیواسطے ہندوان اور مسلمانان سے بہیکھہ کیون مانگتے ہین۔ اور طرفہ تر یہہ ہے کہ باوجود دریوزہ گری پنج سالہ کے انطباع کتاب کا خرچ بہی بہم نہ پہونچا سکے۔

دفعہ ۴۔ سچ تو یہہ ہے کہ آپ نے اس لاف زنی سے ایک ذریعہ معاش کا پیدا کر لیا جیسا کہ پنجابی کی مثال ہی کہ روٹی کہائیے شکر سے دنیا کہائیے مکر سے۔ نظر بحالت مذکورہ جو میری طرف سے درخواست پیشگی زر معہودہ کی ہوئی تو کچھہ بیجا نہین ہی اور نہ کوئی منصف مزاج بیجا کہیگا۔ دفعہ ۵ آپکا یہہ گمان غلط تہا کہ بسبب سختی شرائط کے آپ کے پاس ایک گانو مین ویران ومقامان ومجہولان کے ایک سال تک قید بے زنجیر رہنا کوئی آدمی قبول نکرے گا۔ تو بصورت خاموشی معترضان کے آپکا دعوے بطور ڈگری یکطرفہ ثابت ہوجاویگا۔ مگر جبکہ آپ کے ابطال دعوے پر بندہ آمادہ ہوگیا اور بوجوہ شرط صدر زر معہودہ پیشگی امانت رکہنا چاہا تو آپ نے برخلاف اشتہار کے ایک نیا حیلہ اختراع کیا۔ یعنے مجہہ سے بہی بالمقابل امانت ایداع

مانگنا۔ بندہ نے اپنے ارادہ پر ثابت قدمی کرکے اُسی حیلہ جدید کی راہ سے بھی آپ کو بھاگ جانے کی زحمت دی
یعنے ایمارر جمع کرانا منظور کر لیا۔ پس جبکہ زر مشروط طرفین سے مساوی جمع ہوگا تو شرایط بھی مقبول و مساوی
طرفین ہونی واجب ہوئین۔ نظر بران آپکے اس دعوے پر کہ نشان آسمانی خوارق عادات مشاہدہ کراونگے
میری طرف سے نہایت مناسب یہہ سوال پیش ہوا کہ آسمانی نشان قدرتی تین قسم کے موجود و مشہور ہین۔
سورج۔ چاند۔ ستارے۔ انکی نسبت خرق عادت یعنے خلاف قانون قدرت کوئی معجزہ مشاہدہ
کرا دیجئے اور معجزہ نمائی کا کوئی وقت تجویز کرکے مشتہر کیجئے۔ اسکے جواب مین جو عذرات آپنے لکھے ہین بمقابلہ ہر ایک
عذر کے تردید لکھتا ہون۔ **عذر اول** اخیر پر آپ اسی قسم کے نشانون کو قبول کرتے ہین۔ کہ نشان
آفتاب و ماہتاب کے تغیر یا تبدل وغیرہ پر مشتمل ہو۔ تردید۔ حضرت آپ نے اشتہار مین صاف
الفاظ مین لکھا ہے کہ اس عاجز کی صحبت مین ایک سال تک رہ کر آسمانی نشانون کو بچشم خود مشاہدہ
کرلین۔ تو اگر چاند۔ سورج۔ ستارے موجودہ نشانون مین خرق عادت نہین دکھاوینگے۔ یا علاوہ اُنکے دوسرا
سورج یا دوسرا چاند یا اعادہ معجزہ شق القمر نہین دکھاوینگے۔ تو پھر آسمانی نشان چہ معنی دارد۔ کیا آسمان سے
اپنے جھوٹے دعوے پر خاک دھول برساوینگے۔ **عذر دوم**۔ پنڈت صاحب ہمارا کام یہہ ہرگز نہین کہ ہم
جس طور سے کوئی شخص زمین و آسمان مین انقلاب پیدا کرانا چاہے اُس طور سے انقلاب کرکے دکھاوین
تردید **دفعہ** ۱۔ جبکہ آپ اس قسم کے لایق نہین تو مشاہدہ نشان آسمانی کا جھوٹا دعوے کیون
لکھہ مارا۔ چہ کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی۔ آپ نے سمجھا ہوگا کہ جسطرح آپ عقل سے کام نہین لے
سکتے سب کا ایسا ہی حال ہوگا۔ اور کوئی نہ پوچھیگا **دفعہ** ۲۔ جبکہ آپ نے آسمانی نشانون کا
مشاہدہ کرانا لکھا تو اسی پر بحث کی گئی وہی نشان مانگے گئے۔ اگر زمین کے نشان یا اربعہ عناصر مین سے
یا مو الید ثلاثہ سے کسی قسم کی چیز پر خرق عادت کا دعوی ہوتا تو اوسی پر بحث ہوتی اور اُسکے مطابق
سوال کیا جاتا۔ اگر زمین و آسمان کا انقلاب آپ ناممکن سمجھتے تہے تو آسمان کا لفظ کیون لکھا تھا۔ سچ ہے
ع دروغ آدمی را کند بیفروغ ٭ مگو اے برادر تو ہرگز دروغ۔ کراماتون کے ادعاے بے معنے سے سواے
پشیمانی کے اور کیا نتائج نکلتے ہین **عذر سوم**۔ ہم صرف بندہ مامور ہین ہمین کچھہ معلوم نہین کہ

خدا تعالیٰ کس طور کا نشان ظاہر کریگا **تردید دفعہ ۱** - اس کلمہ سے کہ ہم صرف بندۂ مامور ہیں اور زیادہ تر
آپکے اشتہار کی سطر اول و دوم کے مضمون سے صاف ظاہر ہے کہ آپنے پیغمبری کا دعویٰ کیا ہے اور حضرت عیسیٰ
کا نام مبارک لکھکر اُن کے برابر آپکو ظاہر کیا ہے - اس سے زیادہ دعویٰ نبوت کی کیا صراحت ہونی چاہیے - اسوقت یہ
بیجا ہوگا کہ اگر ہم حضرات علماء اسلام سے دادخواہی کریں یعنی خاص و عام اہل اسلام پر اظہر من الشمس ہے کہ حضرت
رسالت پناہ ختم المرسلین ہیں - پس ایسے دعویدار پر تعزیر شرعی کا فتوے کیوں نہیں لگاتے کیونکہ دشمن خانگی
سخت خرابی لاتے ہیں - اور گھر کے بھیدی لنکا ڈھاتے ہیں - اور اگر صداقت قرآن شریف و اتمام حجت اسلام کا دعویٰ ہے
تو یہی نعوذ باللہ کیا قرآن شریف فی نفسہ اپنی صداقت میں مکمل نہیں ہے - بہرحال یہ بات ہی خلاف شرع ہے - اور کہیں
قادیان میں الہام ربانی اوترنے کا اشارہ پایا جاتا ہے پس یہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے - ز ناگفتن شنیدن احتیاط ہست

تردید دفعہ ۲ - یہ عذر کہ ہمکو معلوم نہیں کہ خدا تعالیٰ کس طور کا نشان ظاہر کریگا نہایت بیجا ہے جبکہ آپ ایک
خاص اور اہم کام پر مامور ہوئے ہیں تو اس کام کے سب اسرار سے آگاہی کیوں نہیں اور جب معلوم نہیں کہ کس طرح کا
نشان ظاہر ہوگا تو بدون ارشاد الہی نشان آسمانی کا دعوے زبانی کیوں لکھمارا صرف نشان کا لفظ کافی تھا -
جبکہ آپکے الہام کی بسم اللہ ہی غلط ہے تو آگے کیا کام کرینگے - آپ کو واجب تھا کہ وحی آسمانی سے جو آپکے
پاس قادیان میں نازل ہوتی ہے نشان آسمانی کا صحیح صحیح پتہ معلوم کرکے اشتہار میں لکھدیتے - با اینہمہ واقفی
اعلےٰ ترین درجہ نبوت پر مامور کرنا خداے ہمہ دان کا کام نہیں ہو سکتا بلکہ ما سواے خدا تعالے کے کسی اور کا کام ہے

عذر چہارم ہم جانتے اور سمجھتے ہیں کہ نشان اوسی شے کا نام ہے کہ انسانی طاقت سے بالاتر ہو ؛

تردید بیشک ایسے ہی نشان مانگے تھے جو طاقت انسانی سے بالاتر ہیں فرو تر نہیں مانگے مگر اس سے بھی آپ
گریز کرگئے کہ انقلاب زمین و آسمان نہیں ہو سکتا ہے - شامل اس تردید کے عذر دوم کی تردید دفعہ ۲ بھی
مطالعہ کرنی چاہئے - عذر پنجم ہمارا دعوے صرف اسقدر ہے کہ خدا تعالے ضرور ایسا نشان دکھلائیگا جسکے
مقابلہ سے انسانی طاقتیں عاجز ہوں - تردید اب آپنے اپنے دعویٰ کا نصف حصہ چھوڑ دیا کہ نشان آسمانی
سے صرف ایک جزو نشان کا باقی رکھا اور دوسرا حصہ یعنے لفظ نشان ہی بے نشان و معدوم کردیا کیونکہ
انکو معلوم ہی نہیں ہے کہ دیکھیے اور کیا ہوگا پس کلی آپ کا دعویٰ ٹوٹ گیا - شکر ہے - کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے -

عذر ششم۔ لفظ نشان کو اپنی اصطلاح مین معجزہ قرار دیکر یہہ تعریف لکھتے ہو کہ اسکے مقابلہ سے انسانی طاقتین عاجز ہون تو واقعی یہہ معنی معجزہ کے درست ہین کہ شاہدین فوراً عاجز ہوکر مشاہدہ کرانے والے پر ایمان لادین۔ اور دور تک مؤثر ہووے۔ غرضیکہ اظہر من الشمس ہونا چاہئے نہ ردید۔ باوجود اپنے مندرجہ بالا اقرار کے معلوم کہ یہہ عذر کیون پیش کرتے ہو کہ آپکے معجزہ پر اثبات یا نفی کی راہ دینے کے لئے منصفان مقبولہ طرفین۔ جو فریقین کے مذہب سے الگ ہون مقرر ہونے چاہئین عموماً ظاہر ہے کہ جو کوئی مقدمہ یا کوئی امر مجہول الکیفیت اور مہمل پیش ہوتا ہے اسکے واسطے ضرورت منصفان کی ہوا کرتی ہے اور وہ منصفان بہی تیر در تاریکی چلاتے ہین۔ کیونکہ غیب دانی بشریت سے بعید ہے۔ پس اگر آپکا معجزہ بہی ایسا ہی مجہول الکیفیت ہوگا۔ تو اپنے گانو کے بہیڈ بکری چرانیوالون کو تبلایا کرین۔ ہم آپکی لاف زنی کے معجزہ کو دیکہکر خاموش رہنا بہتر سمجہتے ہین۔ **بس** باز آیا محبت سے اُٹہا لو پاندان اپنا۔ مگر آخری اپنا فرض دوستانہ ادا کرنا بہی واجب جانتا ہون۔ وہ یہہ ہے کہ سچا مذہب جو خدا کیطرف سے عالمگیر ہے اور جسکی صداقت کی شعاعین ہمیشہ آفتاب کیطرح جہان کو روشن کر رہی ہین وہ **آریہ دہرم** ہے اور وہ کتاب الٰہی جو بالکل مکمل و افضل و معقول ہے اور جسکے احکام ہمیشہ رد و تبدل و تنسیخ و ناکاملیت سے پاک و مبرا ہین اور جو اپنی صداقت پر ہمیشہ چہار یعنے چہار گانہ ثبوت رکہتی ہین اوّل وحدانیت دوم قدامت سوم صداقت چہارم کاملیت وہ **وید مقدس** ہین۔ پرم آتما پاربرہم سے بلا سفارش و شفاعت غیرے کے ملانے والا گیان یا عرفان وید مقدس کے سوا کہین نہین پس بخیال نیاہ بہتی یکے دعوت کیجاتی ہے کہ جسطرح اور کئی علما و فضلا دین محمدی اچہی طرح سوچ سمجہہ کر وید مقدس پر ایمان لائے ہین۔ آپکو بہی اگر صراط المستقیم پر چلنے کی دلی تمنا ہے تو صدق دل سے آریہ دہرم کو قبول کر دامن دل کو تعصب نفسانی سے پاک کرو۔ اگر بوقت پہونچنے اس اطلاع کے توجہ نکروگے تو خدا کا مواخذہ آپ پر رہیگا اور حقیقی سرور اور صداقت کے نور سے ابدالآباد تک مہجور و دور رہوگے اور جس قسم کی تسلی روحی دینی یا دنیوی آپ کرنا چاہین بندہ حاضر و مستعد ہے اور کئی آریہ برادران بہی جنکا کام صداقت کا اعلام اور جہالت کا انہدام ہے حاضر و موجود ہین۔ خدا آپ کو صداقت حقیقی کے چشمہ سے (جو وید مقدس ہے) سیراب کرے ؎ نصیحت گوش کن

بجائے خود کردیم ✤ روزگارے درین بسر بردیم ✤ گر نیاید بگوش رغبت کس

بر رسولان بلاغ باشد و بس ؛

راقم

لیکھرام از آریہ سماج امرتسر۔ تحریر ۵ اگست ۱۸۸۵ء

یادداشت

اس آخری خط کا جواب جب عرصہ تین ماہ تک کوئی نہ آیا تو پھر میںنے ایک پوسٹ کارڈ بطور یاددہانی کے ارسال کیا۔ اسکے جواب میں مرزاجی کا کارڈ آیا۔ "کہ قادیان کوئی دور تو نہیں ہے۔ آن کر کے ملاقات کر جاؤ۔ امید کہ یہان پر باہمی ملنے سے شرائط طے ہو جاوینگی"۔

غور طلب

یہ خطوطات ملاحظہ فرما کر مرزا صاحب کے الہامی دعوون و خوارق عادات و معجزات نبوت و شرطیہ انعامات و دولتمندی و جاگیرداری و زبان درازی و حیلہ سازی و لفاظی اشتہارات کی نسبت رائے لگانے اور نتیجہ نکالنے کے تصفیہ کو ہم تکذیب براہین احمدیہ کی فرمواری پر چھوڑتے ہین ؛

(۱) مطبوعہ قانونی ہند لاہور

اشتہار صداقت اظہار

تحقیق حق کے واسطے باطل کو چھوڑ کر ہم چاہتے ہین ہم کہ تو اردین شیشہ فریب کا ناظرین پر واضح ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب سکنہ قادیان ضلع گورداسپور نے یہہ دعوے کیا ہی کہ مین مجدد وقت اور ملہم اور صاحب کرامات ہون اور حضرت قادر جلشانہ کی طرف سے بنی ناصری اسرئیلی مسیح کے طرز پر کمال مسکینی و فروتنی و غربت و تذلل و تواضع سے اصلاح خلق کے لئے مامور ہوا ہون۔ اور میرے حق مین یہہ آیت نازل ہوی ہے انا انزلناہ قریبا من القادیان وبالحق نزل صدقا اللہ ورسولہ وکان معفولا۔ اور ہر وقت یہی وعظ کرتے ہین کہ مین بہت بزرگ ہون اور کتاب براہین احمدیہ میری مصنفہ کی امداد مصارف مین مسلمان بھائی جہانتک ہوسکے توجہ نہ فرمائین بلکہ تعمیر مساجد اور حج اور زکوۃ اور خیرات وغیرہ ضائع اخراجات ہے کتاب براہین احمدیہ کی امداد مین جو شخص روپیہ بھیجے اسکو ثواب عظیم اور نجات عقبے حاصل ہوگی۔ اور اپنی اشتہارات مین یہہ بھی دعوے کرتے ہین کہ اگر کوئی شخص میرے الہامات کی صداقت پر بدظن ہو تو اسکو چاہئے کہ قادیان مین آکر تحقیق کرے۔ چنانچہ اپنے دعوے کی مضبوطی کے لئے چوبیس سو روپیہ حرجانہ بحالت عدم مشاہدہ الہام دینا مقرر کیا ہے۔ جائے غور ہے۔

اول۔ تو مرزا صاحب کو اپنے مولی کریم پر بھروسا نہین ہی کیونکہ اگر ہوتا تو جن شخصون نے تحقیق کے واسطے درخواستین کی تھین اُن سے شرائط کرنے مین تساہل نہ کرتے۔ از انجملہ پنڈت لیکھرام پردھان آریہ سماج پشاور اور منشی ملاوامل سکرٹری آریہ سماج قادیان (جسکو مرزا غلام احمد صاحب نے بھی گواہ الہامات مشہور کیا ہے) اور نیز ایک طالب صادق نے بار ہا خطوط برائے مشاہدہ نشانات آسمانی بھیجے ہین جنکا جواب معقول

آجتک بجز پہلوتہی اور حیلہ حوالہ کرنے کے نہ دیا بلکہ منشی ملاوا مل نے اپنی دلی جوش سے یہان تک بہی لکہا کہ ایسی
کرامت کا مین خواستگار نہین ہون جو آپ کے نزدیک ناممکن اور قانون قدرت کے برخلاف ہے مین چاہتا ہون
اور اقرار کرتا ہون کہ آپ خواہ کیسی ادنے کرامت اور خرق عادت کا مشاہدہ کرادین جو طاقت انسانی اور علوم کی
رسائی سے باہر ہو بعد مشاہدہ کے مین آپ کی شرط اشتہار کو پورا کرونگا - اور عدم ثبوت کی حالت مین ہم حرجانہ
کے خواہان بہی نہین ہوتے - نہین معلوم کہ باوجود اس قدر مضبوط دعاوی محققون کے کس لئے تحقیق نہین کراتے
اور کیون کر چوبیس سو روپیہ دینے کا دعوی کیا تہا ٭

دوم یہی شام لال کو جو مرزا غلام احمد نے روزنامچہ نویس الہامات کا لکہا ہے اُس کی عمر بوقت ملازمت
مرزا صاحب کے تقریباً ۱۰ سال کی تہی مگر وہ پرلے درجہ کا بے تمیز اور بے سمجہہ اور سادہ لوح تہا بلکہ اسوقت بہی سو
تک مشکل سے شمار کر سکتا ہے - اگر کسی طالب حق و اہل تمیز کو بغرض تحقیق الہامات وغیرہ قادیان آنیکا اتفاق ہو تو
انکو ایسے گواہون کو بچشم خود دیکہنا چاہئے تاکہ اصلیت حقیقت الہام ظاہر ہو جاوے ٭

سوم - واقعہ ۱۰ - اگست ۱۸۸۵ء کو اکثر اہل ہنود معززہ و محقق سکنائے قادیان متفق ہو کر مرزا صاحب کے
پاس گئے اور یہہ کہا کہ آپ نے جو اپنی کو تمام ملک مین صاحب الہام و خوارق عادات و کرامات مشہور کیا ہے - ہمکو بالکل
یقین نہین سراسر جہوٹہ سمجہتے ہین اگر آپ دعوی خود مین سچے ہین تو ہمکو بہی تحقیق کرا دیوین - اسپر مرزا صاحب نے
صاف جواب نہ دیا مگر اپنی دعوے کے بچانے کے واسطے صرف حیلہ سازی مین وقت ٹالنا شروع کیا اور کہا کہ آپ سب
اہل تحقیق متفق ہو کر چوبیس سو روپیہ نقد جمع کرو اور اسیقدر ہم بہی کرتے ہین - اگر عرصہ ایک سال مین ہمارے بیس
الہامات سے ایک الہام بہی بپایہ صداقت پہونچا تو ہماری حجت قایم ہو جاوے گی اور ہم روپیہ لینے کے مستحق
بنینگے - اسکے جواب مین اہل تحقیق نے کہا کہ ایسے ٹہوے تو نجومی و رمالی بہی بتا سکتے ہین اور ہزار مین ہزار دو چار
پورے بہی ہو جایا کرتے ہین - کیا وہ بہی الہامی ہین - ہم چاہتے ہین کہ آپ خواہ میعاد دو سال مقرر کر لین مگر جسقدر
آپ کو الہام ہوا کرین وہ سب کے سب پورے کر دکہلائین - اس سے لاجواب ہو گئے اور اصل بات کو اور طرف لیگئے اور یہہ
نامعقول جواب دیا کہ طالب حق کو چاہئے کہ مشاہدہ الہام ربانی مین چون و چرا نہ کرے - جب اہل تحقیق نے اس پر قناعت
کی اور کہا کہ خواہ آپ ایک ہی نشان آسمانی مشاہدہ کرا دیوین مگر بوقت صدور الہام میعاد مقرر کر دیوین

کہ فلان تاریخ یہہ الہام ظہور پذیر ہوگا - ملہم صاحب نے یہہ بہی نہ مانا اور کہا کہ ایسا ہونا امر محال ہی بلکہ مجمع عام مین اکثر الہامات سے (جنکے گواہ حافظ سلطان محمد صاحب امام مسجد وغیرہ لوگ موجود ہین اور ظہور انکا ابتک نہین ہوا) صاف منکر ہوگئے کہ ہمکو یہہ الہامات ہوئے ہی نہین -

چہارم - اب نئی امداد کی توقع پر ایک اور اشتہار جاری کیا ہی یعنے دس آدمی ہنود حسب منشاء خود جو مین حق گو مرزا صاحب کی خاطرداری اور لحاظ کیواسطے قسمیہ خلاف کہدیوین محققین الہامات قرار دیکر ایک مضمون خود طیار کرکے اُن سب کی العبدات کرائی ہین اور یہہ ظاہر کیا ہے کہ ان شخصون نے خوف خدا اور جوش دلی خیال عقبی سے میرے پاس تحقیق اور آزمایش الہامات کے لئے درخواست کی اور مینے بہی بنظر رفاہ عام انکا کہنا منظور کرلیا اور قرار پایا ہے کہ بعد مشاہدہ الہامات وخرق عادات کے تبدیل مذہب کی کسی کو قید نہین مگر بشرط اثبات الہام صداقت الہام کا اقرار کرین اسلئے یہہ معاہدہ واسطے آگاہی خاص وعام مشتہر کیا جاتا ہے -

پنجم - اے اہل البصیرت وصاحبانِ تمیز آپ ذرہ توجہ فرماکر خیال کرین کہ اوّل تو مضمون اشتہار مصنف صاحب نے خود تراشا ہی کیونکہ ان سب معاہدین مین سے کسیکو طاقت ایسی مضمون سازی کی نہین - دوم یہ جانتے نہین کہ الہام کی کیا حقیقت ہی کیونکہ اُن مین سے صرف ایک دو نے کسی زمانہ مین قاعدہ ابتدائی شاید پڑہا تہا ورنہ باقی عموماً ناخواندہ ہین علاوہ اسکے یہہ سب مرزا صاحب کے دست نگر اور خوشامدی ہین یہان انمین سے برعکس خیال ملہم صاحب کے جس کسی کو توفیق الٰہی شامل حال اور خوف عاقبت دامنگیر ہوکر راست راست بیان کردے تو وہ شخص عاقبت اندیش اور خداترس متصور ہوگا بلکہ اس راقم کی پیشگوئی کا فقرہ سمجہنا چاہئے اور جو طالب حق اور صاحب عقل یہان قادیان مین آکر ان بناوٹی اور ناواقف از علم گواہون کو دیکہے گا اُسپر ملہم صاحب کی کاستانی وراست بیانی بن دعن ظاہر ہوجاویگی گو اس کارسازی سے مصنف صاحب کو اُنکے مشیرون ومریدون نے ہرچند سمجہایا کہ اس بناوٹی کارروائی سے ضرور خلل واید ہوگا اور کئی طرح کے شکوک وشبہات پیدا ہوجاوینگے سلازم ہی کہ اہل تحقیق واہل علم سے بہی ایک معزز ومعتبر آدمی معاہدہ مین شامل کیا جاوے مگر مرزا صاحب نے کسی کی نہ مانی - کیونکہ وہ تو جانتے ہین کہ من آنم کہ من دانم - میر عباس علیشاہ لدہانوی وغیرہ معاونان اس محکمہ نے اوائل براہین احمدیہ مین اس قدر سعی وکوشش کی ہی کہ قطع النظر ترغیب وہی روپیہ ساعدو بہا دون بہون

غریب آدمیون سے بھی پیسہ پائی تک نہین چھوڑا اور کئی ایک بیوہ عورتون کو ترغیب و تحریک دیکر چھلہ مُرکی ڈنڈی تک اُتار لیا ہی اور یہانتک کہ طوائفون کا مال بھی جسکو قطعی حرام سمجھتے ہین براہین احمدیہ کی اشاعت امداد مین حلال طیب متصور ہوا ہی۔ خدا معلوم کہ اس متعصب کارروائی کی امداد مین روپیہ دینے سے کس طرح کا ثواب ہوگا ۔

ششم اہل اسلام و اہل ہنود سکنائے قادیان و قرب و جوار قسمیہ بیان کرتے ہین کہ ہمنے آجتک کبھی شاہدہ الہام وغیرہ کا نہین کیا اور نہ کبھی کسی الہام کا بپایہ اثبات پہنچنا سُنا یا دیکھا ہی اور گواہان مندرجہ کتاب بھی تکذیب اثبات الہامات کی بیان کرتے ہین؟ اگر اُنسے ہاہمی لین دین اُنکی عام اشاعت کا ذرہ مرج ہے ۔

ہفتم سکینی و فروتنی و غربت و تذلل و تواضع کا دعوی بھی سراسر خلاف ہی ۔ اگر سکینی ہوتی تو دس ہزار روپیہ واسطے اُڑانے کی شرط پیش باندھتے اور فروتنی ہوتی تو ذرہ رنج اور غصہ ورنہ ہوتے اور غربت کے واسطے لازم تھا کہ تعمیر مکان مخلوقات کا روپیہ ضائع نہ کرتے ۔ اور چوبارہ سے باہر نکلکر اصلاح خلق پر مستعد ہوتے ۔ تذلل و تواضع کا یہہ حال ہے کہ اکثر سایلون کو جبر سے نکالا جاتا ہے ۔

اسلیے بہ نیت خیر اندیشی مخلوقات یہہ اشتہار عام مشتہر کیا جاتا ہے کہ سب لوگ مطلع ہوکر دھوکہ میں نہ پڑین اور جو اس پر زیادہ شوق رکھتے ہین اُنکو لازم ہی کہ بنظر تحقیق و انصاف آزما دین کیونکہ

واعظان کین جلوہ بر محراب و منبر میکنند * چون بخلوت می روند آن کار دیگر میکنند

عجب پیدا ہوئی صاحب ولایت * نہین اثبات کی دیتے روایت * جو ملہم بنکے دنیا لوٹ کہائے * کرامت ایک ہرگز نہ دکہائے * جب تحقیق حق کی جستجو ہو * مخالف بے یقین کہتے ہین اُسکو *

ہمین ضد و تعصب سے نہین کام، فقط چاہتے ہین ہم تحقیق الہام

المشتہر

مرزا امام الدین رئیس قادیان برادر مرزا غلام احمد صاحب ۔ بقلم خود

۱۳ اگست ۱۸۸۵ء

(۲) مطبوعہ شفیق ہند پریس لاہور

اشتہار

کفر ٹوٹا خدا خدا کرکے

ناظرین اشتہار اس بات سے بخوبی آگاہ ہونگے کہ ایک شخص مرزا غلام احمد نامی ساکن قصبہ قادیان کے وہم میں عرصہ سے اس قسم کی دھن سمائی ہے کہ الہام و خوارق عادات کے ساتھ میری بھی درگاہ ایزدی میں رسائی ہے رب العرش مجھکو اسرار غیبیہ و نقاط مخفیہ سے ہمیشہ آگاہ کرتا ہے اور انتظام عالم کے بھی احکام میرے ذریعہ صادر ہوتے ہیں انبیائے بنی اسرائیل سے اپنا رتبہ مسیح سے کم نہیں جانتے ہیں اور مسلمانان موجودہ شکوہ کاران زمانہ سے اپنا نظیر کسیکو نہیں گردانتے اول آپ نے باوجود قرضدار ہونے کے دعوی کیا کہ جو کوئی میری کتاب براہین احمدیہ کا جواب دیوے وہ دس ہزار روپیہ کا انعام پاوے۔ گر وہ تین سو دلیل والی کتاب پختہ طور سے سنا گیا ہے کہ باوجود گذر جانے آٹھ نو سال کے ابھی تک مرزا صاحب نے تصنیف نہیں فرمائی اور نہ چھپوائی۔ مگر اتفاق اسی دام تزویر کے ذریعہ دس بارہ ہزار روپیہ مسلمانوں سے کما لیا۔ مگر مال حرام کی بجائے حرام ہوا نا ضرور رہا کہ تھوڑے دنوں کے عیش و عشرت سے وہ روپیہ اڑا دیا۔ براہین احمدیہ کا جواب تکذیب براہین احمدیہ تیار ہو کر ماہ اکتوبر ۱۸۸۷ء کو گورداسپور میں انکو سننے کے واسطے بلایا گیا۔ مگر بسبب دہریت غصہ نے انکے دل کو سیاہ کر دیا جس سبب سے انہوں نے بالکل سنا و نہ سمجھا تھوڑے عرصہ کے بعد جب وہ روپیہ اڑا چکے تو ایک اور واہی ہیچ پھیلایا کہ جو میرے پاس قادیان میں آن کر ایک سال تک رہے وہ ضرور آسمانی نشانات و معجزات دیکھکر اسلام سے مشرف ہوگا ورنہ دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے ایک سال کا ہرجانہ و جرمانہ دیوینگے اسپر اول منشی خط و کتابت شروع کی جو پچھلے سال آفتاب پنجاب و کوہ نور وغیرہ اخبارات میں طبع ہوئی ہے جس سے ناظرین مرزا صاحب کی ابلہ فریبی بخوبی جان گئے ہونگے۔ بعدہ منشی اندرمن صاحب سے بھی انہوں نے وہی حکمت عملی کی اور ان کی کسی شرط کو منظور نہ کیا بلکہ ایک جعلی و فریبانہ اشتہار بطور درخواست ہندوان قادیان سے لکھا کر انکے پاس بھیجا اور اخباروں میں چھپوایا جسپر آریہ ہندو نے مطلع ہو کر ایک ٹریکٹ

"اُن کید قادیان عظیم" چھپوا کر عام مشتہر کر دیا کہ یہہ مرزا صاحب کا سراسر فریب ہے ہمنے منشی اندرمن
کو نہین بلایا پہر مرزا صاحب ایک اَور چال چلے یعنے دس ہندوان محض ناخواندہ سکنائے قادیان کے نام سے ایک
درخوہست اپنے نام لکھوائی کہ ہم طالبانِ حق ہین ہمکو آپ آسمانی نشانات بتلادین - اور خود ہی نیچے ایک اقبالنامہ
تحریر کیا کہ ہمین اس جماعت عشرہ کی درخوہست منظور ہے اور اپنے چند فضلہ خور مسلمانونکو گواہ لکھکر اعلان
چہپوا دیا جس کارسازی پر اہل ہنود نے مطلع ہوکر اعلان کا بُطلان چہپوایا جو شائقین کے مطالعہ مین آیا ہوگا اور
جسکا علیحدہ ٹریکٹ "قادیان کے دس ہندوان کی کارسازی اور مرزا غلام احمد کی افترا پردازی" کے نام سے
طبع ہو چکا ہے غرضکہ مرزا صاحب نے ایکسال رہنے کی شرط کو بھی مبلغان کے نادار ہونے کے سبب سے حیلہ حوالہ
دغصہ و فریب سے ٹالدیا - لاچار بندہ دو ماہ قادیان مین رہکر اور آریہ سماج استہارات کرکے یہان سے چلا آیا - اب ایک
اور فریب سوچا کہ حضرت کو اس نیازمند اور منشی اندرمن صاحب کی وفات و حیات و شادی و غمی کی نسبت الہام
ہوئے ہین مگر ہمین بتلاتے ہین جبتک کہ ہم اُن کو اجازت نہ دیوین منشی اندرمن صاحب کا حال مجھے معلوم
نہین مگر مینے انکو تحریری اجازت نامہ ارسال کر دیا جسپر ابتک کچھہ انکشاف نہین ہوا - کہ خیر الماکرین سے مرزا صاحب
کو کیا الہام ہوا ہے - خیر اسیطرح مرزا صاحب کو یہہ بھی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو الہام ہوا تہا کہ تمہارے گھر مین ایک لڑکا
عمنوائیل نام پیغمبری کی صفات والا مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزول
من السماء جسکا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا عنقریب آتا ہے اُسکو مقدس
روح دی گئی ہے وہ نور اللہ ہے ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونیوالا ہے جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہین کر سکتا -
چونکہ ان دنون مرزا صاحب کے ہان حمل کا اشتباہ تہا جسکا حال سو نیازمند بھی آگاہ تہا مرزا صاحب کو چونکہ حکیم
ہین قیاساً خیال کیا ہوگا اور بظاہر مردم فریبی کو الہام پیشگوئی و متابعت رسول و بشارت جبرئیل وغیرہ ناموں سے
نامزد کرکے چہپوا دیا مگر ڈہول ہر ایک کے آگے آتا ہے اور جہوٹے دعوے سے ہر ایک دانا پشیمانی اٹھاتا ہے ؎
ہر کہ گردن بدعوی افرازد * خویشتن را بگردن اندازد - آج ایک معتبر رئیس قادیان کے خط سے معلوم ہوا کہ
مرزا صاحب کے گھر مین ۱۵ اپریل ۱۸۸۶ء کو بجائے عمنوائیل کے عمنوئیلہ دختر انبالہ مین پیدا ہوئی اور مرزا صاحب
کو خط بھی آگیا ہے - پس اے ناظرین مبارک ہو کہ جہوٹ کا ناش اور ست کا پرکاش ہوا - مرزا صاحب کے چاہئے

فٹ نوٹ دیکھو اعلان نمبر ۴ صفحہ ۳۳۵ -

کہ آئندہ ایسے جھوٹے دعووں سے باز آ دین اور خدا کے نام پر الزام لگانے سے شرما دین۔ مورخہ ۲۵- اپریل ۱۸۸۶ء

المشتـــــــــــــــــــــــہر

پنڈت لیکھرام پردھان آریہ سماج پشاور سرحد۔

(۳) مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر

اشتہار واجب الاظہار

اے ناظرین ہماری اس تحریر کو ذرا غور سے پڑھنا اور جو اس تحریر کے شایع کرنے سے ہمارا اصلی منشا ہے اسکو بخوبی سمجھنا۔ شک نہیں کہ انہین صاحبون کو ہماری یہہ تحریر پسند ہو گی جو منصف مزاج اور محقق مزاج مین خواہ کسی ملت کے ہون۔ یہہ بھی یاد رہے کہ ہمکو کسی قوم یا خاص کسی شخص کے ساتھہ بغض و عداوت نہین۔ بلکہ ہم اپنے دوست مرزا غلام احمد صاحب کے مقابلہ مین اشتہار شایع کرنا موجب شرم کا سمجھتے ہین۔ مگر کیا کیا جائے۔ یہہ انکی ہی ناعاقبت اندیشی کا نتیجہ ہے حقیقت مین ہمارے دل کو اس اشتہار کے شایع کرنیسے اسقدر رنج اور تکلیف اور بوجھہ ہے۔ جو بجز ذات حقیقی کے غیر نہ جانتا ہو گا۔ مذکورہ بالا فقرات کی تصدیق ذیل کی عبارت سے ہو جائیگی۔ ہمارا مطلب محض راستی کے ظاہر کرنیکا ہے کیونکہ ہمنے معلوم کر لیا ہے کہ ہمارے خاموش رہنے سے راستی کا خون ہوا جاتا ہے اور ایک قوم متاز پر مخالف قوم کی طرف سے بزعم خود حجت قایم ہوتی جاتی ہے۔ اسلئے ایسے نازک موقعہ پر شہادت کا اخفا کرنا یا واقعہ کے برخلاف بیان کرنا سخت گناہ ہے حالت پیش آمدہ دیکھکر خود ناظرین جان سکتے ہین کہ ایسے وقت پر شہادت مین پس و پیش کرنا یا خاموش رہنا کبیرہ گناہ نہین تو اور کیا ہے کیونکہ اسکا صدمہ ایک قوم اور گروہ پر پہنچتا ہے نہ واحد جان پر۔ اور سوائے اسکے ہمدردی اور خیر خواہی سے بھی بعید ہے کیونکہ ایک تو مرزا صاحب اپنی اوقات الہام اور خرق عادت کے دعوے مین جسکا ثبوت پہونچانا ایسا محال اور ناممکن ہے جیسا کہ غرب سے آفتاب کا طلوع ہونا۔ صرف کر رہے ہین۔ دوسرا لوگون کو تکلیف دے رہے ہین۔ کیونکہ دور دراز سے صعوبت سفر اور ہر ایک طرح کا ہرج اٹھا کر لوگون کا آنا اور تمنائے دلی سے محروم اور نامراد ہو کر واپس جانا کسقدر

موجب تکلیف طبیعت حق پسند کا ہوتا ہے۔ اب ہم اصل مطلب کیطرف رجوع کرتے ہین تخمیناً مدت بارہ یا چودہ
سال سے ہم دونون کو مرزا غلام احمد صاحب (مؤلف براہین احمدیہ) سے ملاقات حاصل تھی اس عرصہ مین شاید
ایسا دن کوئی گذرا ہوگا۔ جو تین چار مرتبہ اُنکے پاس آنا جانا نہ ہوا ہو۔ خویش و بیگانہ سے کوئی شخص ہمکو اونکے
برابر عزیز نہ تھا اور ہم اونکی بہت عزت اور تعظیم کرتے تھے۔ ہان وہ بھی ہمین اپنے عزیزون سے زیادہ عزیز سمجھتے تھے
قریباً عرصہ چھ سات سال کا ہوا ہوگا یا غالباً وہ وقت تھا کہ جب بعض اخبار نویس خوشامد پسند ون نے خلیفہ
صدیق حسن صاحب بھوپالیہ کو مجددی کا خطاب دیدیا تھا حکیم مولوی محمد شریف صاحب
کلانوری (حال وارد امرتسر) نے جو مرزا صاحب کے بڑے دوست ہین ہم دونون کے سامنے مرزا صاحب کو یہہ
صلاح دی یا یون کہو کہ پٹی پڑھائی یا کسی طرز اور کنایہ سے کہا جسکا لب لباب یہی تھا کہ آپ مجددی کا
دعوے کرین کیونکہ اس زمانہ مین بھی کوئی مجدد ہونا چاہئے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم محمد شریف صاحب کی اُسوقت
کی گفتگو نے مرزا صاحب کے دلمین بہت سا اثر پیدا کیا جسکا نتیجہ آج ظاہر ہے حکیم صاحب کا یہہ فرمانا ہی تھا کہ
مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کا مسودہ بنانا شروع کر دیا۔ اور اخبارون مین اشتہار دیدئیے۔ اور جا بجا خطوط روانہ
کردئے۔ خوابون کی تعبیر کا شوق ابتداہی سے مرزا صاحب کو رہا ہے یہانتک کہ خوابنامہ مرزا صاحب کے
سرہانے پر ہی رکھا رہتا ہے۔ اکثر موقع آمد و رفت مین ایسا ہوا کرتا تھا کہ مرزا صاحب کی خوابین سُنتا اور اپنی خوابین
سناتا اور تعبیر نامہ سے تعبیر دیکھتا۔ رفتہ رفتہ مرزا صاحب نے مکاشفہ اور الہام اور خرق عادت کا دعوے شروع کیا
جبکہ کچھ مسودہ براہین احمدیہ کا تیار ہوا۔ تو مجھ شرمپت رائے اور ملاوامل پر شہادت الہام کا بُہتان لگا دیا اور
براہین احمدیہ مین نام جڑدیا اور ہم بھی بسبب کسی مصلحت کے آجتک خاموش رہے۔ اور ہماری خاموشی کو
مرزا صاحب آج سرمہ چشم آریہ مین شق القمر کے بارہ مین سند اور نظیر پیش کرتے ہین ہم وہ سند
اور نظیر دیکھکر حیران ہوگئے اور ہمپر زیادہ کُھل گیا کہ اسلام کے پیشواؤن اور پیغمبرون کا یہی قاعدہ چلا آیا ہے جو مرزا صاحب
نے اختیار کیا ہے سچ ہے۔ کفر گیرد کاملے ملت شود۔ کاش ایک الہام سے بھی ہماری تسلی کی ہوتی تو بھی ایک
بات تھی اور ہم یہ بھی بیان کردیتے ہین کہ گواہون مین نام درج کرنے کے وقت مرزا صاحب نے ہمارے سے
بالکل صلاح و مشورہ نہین کیا ورنہ ہرگز ایسا نہ ہوتا۔ اُنہون نے تو رونق کتاب کو مدنظر رکھا یا دل مین

یہہ خیال کرلیا ہوگا کہ یہہ مجہہ سے ہین اور مین ان سے ہون کیا میرا کہا نہ مانینگی؟ اب سب کچھہ ناظرین کے آگے دہر دیا ہی خواہ جہوٹھے کو گہر تک پہنچا مین یا نہ پہونچا مین مگر اتنا تو ضرور ہوگا کہ صاف باطن اور نیک نہاد الہام اور خرق عادت کے دعوی کی حقیقت بخوبی تاڑ جائینگے۔ اور واضح ہو وہی کہ شہرت رای ہی کیطرف سے ایک رسالہ بعد طبع ہونے سراج منیر کے شایع ہوگا جسمین تردید اسلام اور مرزا صاحب کے الہامات کی سب کارروائی درج ہوگی۔ فقط ۴۔ نومبر ۱۸۸۶ء

المشتہر

ملاوامل از قادیان ضلع گورداسپور

(۴)

مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر

اعلان کا بطلان

جو اشتہار کہ مرزا غلام احمد ساکن قادیان نے ہم لوگونکی نسبت بدین مضمون کہ یہہ لوگ صدق دل سے مذہب اسلام کی صداقت و الہام و کرامات وغیرہ دیکھنے کے لئے ایک برس تک درخواست کرتے ہین چہپوا کر مشتہر کیا ہی چونکہ وہ سراپا بے بنیاد ہی اس لئی عام لوگون کو دہوکہی سے بچنے کے واسطے واضح کیا جاتا ہی کہ ہم مین سی پنڈت بہارا مل و لچہمن داس و پنڈت نہال چند و سنت رام و فتح چند و پنڈت ہرکرن جنکے نام اُس خط مین درج ہین بالکل علم فارسی و اردو سے محروم مطلق ہین و لچہمی رام و تارا چند و بیجناتھ و بشنداس ولد ہیرانند تہوڑا سا پڑہے ہوئے ہین اور کوئی ایسا نہین ہے جو اس خط کے مساوی یا کم و بیش مضمون بنا سکے یا لکھہ سکے بلکہ ہم مین اتنی طاقت بہی نہین ہے جو اس مضمون کو بخوبی سمجہہ سکین۔ اُس مضمون کے سمجہنے کے لئے بہی مڈل انٹرینس کی لیاقت درکار ہی وہ مضمون مرزا صاحب کا سراپا خود تراشا ہوا ہے۔ اور ہمکو منت و سماجت سی اپنی چوبارہ یعنی بالاخانہ مین متفرق طور پر بُلا کر ایک کاغذ پر اس منشا سے دستخط کرائے کہ حرام (الہام) تبلایا جاویگا۔ تم گواہ رہنا نہ ہمکو الہام کے معنے آتے ہین نہ تبلائی گئے تہے۔ نہ ہمکو وید مقدس کے سوا کسی کتابی الہام یا انسانی الہام پر اعتبار ہے چونکہ ہمکو مضمون خط المشہور اعلان مشتہرہ مرزا غلام احمد

سے پہلے آگاہی نہیں تھی اب جو ہمنے اُسکے مضمون سے بخوبی اطلاع پائی اور اُسکے مطالب سے واقفیت حاصل کی تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بالکل مرزا صاحب کا طبعزاد ہے۔ ہم وید مقدس کے سوا کسی اور الہام کے طالب صادق نہیں ہیں چونکہ مرزا صاحب کی کارروائی ہماری پر موبمو ظاہر ہے اور نہ مرزا صاحب کو نہ ہمکو ایک دم بھر زندگی کا اعتبار ہے۔ اسواسطے بیہودہ طور پر ایک سال تک اسطرح کے خام خیال پکانا اور لوگوں کو دہوکھے کے جال میں پھنسانا ہمیں منظور نہیں آگے مرزا صاحب جانیں اور اُنکی آمدنیات و اخراجات کی الہام جانیں اب جسی روح کو تاریکی میں ڈالنا ہو اور بناوٹی الہام سے دُنیاوی کاروبار چلانا ہو ہم اُسکو مرزا صاحب کے حوالہ کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ پرمیشر اسطرح کے فرضی الہاموں سے ہندو بھائیوں کو بچاوے۔

العبد	العبد	العبد	العبد	العبد
پنڈت نہال چند	پنڈت بہاری لال	سنت رام	لچھمی رام بقلم خود	بیج ناتھ برہمن بقلم خود
العبد	العبد	العبد	گواہ شد	گواہ شد
بسنداس کھتری	بسنداس برہمن	فتح چند کھتری	ہرکرن برہمن	لچھمن داس بقلم خود — سیلارام بقلم خود

تمت الکتاب

قطعہ تاریخ کتاب تکذیب براہین الاحمدیہ از نتائج طبع عالی سخنور بیمثال مولانا جلالی صاحب زاد الطافہ

اغوائے دیو نفس است الہام قادیانی — پر کذب و مکر و آز است اعلام قادیانی

ختم رسل چو گردید پس دعوی رسالت — بشکست از شریعت اسلام قادیانی

از فریب تصنیف کرد احمدی براہین — گر تار و پود کید است آن دام قادیانی

تکذیب آن براہین شد زین کتاب صادق — زائل شدند و باطل اوہام قادیانی

از وحی دانش آمد تاریخ این صحیفہ

طشت ریا در افتاد آن بام قادیانی

۱۸۸۷ع

نور افشان - ۱۵ - مارچ ۱۸۸۸ء کا ریویو

ضمیمہ تکذیب براہین احمدیہ

مصنفہ

پنڈت لیکھرام صاحب اڈیٹر اریہ گزٹ فیروزپور دین کی غیرت ایک ایسی غیرت ہے ۔ جسکے برابر دنیا مین انسان کو کسی اَور بات کے لئے ہنوگی ۔ اور یہ کسی خاص انسان پر موقوف نہین ہے ۔ شاہ سے لیکر گدا تک سب اسمین جکڑے ہوئے ہین ۔ اگرچہ ہزارون ادیان دنیا مین ہین ۔ اور یہہ بہی اظہر ہے ۔ کہ سب راستی پر نہین ۔ تاہم ہر ایک اپنے مذہب کیلیے غیرت مند ہوتا ہے ۔ ہندوستان مین سب سے نکمی ذات کے لوگ بہنگی گنے جاتے ہین ۔ مگر انکو بہی اپنے دین کی ایسی ہی غیرت ہے ۔ جیسے سلطان روم کو محمدی مذہب کی ۔ اور دیانندیونکو ویدون کی ۔ اگرچہ اس غیرت کے لئے کوئی کسیکو مطعون نہین کر سکتا ۔ تاہم بعض دفعہ یہہ غیرت انسان کو صداقت و بطالت مین امتیاز نہین کرنے دیتی ۔ چنانچہ ہم دیکہتے ہین کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کس زور و شور کی غیرت سے محمدی دین کا تنزل دیکھکر براہین احمدیہ (جسکو وہ اپنے زعم مین الہامی بہی قرار دیتے ہین) لکہی ۔ اور ہزارون اشتہار دنیا کے ہر ایک حصہ مین بہیجے ۔ اور دعوت دین محمدی کی کی ۔ صرف اسی پر اکتفا نہ کرکے دسہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار بہی دیا ۔ دسہزار روپیہ تہوڑا نہین ہوتا ۔ مگر کسی نے مرزا صاحب کی تحریر کا جواب نہین دیا ۔ اس غرض سے کہ دسہزار روپیہ انعام پاتے ۔ بلکہ صرف اپنے دین کی غیرت سے ۔ مرزا نے نہ صرف دین محمدی کو منجانب اللہ ثابت کرنیکی کوشش کی ہے ۔ بلکہ دیگر ادیان پر سخت حملے کئے ہین ۔ اور کوشش کی ہے ۔ کہ سب دیگر مذاہب فضول اور انکی کتابین ردی سمجھی جائین ۔ اور یہہ نتیجہ صرف اسی بجا غیرت کا ہے جس سے کہ حق و باطل کی امتیاز نہین رہتی ۔ اگرچہ مرزا نے اس قدر ممندرہ

کی لہرون کی مانند جوش وخروش کیا - مگر آخر کیا ہوا -

بہت شور سنتے تھے پہلو مین دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

جو اعتراض اور حملے انہون نے مسیحی دین پر کئے - جنکو وہ اپنے زعم مین لاحل سمجھتے تھے کسطرح ہمارے فاضل پادری ٹھاکرداس صاحب نے اُنکی دھجیان اُڑائی ہین - کہ مرحبا - مخالف بھی دیکھکر صاد کرتا ہے - وہ سب کچھ ناظرین نورافشان جانتے ہین ۱۸۸۵ء ۱۸۸۶ء کے نورافشان مین وہ شایع ہوتے رہے - ایسے تحقیقی جواب کہ آجتک مرزا نے چون بھی نہین کی - ہمین مرزا کی حالت پر افسوس آتا ہے - کہ جسطرح اُنکو مذہب کی غیرت تھی اور غالباً اب بھی ہوگی - اپنی زبان کا پاس مطلق نہین - کہان دس ہزار روپیہ کا انعام اور کہان پہ سے پہوٹی کوڑی بھی نہ نکلی - لیکن طالبان حق جان گئے ہین کہ یہ صرف مرزا کے دکھلانے کے دانت تھے - ورنہ براہین احمدیہ کے اُن دلایل کی تردید جو مذہب عیسوی کے رد مین تھین پادری صاحب موصوف نے کماحقہ کردی -

اسوقت براہین احمدیہ کے دوسرے حصہ کی تردید ہمارے پاس آئی ہے - جو مرزا صاحب نے ویدون پر خامہ فرسائی کی ہے - اس کتاب کا نام زیب دہ عنوان ہے - ناظرین کو خیال رکھنا چاہئے - کہ ہم عیسائی ہین - اور ثالث ہوکر ہردو کے دلایل پر غور کرکے اپنی رائے دیتے ہین - کیونکہ ہمارے واسطے دونون برابر ہین -

ہمنے اس کتاب کو شروع سے لیکر آخر تک دیکھا ہے - اور بغور دیکھکر جابجا نوٹ بھی دئے ہین پنڈت لیکھرام صاحب نے اس مین کمال کیا ہے اول مرزا کے اعتراض کا جواب بہت خوبی کے ساتھ ویدون سے دیا ہے - جہان ویدون سے جواب دیا ہے - وہان ویدون کے اصلی منتر بھی نقل کئے ہیں - اور جابجا مرزا صاحب کو ایسی ڈانٹ دکھلائی ہے - کہ مرزا بھی کیا یاد کریگا - سکہ وہ پادری

ٹھاکر داس صاحب کی تحریر عاجزانہ محققانہ نہ سمجھیگا - بلکہ جابرانہ اور الزامانہ -

اول لفظ آریہ پر بحث ہے - پھر آریوں کی قدامت کا جھگڑا تواریخ سے فیصل کیا ہے -
صفحہ ۱۴ پر تواریخ کے حوالہ سے پنڈت صاحب لکھتے ہیں کہ پرمیشور سب عالم کا خالق ہے -
تو اب ہم کہتے ہیں کہ جبحال پرمیشور خالق ہے - اور ویدوں سے یہ بات ثابت ہے -
تو عالم انادی نہ ہوئے - چلو انادی کی ٹانگ ٹوٹی -

صفحہ ۱۷ پر مرزا کا یہ اعتراض ہے - کہ "بہ ہیئت مجموعی کسی قدیم ہندو مذہب میں نہیں
پائے جاتے" - اس کا جواب پنڈت صاحب سے کچھہ نہیں بن آیا - سوائے اسکے کہ حضرت آپکا
سوال سراپا غلط بلکہ وہم وخیال ہے !

مادہ اور روحوں کے انادی ہونیکی نسبت جو بحث ہے اگرچہ وہ مرزا کے اعتراضونکی
کافی تردید ہے - مگر ہماری رائے مین کچھہ کمزور دلایل ہیں -

ہر فرعونے را موسیٰ کی مثال یہان خوب صادق آتی ہے جس طرح مرزا صاحب نے
ویدوں پر حملات کیئے - پنڈت صاحب نے وہ الزامی جواب دیئے ہیں کہ قرآن کا
کہیں پتہ بھی نہیں لگتا - اور صرف یہی نہیں کہ الزامی جواب ہی پر اکتفا کیا ہے بلکہ
مرزا کے دعوے کو پورے طور پر رد کیا ہے - کہ جو الزام وید و پر مرزا لگاتا ہے -

---

لہ وہان ایسی عبارت نہیں - بلکہ اسطرح ہے - "اور اسی نے سب عالم پیدا کئے ہیں"
سب عالم پیدا کرنے سے جو پرکرتی کو مختلف شکل مین تبدیل کرنیسے مراد ہے نیستی سے ہستی کیطرح پائی
نہیں جاتی - اور نہ مختلف طرح کی کروں کی شکلوں کو ہم انادی مانتے ہیں - بلکہ پرکرتی کو -
قصور معاف - یہ آپکی کچھہ سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے

لہ - حضرت ہم ہندو لفظ اور ہندو مذہب کو صحیح نہیں مانتے بلکہ ایک قسم کی
گالی جانتے ہیں - ویدو شاستر کے خلاف ہونیکے سبب ہیں - اسکی قدامت سے انکار ہے
اصل میں آریہ اور آریہ دہرم درست ہے اور وہی قدیم ہے - شاید کسی اتفاق سے آپنے
اس تحریر پر غور نہیں فرمایا - اور مطلب اصلی کو نظر انداز کیا -

ویدون پر نہین بلکہ قرآن اونکا مصداق ہے چنانچہ قرآن کی سورتون کی سورتین
نقل اور ترجمہ کردی ہین۔

صفحہ ۴۴ پر پنڈت صاحب نے بہت ہی سختی سے لکہا ہے۔ اول تو مرزا کو نی لف
بدبین۔ کوتاہ اندیش۔ جفاکیش وغیرہ لکہا ہے۔ یہ یون ہی لکہا ہے۔ کہ بالفرض والتقدیر
اگر آپ کا نبی پیدا نہوتا۔ تو ہمارا کیا ہرج تہا۔ کروڑون خون نہ ہوتے لاکھون لونڈی غلام
نہ بنتے۔ کروڑون گہر تباہ نہوتے۔ اور نہ ملک کا ستیاناس ہوتا۔ وغیرہ۔

صفحہ ۵۰ سے ۴۸ تک قرآن اور ویدون کا مقابلہ کیا ہے۔ ایکطرف قرآن کی آیتین اور دوسری
طرف ویدمنتر نہایت خوبی سے موازنہ کیا ہے۔ پنڈت صاحب کی لیاقت پر ہم بھی ساد
کرتے ہین۔ کہ آریہ ہوکر قرآن کی اسقدر واقفیت حاصل کی۔

صفحہ ۶۰ و ۷۰ مین پنڈت صاحب نے محمدیون کے اس دعوے کی کہ فاتوبسورۃ کا
ایسی عمدہ تردید کی ہے۔ کہ ہم نے آجتک کسی کتاب مین نہین دیکہی۔ اور نہ کسی
عیسائی سے سُنی۔ اور نہ خیال مین آئی۔ پنڈت صاحب لکہتے ہیں کہ محمد صاحب نے
اہل مکہ کی خاطر لات وعزیٰ کی تعریف اسطرح کی کہ تلک الغرانیق العلیٰ وان شفاعتہن
لترتجی۔ لیکن کچھ عرصہ بعد محمد صاحب نے اس آیت کو منسوخ کردیا۔ یہ کہکر کہ شیطان
نے اُنکے منہ مین ڈالدی۔ خدا کیطرف سے نہ تھی۔ پنڈت صاحب کہتے ہین کہ بس
فاتوبسورۃ کا جواب کافی ہوگیا۔ کہ شیطان نے ایک آیت بنادی۔ اور وہ آجتک
قرآن مین موجود ہے۔ اور محمدیون نے اسکو تسلیم کیا ہے اوسکی عزت بھی ویسی ہی
ہے۔ پس جبحالکہ شیطان بنا سکتا ہے۔ اور اُسنے بنادی۔ اور آجتک قرآن مین موجود
اور محمدیون کا ورد ہو رہی ہے۔ تو قرآن کوئی بے نظیر کتاب نہ ٹھہری فاتوبسورۃ کا دعوے
بالکل باطل ہوگیا۔

بعض جگہہ پنڈت صاحب نے نئی عربی آیتین بھی گہڑی ہین۔ چنانچہ صفحہ ۸۹ مین ہے

انا انزلنا قریبا من القادیان اور صفحہ ۱۰۲ مین ہے سب القادیان من النواحی
جو رہ اسفو بیاد مراد گورداسپور)

ہم اس کتاب مین سے کیا کیا بیان کرین - یہ تو شروع سے لیکر آخر تک دیکھنے
کے قابل ہے - قرآن کا الہامی ہونا اور محمد صاحب کا دعویٰ نبوت رد کرکے لکھا ہے کہ
جب وہ نہین تو مرزا کہان سے پیغمبر پیدا ہو گئے -

الہامات و معجزات مرزیہ کا بھی خوب ہے خاکہ اڑایا ہے اور ایسے تمسخرانہ پیرایہ مین بیان
کیا ہے - کہ ہنستے ہنستے لوٹ ہو جاؤ - صفحہ ۱۰۱ مین مرزا کی ایک خواب نقل کی ہے جسپر
مرزا اپنا فخر ظاہر کرتا ہے - کہ خواب مین مسیح کے ساتھ ایک برتن مین روٹی کھائی -
پنڈت صاحب کہتے ہین - کہ یہ تو کوئی فخر کی بات نہین - اور پھر خواب مین یہودا اسکر
یوطی نے بھی کھائی تھی - اُسی صفحہ مین لکھا ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہین - کہ مین نے
براہین احمدیہ کے بنانے کی اجازت خدا سے پائی - پنڈت صاحب کہتے ہین - کہ
یہ صلاح کشن سنگھ نے دی تھی - کیا وہی آپکا خدا ہے -

صفحہ ۱۹۶ سے ۲۱۰ تک محمدیون کے فرقون کا وہ خاکہ اُڑایا ہے - دیکھنے پر منحصر ہے -
صفحہ ۲۱۰ سے ۲۲۵ تک قرآن سے نہایت خوبی کے ساتھ مسئلہ تناسخ کا ثابت کیا ہے -
صفحہ ۲۲۵ سے ۲۳۶ تک سنسکرت کی فضیلت بیان کی ہے -
صفحہ ۲۳۷ سے ۲۶۱ تک قرآن کی تعلیم کا فوٹو بڑی خوبی اور اعلیٰ لیاقت سے اُتارا ہے -
صفحہ ۲۶۳ سے ۲۷۷ تک سوامی دیانند کی نسبت مرزا کی اعتراض کا جواب دیا ہے -
صفحہ ۲۷۷ سے ۲۹۵ تک محمد صاحب اور سوامی دیانند کا مقابلہ کیا ہے - ناظرین
ضرور ملاحظہ فرماوین - ہم اپنی رائے اسپر دینا نہین چاہتے - شاید ہماری تحریر کسی
سال کے لئے گران گذرے -
۳۳۶ صفحہ پر اس کتاب کو ختم کیا ہے - بہت محنت اور لیاقت سے کام لیا ہے -

دینی معلومات خوب ہین مصنف نے بڑی کوشش کی ہے - کہ سواے دین محمدی
کے کسی اور دین پر حملہ نہین کیا - اگرچہ بعض باتین دین محمدی اور عیسوی کی آپسمین ملتی
جلتی ہین - مصنف نے بعض جگہہ وقت اوٹہاکر عیسایون سے کنارہ کرکے صرف محمدیون
ہی کو لتاڑا ہے - صرف ایک الزام پنڈت صاحب پر ہم لگاتے ہین - کہ الزامی جواب نہایت
سختی سے دئے ہین - ذرا رحم اور نرمی کو نہین برتا -

تکذیب براہین احمدیہ اگرچہ دینی جہگڑے کی کتاب ہے مگر ایسی مزیدار ہے -
اگر اوسکو پڑہنا شروع کرو - جبتک ختم نہ کرلو ہرگز ہاتہہ سے چہوڑنے دل نہ کریگا - ایک عمدہ
ناول ہے قابل دید براہین احمدیہ کی اچہی تردید ہے - جن کو ہر قسم کے مذاہب سے دلچسپی ہو
وہ ضرور اسکو منگوا کر دیکہین مصنف کے پاس درخواست کرنے سے عمر قیمت پر ملسکتی
ہے - محصول اس سے علاوہ ہے -

ریویو نمبر ۱

لکہنے کے بعد اڈیٹر صاحب کو کسی متعصب پادری کی تحریر نے ریویو نمبر ۲ پر نور افشان
۱۲ مارچ ۱۸۸۸ع مین مجبور کیا - جس مین اونہون نے عیسائی اعتقاد کے مطابق ہماری
کتاب کے چند مقامون پر اعتراض کئے - ہم فضول عبارت کو ترک کرنا مناسب سمجہتے
ہین - کہ اونکے تمام اعتراضون کے جواب دین -

اعتراض نمبر ۱ تکذیب صفحہ ۱۲ - مین لکہتے ہین کہ دنیا کے تمام علوم کا مخزن آریہ قوم
ہے امریکہ کو آریہ گئے تہے - کیسے جہوٹہہ اور خرافات باتین ہین -

جواب - پادری صاحب یہ جہوٹہہ نہین بلکہ بالکل راست ہے - آریہ قوم درحقیقت
پہلے زمانہ مین جنگ مہابہارت تک تمام علوم و فنون کی عالم و فاضل گذری ہی وہ امریکہ ضرور گئی تہے - صدہا
نشان اونکے ابتک وہان موجود ہین اونکی کتابونکی علاوہ صدہا فضلا غیر مذاہب اس امر کے شاہد ہین جیسے ہمبولٹ اسنڈ وسولیٹر

ان انشنٹ امریکا - انگریزی مطبوعہ کلکتہ - اور گیان پروانی تیتر کالاہور - اور بائیبل
ان انڈیا مطبوعہ نیویارک - امریکا) -

اعتراض نمبر ۲ - افسوس کہ جس علم کا دعوی اسوقت آریہ کرتے ہین - اس کا نکتہ بھی تقیہ اونکے پاس نہین - شاید چور لیگئے - آجتک آریون کی حکمت کی روسے پانچ عنصر مانے گئے - مگر حکماء یوروپ کی تحقیق سے ۶۰ یا ۷۰ عنصر موجودات ہین پائے گئے ہین - ص

ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا - اس پر دعوی کمالیت -

جواب آریون کے پاس اگرچہ اب بہی بہت کچھ ہے - مگر افسوس کہ ویدکے ورودہ (خلاف) کارروائیون نے اونہین غافل کردیا ہم نسخہ خبط احمدیہ کے صفحہ ۱۲۸ سے ۱۴۳ تک وید اور آریون کی علمیت کو اکثر بہین علماء غیر مذاہب وفضلاء ممالک مختلفہ کی شہادت سے ثابت کرچکے ہین - اور خاصکر صفحہ ۲۱۹ پر ایک لائق ڈاکٹر کی شہادت سے واضح کرچکے ہن - کہ یوروپ والون کی موجودہ تحقیقات سے بہت زیادہ آریہ لوگ جانتے تہے اور ۵،۷ اعنصر تک مانتے تہے اور نہ صرف جانتے بلکہ تعلیم بہی دیتے تہے (دیکھو صفحہ مذکور) اور کسی قوم کی حالت تنزل موجودہ کو دیکھکر اوسکے گذشتہ ترقی کے زمانہ سے انکار کرنا انسانیت سے بعید ہے یونان موجودہ سے سقراط وجالینوس کے زمانہ کو مقابلہ فرمائیے - اور روم اور عرب کے گذشتہ ترقی وتنزل کو خیال مین لائے

اعتراض نمبر ۳ - آپ کوئی دوچار ایجادون کا نام تو بتلائیے - افسوس کہان وہ آہنی سڑکین جن پر آریہ ریل چلایا کرتے تہے - اور کہان تاربرقی کے کہمبے جنپر خبرونکے گہوڑے دوڑے کرتے تہے - کیا وہ سب صفحہ ہندوستان سے اٹھ گئے - نام کو بہی نشان نہ رہا - صفاعان مصر کی یادگارین آجتک موجود ہین - پنڈت

صاحب کہین سے کہو دکہا دو کہ کسی انجن کا کیل پرزا لکالو کہ لوگ کچہہ تو یقین کرین۔

جواب ہم بہت سے ایجادات کے ثبوت تو نسخہ خبط احمدیہ مین دے چکے جو ہماری نسبت غیر مذاہب کے فضلا کی شہادتین ہین۔ ہر ایک باتمیز آدمی اونہین پڑھکر اس تنزل کے زمانہ مین بہی آریون کی فضیلت کا صدق و دل سے قایل ہو سکتا ہے سنسکرت گرنتہون مین اس کی صدہا شہادتین موجود ہین دیکہو ہیلون یا غبارہ کا ذکر راماین بالمیکی مین بڑے صاف لفظون مین لکہا ہوا ہے جس سے کوئی تہوڑی عقل والا بہی انکار نہین کرسکتا (دیکہو راماین لنکا کانڈ سرگ ۱۲۵ اشلوک ۱ سے ۱۲ تک) ہوائی گھوڑے راجا بہوج جی مہاراج کے زمانہ تک بہی دوڑا کرتے تہے جن مین سے بعضون کی چال فی گہڑی گیارہ کوس اور ایک گہنٹہ مین ½۲۷ کوس ہوتی تہی (مفصل دیکہو بہوج پربندہ سنسکرت) اسی کے متعلق دیکہو کرنیل الکاٹ صاحب کے لکچر انگریزی مدراس) اور کچہہ آگے چلکر آپکو بہی اقبال ہے چنانچہ لکہا ہے "اس مین کچہہ شک نہین کہ قدیم ہندو آریون مین علم تہا۔ مگر ایسا ہی جیسے یونان مین۔ نہ کہ ایسا جیسا کہ فی زمانہ اقوام یوروپ اور اہل امریکہ مین ہے" (نور افشان صفحہ ۵ نمبر ۱ جلد ۱۶)

اور یونانیون کی بابت محقق ہیوکاک صاحب نے نہایت اعلی تحقیقات سے بخوبی ثابت کیا ہے۔ کہ یونانیون نے جو کچہہ حاصل کیا ہے وہ آریہ ورت سے (دیکہو انڈیا ان گریسیس کل انگریزی)

اسی قسم کی تحقیقات فاضل ڈاکٹر جکسن ڈیوس صاحب امریکن نے بہی فرمائی ہے اور ثابت کیا ہے کہ وید سب ستودیاؤن کے خزانہ مین (دیکہو اونکے تحقیقاتی لکچر مطبوعہ سنہ ۱۸۸۶ء نیو یارک امریکہ)

ایک فاضل نے لکہا ہے کہ کسی علم اور کسی ہنر مین کوئی کمال ایسا نہین جو علم سنسکرت

سے باہر ہو علم سنسکرت کی توحید اور معرفت پر اپا قبولیت اور حکمت اور نجوم وغیرہ
سمراسر قابل تحسین ہے۔ غرض کوئی علم اور کوئی کمال ایسا نہین کہ علم سنسکرت اسکی
جڑ نہو۔ ریل اور تار برقی جو اس زمانہ کی اعجوبہ چیزین ہین۔ اگرچہ بجنسہ اسی شکل پر
اونکا وجود علم سنسکرت مین موجود نہین مگر بمان (ریلوں) کی سواری کے اصول
اور ہوا پر اوڑہنے کے طریقے اور عالم خلا کی سیر و تفرح کے عمدہ قاعدے۔ کیا ریل اور
تار برقی کی صنعت سے کچہہ کم ہے۔ اگر اونہین اصول پر غور و تامل کیا جاوے تو
ہوائی ریل کا ایجاد اور اختراع ممکن تہا۔ اور جو یہہ صورت ہوتی تو از روے
انصاف اس ریل اور ریل ہوائی مین زمین و آسمان کا فرق ظاہر ہوتا۔
بہرحال حکمت اور دانائی کوئی نہین کہ جو علم سنسکرت سے باہر ہو (دیکھو مخزن العلوم
بریلی جلد ۱۰ نمبر ۱۔ اکتوبر ۱۸۸۴ء صفحہ ۵۳)
اب ہم کچہہ تازہ تحقیقات کی روسے بہی ناظرین کیخدمت مین عرض کرتے ہین
ایک محقق مزاج صاحب یہہ اپنے خط مین اسطرح تحریر فرماتے ہین۔
جناب پنڈت صاحب۔ نمستے۔ ماہ دسمبر ۱۸۸۲ء کا ذکر ہے جبکہ مین تحصیل
صوابی مین ملازم تہا۔ اوس وقت ایک صاحب بہادر واسطے دریافت حالات زمانہ
سلف اور ملاحظہ عمارات کہنہ تشریف لائے تہے جو حال اونکی زبانی اس آریہ ورت
کی ترقی اور فضیلت کا معلوم ہوا۔ وہ ذیل مین عرض کرتا ہون اور یہ حال صاحب
بہادر نے روبرو۔ مرزا امیرالدین صاحب تحصیلدار صوابی کے کہا تہا کہ ریل وغیرہ
کاریگریون کو لوگ اس زمانہ مین دیکہکر شاید یہ خیال کرتے ہین۔ کہ اسی زمانہ مین حاصل
ہوئین۔ لیکن یہ خیال لوگونکا غلط ہے۔ کیونکہ زمانہ سلف مین اس سے بڑہکر آریہ
ورت مین موجود تہین۔ یہ کل حال اون پتہر و نپر کندہ ہے جو کہ موضع شہباز گڑہہ
علاقہ یوسف زئی ضلع پشاور جو کہ ہماری تحصیل سے ۷ یا ۸ میل ہے، پر اسوقت بہی

موجود ہے اور ایسی پتھر حیدر آباد - لنکا وغیرہ جگہہ سے بہی ملی ہین - جیسا اس زمانہ مین
اشتہارات و احکامات کاغذون پر تحریر ہوتے ہین اوس زمانہ مین جو ایسے احکام
جاری ہوتے تھے - وہ پتھرون پر کندہ کرکے تمام عملداری کے خاص مقام پر نصب
کئے جاتے تھے - چنانچہ شہباز گڑھ کا پتھر منجملہ اون احکامات کے ایک اشتہار نصب ہے
جو کہ ایک راجہ نے جسکو چار ہزار برس گذرتا ہے جاری کیا تھا - اور اوسمین جو احکام
کی تعمیل کیواسطے راجہ کی جانب سے ملازمونکو یہ تاکید ہے وہ یہ ہین -

(اول) دہون گاڑی مین لکڑی نہ جلای جایا کرے - بجائے لکڑی کے پتھر کا کوئلہ
جلانا چاہیے -

(دوم) تمام عملداری مین انسانونکے اسپتال (دوشفاخانہ) موجود ہیں لیکن حیوانات
قسم مویشی کے واسطے کوئی شفاخانہ نہین مویشیون کیواسطے اسپتال مقرر کئے جاوین

(سوم) اگرچہ تمام عملداری مین سب جگہہ سرا واسطے آرام مسافر لوگون کی موجود ہین
مگر اب اسقدر ایزادی ہونی چاہئے - کہ جو مسافر مسافرخانہ کی جس چیز کو پسند
کرے اور لے جانا چاہے اوسکے ساتھ میرا ملازم کچھہ تعرض نکرے جو چیز مانگے اوسے
دیدینی چاہئے -

(چہارم) سڑکین موجود ہین اونپر درختان سایہ دار گنجان اور میوہ دار لگائے جاوین
جس سے مسافرون کو بہت آرام حاصل ہو - تکلیف کسیطرح کی نہ ملے -

ماسوائے اسکے اور بہت حالات اون پتھرون کی بابت مین نے اپنی ایام ملازمت مین
(جسقدر ایام مفصلات مین رہا ہون) سنے ہین اور تاریخ پشاور مین بہی بہت ایسے
حالات درج ہیں - اگر جناب کو منظور ہو - مین عرض کرنے کو موجود ہون

۲۲ - اگست [illegible]

کانشی رام اہلکار ضلع پشاور

اعتراض نمبر ۱۴ - آریہ قوم کی ترقی دیکھی - ایک ہندوستان مگر صوبہ صوبہ کا راجا الگ - کسی راجہ نے ہندوستان پر سلطنت آجتک نہ کی سلطنت کا مادہ کہانسے لاتے -

جواب مہاراجہ بکرماجیت کی فتوحات دیکھو (انڈیا ان گریس باب چہارم) اسیطرح مہاراجہ جدہشٹر کی فتحیابی کا مفصل حال دیکھو (بھارت سنسکرت کا راج دہرم) اور آئین اکبری مطبوعہ کلکتہ اور متعصب اور بیوقوفی نا فہمی کا علاج نمبر ۱ -

مادہ سلطنت کی بابت دیکھو انواز مہیلی اور منوسمرتی کا راج ادہیا اور رتھو پدیش و ہنجبر سنسکرت جنکا مفصل حال سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے صفحہ ۱۴۸ سے ۱۷۸ تک

اسکے علاوہ اگر آریہ راجاؤں کی زیادہ کیفیت دیکھنی ہو تو دیکھو جگدیش تواریخ کشمیر حصہ دوم ۱۸۸۴ مطبوعہ لاہور صفحہ ۲۰ تک اور راج ترنگنی کی سنسکرت تواریخ -

اعتراض نمبر ۱۵ - جب الیمین آپ عالم ازلی ہی مانتے ہیں تو پرمیشور کو خالق کیسی مان سکتے ہیں یہ تو ضدین ہیں - اور اجتماع ضدین عقلاً و نقلاً محال ہے -

جواب - ہم موجودہ عالم یعنے مادے سے بنی ہوئی دنیا کو ازلی نہیں مانتے کیونکہ اسکے بننے کی ابتدا ہے - اور خدا کو خالق اسی سبب سے کہا ہے کہ اوس نے مادہ سے جگت کو رچا ہے نہ کہ عدم سے اور نہ معاذ اللہ عدم کوئی چیز ہے مگر مادہ یا پرکرتی کو انادی مانتے ہیں نہ کہ پرکرتی سے جگت بناوٹ کو بھی - پس یہ کیسیطرح اجتماع ضدین نہیں - بلکہ یہاں بھی آپکی ویسے ہی غلطی ہے جیسے کہ ؎

خدا کو بندہ مانا بندہ کو تم کہہ رہا ہے — پڑے ہیں پتھر سمجھہ پر آپکی سمجھہ تو کیا ہے

اعتراض نمبر ۱۶ - دیانند صاحب کا قول ہے کہ ۴/۲ ارب سب روحیں ہیں ان ہی روحوں سے بموجب تناسخ سلسلہ قایم ہے -

جواب یہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہے سوامی جی نے ایسا کہیں نہیں لکھا اور نہ وید مقدس میں موجود - اور نہ آپنے کوئی حوالہ دیا - شاید نوح کی کشتی کا بائیبلی تخمینہ یاد آگیا -

یا برج بابل کا سمت نظر پڑ گیا جسکی چوٹی آسمان تک پہونچی اور خدا آسمان پر سے گھبرا کر اوترا اور
برج کو گرا دیا۔ تا کہ ایسا نہو کہ اوسے تخت خدا ہی سے گرا دیں اور آسمان پر چڑھ جائیں ۵

اگر روزی بدانش بر فزودی زنادان تنگ تر روزی نبودی

اعتراض نمبر ۷ مادہ اور روحون کے انادی ہونے پر پنڈت لیکھرام کو معلوم ہونا
چاہئے۔ کہ یہ علوم متعارفہ وغیرہ صرف انسان کی ایجاد ہین جنکی بنیاد صرف محدود
خیالات و ناقص عقل پر ہے۔ خدا تعالیٰ پر جو عقل کل اور غیر محدود ہے کسیطرح اُنکی پابندی
نہین ہو سکتی۔ ہم کہتے ہین کہ نیستی سے ہستی ہو سکتی ہے۔ اور ہستی سے نیستی ہی اپنے
یہ صرف اپنا ہٹ قایم کرنے کو گھڑ لیا ہے۔ جو کہ بالکل بے بنیاد اور ناقص ہے ذات الٰہی کے
سوا کسی شئے کو انادی ماننا صرف دیوانگی ہے۔ اور کچھ نہین یاد رہے کہ خدا قادر ہے اُس نے
نیست سے ہست کیا۔ وہ قادر ہے کہ ہست سے نیست کریگا چنانچہ کلام خدا مین قوم
ہے زبور ۲۳ / ۹۶۔۹۷۔۹۸۔۹۹ اور پطرس ۲ ۳ / ۱۰ سے ۱۳ تک

جواب اگرچہ ہم اچھی طرح تکذیب براہین احمدیہ مین اور علاوہ بران نسخہ خبط احمدیہ
باب دوم حکایت اپنی ہین اسکے متعلق بیسوان شکوک کا فیصلہ کر چکے ہین۔ مگر کچھ آپکی
خدمت کرنی بھی ضروری ہے۔ واضح ہو کہ نیستی سے ہستی یا ہستی سے نیستی کا ہونا ایک ایسا علم و
عقل و تجربہ کے بر خلاف امر ہے جسکو سوائے آپ جیسے آدمیوں کے کوئی عقلمند بے تعصب
ہو کر نہین مان سکتا معتقدان تثلیث کے سوا دیگر تمام فضلاء اسبات کے قایل ہین
کہ عدم کوئی چیز نہین۔ تمام علماء سائنس کا یہ مقدم اصول ہے کہ نیستی سے ہستی کسیطرح نہین
ہو سکتی اور آپ کہتے ہین کہ آریون نے گھڑ لیا ہے حضرت ایسا نہین۔ بلکہ علمی و یقینی
مسئلہ ہے دیکھو پروفیسر ھکسلی صاحب بہادر فرماتے ہین۔

دفعہ ۴۸ موجودات مین موذ جسم نہ تو معدوم ہوتے ہین نہ ان کی مقدار گھٹتی ہے ہم
بیان کر چکے ہیں۔ کہ جیسا حرارت پہنچانے سے ایک مکعب یخ پانی بھاپ بنکر اڑ جاتا ہے

تو وہ نیست نابود نہین ہو جاتا۔ بلکہ صرف یہہ ہوتا ہے کہ مایع سے گاس کیحالت مین
بدل جاتا ہے اور اس سے اسکے وزن مین کچھہ فرق نہین آتا۔ جتنا تھا۔ اتنا ہی رہتا ہے
اگر اسے مکعب اِنچ پانی کے اکسیجن اور ہیڈروجن جدا کرین۔ تو بلا شبہہ پانی تو
غارت ہو جائیگا۔ مگر اسکا مادہ برقرار رہیگا۔ اسکے وزن مین کچھہ فرق نہ آئیگا۔
اگر پانی کا وزن ۲۵۲۵ گرین ہو۔ تو اس مین اکسیجن گاس ۲۲۴۸۵ گرین اور
ہیڈروجن گاس ۲۸۰۵ گرین ہوگی۔ جو کچھہ تغیر و تبدل انسان اپنی تدبیرون سے
کر سکتا ہے۔ اس سے اِن گاسون کی ایک معینہ مقدار کے وزن مین کچھہ
فرق نہین آتا۔ جہانتک ہمکو معلوم ہے مفرد اجسام کا وزن تمام حالتون مین قایم
رہتا ہے۔ بدلتا نہین اور اسی سبب سے خواہ وہ کسی شکل مین ہون پہچانے جا سکتے ہین
اگر یہ بات سچ ہے۔ تو اس سے ثابت ہے کہ نظام قدرت مین مادہ معدوم نہین
ہو سکتا۔ اسکی مقدار جس قدر ہے اُسی قدر رہتی ہے نہ بڑھتی ہے نہ گھٹتی ہے۔
اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قدرتی اور مصنوعی چیزین ایک بات مین مشابہت رکھتی
ہین۔ یعنے یہ بات دونو پر صادق آتی ہے کہ جس مادے سے وہ مرکب ہین۔ وہ نہ
معدوم ہوتا ہے۔ نہ زیادہ ہوتا ہے پس جسطرح مصنوعات کا سلسلہ انسانی قوتونکے وسیلہ سے قدرتی اجسام
کے ملنے اور علیحدہ ہونے پر منحصر ہے اسیطرح قدرتی واقعات کا سلسلہ قدرتی قوتونکے وسیلہ سے قدرتی اجسام کے ملنے اور
علیحدہ ہونے پر مبنی ہے دیکھو (مبادی العلوم ۱۸۸۳ء مطبع سرکاری لاہور صفحہ ۸۵ و ۸۶)
اسیطرح دیکھو نیچرل فلاسفی جلد ۲۵ مصنفہ پروفیسر کسنلی صاحب انگریزی جس مین
مشرح مادی کے قدامت کا ثبوت مندرج ہے بائیبل کی تمام بے بنیاد دعاوی کی
تردید ایک اَلٰہی یورپین مسٹر ٹامس وین صاحب بہادر اپنی مصنفہ کتاب ایج آف
ریزن مین کر چکے ہین۔ پس تمام بائیبلی خیالات کی تردید ناظرین اوس مین دیکھہ سکتے
ہین۔ علاوہ بران ہم نے بھی علیحدہ پادری ہٹر کسنگ و ڈاکٹر ہنری مارٹن کے ہہ بکرون

کے جواب میں شرح ثابت کر دیا ہے (دیکھو متعصب پادریونکی نافہمی کا علاج دیکھو)
قادر مطلق کے معنے آپنے غلط سمجھے نیستی سے ہستی میں لانے والے کی نہیں ہیں۔
بلکہ آزاد طاقت والے کے ہیں یعنی جسکی طاقت کسی سے حاصل شدہ ہو۔ اور نہ
محتاج بالغیر ہو۔ جسکے گھر میں نیستی کبھی نہ ہو خدا صانع عالم ہے۔ اور کامل انسان خدا کے
بنائی ہوئی چیزوں کو لیکر کچھ تھوڑا سا تغیر تبدل کرتا ہے۔ پرماقوں سے کچھ نہیں بنا
سکتا کیونکہ وہ اوس کی قوتوں سے باہر ہیں۔ پس انسان جو کچھ بناتا ہو گویا اُسکی
جمت کو عمل میں لاتا ہے۔ ورنہ خود خداداد علم کے بغیر عاقل نہیں اور نہ عالم ہو۔
جسطرح خدا مرنے پر۔ جسطرح خدا پیدا ہونے پر جسطرح خدا جھوٹ بولنے پر اور جسطرح خدا دو۔
تین۔ چار ہونے پر یا جسطرح خدا صلیب پر چڑھنے پر قادر نہیں۔ اسیطرح خدا نیستی سے
ہستی کرنے پر قادر نہیں۔ کیونکہ یہ ایک قسم کا دھوکا ہے۔ اصل میں آپ علم سے نہیں
بلکہ خدا باپ سے ہنسی کرتے ہو کہ اوسکو نیستی کا خدا مانتے ہو۔ اور عدم کا مالک گردانتے ہو۔
حالانکہ بیوہ کا خاوند اور بانجھ کا بچہ عدم محض سے زیادہ کچھ نہیں۔ اور یہی حال مسیحی
خدا کا ہے کیونکہ وہ مصلوب ہوگیا۔ افسوس

۵۔ خدا مارا گیا حیرت کی جا ہے شرم کے مارے۔

اعتراض نمبر ۸۔ اس سوانح عمری میں جو لاہور کے دیو دھرمیوں نے شایع کی ہے
پنڈت دیانند کے کسی خاص گورو کا پتہ نہیں لکھا ہے۔ گورو جہاں وسے تہیں چیلے
جان شٹرب۔

جواب اگر دیو کی دھرمیوں کو جبلی ضلالت کے سبب صداقت نظر نہیں
آتی تو نہ آئے مگر ہم آپ کو بتلائے دیتے ہیں کہ وید بھاشیہ کے ہر ایک ادھیایہ
سماپتی (اختتام) پر اور ستیارتھ پرکاش کے اخیر میں اونکے گورو دیو سوامی برجانند
سرستی جی کا نام مبارک لکھا ہوا ہے۔ رگ جی آرک میں بھی چھپا ہوا ہے۔

متھرا کے تمام معزز رؤسا بلکہ عوام الناس بھی اس بات سے آشنا ہین تو پھر دیو دہرسونکو
نہ سوجھنا اونکی نظر کا گھاٹا نہین ہے تو اور کیا ہے اب ہم عیسی کی بابت کچھ تحقیقات کرکے
صحیح طور پر آپکی تسلی کرتے ہین یوحنا جسنے عیسی کو بپتسما دیا جو عیسی کا گورو تھا دیکھو
متی ۱۳/۳) جب یسوع نے سنا کہ یوحنا گرفتار ہوا تب خداوند مسیح جلیل کو چلا
گیا۔ اور ناصرت کو چھوڑ کر کفر ناحوم مین جا رہا (متی ۱۲/۴) اسیطرح جب عیسی گرفتار
ہوا۔ تو لکھا ہے کہ سب شاگرد (چیلے) اوسے چھوڑ کر بھاگ گئے۔ اور انکار کیا۔ کہ یہہ ہمارا
گورو نہین بلکہ ایک برخوردار پطرس شاگرد نے عیسی پر لعنت بھیجکر اور قسم کھا کر کہا کہ اس
شخص کو مین نہین جانتا متی (۲۶ و ۷۴ باب) اسی چیلے کو عیسی نے آسمان کی
کنجیان بخشی تھین افسوس (متی ۱۹/۱۶) اب ہم آپ کی طرح بیہودہ طور پر نہین۔
بلکہ سچائی سے بہ شہادت انجیل کہتے ہین کہ گورو جہانڈی ٹھینی چیلے جان نثرپ۔

اعتراض نمبر ۹ عیسائیونکے نزدیک سوائے پیروان عیسی کے باقی کل فوج شیطان
کی ہے اس کے جواب مین ہم صرف کلام الہی کی آیت پیش کرتے ہین۔ کیونکہ طوالت
منظور نہین۔ تب پطرس نے زبان کھولکر کہا اب مجھے یقین ہوا کہ خدا ظاہر پر نظر نہین
کرتا۔ بلکہ ہر قوم مین جو اوس سے ڈرتا اور راستبازی کرتا ہے وہ اسکو پسند آتا ہے (اعمال ۱۰ باب ۳۴ و ۳۵)

جواب افسوس! آپ صاف بات سے انکار کر رہے ہین اور راستی کے مقابلہ مین
جہالت سے اڑ رہے ہین دیکھئے انجیل کیا کہتی ہے جسنے مسیح کو خدا کا بیٹا اور نجات دہندہ
اور خدا نہین جانا اور جسنے روح المقدس کو اقنوم ثانی اور خدا نہین جانا اور ایماندار
نہین متی ۱۹/۲۸ وہ بے ایمانون یعنے اون چیزون کے نہ ماننے والون کی جگہہ جہنم ہے
مکاشفات ۲۱ و ۲۲ / ۸ و ۱۵ اور جو بیٹے پر ایمان نہین لاتا حیات کو نہ دیکھیگا بلکہ خدا کا قہر اوسپر
رہتا ہے (یوحنا ۳۶/۳) اسکے سوا آپ خود ہی دیکھ لین کہ جو بائیبلی خدا کو نہین مانتے
اور نہ تثلیث کو مانتے ہین۔ اور نہ عیسی کو منجی اور نہ خدا کا فرزند جانتے ہین اون کے

حق ہین انجیل کیا کہتی ہے متی (۱۲/۳۲-۳۰) (اور باب ۲۷ ۱۳/۴۳-۴۲ تک اور متی ۲۵/۴۱)
کیا سوائے ابدی جہنم کے کوئی اور جگہہ ہے اور کیا وہ شیطان کے مرید نہین مانے جاتے ہین؟
اور کیا آپنے نور افشان ۱۸۸۱ء کے مرو خدا کے عنوانی مضمون مین محمدیون اور
آریون کو بول یعنی شیطان نہین لکہا - اور کیا عیسی کو خدا نہ ماننے کے سوا کوئی اور
قصور بہی اونکے ذمہ ہے اگر نہین ہے تو ایمان سے تبلائے کہ آپ نے یہ سفید جہوٹہ
کیون کہا ذرہ مسیح کیواسطے انصاف سے دل مین غور کرو۔

اعتراض نمبر ۱۰ (شیطان کے انکار پر) شیطان تو گیا جہنم مین آپ تو ذات الٰہی کے منکر ہین
جواب عیب مت لگاؤ تاکہ تم پر عیب لگایا جاوے - وہ خدا جو فرعون سے فریب کرتا ہے اوسکے
دل کو ایمان لانے سے روکتا ہے (دیکہو خروج باب ۱۰) وہ خدا جو کام کرکے پچہتاتا دلگیر
ہوتا آرام کرتا - آیندہ کرنیسے قاصر غلطی لکہتا ہے دیکہو پیدایش باب ۶ آیت ۱ سے ۸ تک)
وہ خدا جس کا الہام علم وعقل ونیچر کے خلاف ہے - سانپ بولا - گدہا بولا
گنتی ۲۲/۲۸ - سورج دو پہر کہڑا رہا یشوع ۱۰/۱۲ مسیح معہ جسم چوتہے آسمان پر جاکر خدا
کے داہنے ہاتہہ جا بیٹہا - مسیح کے پہانسی ملنے سے لوگون کے گناہ معاف ہو گئے۔
بابل کا برج گرنے سے لوگون کی زبانین بدل گئین نوح کا فرضی طوفان تمام
دنیا مین آیا - ایک آدم سے تمام دنیا ہوئی وغیرہ نیچر اور عقل وعلم کے خلاف باتین
جس کے الہامی کتاب مین درج ہین

جواب ایک نہین بلکہ تین ہین - جو نیستی کا خدا مادہ اور روح کے علم سے ناآشنا ہے
بیشک ایسے خدا سے ہم منکر ہین ہمارا ایسے خدا سے قطعی انکار ہے اور نہ وہ
خدائی کے سزاوار ہے اور نہ اب وہ فعل مختار ہے بلکہ عدالت بیٹے کے سپرد ہے - اور وہ
خدائی کا حقدار بلکہ تاجدار ہے پس ایسے خدا سے ہمارا بلکہ سب حق پرستون کا انکار ہے۔
اعتراض نمبر ۱۱ - پنڈت صاحب لکہتے ہین کہ موسی آتش پرست تہا - آگ سے

مرادین مانگتا ہے چنانچہ اوسکی چند دعائین بہی لکہین ہین - اِس جہوٹ کا بہی کچہہ ٹہکانا ہے - اگر یہہ وید کا آتشی خدا ہوتا - تو فوراً اِس بوٹے کو جلا دیتا -

جواب آپ بائبیل سے محض ناواقف معلوم ہوتے ہین ورنہ ایسے ہرگز نہ کہتے - دیکہو لکہا ہے "تک یہوواہ ایک بوٹے مین آگ کے شعلہ مین اوسپر ظاہر ہوا - پہر موسیٰ دیکہنے کو نزدیک آیا - تو خدا نے اوسے بوٹے کے اندر سے پکارا" (خروج ۳/۲)

جلانی کی بابت دیکہو - "اور کوہ سینا پر زیر و بالا دہوان تہا کیونکہ خداوند شعلہ مین ہو اوسپر اُترا - اور تنور کا سا دہوان اوس پر سے اوٹہا - اور پہاڑ سراسر ہل گیا" (خروج ۱۹/۱۸) "پہر خداوند کے حضور سے آگ نکلی - اور اُن اڑہائی سو کو جنہون نے بخور گذرانا تہا کہا گئی" (گنتی ۱۶/۳۵) "کیونکہ پہاڑ آگ سے جل رہا تہا" (استثنا ۴/۱۱) اس کے ساتہہ ہی مقامات ذیل بھی ملاحظہ کرو (خروج ۱۵/۸ و ۲۱/۱۶ و ۲۸/۲۴ و ۲۵/۱۸ اسموئیل ۱۵ و ۲۱/۲۳-۲۴ و ۳۳/۲۴ و ۳۴/۵ و ۴۲/۲۴) اور گنتی ۹/۱۵-۱۶ و ۱۱/۱-۲ و ۱۴/۱۴ و ۲۶/۱۰) اور استثنا ۵/۵ و ۵/۲۲-۲۶ و ۱/۳۳) اِن مقامات مین صاف صاف آگ اور آتشی اللہ اور درختون جنمون پہاڑون کو جلانے کا - اور آتشی قربانی کا مفصل ذکر موجود ہے - اِسکے سوا متی ۳/۱۱ مین بہی صاف لکہا ہے کہ وہ تمہین روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دیگا" یہان بہی اسی آتشی آلہ کا اشارہ ہے جو روح القدس کے ساتہہ ساتہہ دوسرا خدا موجود ہے -

اب پادری صاحب فرمائی کہ ہم نے موسیٰ پر جہوٹ باندہا - یا بائبیل نے - کیا آپکو انکار کرنے سے شرم نہ آئی ؟ کیا بائبیل دنیا مین موجود نہین ؟ آتشی قربانی آتش مزاج خدا کا اونکو کہانا - بہسم کرنا خیمہ کا جلانا - دہوان اُٹہانا - تنور کیطرح جلنا - آگ کی گرمی کے سبب موسیٰ کا چہرہ سرخ ہو جانا اوس مین تو پانی ڈالنے سے گناہ ہو سکتا دور ہونا - قصاب منش اور آتش مزاج خدا کیواسطے تمام دنیا کے جانور آگ مین ڈالے جانے اور اسطرح کی سوختنی قربانی سے ہر طرح کے گناہون سے بریت کی امید رکہنا -

کیا موسیٰ کی آتش پرستی نہین ہے؟ کیا اِس سے بڑھکر اور آتش پرستی ہو سکتی ہے؟
کیا اب بھی آپ مرغی کی ایک ٹانگ کہہ انکار کر سکتے ہین؟ یہ ہرگز ہونے کا نہیں۔
اسیواسطے موسیٰ ضرور آتش پرست تھا۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

اعتراض نمبر ۱۲۔ مکتی پر۔ تمام دکھون سے چھوٹنے کا نام مکتی ہے جس کا دوسرا نام راحت کامل ہے یہہ وید کی مکتی ہے۔ ناظرین ذرہ انصاف سے دیکھین کہ اس مکتی کے کیا معنی ہین دکھون سے رہائی تو انسان مر کر حاصل کر لیتا ہے۔ کیا یہ ہی نجات ہے یا امیر جنکو دنیا کی سب نعمتین حاصل ہین انکو بھی کوئی دکھ نہین۔ اس کا نام مکتی ہے۔ کیا آپ کی مراد روح کے دکھون سے رہائی کی ہے۔ اگر یہی ہے تو بھی غلطی۔ کیونکہ بموجب عقیدۂ تناسخ کے کوئی دکھون سے رہائی نہین پا سکتا۔ ایک سے نکلا دوسرے مین پھنسا۔ دوسرے سے تیسرے مین۔ تو پھر مکتی ندارد۔ دکھو نکا باعث آپکو معلوم نہین یہ نجات یا ہمیشہ کی زندگی کسطرح حاصل ہو انجیل سے ظاہر ہے۔

جواب دکھون سے رہائی ہم نے وید کت حوالہ سے مکتی بتلایا تھا اور پھر آپ بہ سبب تعصبانہ خیالات کے ناخوش ہو انکار کرتے ہین۔ حضرت مر کر دکھون سے رہائی نہین ہوتی۔ اور نہ امیر ہی دکھہ سے چھوٹتے ہین۔ غریب غمِ نان سے امیر غم جہان مین۔ راجون کے راج روگ مشہور ہین۔ شہنشاہ جرمن کی حکایت ابھی تازہ ہی ہماری مراد روحانی اور جسمانی دکھون سے رہائی تھی اور ساتھہ ہی راحت کامل بھی جو سوائے ایشور اپاسنا کے کسیطرح ممکن نہین۔ اور انجیل بھی اسکی شاہد ہے دیکھو ایک نے آکر اوس سے (مسیح سے) کہا اے نیک اُستاد مین کونسا نیک کام کرون۔ کہ ہمیشہ کی زندگی پاون۔ اوس نے اوسے کہا۔ کہ تو کیون مجھے نیک کہتا ہے۔ نیک تو کوئی نہین۔ مگر ایک یعنے خدا۔ پر اگر تو زندگی مین داخل ہوا چاہے۔ تو حکمون پر عمل کر یعنے موسیٰ کے دس حکمون پہ (متی ۱۹/۱۹ سے ۱۹) اور اسیطرح (مرقس ۱۱/۲۸ سے ۳۴) اور

ساری دل اور ساری عقل اور ساری زور سے پرماتما سے پریم کرنا اُسی کا نام اپاسنا ہے مگر
افسوس کہ آپ تعصب کے سبب سے منکر ہو رہے ہین - تناسخ صرف گناہون کی سزا ہے - سزا
بھگتنے اور نیک عمل کرنے سے تناسخ سے بریت ہو سکتی ہے (دیکھو باب نجات نسخہ خط احمدیہ)
اور درحقیقت نجات خالہ جی کا گھر نہین - بلکہ اعمالون پر منحصر ہے اور سب نیک اعمالون سے
اول نمبر اپاسنا ہے -

اب بتلاتا ہون کہ آجکل کے موجودہ عیسائیون کی نجات انجیل کی روسے ناممکن ہے
دیکھو لکھا ہے - نہ ہر ایک جو مجھے خداوند خداوند کہتا ہے - آسمان کی بادشاہت مین داخل
ہوگا - مگر وہی جو میرے باپ کی جو آسمان پر ہے اوسکی مرضی پر چلتا ہے - اوس دن
بہتیرے مجھے کہینگے - اے خداوند اے خداوند کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہین کی -
اور تیرے نام سے دیوون کو نہین نکالا - اور تیرے نام سے بہت سی کرامات ظاہر نہین
کین - اور اوسوقت مین اون سے صاف کہون گا - کہ مین تم سے کبھی واقف
نہ تہا - اے بدکارو میرے پاس سے دور ہو (متی ۷ باب ۲۱ سے ۲۳)

عیسائی تو درکنار خود مسیح کی نجات بھی نہین ہوئی - اور نہ بموجب بائیبل
کے ہو سکتی ہے -

خدا - باپ دادون کے گناہ کے بدلے تیسری چوتھی پشت سے لیتا ہے (گنتی ۱۴/۱۸)
عورت کا بچہ نیک نہین ہے ایوب ۱۴ و ۱۵/۱۴ و ۱۴/۱ و ۴/۱۸ و ۹/۲ و ۲۵/۴
رومیون کا خط ۳/۲۳ زبور ۱۴/۳ زبور ۵۳/۲

مفصل ہم مسیح کے فوٹوگراف مین اوس کا حال عام و خاص پر
ظاہر کرینگے -

اعتراض نمبر ۱۳ - فانوس بودہ پر پہلے ریویو مین ہماری غلطی ہر ایک
دوست نے ہمکو آگاہ کیا ہے - کہ یہ بات تواریخ محمدی - اور تحریف قرآن اور سیرۃ المسیح اور الحمد

مین بہی اسکا بیان ہے۔ پنڈت صاحب اس مین بہی گزور ہین۔

جواب حضرت ہمکو اس بات سے تو انکار نہین کہ اس قسم کا اعتراض اورون نے بہی کیا ہے۔ مگر ہم آپکو تسلی دیتے ہین کہ ہم نے سوائے اصلی قرآن یا اسلامی تفاسیر حدیث وتواریخ کے اورون مین اسکا ذکر کم دیکہا ہے بلکہ کتاب نمبر۳ کی تو ہم نے شکل بہی نہین دیکہی۔ ہمارے اعتراض صرف قرآن پر ہین اپنی معلومات اور اسلامی تفسیرات کے مطابق۔ نہ کہ کسی کے کہنے سننے سے۔ اور آپ اگر ذرہ غور سے ہماری کتابون کو دیکہین تو بیسون اعتراض ایسے ملینگے جو اجتک کسی کو خواب مین بہی نہین آئے ناظرین خود دیکہہ سکتے ہین مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔

اعتراض نمبر۴ توریت کے رو سے بہن بہائی کی شادی ہوئی تہی۔ شرم کیجئے کیون جہوٹ کے لئے ایسا سونہہ کہول رکہا ہے۔ توریت مین کہان لکہا ہے مہربانی سے پتہ دیجئے۔

جواب اول تو سب آدم کے بیٹے اپنی بہنو (خواہرون) سے بیاہے گئے ہین کیونکہ بقول بائیبل کے صرف ایک آدمی اور ایک عورت سے تمام دنیا پیدا ہوئی پس بہن بہائی کی شادی ہوئی تہی۔

دوئم ابراہیم نے سرہ کے ساتہہ جو اُسکے باپ کی بیٹی تہی۔ شادی کی جس سے وہ صاف اقبال کرتا ہے کہ وہ تو سچ میری بہن ہے۔ میرے باپ کی بیٹی پر میری ماں کی بیٹی نہین سو میری جورو ہوئی (پیدایش توریت $\frac{20}{22}$ و $\frac{11}{19}$)

کیون! پادریصاحب ابہی تسلی ہوئی یا نہین۔ پتہ لگا یا نہین ورنہ کچھ اور ثبوت دون۔ جہانتک پادریصاحب نے ریویو نمبر۲ مین اعتراض کئے ہمنے اونکو سلسلہ وار جواب دئے۔ باقی رہی اونکی تہذیب سے دور الفاظ اور معمولی طعنہ وتشنیع اونکو ہم دوہرانا نہین چاہتے وہ انجیلی اخلاق کا نمونہ ہے سچ ہے درخت اپنے پہل سے پہچانا جاتا ہے۔ پادریصاحب

نے غضنا دشنام دہی پر زور دیا ہے - اُتنا ہی ہم بائیبل کے کھنڈن پر زور دینگے جس سے
راستی کی فتح ہو ست ۵ تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد -

اب قصبہ بہرہ کے رہنے والے مولوی نورالدین صاحب کے اعتراضونکا جواب بہی
عرض کیا جاتا ہے -

کتاب فصل الخطاب میں مولوی صاحب نے مرزا غلام احمد کی تقلید پر عیسایونکا
جواب دیتے ہوئے کہیں کہیں آریون پر بہی زور بیان کی ہیں - ہمنے اس کتاب
کی دونو جلدون کو بغور دیکہا - اکثر مقامات پر سید احمد صاحب کی تقلید اور کہیں
بعض عقاید اسلامیہ کی بہی تردید ہے حالانکہ وہ قرآن میں موجود ہیں - مرزا
غلام احمد صاحب کے اعتراضونکا کافی ووافی جواب ہم تکذیب براہین احمدیہ
و نسخہ خبط احمدیہ میں دے چکے ہیں قطع النظر ان کے اب انکے اعتراضون کا
جواب ضمیمہ میں دیتے ہیں -

جلد ا صفحہ ۳۸ از فصل الخطاب	**اعتراض نمبر ۱** - نیاکاری کا لفظ جہانتک ہمنے پوچہا وید میں نہیں ہے -

جواب یہ آپکی ناواقفی کا ثبوت ہے ورنہ وید مقدس میں وہ نام موجود ہیں
جسکے معنے نیاکاری کے ہیں وہ ایشر مقدس کا نام یم اور اریما ہیں -

यः सर्वान् प्राणिनो नियच्छति स यमः =
एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्त्यग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः॥
ऋ० मं० १ अ० २२ सू० १६४ मं० ४६

ترجمہ - جو سب پرانیون کے کرم پہل دینے کی بیوستہا کرتا اور سب انیاؤن
(ظلمون) سے پرتہک (جدا) رہتا ہے اوس پرماتما کا نام (یم) نیاکاری ہے
اور اُسی کو گیان مے - اور رانتر شوا بہی کہنے یوگ ہے -

اعتراض نمبر ۸ (ختنہ کے معقول ہونے پر بہی مولویصاحب نے ایک دلیل دی ہی) فرماتے ہین ایک ہندو (آریہ) مرض آتشک سے بیمار میرے پاس آیا اوسکے اندریہ کا چمڑہ زخمون کے سبب سے پیچہے نہین ہٹتا تہا۔ مینے اوس کا ختنہ کیا۔ اور کہا سبحان اللہ آج ختنہ کی حقیقت دریافت ہوئی۔ گویا ایک دلیل سوجہی۔

جواب ہمین مولوی صاحب کی اس دانش مند دلیل پرہنسی آتی ہی ہم تو مولویصاحب کو دانشمند سمجہتے تہے مگرافسوس خود بود آنچہ ما پنداشتیم جناب عالی کیا استنجا کرنیکی فضیلت آپکو حضرت معاویہ کے دیوار سی استنجہ سے ثابت ہوئی ہے یا نہین جہان بچہو کے لڑنے سے یزید علیہ السلام پیدا ہوئے اور کیا بانی مبانی ختنہ یعنی ابراہیم کو بہی خدانخواستہ یہی مرض پیدا ہوئی تہی یا کوئی اور حضرت اسمعیل کس مرض مین مبتلا تہے علاوہ برآن کیا مسلمانون کو آتشک یا سوزاک نہین ہوتا کیا مسلمان رنڈیان ان امراض مین مبتلا نہین ہوتین اگر ہوتی ہین تو ختنہ سے کیا فایدہ ڈاکٹر لوگ جو آتشک وغیرہ ہونے سے ناک یا انگلیون کو کاٹ ڈالتے ہین یا خود گر پڑتی ہین۔ کیا بقول آپ کے یہان بہی ختنہ کی ضرورت سے آپکی فلاسفی سے معلوم ہوتا ہے کہ ان اعضاؤن کے ختنہ کی بہی ضرورت ہے افسوس!! قابلیت شما از قابلیت قائل معلوم شد یہ اکثر متعصب محمدیون کا دستور ہے کہ جب کوئی ہندو شامت اعمال مین گرفتار انکے پاس معالجہ کا طلبگار ہوتا ہے عوض کسی عمدہ علاج کرنیکے انہین ختنہ اسلامی سوجہتا ہے ہمین ایک فاضل آریہ سے اس مرض کا ایسا مجرب نسخہ دستیاب ہوا ہے کہ اب وسکے مریضونکو بہی بقول جاہل طبیبونکے ختنہ کی ضرورت نرہیگی اور نہ کارخانہ الہی مین رخنہ اندازی ہوگی مصرعہ کفر تو تا خدا خدا کرکے۔

اعتراض نمبر ۳ (آریہ سماج کے اصول پر) اریہ بہی آپنے اصول کے بیان مین

اس پہلی اصل مین اسلام کا ساتھہ دیتے ہیں اور کہتے ہین اصل اُل جو پدارتھہ (ہشیار)
ست ودیا (علم حقیقی) سے جانے جاتے ہین اُن سبکا آدی مول ہئے (اصل الیشر)
خدا ہے اور وہ انکی دوسرے اصل میں موجود ہے - ایشر - شرب سکتیمان ودیالو
سرشٹی کرتا ہے اور بے ریب یہ کاملہ صفات ہے اور اوسکی ذات پاک کو نقایص سے منزہ
ہی کہتے ہین - مین کہتا ہون ذرات عالم جنہین پرمانو کہتے ہین اور ارواح
اور اونکے خواص - ودیا علم سے معلوم ہوئی ہین حسب اصل ورا عتقاد اول
چاہئے تہا کہ اونکا خالق اور آدی مول ایشر ہوتا پر آریہ انکاری ہین -

جواب - آپنے آریہ سماج کی مبارک و مقدس اصول کو نہین سمجہا اس اصل کا
مطلب یہ ہے کہ ست ودیا یعنے علوم حقیقی اور اشیار یعنے پدارتھہ جو جڑ جگت سے
مراد ہے - ان سبکا آدی مول یعنے مظہر پرمیشور ہے نیستی سے ہستی کا یہان ذکر
نہین - اور نہ خود خدا سے معاذ اللہ بطور ٹکڑہ کے دنیا بننے کا ذکر ہے کیونکہ ودیا کا
ذکر ہے کیونکہ ودیا کا پرکاش کرنے والا بذریعہ الہام اور پدار یعنے دنیا کا مادہ سے بنانیوالا
پرمیشور ہے دوسرا کوئی نہین -

اعتراض نمبر ۱۳ دیانند نے ستیارتھہ پرکاش اور بہومکا میں لکھا ہے کہ اگر سوال
کرے - پرمیشور کی تو زبان نہین - قلم اور دوات اور ہاتھہ نہین رکہتا ہو اوس نے
وید کسطرح بنائے اور کیسے بنائے تو اوسکا جواب یہ ہے - کہ وہ قادر مطلق ہے
اوسکو اسباب کی ضرورت نہین - وہ سب کچہہ بدون اسباب کر سکتا ہے ستیارتھہ
پرکاش صفحہ ۲۵۶ سنہ ۱۸۸۵ء پر یہ جواب مادہ عالم مین بہول گیا -

جواب - آپنے غلطی کی وہان ایسا نہین - بلکہ ستیارتھہ پرکاش مین ایسا ذکر
مطلق نہین - البتہ بہومکا مین ہے مگر وہان صرف ایشور کے جسمانی نہونے
سے مخالف کی اعتراضونکا جواب دیا ہے - کہ وہ بن ہاتھہ پانو کے جگت رچ سکتا ہے

مفصل دیکھو دہو مکا صفحہ ۱ نمبر ۴۳ (۱۹۱۳) وہان مادہ یا پرکریتی کو نہین - اوس کا علیحدہ موجود ہے جگت اتپتی کے بیان مین - یہان صرف اتنا ہی مطلب ہے - کہ ایشور بغیر اعضا جسمانی کی تمام دنیا کو مادہ سے رچ سکتا ہے - اگر ذرہ کسی عالم سائنس سے مادہ عالم کے بارہ مین دریافت کروگے - تو اچھی طرح اس غلط خیال سے باز آجاوگے - نیستی سے ہستی کا سلسلہ سوائے امیون یا اڑیون کے کوئی دانا کبھی نہین مان سکتا (مفصل دیکھو نسخہ خبط احمدیہ باب ۲)

اعتراض نمبر ۵ - اکل و شرب مین شراب اور مردار اور ایسے چرند و پرند کا کہانا حرام کیا جنکا کہانا جسم اخلاق کے لئے مضر ہو مثلاً - سور گندگی کا عاشق - بیحیا جملے مین ناعاقبت اندیش جانورون مین ایک ہی ایسا ہے - جو نر سے جماع کرے اور لواطت کا مرتکب ہو اور جسکے گوشت مین کدو دانے مادہ ہے - اور کتا جو پچاس مین مردار کے پاس اپنے ہم قوم کو نہ آنے دے تا آنکہ اوسکی ضرورت سے زیادہ موجود ہے - (صفحہ ۷۰)

جواب - شراب کیواسطے لفظ حرام کا قرآن مین نہین لکہا - آپ جسم یا اخلاق کے لئے مضر بتلاتے ہین اور قرآن[1] منافع للناس ٹہراتا ہے ہم کس کو سچا مانین - دنیا تو دنیا بہشت مین بہی شراب کی سبیل لگادی نہرین جاری کردین - پس مولوی صاحب حرام نہین یہ آپکی غلطی ہے سور تو گندگی کا عاشق اسواسطے حرام ہے - مگر گوسفند - بہیڑ - بکری - خروس - جو گندگی کے عاشق - اپنی ماون بہنون سے زنا کرنے والے - بزدل مخنث مزاج - ناعاقبت اندیش کیون حلال و طیب ہوگئے ؟ سور کا نر سے جماع - آپ حکیم ہین - آپکا تجربہ ہوگا - ذرہ علت المشایخ کے معنے کسی لغات مین دیکھہ لو - لاکہون مسلمان - بخارا شریف کابل شریف اور ایران شریف مین ان مرضون کے مریض ہین لواطت - اور لوطی کی نسبت حضرت لوط کے نام سے نکلی ہے - اور اسی کے متعلق انگریزی کا لفظ سیڈمی - سدوم سے جو لوط کا شہر ہے منسوب ہے - پس سور اس اشرف المخلوقات انسان کی تقلید سے کسی طرح مجرم یا حرام نہین ٹہر سکتا -

[1] قرآن سورہ النحل رکوع ۸ -

گائی کی گوشت مین ہیضہ کی بیماری ہے حکماریورپین گواہ ہین۔ جالندھر انبالہ
کا معاملہ شاہد ہی۔ اور علاوہ برآن بواسیر پیدا کرنیوالا ہے وہ کم عقل بہی ہر گندگی ہی
کم و بیش کہاتی ہی کدو دانے کی بیماری بہی اس مین ہی مگر بعلمی نے حلال کر دی۔
ہم نے اس بات کی تحقیقات کیواسطے کہ آیا سور دفعہ "۳۷" کا مجرم ہوتا ہی چند ساسینون نے
یعنی سور چرانیوالے لوگون سے دریافت کیا۔ اوہنون نے صاف انکار کیا۔ کہ ایسا نہیں
ہے بلکہ نہایت غیرت والا جانور ہے۔ اور قانون قدرت کا نہایت خوبی سے پابند
بلکہ متقی پرہیزگار ہی۔ جبتک سودی طالب مباشرت نہ ہو ہر گز اوسکے نزدیک
مثل بیل یا آدمی یا گدہے یا گہوڑے کے نہین جاتا بلکہ نہایت عقلمندی سے صرف اولاد
پیدا کرنیکے واسطے صحبت کرتا ہے۔ اپنی عورت سے کمال محبت رکہتا ہے رقیب سے عداوت
نہ رکہتا ہے۔ مولوی صاحب وہ سور جسکا گوشت مقوی باہ مقوی جسم۔ شجاعت بخشنے والا
ہے وہ حرام ہے۔ افسوس۔

کتا۔ جیسے وفادار جانور کو حرام جاننا۔ اور اوسکے شکار اور لعاب لگی گوشت کو حلال ماننا
اعراب کی عقلمندی ہے مگر قرآن کی زبان بندی خدا کو یاد نہین رہا ورنہ ضرور
لکہدیتا۔ قرآن مین ذکر تک نہین اگر کہین قرآن مین ہی تو مولوی صاحب نشان دو۔
حلالے سے بہی مولوی صاحب کو انکار ہی مگر وہ کعبہ شریف کی اسرار سے خبردار نہین
جہان پر یہ حلالہ حلال ہے۔ اور باعث ترقی واقبال۔ قرآن وحدیث پر عمل جاری ہی۔ اور
ہرایک مولوی اوراری۔ ہم اسکی شہادت بہی ایک فاضل مسلمان کی تحقیقات سے دیتے ہین جناب
حاجی مولوی محمد زین اللہ صاحب اپنی سفر عرب کا حال لکہتے ہوئی فرماتے ہین ایسا ہی
عقد مطلاق اور حلالہ کا بہی جو عرب مین جاری ہی۔ بظاہر ناپسند معلوم ہوتا ہی لیکن باطن
مین شرع کی روسے اوسمین بہت سی فوائد دینی اور دنیوی متصور ہین۔ علاوہ برین بمقابلہ
علمائے عرب کی ہندوستانیون کی کہان مجال اور طاقت مقالت عہدہ برائی کی درباب ہا کے

اون لوگونسے۔ کہ کوئی کسی امرمین اعتراض کرسکے بڑے بڑے علماء عرب امام اور قاضی اور مفتی جمع
ہوکر بطور کونسل منجانب سلطان روم مامور و مقرر ہین (دیکھو توشہ حجاج صفحہ ۹و۱۰ مطبوعہ
نظامی کانپور ۱۲۹۲ ہجری) اور قرآن کی روسے بھی یہ جایز ہے سورہ بقر فان
طلقہا فلا تحل لہ من بعد حتی تنکح زوجا غیرہ فان طلقہا فلا جناح علیہما
ان یتراجعا **ترجمہ** پس اگر طلاق داد یعنی سوم بار پس ہرگز حلال نمیشود این زن آنمرد را
بعد ازین تا وقتیکہ درآید بہ نکاح شوہری دیگر یعنی وا او دخول کند پس اگر طلاق داد ویش
این شوہر دیگر پس گناہ نیست بران ہردو بار آنکہ باز گردند بنکاح باہم (صفحہ ۳۵)
جسقدر مولویصاحب نے اشارتاً اعتراض کئے تھے اونکے جواب ہم نے عرض کردئے ایکدو مولوی صاحبون نے
تکذیب کا جواب بھی اشتہار دیا تھا۔ مگر ابھی تک نہین نکلا قبل از وقت ہم کچھ نہین کہتے مگر صرف
یہ کہ ہمارے پاس بھی قرآن کے متعلق بہت سامان موجود ہے العاقل تکفیہ الاشارۃ

یادداشت

تکذیب براہین احمدیہ کی جسقدر مختلف مذاہب کے لوگون نے قدردانی کی وہ ہمارے بیان کے
محتاج نہین۔ بار اول کی چھپی ہوئی ایکہزار جلد کو فروخت ہوئے ایکسال ہوگیا۔ عرصہ سے
کوئی کاپی فروختنی ہمارے پاس نہین رہی بہت سے غیر متعصب مسلمانون کو اس
کتاب نے راہ راست دکھلایا۔ کئی محمدیون کو دین احمدی سے تائب کراکے آریہ بنایا۔
دہلی۔ لکھنو کے چند واعظون نے اس کے جوابات پر اعتراض کئے مگر جواب پہنچنے پر مطلق
خاموش ہوگئے۔ سردار باوقار۔ علم دوست۔ راستی پسند۔ سردار جگجوت سنگہ جی بہادر
والئی بہرائچ ملک اودہ نے دہرم اُنتی کے خیال سے تکذیب براہین احمدیہ کے مضامین کو
پسند فرماکر باظہار خوشنودی مارعہ عنایت فرمائے۔
اور اسیطرح ایک علم دوست فاضل نے جو اپنا نام ظاہر کرنا نہین چاہتے ۵ روپیہ

عطا کیے۔ ان دونو مہاتماؤن نے جو کچھ مبارک کام کیا۔ وہ ست دہرم کی اُنتی کیواسطے بہت عمدہ و نفع بخش ہے پرماتما اونکی دہارمک ہمت کو برکت دیوے

تکذیب براہین احمدیہ مین اس مرتبہ یہ آخری مضمون زیادہ کیا گیا اور بہ نسبت پہلے کی صحت کا خیال زیادہ کیا گیا پرماتما اوس سے ست دہرم کی اُنتی کرے۔

فہرست مضامین تکذیب براہین احمدیہ

تمام شد ضمیمہ تکذیب براہین احمدیہ